بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

آن زبون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ معاوی مآرب حکمیہ

مخزن عوائد معدن فوائد مستند کل مقبول اطبا یعنی جلد چہارم حمیات

ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع متین مطبوع جہان ہوئی

23 NOV 1970
M.A.LIBRARY, A.M.U.
U82042

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندۂ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولداً و الکاظمی نسباً و محتداً کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمۂ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد امرای نامدار او رگل سرسبد گلستان فتوت و اقتدار منشی عالی گوہر یعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شروط ہر ایک جلد مین ملحوظ رہے ہین اسمین بھی وہ شرطین ملحوظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوا اسے چند مقامات خاص کے جنکی تصحیح اپنے مقام پر مترجم نے کر دی ہے امید ناظرین باتمکین سے اصلاح اور عفو کی کرکے شروع مقصود مین کرتا ہون کتاب چہارم قانون سے اون بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین فن اول شامل ہے پانچ مقالونکو جنمین حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہی اکتیس ۳۱ فصلون پر فصل پہلی بیان تمام حمیات کا حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو قلب سے مشتعل ہوکر بتوسط روح اور خون کی شریانین اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اوسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہی کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہی کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب اوسی کو پہنچتا ہے تو قلب مین بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہی مگر یہ اشتعال حمی کی اشتعال سے جداگانہ ہے ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اسقدر قوی ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو اوسوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہی جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین بتفصیل ذکر آتا ہی بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض اور جسقدر حمیات بوجہ اورام کی عارض ہوتی ہین اونمین حمی عرض مین داخل کیا ہی اونکی مراد حمی مرض سے یہ ہی کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہی مثلاً حمی عفونہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونت اور تپ کے بیچ مین کوئی تیسری شی ایسی نہین ہے کہ اوسکو واسطہ

اور عفونت خود تو مرض نہیں ہے بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفنہ کا ۔ بخلاف حمیات اورام کے اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اوسکی تبعیت سے تپ بھی عارض ہوتی ہے اور تا بقاء ورم تپ بھی رہتی ہے ۔ پھر چونکہ سبب تپ کا یہاں بھی عفونت اخلاط ہے مگر اوس سے پہلے پیدا ہونا مرض ورم کی ہوتی ہے لہذا ان حمی کی اس صورت میں بیان سبب حمی اور نفس حمی کے ایک اور تیسری چیز واسطہ ہے کہ وہ خود مرض ہے ۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک اعتراض صحیح یہ ہوتا ہے کہ حمی یہ کہ تم لوگ تابع ورم کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہے اور بوجہ تدبث جمع کی تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت میں لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات یعنی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہیں حمی عرض میں داخل ہوں حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ عفونت ورم سے ہو تو اس صورت میں محض ورم سبب اول حدوث حمی کا نہ ہوگا بلکہ بنظر اوس عفونت کے جو ورم میں ہے یعنی ورم سبب حمی کا بالذات نہ ہوگا بلکہ بالواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہاں بھی ٹھہری گی پھر کیا ضرور ہے کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہیں اور ورم کو سبب قرار دیں ۔ اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہیں کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمہاری رائے میں یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم رہتا ہے تو ہم کہیں گے یہی حال حمیات عفونیہ کا بھی ہے کہ تا وجود عفونت حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونوں کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے خواہ حمی میں کو بھی حمی مرض نام رکھو ۔ لیکن ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب میں طبیب کو کچھ مفید نہیں اور چونکہ منشا نزاع کا یہ ہے خواہ حادث حمی مرض اعرض کا ہو یا تسمیہ حمی کا ان دو ناموں سے موجب مناقشہ ہے اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے جدا کر کے مباحث منطقیہ کی طرف لیجائیگا اور اس صورت میں طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا ۔ لہذا ہم بھی بطریق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہیں کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض ہیں کو تشبیہ اب مناسب ہے کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کریں اور بیان کریں کہ تمام چیزیں جو بدن انسان کی اخلاط میں اونکی تین قسمیں ہیں ۔ پہلا اعضا ان میں تینوں رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہیں جس طرح حمام کی دیواروں کا حال ہے ۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہیں جو اعضا میں بھری ہوئی ہیں جس طرح پانی حمام کے حوضوں میں بھرا رہتا ہے ۔ تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبیعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام بدن میں پھیلے رہتے ہیں اونکی مثال ہوائے حمام سے دیجاتی ہے ۔ حرارت غریبہ جو پہلا اشتعال بدن انسان میں ہوتا ہے ان تینوں چیزوں سے ایک میں ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی جزو ایسی نہیں ہے جو ان اجزاء ثلثہ سے مرکب نہو ۔ اشتعال اولی خواہ مشتعل اول سے ہماری یہ مراد ہے کہ جسیت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہو جاوے تو اوسکی قریب کی چیزیں خود بخود ٹھنڈی ہو جائیں اور برعکس اسکے اگر قریب کی چیزوں کی حرارت بجھائی دیجاوے مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیز گرم کر دے ۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضاء اصلیہ یعنے جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوئے ہیں اونمیں باشتعال اولی ہو جس طرح سوزش اور حرارت حمام کی دیواروں کو گرم کرتی ہے خواہ لو کی دھونکنی یا نان پز کی دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہے ۔ اور اگر اشتعال اول اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط میں پیدا ہو کر بعد اوسکی حرارت اعضا تک پہنچے جیسے گرم پانی حمام کا دیواروں میں لگ جانے سے دیواروں کو گرم کر دیتا ہے خواہ گرم ہو یا اوسکو کوئی طعام پکنے میں رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہے ایسی حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہیں ۔ اور اگر حرارت غریبہ پہلے پہل ارواح اور بخارات جسمانیہ کو مشتعل کر دے اور اسکے بعد اعضا اور اخلاط تک پہنچے جیسے کبھی کوئی ہوائے گرم حمام میں پہنچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ لگائی جاتی ہے اس جہت سے ہوائے حمام پہلے گرم ہو جاتی ہے بعد ازاں پانی حوضوں کا پھر دیواریں بھی گرم ہو جاتی ہیں ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہیں اسلیے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال اول روح سے

ایک لطیف چیز یعنے ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے پاین جو یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ ہی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جاے۔ اس تحلیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئی ہین وہ رسم کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جنس و فصل سے کی گئی اور تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو فصول سے مقید کر کے تقسیم کرتے ہین کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہین کہ مآل اوس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہین کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتے ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتی ہین۔ بعضی تپین مزمنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین۔ بعض لیلیہ ہوتی ہین کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ ہین کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین۔ بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک و مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتی ہین۔ بعضی تپین حارہ ہوتی ہین کہ اونمین سواے حرارت کے برودت کسی طرح محسوس نہین ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حمیات بسیطہ ہین۔ اور کچھ مرکب ہوتی ہین

مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین

اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے اونہین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتدا اونکو حمی یومیہ حادث ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اونکی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہوجاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہوتی ہے۔ ان دونون مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگون کو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہو ایسے لوگونکو ابتدا مین حمی بخار حادہ عارض ہو کر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کی ہین جنکے بدن مین حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکو ابتدا مین بجز حمی عفونت کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے۔ اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین اونسے حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین۔

فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے

[illegible] کے واسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب زمانہ انتہاے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتداے حمی سے تا زوال مرض اور بحیثیت اعتبار اوقات اربعہ کا کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے۔ خوف اور خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا ہے بعض اوجہ تپ کو بیمار ہلاک نہین ہو سکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہو جائین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض کما ینبغی اطاعت نکرے۔ وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین یہ ہے کہ جسوقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تصرفات سے باز رہے اور مادہ مرض [illegible] عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجایش کو ایسا روک لے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو۔ اور ابتداے کلی [illegible] ہے جیسے وہان تک ہے جبتک یہ اثر ظاہر نہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آ کر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر نہو جاے کہ طبیعت کو مادہ مرض اور حمی [illegible] بالکل مغلوب کر دیا اب نضج کی امید نہین ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بہت [illegible] امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس جو تپ دموی ہے چونکہ اوس مین روز اول سے [illegible] کوئی تنبیہ [illegible] اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہیں ہوتا ہے کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور انتہا اور صعود کا زمانہ کون ہے۔ اسی طرح صرع اور سکتہ میں چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہے بایں وجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے یا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا کا اس مرض میں نہیں ہے۔ اسیطرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید میں یعنے حمی حادہ میں ایک جسم سطح جیسے غمامہ کہتے ہیں بالائے بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کی ہر روز اول پائی جاتی ہے جب ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ اس تپ میں زمانہ ابتدا نہیں تھا مگر واقع میں ایسا نہیں ہے اسلیے کہ ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا۔ تزید یعنے صعود کا وہ زمانہ ہے کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرے کہ اگر غالب ہوسکے تو آثار نضج کے ظاہر ہونیکی ابتدا بجہت وفور قوت مرض کی پڑتی ہے ورنہ خلاف نضج کے آثار کا شروع ہونا متعرف ہوتا ہے۔ وقوف یعنے انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اوسوقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے تھوڑے زمانہ کے بعد بخوبی ہو جاتی ہے اسیوقت کو یعنے منتہی کو ملحمہ یعنے زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہیں۔ اور انتہا کی مدت اون تپوں میں جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت اوس منتہی کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہوا اوس میں ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہو جاتا ہے دوسری نوبت میں انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے۔ کبھی ایسے تپوں میں امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اونکے بعد تیسری نوبت از روز شروع محاربہ جو ہوتی ہے اوس سے زمانہ منتہا کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ امراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے کہ بشتر امراض مزمنہ میں چند نوبتیں ایک صورت کی اعراض میں ہوتی ہیں اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہیں پھر جو نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اوسمیں آثار نضج کے پورے ظاہر ہو جاتے ہیں اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ وارث کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو۔ انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسوقت حرارت غریزیہ بخوبی مادہ مرض پر غالب ہو کر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی ہے پھر اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو کر بطرف اطراف بدن کی دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور متحلل ہو جاوے اور چونکہ اطراف خارجیہ میں اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے۔ یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکی مقابلہ سے عاجز ہو گئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہے یعنے مرض نے طبیعت کو بالکل مغلوب کر دیا ہے۔ اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں اونکا زمانہ منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں اونکو امراض حادہ میں داخل نہیں کیا ہے اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہیں بلکہ باانیہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب اوسکا شمار امراض حادہ میں کیا جاوے۔ جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہیں اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی اقرب ہوتا ہے اور اوسکی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم۔ اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو اونکا زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے۔ اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے پھر اور امراض مزمنہ کی

مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسون کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے ۔ امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار منتہی مذکور ہوے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اوس وقت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مرضا کو بیان کرین گے ۔ بہت سے حمیات کی اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینون ایک ہی نوبت مین گذر جاتی ہین اور دوسری نوبت سے اونکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ میسر ہو اور نہ دوسری نوبت مین آثار ہلاکت کی ظاہر ہو جاتی ہین ۔ جملہ حمیات ان اوقات اربعہ مین بہت سا اختلاف رکھتی ہین ۔ بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہے ۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے ۔

فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کے

خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کی ۔ اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہین ۔ ۱ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کیجاتی ہے مثلاً تشنج یبسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ مین سے ہین پس اونکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہوگا ۔ اور غب خالص اور تپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کے دوسری قسم مین داخل ہین انکا منتہی سات دن سے زیادہ نہین ہوتا ۔ اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہین انکا منتہی سال بھر تک اور اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے ۔ ۲ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہوسکتی ہے چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونے نوبت کا قصیر معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اسکے نوائب کا تین گھنٹے سے لیکر چودہ گھنٹے تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہے جیسے غب غیر خالص ۔ اگر ایسے امراض ہون کہ اونمین نوبت نہین ہوتی بلکہ مادہ اونکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہین جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہین ۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو خواہ مائل طرف غلظ کے ہو اوس مرض کو غیر حاد کہتے ہین ۳ کبھی سحنہ مریض یعنے آثار بشرہ وغیرہ سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہوجاے کہ چہرہ دبلا ہو اور بشرہ لاغر ہو جاتین معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہین تو مرض اتنا حاد نہوگا اور منتہی صورت اول مین قریب ہے اور دوسرے مین بعید ۴ کبھی بلحاظ بقا اور زوال قوت کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہوجاے تو مرض حاد ہے اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے ۵ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کی شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف ہو کہ موسم گرم ہین انمین جو امراض پیدا ہوتے ہین اونکا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور بارد مین خواہ دونون بارد فصلونمین یعنے خریف اور شتا کہ انکی بیماریونکا منتہی بدیر ہوتا ہے ۔ اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے ٦ کبھی معاینہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا ۷ کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منتہی کی ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہری تو مرض مزمن ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسیقدر نہو پس اس مرض کا منتہی بہت قریب ہے اور زمانہ بقاے مرض کا بہت تھوڑا ہے ۸ کبھی شناخت اوقات امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اوسکی ہر نوبت مین زمانہ تقدم کا محفوظ انتظام واحد ہو اور جسقدر زمانہ تقدم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر ہر روز بڑھتا جاے تو معلوم ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید مین ہے اسلیے کہ بعض امراض ایسے ہوتے ہین کہ آخر اوقات یعنے زمانہ انحطاط تک اونکا تزید باقی رہتا ہے شیخ کہتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اوسکی ٹھیک بارہ ۱۲ بجے دوپہر دن کے ہوئی اور تین بجے اوتر گئی دوسری باری جب دوپہر بجنے مین پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ مین باقی رہنے

شروع ہوکر پھر وہی تین بجے اوسی بصورت ایسی ہے کہ اوسمین نظام تفاضل کا مستمر بہی ہے اور جسقدر روز بمقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار اول یعنے تین گھنٹے پر پہنچ جاتی ہے ۱۰ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اوسکے چند نوبے بتفاضل مذکور بر سبیل تقدم گہوں اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور زیادتی اوسکی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچکر آگے نہین بڑھتی یہ صورت بھی دلالت صریح اوسکی زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہوگئی — اگر ایسی صورت مین وقت نوبت کا متاخر ہوجاے یعنے اگر بعد مقدم ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اوسکے اوسوقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا — جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر مین زائل ہوگی ۹

اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض سے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اعراض حمی سے خواہ اوسکی نوبت کی زیادتی اور کمی سے پہچانی جاتی ہین اسطرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر رہے تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسیقدر گہٹ جاوے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم تزیدکا کیا جائیگا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب مین اختلاف ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی مین تشابہ نہین ہوتی ۱۱ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے — مثلاً اگر کسی نوبت مین عرق زیادہ برابر ہوا اور اوسکے بعد جو نوبت آئے کسیقدر کمی اور خفت اعراض مین پائی جاسے خواہ جس نوبت مین عرق یا اسہال ہوا اوسکے بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت مین زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی تہا قوت طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہین کیا ورنہ دوسری نوبت مین خفت ضرور ہوتی ہے اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ تزید مین ہو خواہ زمانہ ابتدا مین ۱۲ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نمود نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر بیان ذکر ہی کیا مثلاً اگر ظاہر ہو نفث ہمراہ کسی قدر نضج کے ہو خواہ اول کا اوپر غمامہ ہو دار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث مین کثرت ہو خواہ اسکی ضد واقع ہو کہ یا عفونت نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا ہی وقت ہے — ایضاً اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برابر ہونے نفث کے یا بول مین غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کی — اب اوقات جزئیہ کی شناخت یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جسوقت نبض مین انضغاط پیدا ہو یعنے نبض کی حرکت مین سستی اور ضعف اور صغر اور بطوء ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہوجاے اور اطراف مین سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہوجاتا اور یہ سردی اوسوقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن مین محسوس ہوجاے — اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتداء نوبت مین رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتی ہین گہری نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے پلکون پر بوجھ پیدا ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلی ہونے اعضا کے پلکون کا اوٹھنا دشوار معلوم ہوتا ہے — کلام کرنے مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے دونون شانون کے بیچمین پھریری یعنے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح پشت مین بھی قشعریرہ اوٹھتا ہے اکثر ابتداء نوبت مین لرزہ آجاتا ہے اور بیشتر سیلان لعاب مین عارض ہوتا ہے دونون کنپٹیان پھڑکنے لگتی ہین — کان گونجنے لگتے ہین — جمہائیان بہت سی آتی ہین سب جوڑ بدن کے کھچتے ہین — اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدای نوبے مین ہوتا ہے یا انتہای نوبے مین — وقت صعود خواہ تزید کا ہر نوبت مین اوسکے دو حصہ ہین نصف اول مین تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور سریع ہوتی جاتی ہے اور حرارت تمام بدن مین منتشر برابر ہو جاتی ہے — اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن مین برابر منتشر ہوگئی ہے

اوسمین زیادتی ہو جاتی اور بڑہتی جاوے — انتہا ہی نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑہ چکے ہین وہ کچہ دیر تک بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑہین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہو جاوے — انحطاط نوبت کا وقت وہ ہی کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہی اور نبض حرکت اور قوام مین معتدل اور مستوی ہو جاتی ہی پہر جس تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترتے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوسپر بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے — اکثر یہ حالات خفت کی جو زمانہ انحطاط مین ہمنے بیان کیے بوقت نزدیکی موت کی بہی پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اب مریض رو بصحت ہی ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ تشخیص نکہنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہی — اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتے ہین لیکن بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب کے اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہی اوسکے بعد برد اطراف اور لرزہ ہو جاتا ہی پہر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہو کر تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہان تک تو زمانہ ابتدا کا حال ہی بعد اوسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہی اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہے حتٰی کہ تپ زائل ہو جاتی ہے — یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبہی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بہی کرتی ہین اور ضعف حرارت غریزیہ اور بگڑا ہونا جگر کا بہی طول مدت امراض کے معین ہین

فصل چوتہی بیان حمیات یومیہ کا منہج کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب یہی چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسان مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور اونکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین — خواہ از قسم ملاقیات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کہانے پینے کی چیزین یا — خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین — یا انفعالات نفسانیہ جو بر وقت غضب و رنج و خوف وغیرہ کے ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ موجب حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے — کبہی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بہی پیدا ہوتی ہے جبکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی — یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکہے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اولیٰ اتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑہ کر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑہے تو پہر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہو جاوے گی — ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجہتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کر دیتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تہے اور اونکی تحریک اگر اسباب خارجیہ کر دینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہو جاویگی — بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کسیقدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی — یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بہی کبہی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی — حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہو جاتا ہی اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے متجاوز کر کے اعضاء بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چہار روز تک رہتی ہی اور پہر زائل ہو جاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اوس قسم کی اور صفات

ازالہ نہو سکتا ہے — حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہے مگر شناخت بہت ہی مشکل ہے اسیطرح ابتداء مرض دق کی کہ اوسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہے گرم خشک جنکا مزاج ہے وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ مین مبتلا ہوتے ہین اور اونہین ان حمیات کا ضرر بہی بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ مین غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اونسے کرایا جاے خواہ دیر تک وہ لوگ بہوکہے رہین اور اسی قبیل سے تدبیر سے یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہوجاتے ہین اگر سخونت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب مین مبتلا ہوجاتے ہین اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہونچے — پہر جسکا مزاج گرم تر ہے اوسکی نسبت حمی یوم مین یہی تدبیر کا زیادہ احتمال رہتا ہے کہ طبیب اوسکی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کرکے مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہے اسوجہ سے حرارت زیادہ بڑہ کے اخلاط تک مشتعل ہوجاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوجاتی ہے — ایسے مزاج کے بعد جو لوگ کہ اونکے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اونکے بعد جنکا مزاج یابس یا وہ گروہ مبتلا حمی یوم مین ہوتے ہین — گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اوسے بہوک ہو اور ہمراہ بہوک کے اوسکو بیخوابی بہی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو تو اگر حمی یوم اوسے عارض ہوجاتی ہے اور تپ کے ساتہ قشعریرہ بہی ہوتا ہے پہر اگر اوسکی بہوک اور تعب کا تدارک نکیا جاے اور فوراً اوسکو غذا نہ پہونچے تو بہت جلد حمی عفونتہ مین مبتلا ہوجائیگا —

فصل پانچوین بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین

بعض خواص حمیات یومیہ سے یہ ہے کہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کی جو بدن مین مخفی تہے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونتہ کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج نقصانات نہین ہوتا اور نقصانات کی ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور بکھریری اور سرد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور نبض کا میل بطرف کسل اور اوسکے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہوجانا یہ سب امور ابتداء حمی یوم مین نہین ہوتی — بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اسکے قشعریرہ بہی ہوتا ہے اور تہوڑی دیر کانٹے کے چبہنے کی کیفیت جو شخص کنتی ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی کا اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے اور کبہی ان حمیات مین بندرت لرزہ بہی عارض ہوتا ہے اگر کہین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو اندر بند ہین اور عضلات مین جہتی ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے — ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے جسقدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے —

اگر بول اول روز مین تپ کی بالنضج ہو اور نبض بہی زبون حالی نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے — یہ بات اسواسطے ہے کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچہ تغیر نہین کرتی اسلیے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچہ ضرر نہین پہونچتا ہے اور شاید بول کا نضج یافتہ ہوتا ہے کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہے اور کبہی بول مین غمامہ بہی معلق ہوتا ہے اور کبہی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اوسکا رنگ پہا ہوتا ہے — اور شاید اگر کبہی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون وجود حمی کے بہی تغیر بول مین کردیتا اور اوسکی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اوس سبب کا ذکر کرینگے — نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کی ہوتی ہے سواے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہوں یا آنکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کردیتا ہے بروقت انتہاے تپ کے اور حمی یوم مین کثیر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبہی اختلاف ہوتا بہی ہے تو اختلاف

منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا انتظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی اسکے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا میں لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب ہو جب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہیں ۔ کبھی حمی یوم میں نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمیں صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدیدہ جو تکثیف ارواح کرے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم انمیں سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو ۔ کبھی جھٹ پٹ اس تپ میں انبساط نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض میں بطور واقع ہوتا ہی مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہیں ہوتی الا شاذ و نادر ۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ میں کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ میں بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کو زیادہ ہوتی ۔ اسلیے کہ بخار اس تپ میں بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہیں ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے ۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتوں کی نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی ۔ جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آ جاتی ہے جیسی عادت اس بدن میں نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہو جانا اچھی علامت ہی ۔ مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہو اسلیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہو کہ موجبہ کلیہ منفصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہیں ہے بلکہ یہان سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو لیا ہے فقط یہی ایک علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزید کا دو گھنٹی سے زیادہ نہیں ہوتا اور اوسکے زمانہ منتہی میں اعراض شدیدہ نہیں ہوتے اور حمی عفونیہ میں ان باتونکی ضد ہوتی ہے ۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمیں اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اور اوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہی تو اوسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اوس تپ کی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے ۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہیں ہوتی ہے اور مقدار میں ایسا پسینہ کہ بہت افراط نہیں ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ یہ عرق اوسکے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بدبو بھی نہیں ہوتا ۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کی اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہیں ہے ۔ ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کریں اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن میں پیدا ہو اور وہ پھریری غیر معتاد ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام میں ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بردائت نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم

کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف منتقل بھی ہو جاتی ہے جسقدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہیں اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجود ہو سکے اور پیدا ہو جاتے ہیں کہ مریض ہو کہ رہا ہے خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے سوء معالجہ میں اور تدبیر میں

غلط واقع ہو مثلاً نہانا سنجال مریض تو یہ تہا کہ اوسکی غذا اچہی طرح ہوتی اور طبیب نے اوسے بہوکہا رکہنا تجویز کیا اس صورت مین جو لوگ صفراوی مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہو جاتی ہے خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہے وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہو جاتے ہین مگر وہ تپ دموی ہو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بہی عارض ہو جاتی ہے۔ اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج سدونیت کی تہی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تہا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تحلل پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ مین ہوتا ہے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہو جاے

علامات انتقال حمی یوم کی اور قسم کی حمیات کیطرف

دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدون بہا ہونے عرق کے خواہ اوس تری کو جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آئے مگر ابہی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاے۔ اور زمانہ انحطاط کا تادیر رہے یعنے جس قسم کی تپ یہ ہو اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری بہی ہو اور نبض رداءت کیفیت سے بالکل پاک نہو جاے بلکہ کچہ آثار حمی کے بعد مفارقت کی بہی نبض مین باقی رہا کرین۔ اور دوسرا اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تہا بعد مفارقت کی بہی باقی رہے۔ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلط کے ہو گیا ہے خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہے۔ اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی خلطیہ کے حدوث سے بڑہ کر اور فساد کا منشا ہوا اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف ہوگا۔ جب تپ دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اوسوقت جلد مقام شریان یعنے خاص جگہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کہانا کہاتے ہی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اور نبض مین استواء حال رہتا ہے یعنے جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ مین ایکسی ہی حال پر رہتی ہین اور صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغر بہی بڑہ جاتا ہے۔ اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرین گے پیدا ہو جاتی ہین۔ اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت ہو اوسکی طرف ہوا اوسوقت نبض مین امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہو جاویگا۔ اگر حمی یومیہ اور اصناف حمیات عفونیہ کی طرف منتقل ہو مثلاً قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاعف جیسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہین پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بہی شدت ہو جاے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضج نتہا اب بہی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ظہور نضج کا نہین ہوتا ہے

فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا

سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون انہین ضروریات اونکی یہ ہے کہ اچہی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہے کہ جسم علیل ہے اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطئی الہضم خواہ فاسد غذا کے ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی۔ بعض مریضان حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی ہمی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتدا تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمے طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع ہی ہو جاے۔ اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضرور ہوتی ہے جیسے اگر حمی یوم سددی ہو خواہ احتقانی

خواہ ورمی ہو ــ مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا انحلال حمی کے انکو غذا نہ چاہیے سوا ان اشخاص کے جنکو ہم استثنا کر چکے ہین یعنی مریض حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے ــ آب سرد کی ابتدا تپ مین کچھ ممانعت نہین اسلیے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ اوسمین ضعف نہو گا بلکہ آب سرد بتدریج کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر گیا ہو خواہ حمی شہری ہو البتہ کثرت استعمال آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین ــ حمام کا استعمال قرین مصلحت ہے اور اوسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے مگر جب کہ تپ کا زوال ہو چکا ہو اور بعد اغراض معالجہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق بخوبی بر آمد ہو جاتا ہے اور مسامات مین تخلخل پیدا ہوتا ہو اور آیندہ جب حرارت عارضی آئے تب حمام کی رفع ہو جاتی ہے بہتر یہ ہی کرتا ہے ــ اگر مسئلہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہے تو استحمام سود مند بھی برطرف ہو جاتا ہے ــ البتہ جسکی تپ سدی ہو اوسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کیونکہ بسبب کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہو جاتا ہے استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب انسلاع سام ہو جاوے اور غذا خواہ تخمہ منہضم ہو چکی او سوقت استحمام واجب ہوتا ہے ــ جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے مگر اسکا مادہ احتراقی ہو کہ اوسمین ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہے ــ کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہوای حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک اونکا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹھہرین ــ ہان جسکو بوجہ استحصاف اور تکاثف کے تپ یومی عارض ہو اوسکو ہوای حمام مین ٹھہرنا دیر تک جائز ہے تا اونکے عرق بر آمد ہو ــ تمریخ یعنی کوئی چیز بدن مین ملنا اگر بطور صب کے ہو یعنی دور سے کوئی شے جسم پر گرائی جاوے خواہ بطور ملنا کے ہو تو یہ دونون صورتین بری ہین کہ مسامات بند کر دیتی ہین اور جسقدر بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ وہ بدن مین بر آمد ہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑہ جاتا ہے خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تشققیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سدی ہان اگر تمریخ کے ساتھ دلک یعنی مالش بھی کرین البتہ مسامات کہلجائین گے تاہم فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کی خشک ہو جاتی ہے ــ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسیکو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سوائے اوسکے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے حمی مین مبتلا ہوا اسی طرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو

فصل آٹھوین بیان مین اصناف حمیات یومیہ کے

اقسام حمیات یومیہ کی بعض قسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دی جاتے ہین ــ احوال نفسانیہ کیطرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی ــ احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچھ تو اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو افعال اور حرکات بدنیہ ہین خواہ سکون بدنی ہین ــ اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب نہین ــ جو اقسام کہ حرکات اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی راحتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی بھی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی ــ اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور تشققی ــ جو حمیات یومیہ امور خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسکو استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسکو اغتسالی کہتے ہین ــ اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہین ــ

فصل نوین حمی الغم یعنی غمی کا بیان

کبھی بسبب حرکت روح کیطرف اندرون جسم کے اور منقبض ہو جانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ رنج اور غم کے حرارت بڑہ کر حمی روحیہ عارض ہو جاتی ہے **علامت** اوسکی بول کا رنگ ناری ہو جانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مریض اوسے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حرارت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے — اور حرکت مین آنکھ کے غموض یعنے پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھونکے بیٹھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور بسبب تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فقدان اور ضعف قوی کے پیدا ہوتی ہے — چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہے اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض مین اوسکے صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے — علاج اسکا یہ ہے کہ آبزن مین داخل کیا جاسے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہوای حمام مین اوسکے ٹھہرنے کی ممانعت ہے — اور بعد حمام کے مالش روغن کی اوسکے بدن مین کرائی جاسے — اسلیے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہین ہے — اور مفرحات قلبیہ مین اوسکو مشغول کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اور اوسکے سینہ پر سرد تر طلا جو مرکب لعابات اور عصارات سے ہون لگاے جائین اور ان طلاؤن مین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ قسم عرق مین داخل کیے جائین — شراب جسمین پانی بکثرت ملا ہوا ہو اونکو پلائی جاسے کہ اونکے واسطے یہ اچھی دوا ہے

فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین

کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور عنایت روح کی ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہو جاتی ہے یہانتک کہ تپ واقع ہوتی ہے — علامات اس تپ کی مشابہ علامات حمی غمیہ کی ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کے غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض مین ذبول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہے تو بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہے — علاج اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے

فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین

کبھی بجہت کثرۂ فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے حمی غمی اور ہمی ہوتی ہے — مگر اس تپ مین آنکھ کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو ڈوبی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر ذبول اور قدرے خشکی پیدا ہوتی ہے — اور نبض کے شہوق اور خمود مین اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر نبض ان دونون کیفیت مین معتدل ہوتی ہے اور چہرے کا رنگ اس تپ مین بھی زردی مائل ہوتا ہے علاج اس تپ کا مثل معالجہ حمی یوم ہمیہ کے ہے

فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان

کبھی بجہت زیادتی حرکت روح کی بطرف خارج کے حالت غضب مین ایک حرارت مفرط روح قلبی مین ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہو جاتی ہے — علامت اس تپ کی چہرے کا سرخ ہو جانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرے پر ایک بھر بھراپن جیسے حمی یوم سہریہ مین ہوتا ہے اور اس تپ مین ہوتا ہے اور آنکھین دونون سرخ اور ڈیلے آنکھون کے باہر نکلے ہوئے اسلیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کی شدید ہوتی ہے — کبھی بعض آدمیون کو تھرتھری بھی اسی حالت مین لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اونکے بدن مین کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اونکی طبیعت مین کسیقدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے — بول کا رنگ اس تپ مین سرخ اور بوقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہے — نبض اس تپ مین ضخم یعنے گندہ اور ممتلی یشاہق یعنے خوب اونچی ہوتی اور حرکت مین تواتر ہوتا ہے علاج اس تپ کا اونکے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہین از قسم حکایات فرح آمیز اونکی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک نہو اونکا گانا سنانا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ دردانگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور تعجب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اونکی طرف مشغول کرنا اور حمام مین اچھے ہمراہیون کے ساتھ لیجانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو — اور مالش بہت خوبی کی بدن مین کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کیجاسے اسلیے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہین ہے اوسکی مالش چندان مفید نہو

— غذا جو بارد و رطب ہو اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے

فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہوجاتی ہے **علامات** اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ کی بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکین بوجہل ہوجاتین اسقدر کہ آنکھین کہل نہ سکین اور آنکھین بیٹھی ہوئی نظر آئین بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے (جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے) اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آتین بسبب فساد غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ بہضم ہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہوجاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوء ہضم کے زرد ہوجاتا ہے اور پھر اون چہرہ کا بوجہ تہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہیج مین سرخی نہین ہوتی جیسی حمی یوم غضبی مین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت اس مقام پر یہ تہا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی وانتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہیج وجہ کا بلا ربط ہوتا ہے اسلیے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا فوریہ ہے کہ اپنے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجاوے اور پھر پرہیز بارد و رطب دواؤن سے کرے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو لیکن آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو — اور غذا ایسی جنکی کیموسات اچھی ہضم اولی جید ہون جیسے چوزہ یا مرغ خواہ تیتر وغیرہ کہلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو تر رطب بدن کے کرین — اور شراب ایسے بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بقلیل پلانی چاہیے بشرطیکہ دردسر نہو

فصل چودہوین حمی یوم نومی وراحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کی بعد اسکے جب آدمی زیادہ سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہوجاوے تو وہ بخارات متحلل نہین ہوسکتے اور انہین بخارات کیوجہ سے روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے — **علامت** اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوصاً جنہین اسقدر سونا خلاف عادت ہو — امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کی وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق سے ہواے حمام مین تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرانا اور غذا کم استعمال کرانی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے

فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہوجاتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور خوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے — **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے

فصل سولہوین حمی یوم فزعیہ کے بیان مین کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اسلیے کہ حرکت روح کی غم اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعتہً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کردینا چاہیے اور اخبار ایسی سنانی چاہئین کہ دل خوش ہوجاوے — شراب بھی

اس تپ مین نفع کرتی ہے

فصل سترہوین حمی یوم تعبی کے بیان مین

تعب اور تھکنا کبھی ایسی شدید گرمی روح کو پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے علامت اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہو اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہون بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاؤ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن مین محسوس ہو اور اکثر اخیر مین جب تپ کم ہونے لگے کسیقدر تری بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدلہ کے حادث ہوا ہو اور بحد تجفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع تعریق کے ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن مین عرق خواہ تری کم برامد ہوتی ہے اور تعب شدید کے بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدن کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بتغیر بوجہ یبس کے نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کے جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے علاج اس تپ کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھکر اور حمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھانا ایسی غذا کا جس کے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اوسیقدر ہو جسیقدر بلا دقت مریض ہضم کرسکے مرغ کے چوزے ہون خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ سمک رضراضی — اسلیے کہ اونکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اسلیے اونسے اسیقدر اون غذاون کی ہضم کی نہین ہے جو بحال صحت کھا کے ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اوس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے — اسی سبب سے اگر ایسی غذا اونکو دیجائے کہ جسکی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے مثل اون لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی تو اونکا خصوصیت سے فائدگی سے کہ ان غذاؤن کا استعمال اونکے حق مین بہت عمدہ ہے — بعض طبیبون کی یہ رای ہے کہ جو حمی تعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہو اونکے حق مین لطیف تدبیر یعنی کمی غذا کی بہت مناسب ہے بہ نسبت اور بیمارون کے اور یہ رای صائب نہین ہے۔ اگر کمی غذا سے کمی مقدار غذا کی مراد ہے کہ تغذیہ اوسکا زاید ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے — تر فواکہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور تر اور شراب کثیر المزاج جسمین پانی زیادہ ملا ہو اوسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا ہو نہین تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار سیب پلانا چاہیے — اسکے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمار حمیون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک ہو گئے ہین اونمین ترطیب حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل مین جو تمدد خواہ تناو واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جاے بذریعہ تمریخ دہن کے روغن بنفشہ کا ملنا سب سے افضل ہے اور تمام بدن مین روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہری پشت کی اور سب مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے — اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہیئن اور کپڑے خوشبودار اور مکان معطر کرنا واجب ہے — اگر بعد حمام اور مالش کے بہ نظر کسی بقیہ کے رای طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرانا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیرین اوپر بیان ہوئین سب کو دوبارہ کرنا بلا احتیاط کچھ ممنوع نہین ہے

فصل اٹھارہوین حمی یوم استفراغی کا بیان

کبھی جب اخلاط مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہین اوسوقت حرکت شدیدہ جو روح مین پیدا ہوتی ہے اوسکے اشتعال سے روح مین ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی دوا یہ مسہلہ مشتمل تبرید اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہین اونسے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے — کبھی چونکہ فصد کے ذریعہ سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دسومت ابخرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ اون بخارات پر ہوتا

حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزیں جیسے اطلاق طبیعت اور سوائی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کیجائیں اور ان چیزوں کو ہم اسہال اور حبس کے ابواب میں بخوبی بیان کر چکے ہیں — اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جسقدر بہضم ہو اوس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا میں بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے — معدہ پر ضماد حابس لگائیں اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہو کے استعمال کریں بلکہ نیم گرم نطول کا بھی استعمال جائز نہیں اسلیے کہ جو چیز نیم گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور یہاں قبض درکار ہے — منجملہ تراکیب مستحسنہ فائقہ سے مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ مقوی ہو اور خوشبو ہو اوس میں ڈبو کر نچوڑ دیں کہ بہت سا تیل نچوڑنے سے نکل جاوے اور اوسکو معدہ پر رکھیں اور قلب اور جگر پر ایسی چیزوں سے ضماد کریں جو تبرید کرتی ہیں جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل انتیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** درد کسی مقام پر کیوں نہو کبھی مریض میں ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر بحمی وجعیہ ہو جاتی ہے **علامت** اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا قولنج اور بواسیر میں درد ہو اور فہیم کے اوجاع جو دمل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہیں **علاج** پہلے ازالۂ درد کی تدبیر کریں جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص میں اوسکے لکھی ہے اوسکے بعد ہی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے — اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے **فصل تیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خلاصی تپ پاتی ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسی تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جاوے نہیں ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ میں کوئی ایسی تپ نہیں ہے جسمیں سقوط قوت کا سبب ہوا اس تپ کے — اور نبض کا حال اس تپ میں نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کی ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دودی ہونے میں ہوتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید بنے کھلائیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا — اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائیں اور اسکا کچھ خوف نکریں کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہو گی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جاوے اور تپ شبیہ حمی ذبول کی باقی ہے اوسکا علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکتیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین** کبھی حرارت بخارات بدنی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے بعض اس تپ میں ضعیف اور صفرا اور بیشتر بالکل نفصلا ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد بقول کا استعمال کرایا جاوے اور غذا مین اس بات کا خیال ضرور ہے کہ اوس سے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازاں حمام کرایا جاوے اور اوسکے سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جاوے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جاوے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے —

فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب وجہ ہے اسلیے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی ہو جاوینگی تو ضرور تپ پیدا

ہوگی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کرین اور آبزن سے ترطیب بدن کی ضرور کرین اور اگر ممکن ہو یعنے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کرائین

فصل تیسوین حمی یوم سدیہ کے بیان مین

سدہ کبھی جلد کے مسامات مین پڑتا ہے بوجہ سوختگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ دہونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد و غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہونچنے برودت غسل کے اور قابض مجفف پانی مین نہانے سے جیسے پھٹکری ملی ہوئی پانی سے کوئی نہاوے اور آفتاب کی سوزش سے جو احراق جلد کا ہوتا کہ جلد مثل کو سیلنے کے پوست مین ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی سدہ ریشہ ہای عروق اور اونکے سواقی مین بھی پڑتا ہے اور رگونکے مونہہ مین بھی فرجہ راہین رگون مین ہین اونمین سدہ پڑتا ہے ۔ حمی یوم سدی مین یہی پچھلا سدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا سدہ یہان مراد نہین ہے ۔ اس قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہوجاتا ہے تو امتلاء عروق بڑھ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلا سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہین کہ متحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت سفرا پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام مین یعنے روح مین رہتا ہے حمی یوم سدیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت روح سے بڑھ کر خون تک پہونچے سونوخس عارض ہوگی اور آیندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اون حمیات خلطیہ مین داخل ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہے بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر تپ ہے ۔ اگر یہی اشتعال جس سے حمی یوم سدی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اسقدر بڑھ جاے کہ سدہ قوی پڑے اور اومین عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہو جاے تو اوس قسم حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے ۔ اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط او خصوصاً خون بلغمی کے ہوتا ہے ۔ یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے ۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے ۔ یا اس سبب سے کہ کوئی نشے اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو آلہ التنفس ہین واقع ہوئی ہے نہ اینکہ فقط مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت مقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین تنگی واقع ہو جاے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جاے یا اور کوئی سبب نفس اعضا مین حادث ہو جاے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل موجبات سدہ مین ہو چکا ہے اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے ۔ یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے ۔ اسلیے کہ بدن اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہے ۔ اسی حمی سدیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور اقتم کے ہوتا ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ عرق اسمین بدشواری برآمد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر مشابہ نہین ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر سدے بکثرت پڑ جاتین اور قوی ہوتے اور اونمین تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو ۔ اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطاعت مریض مین یا شناخت مرض مین خطا واقع نہو ۔ یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سدونکی جو علت مرض واقع ہین اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبتین مقرر ہین ۔ اور یہی تپ اکثر بغیر برد اور قشعریرہ کے ہوتی ہے اوسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ حمی عفونت کیطرف منتقل ہوگئی ۔ حمی سدی اگر بعد فصد کے جانب مین بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ تو زائل ہو جاے اور درد قائم رہے

علامات حمی یوم سدی کے

جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اوسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو

اور زمانہ انحطاط اوسکا طولانی ہو غرض معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ سے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ بذاتہ کے واقع ہو۔ اس تجویز میں زیادہ دقت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اوسمین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور لزج ہوں۔ فرق درمیان ان دو صورتوں کی یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسمیں علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن میں انتفاخ اور تمدد اور سرخی نہ کی اور پُر ہونا رگونکا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کی نہوں گے۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکے پیدا ہوئی ہے اوسمیں علامتیں امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پُری رگونکی خون سے اور پہولا ہونا منہ کا خواہ تمدد وغیرہ یعنے علامات کثرت خون کی بدن میں ظاہر ہونگی اگر سدہ سے بہت سی پڑجاتین نبض صغیر ہو جائیگی اور اگر افراط سدہ کی نہو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہیں علاج اس تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کی حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ میں اخلاط کی جلدی چاہیے۔ اگر بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے۔ اور اگر بعد فصد کو پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کی کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف نہو جاسے دوبارہ فصد لینا مناسب نہیں ہے بلکہ فصد میں بانتظار نضج کے توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اخراج اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے مل کر فساد شدید پیدا کرتے ہیں۔ اگر بدون دوبارہ فصد کھولنے کے چارہ نہو یعنے مثلاً ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہو جاوے اوسوقت پھر دوبارہ کھولنے میں تاخیر کچھ ضرور نہیں اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیے بعد فصد اور استفراغ کی استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کریں اور مجاری کو مواد خواہ سدونکی آلائش سے پاک کریں۔ قبل استفراغ کی تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہیں ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط فجہ بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری میں نشب ہو جاتی ہیں اور اس امر میں بہت سی خطرے پیدا ہوتے ہیں بلکہ اکثر سدے زیادہ ہو جاتی ہیں اگر مواد غلیظ بدن میں ہوں خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہوں۔ علاوہ بران فصد اور استفراغ خود بھی کبھی اون فضول دخانیہ کو (جو بصورت لپٹنگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہیں) نکال دیتی ہی اور اون اخلاط کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد میں اخراج خونکا اتنا مبالغہ کیا جاوے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہو جاوے۔ اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کرنے کے کچھ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سددن کی حاجت ہوگی۔ تفتیح ایسے وقت میں جلا دینے والی دوا اور غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزیں جلا دینے والی ہیں اونکا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور آخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہیں ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دھو ڈالے اور جلا دے اور اوسمیں لزوجت نہو جیسے کشکاب اور رشتک میں یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت کے تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے۔ اگر شکر کو کشک شعیر میں آمیز کرکے کھائیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ بعد استفراغ اوس مادہ کی جسکا استفراغ واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کی جہاں فقط تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونوں تدبیروں سے تپ میں کسقدر افاقہ ہوا خواہ اگر نوبت آتی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہو وہ ضعیف ہے۔ اور اسطرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیروں کے بعد علامت النضج مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا اور نبض کو معائنہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اوسکی دلالت بھی ہی یا نہیں۔ اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اوس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کے واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسکے بدن پر روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلے سے مٹر کے آٹے تک استعمال کرنا چاہیے خواہ ملتی پیسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اوسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جاے — اور اگر اس سے زیادہ تیز چیز پر جسارت آجاے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی — اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اوسکو حمام مین نہ ٹھہرانا چاہیے اسلیے کہ یہ سدہ اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تفتیح کرے اور کھولدے — جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اوسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہیئین جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کی نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہین کرسکتا ہے بجاے غذا کے ایسی تر چیز پلائیین کہ جس سے تفتیح سدہ ہوجاے جیسے تیلا آش جو کہ اوسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جاے تخم کرفس بقدر حاجت ملاکر پھر اگر نوبت ہود نکرے دوبارہ حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور دوبارہ اوسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تپ کا دورہ ہو مگر پہلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے اسکے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورہ کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمای عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین

کبھی بوجہ تخمہ اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کہ روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصاً وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول ایسے بدن کے بطور ابخرہ و دخانی اوٹھتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین — زیادہ تر مستعد حمای تخمی کے وہ لوگ ہین جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتی ہین یا دھوپ مین زیادہ ٹھہرتی ہین اور بعد تخمہ کے حمام مین نہاتے ہین اسوجہ سے اونمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اونکے بدن مین کسی قسم کا درد ہو یا چھینک ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے احشا مین ہو — اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن مین کمتر تپ امتلای تخمہ پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے — میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اوسکا سبب سواے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت ملین ہوجاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تپ دور ہوجاتی ہے اسلیے کہ فضلہ دخانی بجہت استفراغ فاسد غذا کے کم ہوجاتا ہے — انمین سے جسکی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد لیجاے اسہال قوی اوسکو عارض ہوگا اور بیشتر وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبانکا سیاہ ہونا ہے — اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمای مطبقہ سے مشابہ ہوجاتی ہین کہ دونو کی آنکھین اور چہرے نہایت سرخ ہوجاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے قارورہ سرخ ہوجاتا ہے مگر نہایت [illegible]

تین دن تک باقی رہتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حماے تخمی کبھی چار دور تک خواہ سات دور تک آتی ہے اور پھر حماے یوم کہلاتی ہے لیکن نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے ۔ علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف خواہ جشائی و دخانی کیطرف پس جب ڈکار صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگونکا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ کھانے کے عارض ہوا ہو انکے چہرہ پر پھر پھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکین بہاری ہو جاتی ہین علاج اس تخمی کا مریض دو حالت سے خالی نہین یا اوسکی طبیعت نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملایم نہو تو یہی مناسب ہے کہ نرم کیجاے اور اگر کسیقدر طعام یعنے فضلہ طعام معدہ مین باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو قے کرائین اوسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہو جاے اور یہ بھی خیال کرین کہ ثقل یہ بیمار کس مقام مین مبتلا ہے اور اوسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دوا اوسے تاکہ دفع اوسکا سہل ہو جاے اور اگر معدہ سے اوپر ہے تو قے آوے اور ہضم ہو جاے ان سب چیزون مین راے کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بشرطیکہ اگر طعام معدہ کے اوپر ٹہرا ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تپ کیطرف کچھ التفات نہین کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کھلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہو جاے اور ہضم ہو کر اوتر جاے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا اطریفل اور ضماد ہاضم جو باب ہضم مین معروف ہین خواہ ضماد اولین جو باب اطلاق مین بیان ہو چکے اونکا استعمال کرتے ہین ۔ جس وقت غذا منحدر ہو جاے یا تو بسبب ازخود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بہوکا رکہتے ہین کہ شبہ بطلان تخمی مین باقی نہ رہے اوسکے بعد غذاے سبک سریع الہضم جید الکیموس کھلاتے ہین اور اگر بہوکا بیمار سو جاے تو خفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہو جاتی ہے ۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہو گئی یا نہین اگر وہی چیز ہو تو جنبش نہ کرنا چاہیے جب تک کہ سبب کا اخراج نہو جاے اور انتظار انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر اینکہ ضعف قوت نہایت تنگ حالی واقع کی ہو تو اوسوقت حمام نکرانا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواؤن کی باب اسہال مین مذکور ہو چکی ہین اونہین مین سے ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ کبھی کپڑا روغن زیتون جسمین تہوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبوکر یا روغن ناردین مین بہگو کے اوسے نچوڑین تاکہ اکثر روغن اوسمین سے جدا ہو جاے اور معدہ پر رکہین ۔ اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ اس صفت کا استعمال کرینگے یعنے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جایز ہے ایضاً روغن ناردین کے استعمال مین اونکے واسطے کچھ قباحت نہین ۔ کبھی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انہین روغنون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین جس وقت مریض کیحالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے ۔ کبھی احتیاج اون قوی ضمادون کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ کے باب مین کیا گیا ۔ اور فواکہ جیسے آب انار یا آب سیب بھی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے ۔ اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم مثل ہریسہ مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کسیقدر فواکہ اور عصارات مثل عصارہ انگور یا رب قابضہ کے دینی چاہئین ۔ اگر انکی خواہش طعام باطل ہو جاے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب مین بیان کی گئی خصوصاً اون غذاؤن سے جسمین بو کی شرکت ہو ۔ جب ان تدبیرون سے فراغت ہو اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جاے کچھ مضائقہ نہین ہے کہ کبھی جوارش قوی کا استعمال کرائین جو ہاضم اور مقوی معدہ اور منضج سدون کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیے بعد ازانکہ اعراض تپ کی زایل

ہوجانے

ہوجائین ۔ فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ مین فصد کی عجلت نچاہیے جبتک کہ تپ مائل انحطاط کو نہ پہونچے اور بعد انحطاط کے استعمال فصد کا جائز ہے ۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بوقت ارادہ فصد کے پلائی جاے آش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہون داخل ہوون ۔ اوسکی غذا ہنگام ٹھنڈی ہی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی ہی چاہئین اور اگر قرص کافور اوسکے واسطے تجویز کیا جاے تو اوسمین راوند شریک نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی

فصل پچیسوین ۲۵ حمی یوم ورمی کے بیان مین

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپین اقسام حمیات یومی سے نہین ہین ۔ مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی خراجات یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضاے ظاہر مین پیدا ہوتے ہین ۔ خصوصاً اورام اون ہڈیون کی جو اعضاے غددی مین ہوتے ہین ۔ خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہے ۔ خواہ وہ ورم جو زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب سے ہوتا کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے ۔ اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو مادہ ان اورام کا ہے قلب تک پہونچکر اپنی گرمی سے فقط دل کو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو ۔ پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی ۔ اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہوکر اثناے راہ مین قریب گوشت نرم کے محتبس ہو جاتا ہے پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین ۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسی ہون کہ اون اورام کو اسباب سابق سے مثل امتلا اور سدہ وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین ۔ اور اکثر ان اورام کو تابع حمیات کے سبب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون ۔ اور انہین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوقات ایسے ہوتے ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کی تبعیت سے پیدا ہوا ہو ۔ اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہو جاتا ہے ۔ انہین حمیات اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہوکر بھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے چونکہ یہ تپ اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہو تو اگرچہ بحالت صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر منتفخ ہوتا ہے مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت اخلاط کی لذع بھی شدید ہوتی ہے ۔ ان حمیات کی بعد یعنے زمانہ منتہی مین اکثر کے بدن مین تری اور نداوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے ۔ نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظیم بوجہ امتلاء اخلاط کے اور سرعت اور تواتر بسبب حرارت کے ۔ بول کا رنگ سپیدمائی ہوتا ہے اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہوتے **علاج** پہلے سب سے بہتر فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہو جاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد ازان کہ بخوبی انحطاط ہو جاوے۔ اور جو چیزیں مطفی حرارت خون ہیں اور تبرید اور ترطیب کرتی ہیں اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف میں ٹھنڈا کر لیا جاوے لیکن اگر ورم کو اس تدبیر سے منظنہ مضرت کا ہو اور اوسے خام کرنے کا خطرہ ہو۔ بلکہ عضو پیشتر ورم اور قلب تک جو راہ ہے اوسکی تبرید کیجاوے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تبرید کر لی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو اضمدہ بارد مستعمل ہوں اونمیں سرکہ ملایا جاوے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے

فصل چھبیسویں ۲۶ حمی یوم تکثفیہ کے بیان میں

یہ تپ بھی بوجہ متخلخل ہو سدون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہیں اور اندر تک خالص نہیں ہوتی اکثر لوگ جو حمام کو خوگر ہوں اور یکایک ترک کریں اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کے بدن میں بخار حاری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائیں کھاتے ہیں جو مولد صفرا ہوں خواہ ایسی تیز چیزیں پیتے ہیں جنسے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی حالات اونمیں عارض ہوتے ہیں کہ تولد صفرا کے اسباب ہیں جیسے بیداری اور تعب ویسی لوگ اکثر اس تپ کو مریض ہوا کرتے ہیں۔ علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آئے جسوقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط پہونچ جائے اور بھوسی اور آرد باسقلے بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ اطفائے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کر کے پلانی چاہیے اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے۔

فصل ستائیسویں ۲۷ حمی حریہ کی بیان میں

خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور تپش آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اگر پہلے اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک جاتی ہے اوسوقت تپ عارض ہوتی ہے اور سکے بعد تمام بدن میں گرمی پھیل جاتی ہے۔ کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاوے تو بذریعہ نسیم اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے۔ مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اوسکا اثر اول دماغ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی اوسے پہونچے تو بوجہ شدت حرارت کے قلب تک گرمی پہونچ جاتی ہے۔ سوائے حمی حرّہ شمسیہ کے قیظیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے۔ علامات جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہو گا اور سر میں التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر میں گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن اخلاط سے بھرا ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بسبب اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن میں ہو اگر اوتنی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہو گی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت میں بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوسمیں حرارت باطنی کی زیادتی کی وجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متعلق کہ جو وہاں محفوظ رہتی ہے علاج آغاز معالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کریں نطول بارد سر پر استعمال کریں اور سینہ پر ادہان بارد مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کر کے اگر سر و سینہ پر تمام بھیجہ سے ڈالیں تو بہت نفع میں کریگا ٹھنڈا پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائیں اور یہی تدبیر کیے رہیں تا آنکہ تپ اوتر جاوے اوترنے کے بعد حمام میں لیجانا چاہیے اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اوسکا کچھ خوف نہیں شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہواے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے ــ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ نکرنا چاہیے اسلیے که وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل بنسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اوسکا سر بھگو دینا چاہیے اتنا که ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر

فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کی که سردی سے پیدا ہوتی ہے

کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی مین نہانے سے ہے چونکہ ظاہری مسامات بدن کی بند ہو جاتی ہین اور بخار دخانی بند ہو جاتا ہے جس سے حمی یوم قشفیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے ــ یہ سردی اور احتقان بخار اوسیوقت موجب حمی کا ہوگا که جو بخارات محتبس ہوں وہ حار اور تیز ہوں نرم اور شیرین نہوں اسلیے که بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہے **علامات** سبب یعنے برد پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چہونے کے وقت تو اسقدر گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا ہے حرارت بڑہتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے ہمیہ اور غمی اور جوعی مین ہوتی ہے نہو اسلیے که اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہے بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہے که قلب کو حاجت ترویح کی زیادہ ہے مگر شدت برد مین بطی ہو جاتی ہے اور بیشتر مائل بصلابت ہو جاتی ہے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین که بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے که جو حرارت مسامات کیطرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے **علاج** عین تپ مین بہت سے کپڑے اوسے اوڑہائے جائین تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جا کر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوائی گرم حمام مین ٹہلائے جائین اور اپنے ہاتھ سے تریڑے دین اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور تمام جو بیخ دیا ہو اور حمی قشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسی سے بدن پر ملین که مسامات مین جا پیدا ہو اور نرم ہو جاوین ــ اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین که پسینہ نکل چکے پھر جو ادہان که قوی مسامات کے کھولنے مین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیے ــ اور ہلکی غذا دینی چاہیے ــ اور خوشبو ملین اور سونگھین ــ سپید شراب رقیق خواہ پانی ملا کر پیئین که وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہے اسلیے که تعریق اور ادرار کرتی ہے ــ روغن کی مالش بدنمین تعب رسیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے

فصل انتیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کی جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے

جبکہ بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہے اور اونکے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہو کر حرارت پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شب اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے ــ اور یہ تپ اکثر منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے **علامات** سبب کا وجود اور جلد کا کھردراپن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چہونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے که جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کرکے دباغت کی گئی اور حرارت کے زیادہ ہونے کی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہے اوسمین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اونکے بدنمین لاغری اور آنکھون مین غور یعنے فرو رفتگی نہین ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویساہی علاج انکا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہے جب تک یقین کامل اس امر کا نہو که مسامات خوب کھل گئی ــ ہان اگر سردیکا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اوس سے جو سدہ پڑتا ہے فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے

— اور تدبیر اونکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی اسکے بدن پر کرنی چاہیے

فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان

شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کی وجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اونکا ازالہ بطرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے

فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان

گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم نفسیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے — اسیطرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** ادرار مدرات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیر خشت تمر ہندی وغیرہ سے تلیین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بقصد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد باردہ صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارہ لیسے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملا کر اوسکو شورہ خواہ برف مین سرد کر کے کرنا چاہیے اور اطفاء حرارت بارد رطب غذا سے کرین

مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے

اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونیہ سے کر کے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جاویگا

عام طور پر بحث حمیات عفونت کی

عفونت ایک طور کا فساد رطوبتون مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکورہ مین ہوتی ہے اون سے ظہور مین نہین آتی — عفونت کے پیدا ہونے کا سبب یا غذای ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت متقدد یعنی گوشت کبوتر بچہ ۲ یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرلے جیسے دودھ ۳ خواہ اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت قوام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بنے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے — ۴ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزی اوسمین پورا تصرف نکر سکے اور حرارت غریزی اوسمین عفونت پیدا کردے جس طرح کہ ککڑی اور کدو وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے — ۵ خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر بحیثیت اوسکے طبخ مین رداوت پیدا ہو جاوے جیسے گوشت خام رہ جاوے اور روٹی فطیر یعنی وہ خمیری روٹی جسکا خمیر اوٹھنے سے پہلے پکائی جاوے — ۶ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جاوے کہ اوس سے رداوت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق اور بلا حاجت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کی کھایا جاوے جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہو چکا — کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس و ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت رداوت مزاج بدن کے پیدا ہو کر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہین رکھتا اور اسقدر بے طاقت بھی نہین ہو جاتا کہ غذا مین کسی طرح کا تصرف نکرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو — ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہے — اور یہ

اسباب تولد سدہ وہی ہیں جو سدہ کی وجہ کر عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل حرارت ہوا کے پیدا ہوتی ہے
مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریوں کی ہوا خواہ خبط اور گھور وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے اور کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہو جاتے ہیں مگر اکثر
عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے اور سدہ یا تو کثرت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط میں غلاظت اور لزوجت ہو اسباب کثرت
اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول میں بیان ہو چکا اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے ہوتے ہیں پھر سبب سدہ
پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے خصوصاً عقب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات ناروا کے وقت سرزد ہوں
خواہ حالت امتلا اور معدہ میں قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہوں یا بوقت استحمام کرے خواہ دھوپ میں
چلے خواہ گرم چیزیں تناول کرے اور معدہ میں امتلا موجود ہو اور ریاضت بہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے یا اگر بدن اور جگر کے
گرم کرنے کے واسطے خواہ دہن کا استعمال ہو یا شب کرے اور تسخین شراب بغیر مطلوب حاصل ہوا اور اسکی تلافی نکرے اور پھر اس تقصیر کا تدارک
نکرے یہ سب امور ایسے ہیں کہ انکی وجہ سے اکثر عفونت پیدا ہوتی ہے عفونت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص
عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ اسپر اثر کرتی اوس عضو میں پہونچے اور بعدت حرارت کی عضو مذکور میں ہو
خواہ اوس عضو میں درد ہو جس خلط میں قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اور اسکے لائق یہ حال ہے کہ بطور دخان لطیف متغیر ہو
وحدت لیے ہوئے خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اسکے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متغیر ہو اور بلغم کی عفونت میں بخار غلیظ متغیر ہو یا
اور اگر سودا متعفن ہو تو بطور دخان کثیف کے متغیر ہوگا اور غباریت لیے ہوئے صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات
صفراویہ خون کی عفونت سے مطبقہ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک تراہی کہتے ہیں سودا کی عفونت سے
حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے خون کی عفونت اندر عروق کی ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مکان بھی داخل عروق ہے لیکن صفرا
اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق اخلاط سہ گانہ مذکورہ سے اگر کوئی خلط خارج از عروق
متعفن ہوا اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن میں پیدا ہوئی ہو جسکا اثر قلب تک متصل عفونت پہونچی
رہے اوس وقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائیگی لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت
خارج عروق کے کبھی ہو بالکل دفع نہیں ہو جاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن میں کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق
متعفن ہوں تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہیں ہوتی اور آثار میں قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے مگر ایسی
حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہیں کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہیں پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق
پیدا ہو خواہ اکثر جو رگیں متصل قلب کے ہیں اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت میں تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکساں
رہیگی اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل بالقلب میں عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ میں واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے عفونت
خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ میں نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ میں تپ نہیں ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ
متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت میں اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے فنا
ہو جاتے ہیں اور تحلیل ہو کر اونکی مادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور مادیت سے نہیں ہے بعد فنا اون رطوبات
کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلیل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتیں

سلہ مقلعہ سے مطلب ہے اقلاع کنندہ ۱۲

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہو جاتے ہین — مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول و براز وغیرہ چیزین مزبلہ اور گھور وغیرہ مین جمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب بالکل شُر کے پانس ہو جائین اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اوسوقت اونمین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاک محض باقی رہجاتی ہے پہر جب کسی طرح کی رطوبت اونمین پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اونمین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اوسمین چوتہے پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت شئی متعفن سے جو کہ حرارت ہے باطل نہو — جو اخلاط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہے اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہو جاوے بوجہ تحلل کے پہر تپ بہی زائل ہو جاوے گی تا آنکہ پہر دوبارہ محل عفونت مین کہ بوجہ بقاء رمادیت کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے ہم بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی مین پیدا ہوئی تہے وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ مین پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اوس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انہین دو وجوہ سے پیدا ہوگی — پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت قائم ہوگی کہ پورا انضج نکرسکے تو اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو پہر کہ رمادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کے مادہ مین اثر حرارت سے تعفن پیدا ہو کریگا یہانتک کہ بعد ختم کسی مادہ کے جو قریب مادہ متعفنہ اور متحللہ والے کے منقطع ہو جاوے یا مادہ بالکل فنا ہو جاوے اور اسکے قریب کوئی مادہ قابل عفونت کی بنا ہے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا ہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اوسکی عفونت کو بعد وہان کہینچ جاوے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہو جاویگا — خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاوے جو فن طب مین بیان ہو چکا ہے — اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو — چونکہ تحلل تام متعذر ہے دوران عفونت ہی اوسکا علاج متعذر ہے اسلیے کہ عروق کے اجزا باہم یکدیگر متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہان سے ایک ہمسایہ اور پاک آگے بڑھتا ہے اسلیے لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے — اور پہر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہے اوسے قلب کو ساتھ نہایت اتصال ہے تو اوسکا بخار متعفن بلاشبہ قلب مین پہونچ کر منفعل انفعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہے — یہ حمیات جنکی واسطے نوائب ہوتے ہین خواہ بعد نوبت کی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہو جاتا ہے الغرض انکے نوائب کا انتظام کبہی متروک ہو جاتا ہے اسلیے کہ جو مواد موجب تپ ہوتے ہین اونمین کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بہی مختلف ہوا کرتا ہے — اور کبہی جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تہا بوجہ شدت حرارت کی صفرا ہو گیا اوسوقت نوع تپ کی بہی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی صفراوی ہو جاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بہی پیدا ہو جاتا ہے کبہی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبہی بوجہ ضعف مریض کے بہی ہوتا ہے مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کہا لے تو مادہ مین غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہو جاویگا اور ضعف مین غذای مناسب بہی بدیر ہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا — جو تپ مقلعہ ہے یعنے اوسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بہی ہے اکثر اوسکی نوبت برد اور قشعریرہ اور نافض سے شروع ہوتی ہے اور پسینہ کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرہ سے اکثر ابتدا کرتی ہے اسکا سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کے خلط عضل مین لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہے — خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوای بارد کی اثر

برد ہوتا ہے — جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوا اوسکا قشعریرہ نام رکھنا بنسبت برد کے اونسب ہے اکثر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہین — ایسی حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسوقت ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت رطوبت کو تحلیل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہوکر اور مادہ عفونت باقی رہجاتی ہے — اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے ہو تو اسکا دفع بذریعہ مسامات کے نہایت آسان ہوتا ہے — لازم تپ کو اسمین خفت اور تفتیر ہوجاتا ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا — اور سوا اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہین کرتی — اور حرارت کل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاکر تو فقط برد اطراف عارض ہوجاتا ہے اور اس تپ مین برد اطراف بڑی علامت ہے — کبھی بعض حمیات مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی پیدا ہوجاتا ہے اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون سے ہوتا ہے — اور کبھی حمیات عفنہ مین ایسی ترکیب ہوجاتا ہے کہ مادہ جو تقشعر اور اقلاع کے مشابہ لانے کے معلوم ہوتی ہے — اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ مین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر تپ جب اوسکے عفونت اگنی ابتدا ان ایک اور خلط اوسی کے جنس سے خواہ غیر جنس مین عفونت شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ قریب ہوتے جاتے ہین اوسکی عفونت خلط اول کا تھا اوسقدر زمانہ مین یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اسکی عفونت کی وجہ سے ہوئی اور انحطاط بھی پاکے پھر دوسرے عفونت خلط اول کا آہوا آخر یہانتک دونون اخلاط کی عفونت کا اتصال ہوگیا ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونون مقلع ہین مگر صورت لازمہ دائرہ ہوگی تا اینکہ ایک تپ زائل ہوجاوے — اور بہت وجوہ سے حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جاویگا — حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہین — طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ کثرت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کی وجہ سے تحلیل مادہ کا نہین ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسامات مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو متحلل ہونے نہ دے — اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتونکی ضد مین ہوتی ہے — اور نوبت مین سرعت اور بطوء ہوتا ہے — بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا — اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سوای بلغم زجاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ بھی نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے — لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہو اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہے — بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل عروق متعفن ہوا ہو اور اوسکے روادت مقلعہ تپ کی ہے جسمین عفونت تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کی عروق مین عفونت مادہ کی ہو — مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی تپ شدید جو دائمی ہو عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج بنظر سن کے بارد ہے اور تخمہ اونہین کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخاثت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاوے — نبض کا اختلاف حمیات عفونت مین بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور بھی ایک جنس مین حسب انواع تپ کی شدت اور ضعف مین مختلفہ ہوں یہی منشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے — کبھی نبض مائل بصلابت ہوجاتی ہے انہین حمیات مین خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمین تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض مین ہو خواہ ابتدا نوبت مین غلبہ برد کا ہوجاوے کہ ا

صلابت تو نہیں صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لینیہ یا بلغمیہ کے خواہ مادہ دمویہ کے یا اُنکا ورم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کبد کا ورم حمی ذات کبد میں خواہ حمی ذات الریہ اور اسیطرح لیفیر غش سے نرمی اسوجہ سے بھی نبض میں آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کیطرف آتی ہے اور عرق نکلکر دفع ہونے کا وقت آتا ہے اوسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے ۔ ابتدا ار نوائب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انضغاط یعنی تنگی نبض میں پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ قوت بکثیر متوجہ بطرف مادہ عفنیہ کے ہوتی ہے اور تنقیہ اور نضج سے اوسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان مجس کے انبساط کو بڑہاوے **عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ** پہلا حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اونمیں سے چند خواہ کوئی جمع پایا جاوے ہو چکا ہو خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے ۲ عظم نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ پر ہے اسلیے کہ بوجہ عفونت کو احتیاج تنقیہ اور دفع بخار بدی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے ۳ حرارت تپ کی تیز اور لذاع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہیں ہوتی ۴ اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکو ملیلہ کہتے ہیں اور ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور رگیں کھنچی جاتی ہیں اور سینہ بھی اسیطرح ۔ اور درد سر اور دہک پیدا ہوتی ہے ۔ یہ کیفیات جب دیر تک رہیں تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کبھی یہ قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہیں اور رنگ چہرہ خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر ہمراہ ملیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور بلغم بھی سے اور متلی اور پیشاب زیادہ از حد معین اور براز بھی اسیطرح گدلا اور گرانی سر اور [illegible] پیدا ہوتا ہے اور نبض میں تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو ۔ جب نبض میں انضغاط اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انضغاط کی یہ معنے ہیں کہ نبض اندر کو دب جاوے اور صغر میں اسقدر مختلف ہو کہ اوسمیں نبضات کبار قویہ واقع ہوں اور سرعت نبض کی قوی نہو ۔ نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے ۔ اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے یہ اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ۔ یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے ۔ اور زمانہ تزید کا مختلط اور غیر مختلط سب ہونا اور متشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سی ہے ۔ نبض کا عظیم بڑہنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزید پر ۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترہ اور غیرہ مفترہ خواہ مقلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے ۔ پہر اگر تپ مقلعہ ہے ناقص اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برامد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہیں ۔ اور اگر تپ لازم ہے خواہ اوسمیں تفتیر ہوا ہو ۔ اوسی حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام نقاوہ میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا ۔ اکثر حمی عفنہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت منتہی کے ۔ اور قلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت ۔ اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے

صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلابت کا نبض میں ہونا کچھ دائمی نہیں کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو گیا ہو کہ ورم سخت نہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شے جو موجب صلابت نبض کی ہوتی ہے واقع ہو اوسوقت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہو گی اور مستمر بھی رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور تزید میں اختلاف نبض کا سرعت اور بطوء خواہ صلابت اور لین میں بخاصہ الاول حمیات عفنہ سے ہے اور دلائل قویہ سے حمیات عفونتی کی ہے گویا اختلاف حمی غب میں بوجہ خفت مادہ کی بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک نبض میں قوت اور عظمت مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور اوسکا انتقال حمی عفونت کیطرف نہیں ہوا۔ بول ابتدا میں حمیات عفونتی کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور شبیہ حدت اوسمین بھی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلکہ میں اوسے بدون اسکے کہ کوئی عضو ازکار رفتہ ہو جاوے نجات کم نصیب ہوتی ہے اور جس وقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جاوے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہاں درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں۔ **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اوس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اوس تپ کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہے کہ اوس ترقی نہیں اور جو احوال مقالہ میں بیان ہو گئے اس تپ میں نہیں ہوتے یعنی اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف بوقت تزید کی کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہو گئی اور پھر کم ہو گئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر۔ فصل علامات

مشترک اور جدا ہونے خاص کا بیان ۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت ایک روز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدا ہی نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نائبہ میں خواہ ابتدا اور اشتداد کی نوبت جیسے غب لازمہ میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اوسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ وہ صفرا قوی ہے مگر بالغیبہ اسمیں خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے۔ اسلیے کہ صفراوی اخلاط سبک ہیں طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمیں ہوتا ہے۔ غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہی بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اسکے معالجہ خواہ تدبیر میں خطا واقع ہو۔ اور دائمہ کبھی ایک ہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تپ عفونت خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اوسکی بہت اور تمام گرمی کے ساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمیں نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کر ساتھ آتی ہو اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر میں متحلل ہوتا ہے اور یہ تپ بہ نسبت صفرا کے کثیر ہی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض میں بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوای چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص

ہوگا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے جلد جلد نوبت کریگی ہان اگر باوصف اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت بھی ہوا و سوداویت قوت زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہوسکتا ہے ۔ ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص بعض سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اوسمین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے سبب سے اعراض شدیدہ پیدا ہوون ۔ ربع اور غب دائرہ ہو یا مفترہ بذریعہ قے اور دستون کے اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے ۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے بھی زائل ہوتی ہے اسکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور انتہا دونون کا مواظبہ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے علاوہ برآن کبھی یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہوا اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کردے البتہ کسیقدر خفت اور تغیر ہوجاتی ہے ۔ کل تپین اگر اونکا معالجہ کما ینبغی نہو خصوصاً وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوتی ہے انجام کار تپ دق ہوجاتی ہے علی الخصوص وہ حمیات حادہ ایسی ہین جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہو اور طبیب بوجہ خطای تجویز کے حکم غذا کا نہ دیگا بلکہ تجویز کیا ہے کہ بحالت گرسنگی مین کل تو طبیعت کی بطرف نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور تپ دق ہوجاتی ہین یا جن تپون مین سرد پانی دینا واجب ہو اور نہ دیا جاے اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سرد پانی کے ترک کی اطفاء حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نکیا جاے اوسوقت فوراً تپ دق ہوجاتی ہے ۔ جسوقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور تمام پختہ مادہ کا اسقدر ضرور نہو اوس مقام پر تقدیم بھی ٹھرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سرد پانی بھی پلائین اور اوس مقام مناسب ہم آگے ذکر کرین گے ۔

اعراض حمیات کی دلائل کا بیان

تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہے کہ قبل عارض ہونے تپ کے سوء تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اور اسکے بعد جو احوال اور اعراض عین تپ مین موجود ہوتی ہین مثل درد سر و بیداری یا ان وبیخوابی وغیرہ کی انکو دیکھنا چاہیے اور عمر و بلد اور فصل و مزاج اور نبض اور بول اور دستے اور براز اور رعاف انکا لحاظ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برابر ہونے مین کیا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہاے طعام کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت ہے سوء تنفس تو نہین ہے اور یا انمین اعراض مقارنہ مثل درد سر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض ہین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہین جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہوجاتی ہے اسلیے کہ مادہ متحلل ہوکر حرارت مین نرمی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت ہے کہ اوسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہو ایکقسم مین تو ساتھ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہے اور ایک قسم مین خشکی پائی جاتی ہے ۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہین مثلاً ابتداے نوبت مین نخس لذع کا شدت سے چبھنا یا سوزنی کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا ۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور ہذیان اور سہر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا ۔ کچھ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلاً احوال بول کے جو اوپر ہمنے ذکر کیے ہین ۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو بحران پر دلیل ہوتے ہین جنکو آگے ذکر کرین گے ۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین ان سبکو آخر مین اس فن کے بیان کرینگے ۔ سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی و لاغری و رونق و بیرونقی و رنگ اسکے بھی بہت احکام ہین مثلاً جس شخص کی

رنگ سپیدی اور سبزی سے رصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط مین برودت آگئی ہے اور حار غریزی یعنے روح اور خون کم ہوگیا ہے یا چہرہ پر تہیج یعنے بہرا پن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حمای تخمی مین ہوتا ہے یا جہٹ پٹ چہرہ لاغر ہوجائے اور ناک پتلی ہوجائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہون اور جہٹ پٹ متحلل ہوجائین اور مسامات کہلے ہوئے ہون اوس پر دلیل ہوگی — حرکات بدنی یا نفسانی بہی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہین اونکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہوجانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہین جیسا ہم آگے ذکر کرینگے — بعض اعراض حمیات کی ایسی ہین جنکا وقت زمانہ منتہے مین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بجہت اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر مین بوقت منتہے پیدا ہوتا ہے — بعض اعراض ایسے ہین کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا مین ہوتا ہے جیسے پہریری یا سردی معلوم ہونی اور نیند گہری جو اوائل حمیات مین اکثر بجہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کے جہان مادہ ٹہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سے بخارات صعود کرتے ہین بوجہ اوس اضطراب کے جو بدن مین شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبہی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہے تو اوسکی برودت زیادہ اس نیند کے حدوث پر معین ہوتی ہے اسیطرح جس خلط مین عفونت آنے والی ہے اور بعد اوسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پہریری اور سردی اور نیند کے حدوث مین معین ہوتی ہے — جن چیزون سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزین یہی ہین کہ تپ کیحالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکہنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہے جو بالفعل پیدا ہوئی ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین اور یہی تدبیر جسکو ہمنے باب حمیات یومیہ مین ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کی دیکہنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کی لرزہ سردی پہریری ہوتی ہے یا نہین اور کونسی چیز کسوقت ہوتی ہے پہر تپ کے اوترنے کیوقت دیکہنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہے یا تہوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہے اور بحران سابق کا بہی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سوء تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے۔

بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور انکے سبب کا

قشعریرہ یعنے پہریری ایک حالت ہے کہ اوسوقت بدن مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہے اور جلد مین اور پسلی مین ایک چبہن سی پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے ہاتہ پانون ٹوٹنے لگتے ہین اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے — برد یعنے سردی اسطرح ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے — نافض یعنے لرزہ وہ اسطرح ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہین سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہین — کبہی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہین ہوتا جیسے بلغمی تپون مین اور ربع مین — لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بہی ہے کہ فصل مین قوت دافعہ بہت ہو اور جتنا مادہ نافض مین لذع زیادہ ہوگی ویسا لرزہ شدید ہوگا — خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہین سکتی اسلیے کہ بوقت لرزہ کے خون داخل بدن مین واسطے محافظت ہر عضو رئیس کے چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بدن کا زرد ہوجاتا ہے — یہ بہی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہو اگرچہ وہ قبل از وقت لرزہ کے بدن مین موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص مین ٹہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہے کچہ اسکی سردی سے متاثر نہین ہوتا ہے اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہان جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چہوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے متحلل ہو کر

ہے کے جو اخلاط کو متفرق کردیتی ہے یا اور کسی وجہ سے اوس وقت جو عضو اس خلط سے نہین ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف مزاج کی اسکی برودت کا احساس کرکے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کلیات کے فن مین جہان اصول کلیہ علم طب کے بیان ہوئے ہین اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہوچکی ہے۔ بیشتر بسبب باہم نہ ملنے کے جو بدن مین پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے اور تپ نہین ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے۔ جو مادہ ماندگی اور کسل بدن مین بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہوجاتا ہے مگر متعفن نہین ہوتا ہو تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اوسمین عفونت نہ آئے تو اسیقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے۔ کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کو واسطے ہضم غذا کے پیدا ہوتی ہین یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاے اور اوسکے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضرور درکار ہوتا ہو تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہے۔ نافض اور برد تپ بلغمی مین بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ بلغم خام عضل میں گرتا ہے اور اسکی برودت بنظر مزاج عضل کے سودی ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہے اور گرم مزاج ہے اور خلط خام یعنی بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جسوقت اس خلط مین عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمین آتی جاتی ہے اوسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے۔ کبھی لرزہ خلط کے بیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی کا مین لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ عضل مین سے قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے اوسکی جہت سے بھی حار غریزی یعنی خون اور روح طرف باطن کے گریز کرتا ہے اوسوقت استیلاء برد ہوتا ہے ایسے وقت مین لذع اور برد ساتھی ہوتا ہے برد تو تمام بدن مین محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی مین پایا جاتا ہے۔ کبھی اورام باطنیہ کو نضج کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی لرزہ اور پھریری لازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی ہو اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہو مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہوکر خارج عروق مین آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بانضج مادہ اور بوقت بحران واقع ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ مین خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق مین اس جہت سے نہین ہوا ہے کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ مین اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہوکر باہر نکل آتا ہو ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لرزہ بوجہ ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے ونیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھریری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہین۔ تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہونا ان حمیات مین دورے کی خبر دیتی ہین۔ تشانج کی تپین اکثر مدقوقیہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہین۔ کبھی تپ مین طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا مین کسی جگہ خلط یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہو کہ بیمار کو چیت لٹائین اور دونون پانون اوسکے پھیلا دین اور ہاتھ سے دیکھین کہ ورم کس مقام پر ہے تب اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کرین۔ تپ کے مرض مین جب زبان سیاہ ہوجائے اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حمای مدفونہ ہے۔ کبھی تپ اور فالج دونون جمع ہوجاتے ہین اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دوا کہ دونون بیماریون کی مناسب ہو یہ ہے کہ سکنجبین مین گلقند ملاکر استعمال کرین اور چینہ کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی قوت کی ہو۔ سرسام اکثر سے تپ مین چونکہ تلخیت جلد ہوتی ہے بخارات سر مین پہنچتے ہین کہ باعث ہذیان اور تپ مین شدت ہوتی ہے **عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا** ان تپون مین علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہو کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تپ بدیہ

اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاے خواہ اوسکا نضج کیا جاے یا استفراغ مادہ کیا جاے اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونون کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ کرین مترجم کہتا ہے آخر مین اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ مین بین آتے ہین تین کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور خلط کی خواہش متوجب نضج یا استفراغ یا تحلیل کے جس قسم کی ہوتی ہے ان دونون مین تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہو اور نضج خلط استعمال گرم دوائون کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوای نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت کم ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین — کبھی تناقض مقتضا تپ اور مادہ مین اس قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تمر ہندی خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجاے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاے اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا دینا چندان ممنوع نہین ہے پھر بھی مقتضای ہوشیاری طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا کرنی چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا — جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین نفخ پیدا کرکے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہین — بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتا ہے جیسے سکنجبین سادہ — ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت و حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی نہین پاتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر صبر نکر سکے — اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح پر کہ خلط کا نضج کیا جاے اور غذا ترک کیجاے اور تبرید اتنی نہو جو تحلیل مادہ کو منع کرے — اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے بڑھانا چاہیے جب قوت کسیقدر آجاے اور اوسکا مخالف دفع ہو جاے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے — ان تینون مین تبرید ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج اور استفراغ کے ایسے دوائون کا استعمال ہو سکتا ہے — یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جاے یعنے تبرید اور ترطیب ہی فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمی عفونت مین فقط علاج بضد مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کی نہو مثلاً مرض حار مین اجزای حارہ منضج یا مستفرغ دی جائین — غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو بڑا کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا معین ہے بانظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جداگانہ اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک کہ تپ پہچانی نہ جاے تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کو گرسنہ ہو اور بروز نوبت کسیطرح مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو اور تپ صموی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور زرد رنگ ناری ایسا نہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا تحقیق معلوم ہو یا صفرے مین حدت کا گمان ہو۔ لہذا فصد کے لطیف اسہال کرانا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اجزائے مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیر خشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزا سے طبیعت نرم نہو تو شربت بنفشہ بڑھانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلیین طبیعت ہو نہ اسہال مادہ اور نہ ضرورت مسہل۔ مجکو نہایت پسندیدہ ہے کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاوے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی یا قوت مین مناسبت کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور مناسب ہے اوسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا مین جب ان اجزا سے تلیین کیجاے پھر دوبارہ ان دواؤنکی نسبت ضعیف تر دواؤنکی حاجت ہوگی اور ابتدا مین قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت مین احتباس ہوتا ہے بعد تلیین کے ادرار کرانا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی مین جوش کرکے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنی پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤن سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجاے اور شبت اور آب شیرین جو تھوڑا گرم ہو ان چیزون سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہین ہے پھر اگر ادرار سے یہ معلوم ہو کہ اخلاط معدہ کی طرف مائل ہین مثلاً متلی ہوتی ہو اور سانس اولٹی پلٹی آتی ہو تو قے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض سکنجبین سادہ آب گرم مین ملا کے قے کرانا چاہیے اور اگر میلان اخلاط کا طرف امعا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر یا نیچے کی طرف معلوم ہو اوسوقت ہرگز قے کرانا نہ چاہیے بلکہ اجزاے مسہلہ لطیفہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا مین تپ کی مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً اگر تپ کے ساتھ پھریری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزے مین طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کو متوجہ ہونے کو طرف احشا کی اور نضج اخلاط کو منع کرتی اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور منتہی زمانہ منتہی مین بھی نیند مضر نہین ہوتی ہے آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی چاہیے مگر اسکہ اخلاط مین خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم ہو اور پھر کسیطرح کی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہوجاے پھر شفا نہین ہوتی ہے۔ خلط صفراوی کا نضج یہ ہے کہ اندر کے اوسمین غلاظت پیدا ہوجاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر مین ضعف اور برودت نہو اور اعضاے باطنی مین ورم نہو یا انہین اعضا مین درد نہو اور بدن مین مریض کے خون کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج مین مبتلا ہوتے ہین اور جو لوگ لاغر اور نحیف ہین اونکا حال بھی انہین گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پاچکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہے اور قوت قوی ہے اور اعضاے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہین اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہین ہے اور نہ مریض غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات مین آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہین اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کردیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت مین ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بنشتیر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز ہوجاتا ہے اور اوسکے جوڑبند ہلنے لگتے ہین اگرچہ وزن مین من خواہ نصف من تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط ایسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہوجاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضای اندرونی مین ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بھی مضرت کا اسقدر خوف ہو کہ [illegible] منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جاے اوسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بہ نسبت دق کے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اسلیے کہ تشنگی مین سکنجبین تسکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور وہ سبب بھی ہے اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہے اسیطرح جلاب جسمین پانی زیادہ ملا ہو بھی مفید ہے۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہو اور پھر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جائین اور اسوجہ سے ایک سدہ دوسرا پڑ کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کر یگا بیشتر یہ تپ باسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سدہ کے شدید تر ہوتا ہے۔ آب سرد کا یہ فائدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اوسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ اور تاریکی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جس شخص کو حالت صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرر ہے کہ اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار قوت کے بدن مین ظاہر ہون اور پسلی موٹی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اوسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا مریض اوسمین بھیگ جاے۔ زمانہ انحطاط مین اور بوقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو۔ جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتدا مرض تپ مین ہو چکے اور اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف اشتغال ضرور ہے اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ مین کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح پر کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جاے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہین ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد مزاج اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو خلط آمادہ استفراغ کے نہین ہوتی وہ بھی نکلجاتی ہے اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بھی کھیچ جاتی ہے اگر استفراغ بلا نضج واقع ہو۔ جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ نضج خلط سے تو بعض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے تو اوسکا نضج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے کلام کو بگوش دل نہ سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے لفظ یہی معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہو جاے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور یا غلیظ فلسندہ یا لزوجت دار چسپندہ ہو یہ تینون ہرگز بسہل اندفاع نہین ہین بلکہ رقیق ہین کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ مین اندکے رقت قوام ہو کر اور لزوجت دار مین کسیقدر بکھر اپن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہین نہ بھی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو کھنکھار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہین بنظر سرسری دیکھتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کسیقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون کسیقدر رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معاینہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی مین نہ پڑتا۔ پھر یہ منکر یہ بھی خود یہ نہین سوچتا ہے کہ ابتداء حمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہے رسوب پیدا ہو جاتا ہے اور کیا اسکے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہین ہے اور اوسکے دفع سے خفت مرض مین نہین ہوتی پھر اگر یہ رسوب محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسی کیون دفع نہین کرتی اور اوائل مرض مین اسکا اخراج اگر مسہل تنہا پھر طبیعت جو مدبر بدن ہے کیون عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہو کہ خلط مین رقت پائی جاتی تو اونکی حمیات دمویہ

خواہ صفراویہ میں ضرور ہے کہ رسوب محمود اول میں ہو۔ پہر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ میں نضج آجاے اور رفع سہل القبول ہو اخراج مادہ نہیں کرتی اسواسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدا اور پیروی طبیعت کی درکار ہے یعنے ضرور ہے کہ طبیب پہلا اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل ازانکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر ہوں ممتنع ہے خواہ نہایت دشوار اور کبھی اگر بہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائیگی اور اس شخص کو تو یہی مناسب تہا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرے اور انکے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط و نضج کے بنظر غور اور تامل کے دیکھتا اور خوب تامل اور غوض اونکے حسن اور قبح میں کرے کہ بعد ازان اونکے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما میں بغور نظر کرے گو ہمیں گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات کیے ہیں کہ بدون نضج کے اخراج ہوا اور کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رقیق کو انضاج کی ضرورت نہیں حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں اونکا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقیہ چل جاتے ہیں اور مفید ہوتے ہیں اور کبھی ایک بھی نہیں چلتا بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو ہمیشہ اوپر لکہا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے۔ اگر مادہ میں ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت نضج کی نہیں ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ میں دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن میں باقی رہا تو قبل ازانکہ اس مادہ میں نضج آئے ہلاکت مریض کی ہو جائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج میں کم ہے بہ نسبت اسکی کہ یہ مادہ کسی عضو شریف کی طرف گرے اور طبیعت کا آمادہ اسکے اخراج پر ہونا یہ بھی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تھوڑی اعانت طبیعت کی بذریعہ استفراغ میں کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ کر دینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جاوے جیسا مسہل میں کیا جاتا ہے انتظار نضج کا سواے خون کے اور اخلاط میں کیا جاتا ہے۔ اگر ابتداے مرض میں فصد نہو تو پہر انتہاے مرض میں ہرگز نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہاے مرض میں فصد سے کمال سقوط بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت میں بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہاے مرض میں فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہیں ہے اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ میں نضج نہو تو ابتداے مرض میں اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے بلکہ انتہاے مرض میں جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو پہلے اوسکی تحریک نہ کرنی چاہیے پہر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے کہ مناسب طبیعت کی حرکت میں لاے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اوسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہیج رکھتا ہے جس مقام پر اوسنے کہا ہے مناسب ہے کہ استعمال دواے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کریں اگرچہ کبھی مرض میں نہیں لائق ہے استعمال دواے مسہل کا مگر اسکا مادہ ضرور مہیاج ہو یعنے بکثرت ہیجان میں ہو اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہیں ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت مناسب میں تجویز کیا گیا ہے مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر زیادہ سے محفوظ رکھتا ہے اسیطرح بہ نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ پہر جب استعمال کسی قسم کے استفراغ کا ہو اوسمین رعایت اسباب کی ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اوتر جاے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اوسوقت استفراغ کیا جاے کہ مسہل

بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت مین استفراغ مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط مین ثوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دورہ تپ کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ نکرنی چاہیے یہان تک کہ آش جو مین شکر تک بھی نہ ڈالین اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کھلانا چاہیے ایسا نہو کہ دورہ مین شدت ہو جاے بہت تنگ ہو جانے مسامات کی کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذا ہی لطیف سے مگر کچھ ضعف مین افراط ہو اوسوقت آش جو مین شکر ڈالکر دینے کا مضائقہ نہین اس لیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس لیے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت بقوت دفع کرسکے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستو نمین کفایت ہو جاے زیادہ اسہال نہو سے مادہ کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کیا جاے تاکہ سقوط قوت پیدا ہو۔ فصد کی نسبت ہماری رای یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پھر اگر چارہ نہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہین ہے بلکہ اوسیقدر خون چند مرتبہ فصد سے لیکر نکالنا چاہیے۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکل جاتے ہین جنکے نکلنے کی حاجت نہین اور باقیماندہ خون مین ساز و سامان ایسا باقی نہین رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کریگی اوسمین بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنیوالی بحرانون کی تحمل و برداشت مین ضعیف ہو جاتی ہے۔ درد سر اور تپ جب یہ دونون جمع ہون پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بالعرض درد سر کے کم ہو کر تپ پھر زیادہ ہو جاتی ہے اسلئے ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ درد سر مین تسکین ہو جاے۔ دودہ پیتے ہوے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اوسکی مان کے دودہ کی اصلاح ایسی دوا و غذا سے کرنی چاہیے کہ دودہ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اگر قارورہ یرقانی تپ مین ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت مین علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلاتین جب تپ مین سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کا کرنا چاہیے۔ اگر تپ کو ساتھ قولنج ہو جبتک تنقیح شدہ نہو اور راہ صاف نہو جاے آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربا مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمین چکنئی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہیے بعد تنقیح کے آش جو اور التماس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب مین نقیعہ کو گلاب مین بھگا کر فقط سقمونیا ملا کر بھی استعمال کراتے ہین اور کبھی تھوڑی سی الوہ ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ الوسے کو آب کاسنی خواہ آب عنب الثعلب مین جو شاید کاسنی سے کم ہے دہو کر خشک کرین بعد اوسکے گولی باندہ لین۔ ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے مگر جہانتک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات مین تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور اعضا یعنی اوجہ مین خشونت پیدا کرتا ہے اگر ایسے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نضج کے مضایقہ نہین۔ آب انارین مین نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑین یا اون اوقات مین استعمال کرین کہ جوسوقت مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو۔ جس مسہل مین بنفشہ اور سقمونیا شریک ہو چاہیے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی نسبت ہو۔ کبھی مسہل مین تھوڑا سا پودینہ بھی داخل کرتے ہین تاکہ قوت نافذہ ادویہ مسہلہ کے بڑہ جاے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا و بنفشہ کی اصلاح ہو جاے۔ کبھی ایسی دوائین جنسے تبرید اور بجھانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمین سقمونیا داخل کرتے ہین جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے۔ وسفیدا۔ طباشیر کیو وسے گل سرخ۔ ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بنا کے دیتے ہین دوسرا

نسخہ ــ شیر خشت دو درم ترنجبین ۵ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تینون پانی یکجا کرکے شیر خشت اور ترنجبین کو اسمین بھگو کر ایسا گاڑہا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچ لیوے اور سکے کافور ڈیڑہ دانگ سقمونیا ایک درم پیسکر اور اوس قوام کو آگ پر سے اوتار کر چھڑکتے ہین اور مکان محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ اوپر بخار کے تحلیل ہو جاوے اور اتنی دیر تک رہنے دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جاوے مقدار شربت دو درم سے ڈہائی درم تک ــ یہ بہی ہو سکتا ہے کہ شیر خشت اور ترنجبین اور شکر طبرزدی سے مثل ریوڑی کے بنائین اور اوسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالین کہ اگر پوری مقدار شربت تینون دواؤن مذکورہ بالا کی استعمال کیجاوے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایکدانگ کے مسہل ہو مترجم کہتا ہے مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیر خشت بہی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بہی یعنی تینو بہی تین مثقال ہو اوسوقت کافور بوزن دو جو ہو اور سقمونیا بوزن ایکدانگ ملانا چاہیے اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال کے ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی رای یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو تعبیر ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بہی ملحوظ رہے تو بہتر ہے متن یہ دوای مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جاوے نہایت مرغوب و لذیذ پیدا ہوگی ــ جس شخص کو فصل گرما مین تپ سرد مادہ سے عارض ہو خشخاش خواہ اور ایسی جگہ جو کہ اون کی خشکی بہت ہو دوان وغیرہ کو ذریعہ سے سرد رہی ہو اوسمین نہانا جائز نہین ہے خصوصاً جبوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت مسامات وغیرہ کے بند ہونے تحلیل سے باز رکہ اور اسکے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لاوے ــ قرص بناکر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپون کے موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پہلی ہو ایسا معلوم ہو کہ کبہی دقی ہے جس شخص کی کوئی عادت پڑ گئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبہی کبہی تپ کا شبہ ہوتا ہے کہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت ہے اپنی تدبیرات ضروری نہین ہوتا ہے اور فقط برطبق عادت کی تدبیر کرنا علاج اسکا ہو سکتا ہے ــ **محمومین کے غذا دینے کا بیان** ــ مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اوس محموم کو جسکا مزاج مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ جو ہین کہ ان لوگون کو غذای تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے ــ جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین ہیجان ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیے تا اینکہ خوب کہلکر فضلہ دفع نہ ہو جاوے ــ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلای تپ ہین انکا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بوقت نوبت خواہ بوقت شدت معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا ہو کر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہو جاویگا اسلیے ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دیجاوے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہو جاوے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے ــ یہ بہی جاننا چاہیے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین بہی ہوتی ہے اس طرح کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے جو نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین ہے یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاوے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کی تجویز کیجاوے وہ تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کہلائین خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو گلاب مین

پکا کر بجاے غذا کے کہلاتے ہین کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑہا اور ترکاری جنکے مزاج سرد و تر ہون جیسے تتمہوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد اسکے آش جو جیسے صاف کرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے ۔ جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور پاے بکری او بھیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہ ہاے مرغ اور اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزون کی اور بازو تیہو کی رکھتے ہین اور بیضہ نیم برشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابھی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ بیٹھا ہو گھل جاوے ۔ غذاے غلیظ ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اوس سے پیدا ہو غلیظ او متین ہووے ۔ آش جو سے بہتر کوئی غذا محموم کیواسطے نہین ہے اسلیے کہ اوسمین بارہ صفات جمع ہین نہ غلیظ القوام ہے اور ملاست و لیس لسا کہ مجاری مین پھنس نہین جاتا اور جلا دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذاے نرم ہے ۔ اور تپ کی حرارت کے مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے جس راہ سے گذرتا ہے اوسمین لپٹ نہین جاتا اور نہ معدی مین اٹھتا ہے اور بسبب بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکایا جاوے تو نفخ شکم نہین پیدا کرتا ہے ۔ قدیم زمانہ مین اطبا کو بسبب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور آش جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتی تھی اسلیے کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ترطیب بھی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کی بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شکست ہو جاتی رہی اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو کثرت غذائیت مین ماء العسل کو سکنجبین عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کی اوسمین گرمی اور ضرر تشنگی کا بھی کم ہے ۔ اب اس زمانہ مین بجاے شہد کے گنے کا رس جسکی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے ۔ اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جاوے وہ بھی سکنجبین عسلی سے افضل ہے ۔ لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر تبخیر اسعاف یعنی خون رودہ مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین تبخیر کا نہایت خوف ہوتا ہے ۔ ہم ایک فصل جداگانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کی قواعد مین لکھتے ہین ۔ تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلیے کہ پیدائش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ او تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی ۔ زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کے قریب تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے سواے زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنہ کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات مین بعد فصد و حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جاوے ۔ تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کو ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنی ابتدا مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہے تاکہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جاوے اسلیے کہ غذاے سنگین اگر بدفعات دیجاوے قوت پر چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے ۔ گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر متقاربۃ غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا کثیر کے ہضم بہ دفعۃ قوت کو امکان نہین ہے اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفع دفع ہوتی ہے مثلاً

کہ بدل کا بھی استعمال تبغاریق ہو۔ جاڑون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہو فصل صیف کو چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنے غذاے وافر کی بھی حاجت نہین ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان مین بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل تقلیل دفعتہً دیا جاے چونکہ قوت بحال خود ہی غالبًا ہضم کر لیگی اور تدبیر غذائی سے دفعتہً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے اوسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہین ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہوسکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امرون کی رعایت ہو یعنے قوت بھی باقی رہے اور مادہ مین کثرت بھی نہونے پائے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف مین اولی ہی بلکہ یہ حکم عام ہے کہ جسوقت قوت مین ضعف پایا جاے غذا تبغاریق کہلانی چاہیے۔ یہ بھی امر معلوم رہے کہ اگر قوت مین کمی روز بروز ہوا کرتی تو ہم غذا مین جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عمومًا حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہین بلکہ ایسا تو بوجہ مرض اوسمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت مین ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہین ہوسکتا اسلیے کہ معالج مرض کیواسطے قوت اور طبیعت ہی طبیب معالج نہین ہی بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کی قوت تک پہونچاتا ہے پس منتہی کار طبیب کا نگاہداشت قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تصدیق کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حادہ یعنے اونکا منتہی بہت قریب ہو کہ چوتھے خواہ ساتوین دن تک ہو جائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت مین جو درمیان ابتداء و انتہاے مرض کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف نہو جائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نکرنا چاہیے بلکہ مادہ کی نضج اور دفع پر اوسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذاے کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا کی کبھی کبھی نوبت آجاے خصوصًا بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت مناسب نہین ہے سواے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب مانع ایسا پایا ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی مین قریب مزمن کے ہو تو تدبیر لطیف جائز نہین ہے اسلیے کہ قبل بعد منتہی کے قوت باقی نہین رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاے۔ مگر ہر جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر مین بقرب منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کو درجہ بدرجہ گھٹتی بڑھتی جاتین تاکہ قوت تا منتہی بین محفوظ رہے اور جب منتہی آجاے ہمہ تن قوت بطرف قہر مادہ کے متوجہ کیجاے اور اوسوقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی یہ معلوم ہو کہ تا ہفتہ تک فقط ماءالشعیر وغیرہ پر اکتفا ہوسکتی ہے خصوصًا حمیات اور امراض مین پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنے اوسکے حاد اور مزمن ہونے مین اشتباہ ہو ایسے وقت مائل بلطافت تدبیر کرنا بنسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل بھی ہوسکتا ہے یا نہین۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی مین بہرگونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر مناسب ہی اسلیے کہ اس مادہ کی نضج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس قول کا منشی یہی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہین ہے ہم اسکی غلطی پہلے ثابت کر چکے ہین۔ ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط قوت کا ہو اوسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہی۔ جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تو تدبیر لطیف اور ترک غذا اونکی مضر نہین ہے خصوصًا اگر عادی پرخوری کے ہون اگر انہین غذا نہ دیجاے گو شروع تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ نشئہ مین بھی اگر اونکو غذا نہ پہونچے تو دو حال سے اونکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین یا بوجہ بے غذائی کے اونپر غشی طاری ہوگا اور بہت جلد مرجائینگے اور اگر قوی تر ہونگے بوجہ ترک غذا کے مدقوق ہوجائینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ بہنی باریک ہوجائیگی اور آنکھین اندر کو بیٹھ جائینگی اور کنپٹی بیٹھ جائینگی اور کبھی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع شدید پیدا ہوتی ہے بعض لوگوں کو ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فربہ اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہو مگر فاقہ کا تحمل اونسے بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ کہاے ضعیف اور لاغر ہوجاتا ہے اور اسکو تحمل زیادہ غذا کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت غریزیہ زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی اوسکی نہایت ضعیف ہو اور قلیل ہو ترک غذا پر دونون قادر نہین ہوتا۔ بعض بیمارون کے معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہے اور اکثر کبھی درد سر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر قادر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کرلیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کو ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ فم معدہ کی تقویت ہوجاوے کبھی ایسے بیمارون کو قبل از غذا نرمی سے قے کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بہت سے مریض اس قسم کو بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے ہین اونہین غشی آجاتا ہے اور اس غشی کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرا بفم معدہ ہے بوجہ لذع کے اونکو غشی ہوجاتا ہے اگر انہین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملاکر پلائین خواہ تھوڑی شہد ملاکر پانی زیادہ ملاکر پلائین مفید ہی ہے اونکو دورہ غشی عارض ہوتی ہے اور بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پلائین خواہ نہ پلائین پہر بعد اوسکے اگر تھوڑی سی مقدار سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو کہلائی جاوے اونکے ضعف اور درد سر اور رجوع معدہ مین فوراً تسکین ہوجاتی ہے مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کرسکتے کہ کہول اور اونکے نوجوان کو صبر بہوک بہت ہوتا ہے خصوصاً انمین جنکے اعضا استوا ہون اور رگین موٹی اور موٹی رگون کے پہیلے ہوتے اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسی ہی بیمارون کی تدبیر مین ایک اور قسم کا دہوکا ہوجاتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ منتہی کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہوگی قوت بالکل ساقط ہوجاوے گی پہر چار ناچار اوسوقت غذا اور دوا تجویز کیجاتی ہے اسلیے دو خطا کا مصدر طبیب ایسی ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتداء مرض کا تغلیظ تدبیر کے لایق تہا اوسمین تلطیف کرتا ہے مگر منتہی مین کہ تدبیر لطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتداء مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوسوقت کا فاقہ یہ خطا بہی ہوتا تاہم اس دوسری غلطی سے وہ خطا کمتر ہے۔ ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلی خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور بیہوشی اور ہذیان مین گرفتار ہوا دماسد اونکے قوے مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت اونکے معدہ سے اوٹھتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور اونکے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کی اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہین **قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا** آب جو کہ نہین جرم شعیر بہت کم ہوجاوے اور اگر ہے تو فقط اتنا کہ صورت پانی کی متغیر ہوجاوے علاج مین وہی بکار آتا ہے اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جاوے۔ عمدہ طریقہ اوسکے پکانے کا یہ ہے کہ مثل اسکے چہ پانی مین ایک اسکے جو پڑے سے لیتے جہانتک بہر جو قریب سوا سیر پانی مین پکائے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کو رہجاوے مثلاً سوا سیر مین آدہ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہولیا جاوے وہی آب رقیق ہے جسمین

غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور تنقیح بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل ہے ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم مقشر کا بھی اثر آتا ہے اور آرد جو اوسمین داخل ہو جاتا ہے اس قسم کی ترکیب مین مجکو پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا جائے بلکہ اسقدر پکائین کہ جو پھولکر پھٹ جائین اور ہوسکے تو یہان تک پکائین کہ لزوجت پیدا ہو یعنی زیادہ چکنی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل اسکا اور تنقیح اخلاط اسمین کمتر ہے اور بعض وقت سوء مزاج معدہ مین تمرّض ہو جاتا ہے اگر اوس معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود ہو یا بوجہ حرارت بخار کے [illegible] آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہین کرتے تاکہ جو فوائد قشر سے یعنی بھوسی مین ہوتے ہین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہین سکنجبین بھی عمدہ ہے جو اسطرح سے بنائی جاتی ہے کہ پہلے شکر دیگچی مین بھرین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ [illegible] اور پر سے نہ آنے پائے بلکہ شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر پگھل کر سرکہ سے ایک ہو جائے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوسے اوتار لین اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو گنا آب خالص جو خوب گرم ہو اوسپر ڈالین اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہو جائے سکنجبین سادہ اور آب جو کیا سرکہ استعمال کرنا کم اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفید ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم ہو تو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ منضج کرکے فضول نجسہ کا اخراج کر لیا جائے تب آب جو پلانا چاہیے۔ اگر آب جو سے معدہ مین تمرض ہو جائے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی تمرض ہو تو بیخ کرفس بیخ بادیان وغیرہ مصلحات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر بھی تمرض ہو تو لیمو مرچ سیاہ داخل کرین نفع دیگا اگر مادہ تپ کا صفرا اور رقیق نہایت گرم ہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ تمر آب انگور ملانا چاہیے۔ اگر سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوگئے ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون اور ایسی صورت مین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے اس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہو چکا جسمین جرم جو کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جسقدر اخلاط اوکھڑ چکے ہین اونہین آب جو دھو ڈالے اور انکا اخراج بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے ہر وقت غشی سے اگر غذا معدہ سے اوتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہے۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور اور زبان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمر ہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے معالجہ حمیات حادہ کا جو تپین کہ از قسم [illegible] اور تنقیح کرے مادہ کی اور اسکے بعد استفراغ بذریعہ دوا کے کرا خواہ غذا دینا وغیرہ ذالک اور یہ مذکور ہو چکا ہے [illegible] اونکے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضمادات بارد بالفعل اور بارد مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائین سرد بالفعل و بالقوۃ بھی اس مطلب کو پیدا کر سکتی ہین اور لعاب اسپغول [illegible] یعنی خرفہ منہ مین رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منہ مین رکھنا [illegible] عطش سے [illegible] خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو مرض حادہ مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہو جائے ضرور ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ مین تشنج بھی پیدا

ہو جاتا ہے مترجم نے ایک مریض کو حمی محرقہ میں دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام رگیں حلق کی خشک ہوگئیں اور پانی کا اوترنا بلکہ لعاب دہن کا بھی دشوار ہوگیا آخر ازاں بارہ مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب پیاس رفع ہوا اور دوای مشروب کو پانی کا موقع ملا پھر تپ کا علاج کیا گیا لیکن کبھی یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیار و کدو وغیرہ روغن گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر کے حقنہ لیتے ہیں بہت نفع پاتے ہیں — ہوای مکان کی سرد کرنیکی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہے اور جہان تک ممکن ہو اسمین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان میں نہ ہو اور فرشی پنکھے مسلسل لگا دئے جائیں اور برف بھی اوسی جگہ جمائی جائے اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اوسمین سوندھی مٹی سے کہگل کیا ہو جیسے کہ ولایت میں بناتے ہیں اور ہندوستان میں پٹول وغیرہ خصوصا اگر بجای پانی اوس کہگل میں کونالہ کی روئی پڑے اور شرابی نہ جاوے تو بہتر ہے — اگر مکان میں فوارہ جاری کیا جائیں اور موریاں کھولی جائیں اور آب شیرین خنک اون میں رواں ہو اور عین حوض پر چارپائی کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ لگانا جاری اور حوض پر ایک جال ماہی گیرون کے جالون سے بچھا ہوا اور بچھونا بوریا کی طرح کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارونکا خواہ برگ بہی اور ریحان کا ہو اور گلاب اور سیب چھڑکا ہوا جابجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلاب سے خواہ ڈالیاں شہتوت بید کی شاخیں تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہیں جیسے بہی سیب اور ہر ایک قسم کا اونمیں عرق گلاب اور نیلوفر اور عرق بید ملا ہوا صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا عطر بانی خواہ شراب سے مطیبہ کیا جائیں پھر تو اعلی درجہ کی تبرید ہوای مکان میں پیدا ہوگی — غذا کی تبرید تو اوپر مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید ہوا کی تلیین بھی درکار ہو تو آب انار ترش اور خیار شنبری میں ملا ہوا بلحاظ زیادہ مفید ہے اور اگر لگر ہی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ مرکب ملا کر استعمال کریں نہایت تبرید حاصل ہوگی — اونکی پیاس کی تسکین کے لائق فقاع ہے لیکن دوپہر اسطرح طیار کریں کہ جو سپیدہ کی روٹی کو اوس پانی سے کے بار بھگو دیں پھر سکھائیں جب سکھا کر نکال لیں تو اس نان اور روغن سے صاف کر لیں — اگر مذکور ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور تلیین طبیعت تو آب انار مفرح اور ترش اور آب انگور آب آلو بخارا شاہی اور آب لیموں اور سیب ترش اور آب نارنج وغیرہ مثل آب نارنگی کی استعمال کریں — طلا اور ضماد اور نطول عصارات کی جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں مفید ہوتے ہیں بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گھس کر اور تھوڑے سے کافور ملائیں اور ضماد کریں اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کاسنی اضافہ کریں نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے بھی خاصیت رکھتا ہے — سرد چیزوں سے نطول سودمند ہے بلکہ عظیم النفع ہے اسلئے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جاوے کل اعضا کی اصلاح ہو جاوے اور کبھی فقط سر پر پانی کا نطول کافی ہوتا ہے — اگر تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور [illegible] آتی ہو اور سر میں گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسی حالت میں بہتر ہے کہ ترشیرہ پانی خواہ سرکے کا ندین بلکہ اودیہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات اون دواؤں کے پہونچائیں اور دواؤں کی تقویت اور ضعف بحسب مقتضای مقام ملحوظ رکھیں — اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر میں شکایت نہو استعمال نطول اور طلا بر جسم کا سر پر جائز ہے — اشتمال بخارات ہو اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہوں اوس وقت بہت نقصان نطول یہ ہے کہ کبھی وغیرہ کا دودہ سر پر دیا جاتا ہے کہ شدید سرسام ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض ہلاک ہو جاتا ہے — بہترین اوقات نطول سر پر کرنیکا جسمیں آفت سے سالم رہے اگر بخارات سے ممتلی ہو یہی کہ بخارات صفراوی ہوں جنمیں یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں نطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو بسبب فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنوں کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر غنودگی کا غلبہ خواہ بیہوشی غالب ہو اور نتھنے تر ہیں ہرگز نطول خواہ تبرید یعنے مالش روغن کی نکریں کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی کو تشنج کی حاجت ہے

کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہوجاوے ۔ اگر سوزش ہو خواہ ناک مین سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر نتھنون سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہین خواہ اور ادویہ جیسے رعاف پیدا ہو اونکا استعمال کیجئے ۔ جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجاوے تو اسکا لحاظ رہے کہ ہر وقت برابر ہونے عرق کے اور متحلل ہونے بخارات کو نہ روکنی چاہیے اسلیے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کی مانع تعریق و تحلل ہو کر اکثر مرض مین طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر تپ مین طول ہوجاوے بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال مین النسبہ معلوم ہو اور اسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے ۔ حمیات حادہ مین وقوع سحج یعنی خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر سحج پیدا ہوگیا تو قوت مین ضعف ہوجاویگا اور بعد خراش امعا کے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا کیطرف گرائے اور وہان سے بیراہ بول یا براز دفع کرے ان کے سبب ایسا ہی غلبۂ فضول ہوتا ہے اوسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی سحج کیوجہ سے یہی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول جلس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتا او سر اسفنج کو ایذا دیتے ہین جیسے کہ سر اسفنج مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکی بخارات بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتی ہین ۔ شربت خشخاش یعنی پوست خشخاش کا شربت ایسی صورت مین نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو کسیقدر غلیظ کرکے تسکین دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے ۔ **جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتے ہین اونکا بیان** جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا بیان کرین بعد ان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اونیس ہین ۔ ۱ نافض یعنی لرزہ ۲ برد یعنی سردی ۳ قشعریرہ یعنی پھریری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنی نکسیر بافراط ہونی ۶ قے شدید ہونی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہوجاوے ۸ خشکی دہان ۹ تشنگی ایسی کہ اوسے سیر نہ ہوسکے ۱۰ سبات یعنی گہری نیند ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے ٹکڑ ٹکڑا ہن آجانا ۱۳ [illegible] آئے جس سے کھنچی رہے ۱۴ اور درد سر مین شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع البقری پیدا ہو ۱۸ جوع کلبی یا ردی عارض ہو ۱۹ ہچکی ہیم آئے **لرزہ او پھریری اور سردی کی تدبیر** اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون اور بعد ہر ایک کے انہین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہوجاتا ہے اور محتاج تدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا ادویہ یا تدبیر حالیہ سے دفع کرنا بھی نچاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے ۔ اگر یہ تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتھ پاؤن باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوسن کے بیج کا اور بابونہ کے تیل ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو یا بلا تپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ نیم گرم کی مالش بدن مین کرنی چاہیے بعض اطبا اس درد کی قوت توڑانے کے واسطے الایچی اور جند بیدستر اور سداب یعنی نتلی او شبت یعنی سویا اور فودنج یعنی پودینہ کوہی اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطوخ مرکب رائی اور ہینگ سے کرکے استعمال کرتے ہین اور کبھی یہ دوائین یعنی الایچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکا کر اوسمین روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہین ۔ آب جرجیر یعنی ہالون کا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اوسمین پکائین اور بدن مین ملین اسطرح جوشاندہ [illegible] پودینہ کوہی خواہ اوسکے پتون کا عرق نچوڑا ہوا **صفت روغن** جید کی کسو یا خشک اور کنوچہ اور پودینہ اور نتلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

اکا شربت اگر دی جاوین پچکاری بھی نیم گرم سے اور بہتر ہے اگر بعض وقت [illegible] روغن گل بھی ڈالا [illegible] تاکہ پانی جل جاوے اور روغن باقی رہے اور مالش کرین۔ ایسا ہی روغن [illegible] روغن قسط [illegible] اور روغن [illegible] جیسے کہتا ہے [illegible] اور روغن [illegible] خواہ روغن بادام [illegible] خواہ ساتھ [illegible] کر روغن [illegible] ملا کر استعمال کرتے ہیں [illegible] اگر [illegible] کے واسطے [illegible] ہوتی ہے چنانچہ [illegible] اگر [illegible] گرم پانی [illegible] پانی سے کرین [illegible] اور گرم دونوں [illegible] گئے ہوں۔ [illegible] دواؤن [illegible] ایک مثقال گرم پانی [illegible] ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلاتین [illegible] منتقل ہوتا ہے [illegible] دفع کرنے [illegible] ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلاتین اور [illegible] گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال [illegible] اسارون [illegible] ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے [illegible] اور [illegible] فلفل [illegible] ایک [illegible] گرم پانی [illegible] فلفل [illegible] بھی [illegible] مثقال [illegible] زعفران [illegible] ایک مثقال [illegible] گرم پانی [illegible] عرق [illegible] ہوتا امکان اوسے بند کرنا چاہتے ہین اگر [illegible] کی شدید ہوتا ہے [illegible] ذریعہ سے ترویج کرین اور مقام عرق کو [illegible] اور اگر [illegible] کافی [illegible] ہے کہ بہر [illegible] درست کرین اور گہوارہ مین ہلائین کہ ہوا [illegible] پہونچے اور مقام [illegible] مین اسکی جگہ تجویز کرین۔ جسقدر پسینا برابر ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور اوسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے کہ سبب غشی پیدا ہوتی ہے اوسوقت پونچھنے سے غشی میں زیادتی ہوتی ہے بوجہ انفتاح مسامات کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے۔ بدن میں روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا اسطرح ایک روغن ایسا بنایا جاوے جسمیں بہی خواہ مازو بھی بھی اور کٹھا سیب اور گلاب سے کے ببول اور گلنار یا دیگر قوابض پانی میں جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی میں پکایا جاوے۔ اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا باریک پیسکر اوس سے چھڑکتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہیں اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہو۔ اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب باکرہ وہ طلاء جو استعمال کرنی چاہئیں اور صمغ عربی گھول کر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے۔ اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاؤن کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھنے سے خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے

رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ نکسیر جانے سے بحران تپ کا ہوا ہے اوسکے بند کرنے میں جلدی نکرنی چاہیے اور تا بمقدور جاری رہنا اوس کا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف میں اطراف کو باندھکر اونمین پچھنے لگانے چاہئیں اور سینے کی طرف جلد پر سے خون روان ہو اوسکے بعد اوس مقام کی تبرید کرنا چاہیے جہان پچھنے لگائے ہون اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہو سکے تو پچھنے لگانے نہ چاہئیں اور جو تدبیرات باب رعاف میں لکھی ہیں اونمین سے کوئی نسخہ تجویز کرکے ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اون سرد اجزا سے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے کبھی اصحاب ربع کو انسے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب گہلکر اونکی نکسیر چلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے بہت جلد ہوتی ہے۔ اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ اوسی حالت میں حبس کیا جاوے گا

تدبیر قے مفرط کی جو حمیات میں عارض ہو جو آتی ہے اوسکا بھی بند کرنا درست نہین ہے مگر اسوقت کہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے کرائی جاوے تو متلی اور قے دفع ہوجاتی ہے اور اگر رطوبت خلط سودوی کی ہو کے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلا کر قے کرائیں تب بھی بند ہوجاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت بجای سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے۔ اگر خلط منتشر ہو یعنے تھوڑا نکلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اوسوقت لائق ہے کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جاوے اور اگر منتشر نہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہوجاتا ہے بعد اوسکے آب انار میں ہے اوسکی تعدیل کردیجاتی ہے اگر اوس سے قے کرے تو خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط میں اعتدال حا اور حرارت میں سکون آجاوے۔ اسیطرح جو شربت پودینہ اور دانہ انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی قے کو فقط معدہ کو بہت کو ہوا خارج سے باز رکھتا ہے۔ جو دوا کھٹی اور قے کی مسکن ہے کہ بوجہ اپنی حموضت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ قے کا منتشر ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ روکتی ہے اور تشنج زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف دیگی۔ لیکن اگر مادہ غیر منتشر ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہے اور کبھی معدہ کو

قوی کر کے بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے۔ اگر صفرا کا بذریعہ قے برابر ہونا دوست کرے اور تشنج سے بہ ہوا استعمال تو ایضاً کا واجب ہے بر قصد صفا ضماد بہت سود مند ہوتے ہیں مثلاً وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور بازرو وغیرہ سے شراب میں یا پانی ملا کر بنائیں خواہ سرکے میں پانی ملا کر طیار کریں [illegible] قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے میں ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو [illegible] بیان [illegible] دوا کا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال میں جدا گانہ سب ہم بیان کرینگے وہاں پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو اسہال میں مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ [illegible] جوش دیں اور پانی پھینک کر دانہ اتار سے ترش کر کے تناول کریں **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن جو ٹھنڈا کر کے اس طرح ملیں کہ پہلے یافوخ پر ڈالیں اگر کوئی مانع نہو اور سرد پانی سے سر کو ہر وقت دھوتے ہیں اور لعاب [illegible] رکھیں جو بذریعہ [illegible] نکالا گیا خواہ روغن گل اور یاسمین شربت کہ اس سے بجز تسکین پیاس میں ہوتی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ و اصل السوس بھی نافع ہے اور قرابادین میں اسی کتاب کی جو حسب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہے مترجم کہتا ہے اوسکا نسخہ یہ ہے تخم خیار ۹ درم کتیرا چار درم بیاض [illegible] صمغ عربی کتیرا [illegible] ڈالیں اور گولی طیار کریں اور سایہ میں خشک کریں تین چبانے اور چوسنے کی چیزیں جیسے املی۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور جو پیاس بوجہ حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے **سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر** جسوقت اونگھ آتی ہو قصہ کہانی کی طرف مشغول کریں اور زور زور سے باتیں کریں اور اطراف کو اسقدر تنگ باندھیں کہ ایذا معلوم ہو مگر اسقدر ایذا ہو کہ اوسکا صدمہ اوٹھا سکے اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو۔ اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائیں اگر طبیعت بستہ ہو اور جسوقت تپ میں کمی ہو خواہ فرو ہو جائے۔ درمیان دونوں شانوں کے پچھنے لگائیں اور گردن کے فقرہ میں بھی پچھنہ لگانا مفید ہے **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ محموم کو خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہو اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ناک میں ٹپکانا ہے کاہو کے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چھڑکنا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزر البنج وغیرہ خواہ سر پر چھڑکنا بخار لینا [illegible] چیزوں کا خواہ سونگھنا نیلوفر اور تفاح [illegible] اور لفاحی کا جو دور سے چھڑکی جائے کہ یہ سب تدبیریں نیند لانے کے واسطے کیجاتی ہیں خواہ جو نطولات ترطیب [illegible] والے ہوتے ہیں یہ باتیں ایسی ہیں جنہیں ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہو تو شربت خشخاش خواہ لعوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سبب تبرید مخدرات کی دماغ میں پہونچتی ہے بہت سی چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہیں اور بہت سی آدمی باواز بلند باتیں کرنے لگتی ہیں اور اطراف دست و پا ایسی مٹہی سے گرہ لگائی جاتی ہیں کہ بآسانی کھل جاوے اور بندش کسیقدر سختی کے ساتھ ہوتی ہے کہ اوس سے ایذا ہو [illegible] اور [illegible] اوسی آنکھ بند کر کے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے اور جب اوسکی آنکھ جھپکی کہ فوراً سب چراغ دفعتہ بجھا دیتی ہیں اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہیں اور گرہیں اطراف کی فوراً کھولدیتے ہیں اور پھر اوسے سونے دیتے ہیں۔ اگر بہت میں اس تقویم کی وجہ سے خفت خواہ سکون ہو جاوے ہمیشہ اوسکا [illegible] ہوتے ہیں گے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور تفاح اور اوسکی جڑ بھی مروج الصنم سے۔ اگر خلط بورقی شور اور تیز مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ بابونہ اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی میں پکا کر [illegible] اوسکے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھیں **درد شکم کے رفع کی تدبیر** خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا ہے اگر [illegible] میں عارض ہو تو تھوڑا سا شربت سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے **خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر**

لزوجت جو زبان میں پیدا ہوتی ہے بید کی لکڑی کی سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی ہو اور خشک گل اور بطرز و کے ملنے سے یہانتک
کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہیں — خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور خشک گل سے ملتے ہیں کہ اسطرح [illegible] اور ملنے سے نہایت تخفیف
پیدا ہوتی ہے اور بعض چپچپاہٹ تب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور اونکی ترکیب کی کو زیادہ ایسا بھی نہیں ہوتی — اگر زبان میں
خشونت خود بخود یا وجہ پیوست کے پیدا ہوا اور لزوجت کو دفع سے یہ خشونت نہوئی ہو پس چاہیے کہ ایسے میں سپستان خواہ [illegible] اسپغول اور انکی
سنگی خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہو اور منہ میں [illegible] سے زیادہ شیریں اور [illegible] ہیں کہ گو [illegible] —
مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے کہ شیخ نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کے
بنی ہوئی ہے دیکھی جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب [illegible] استاد الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی
سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی الکونین کی [illegible] جناب مولانا سید حسین [illegible] صاحب قبلہ لقبہ
[illegible] مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ قند سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور تھی نکلی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس
ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت عجب یاد آتی ہے کمال درجہ ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ
میں شاید مصری اور قند وغیرہ ولایت میں کم پہنچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہیں بیان کرتا ہے اب اس زمانہ میں تو اونسے سے اعلیٰ تک
بخوبی ہندوستان کی چیزوں سے وہاں واقف ہو چکا ہے مترجم الغرض اس مصری سے بموجب قول ارخیجانس حکیم کے بقدر باقلے
لیکر نہار کے ساتھ زبان پر ملیں کہ طبیب کامل کرتے ہیں اور خشکی دماغی زبان برطرف ہوتی ہے [illegible] اکثر اوقات کو ملا
رہنا او حیت لٹا اچھا نہیں اور اس ہیئت پر ہونا [illegible] زبان میں خشکی زائد پیدا ہوتی ہے [illegible] سے درپے ہو تو
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس [illegible] پیدا ہوتا ہے یعنی بیمار کو تکلیف او زیادہ ہوتی ہے اور حرارت [illegible]
ہو جاتا ہے اور قوت میں ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی [illegible] لگتی ہے لہذا اوپر سے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجائے
اور اونکے سونگھنے کو دوا دیئے جائیں اور چھینک یعنی [illegible] کی مالش پشت کیجائے اور [illegible] کھینچی جائیں اور پشت [illegible] کی وضع بدلے
یعنی پہلی وضع سے دوسری وضع کی طرف لائی جائیں اور اطراف یعنی کنارے اعضا کے دبائے جائیں اور اونکے کانوں میں روغن
[illegible] بالکل بحرارت کے واسطے جائیں کہ ان روغن کی حرارت مزاج ضعیف [illegible] ہوں اور لینے عطس اور ناک یعنی [illegible] کی ترطیب [illegible]
[illegible] سر کی جاہئے اور اونکے [illegible] خواہ [illegible] سا لگانے سے کوئی اور شے رکھی جائے [illegible] پیدا ہو اور [illegible]
جگائے جائیں اور یہ کسی طرح کا غبار اور دخان بلکہ جو شے کہ [illegible] تیزی ہو اوس سے انکی حفاظت کرنی چاہیے اور [illegible]
بالکل [illegible] کے ہمراہ اسفنج دریائی [illegible] سونگھایا چاہیے درد سر اگر محموم کو عارض ہو
اوسکی تدبیر اطراف کو [illegible] باندھیں [illegible] ان کو اور [illegible] خوب کس دیں اور قدم کی مالش کریں اور شیاف [illegible]
کا استعمال کریں جو مادہ کو اعلیٰ سے طرف اسفل کے کھینچ لیوے اور [illegible] سر کی [illegible] قوت سر کی کریں اور [illegible]
[illegible] اور کافور وغیرہ کے [illegible] شدہ گل [illegible] ہو اور [illegible] سادہ وغیرہ سے سر کو [illegible]
[illegible] کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال [illegible] کرنا چاہیے اگر ایسی تدبیریں [illegible] میں درد سر کے
کافی نہوں تو اس وقت فضولات [illegible] کے ہمراہ [illegible] بھی شریک کریں مثلا [illegible] کو اضافہ کریں جیسے [illegible] وغیرہ

سر پر بجز اوسوقت کے کہ تپ اوتر جاے اور کسیوقت جائز نہین پہر زوال تپ کے یعنے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو تو بکری کا دودہ سر پر دوہنا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو تو عورتونکا دودہ اگر بدن مین امتلا اور رطوبت جو بصورت ہوتا ہے سبات کا موجب ہو اوسوقت دودہ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جنسے ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا ترک بہی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال دفعتہً کیا جاتا ہے کہ بخارات دخانی اوٹہتا ہو اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین امتلا بخارات رطبہ کا ہو مناسب ہے کہ بذریعہ تدابیر خواہ سے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باندہنا باندہین حتی کہ تنقیہ بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے کیا جاے کہانسی جو محموم کو عارض ہو کہانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کہانسی کے دفع کے واسطے مفید ہین گولیان کہانسی کی اور لعوق خشخاش کی ساختہ لعوق بارد سے اور نشاستہ وغیرہ سے بنائی ہوئی اور حسین قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی جو بالفعل روغن گل اور لعاب اسپغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاے اوسکا استعمال کرین **بطلان شہوت طعام محموم کی** اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہے اور اونہین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہوچکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ دستون کے اوس مادہ کا اخراج بہی ہوسکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبہی اس تدبیر سے بہی نفع ہوتا ہے کہ اونگلی حلق مین ڈالکر خلاف مادہ کو جو معدہ سے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کہ دین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شئے کشتی نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے [illegible] اور جو ضعف کہ ہوتا ہے اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اونہین قواعد سے جو [illegible] معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبیہ شہوت واقع ہوتی ہے رکہنی چاہیئن اور سونگہانی چاہیئن [illegible] پانی مین ہنکو کہ خواہ پانی اور سرکہ مین ترکیے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آلو وغیرہ کہلانی چاہیئے اور تہوڑی سی شراب بہی پلانی چاہیے اور کسی غذا کہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی ہر وقت [illegible] کہلانے چاہیئن اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچہلی اور طیہوج سے جو قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہیئن جو فواکہ سے بناے جائین اور اونمین کسیقدر قبض ہین اور ادویہ بہی بہ نسبت اور بوزن معلوم شریک کیا جاے اور مالش خوشبودار ان کی معدہ پر بہت مفید ہے لیکن **جوع محموم کو عارض ہو** معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بہوکا ہونا جیسے جوع البقر بہی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوسکا علاج مشمومات یعنے سونگہانی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل اپنی سرکہ مین ترکرکے سونگہانا چاہیے اور مشمومات جو ایک غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون مع سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگہانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو اونکے دماغ تک پہونچائی جاے اور اطراف مین بندش کیجاے اور کان اونکے زور سے کہینچنے چاہیئن اور بال بہی خوب کہینچنے چاہیئن اور تقویت دماغ کی زلولات مبردہ سے کیجاے جو ترطیب بہی پیدا کرسکین اسلیے کہ اکثر لیثرغس خواہ جوع البقر بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی ہے اور فم معدہ حس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے جنکی راہ سے حس معدہ کو پہونچتی ہے ہوتا ہے یعنے چونکہ دماغ منبع حس ہے [illegible] فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بہی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے بطلان حس ہوجاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی **سیاہی زبان** جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت لعاب [illegible] ڈالین جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ [illegible] بخارات

بقیہ چہرہ کے مریض کو مبتلاے سرسام کردین گے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج چکنی چیزون سرد مزاج اور شیرینی سے کرین — **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی مین درہم شراب کہنہ ملا کر کھلائین اور اگر حاجت طعام کی ہو شراب سیب کہنہ جسکی فضول مائی متحلل ہو چکے ہین پلائین فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بھی نافع ہے دونون پنڈلیون کا باندھنا اور ہاتہ پانون کا گرم پانی مین رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمین دانہ انار بھی شریک ہون ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کھلانے چاہیے **ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق النفس ان لوگونکو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اوترتا ہے اس سے ضیق النفس عارض ہوتی ہے یا اوسی پٹھے مین جو دماغ سے اعضاے تنفس تک آتا ہے خلل ضعف کا ہوتا ہے لہذا النفس جسکی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج آبزن مرہم کرنا ہے تا کہ خشکی رفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزون سے کرین جیسے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی صندل تراشیدہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکھنا چاہیے — **شدت کرب جو محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اوسکی قلب تک پہونچتی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اوسکی ترویح کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اوسکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرکے بچھونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختون اور بھی سرد پھول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکھیرنے چاہیئن خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نضوحات ہون یعنی عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو اگر کرب مین ان لوگونکو حقنہ ہاے باردہ نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل سے طیار کیے جائین **دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے مین دشواری اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کرکے تھوڑا سا خون نکال ڈالنا چاہیے اور بسہ کدو اور کاہوی سبز پختہ کرکے غذا دینی چاہیے اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہاے طعام مین جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود حصر از درا دکے قبض بھی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل مشروب کے **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے بیٹھ جاتی ہے اور ہاتہ پانون ٹھنڈے ہو جاتے ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہین ایسی وقت مین چاہیے کہ انکے ہاتہ پانون گرم پانی مین رکھے جائین اور آب سرد پینے نہ دین **بیان عام حمی صفراوی کا** صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے یعنی محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفراے غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہوئی مگر اختلاط دونون خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی تپ فارقی

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتی ہین اوراس تپ یعنی غب غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرا سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے بخوبی ہوجاوے اور بدشواری و بدیر اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبہ کا دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے۔ اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبتین بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اسقدر دیرپا ہوجاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈھیلا پن اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ محرقہ اقسام لازمہ ہے مگر اوسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہی اور قریب قلب کی رگونمین فم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ اونہین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کی ہین۔ اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے دور ہین اور غب لازم مین مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین۔ پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تلخی دہان ہونٹہہ کی خشکی اور اونکا پھٹ جانا اور دردسر یہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہی اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہو یا ظاہر بدن کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو

غب مطلق کا بیان اور اوسکو طریطاوس بھی کہتے ہین

نوبت غب دائرہ پہلے شعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہین پھر سردی لگکر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہی بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹھہرا ہے متوجہ ہوکر بیٹھہ جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہوچکا ہے غب دائرہ کے پہلے تین چار اولی نوبت مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہے۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے۔ ایضاً غب مین بروقت زائل کرنے نوبت کے زیادہ براز ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کے اوسمین مادہ غلاظ قوام نہین ہوتا۔ مگر اینکہ غب غیر خالص ہو تو البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتہ بلمس جتنی دیر تک رکھا جاے التہاب کی زیادتی نہوگی بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہوگی در محرقہ مین دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے۔ جو عوارض کہ غب مین پیدا ہوتے بیداری بدن گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سر گران بھی ہوتا ہے۔ پیاس اور غضب اور دلتنگی بولنا کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلافات مین زیادتی پیدا کرتی ہے۔ مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باینہمہ نبض مین صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین

سوای ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہے اور اوسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہین ہوتا ہے ابتدا مین ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پہیل جاوے نبض مین تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازان قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اشتداد نہین ہوتا غب کی وجود پر درد اور عادت اور بلد اور پیشہ اور سن جیسے اندازہ جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بھی دلیل غب کو وجود پر ہوتا ہے اگر غب مرکب ہو جاوین ہر روز ایک تپ کا لازم نوبت ہو گا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسی غلطی واقع ہو گی بلکہ واجب یہی ہے کہ دوسرے شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کے اون دلائل کی تاکید اور تائید مین رعایت کرے غب کی بیماری کی کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونہین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگہ کے کوئی واسطہ چوقھا مین آ جاتا ہے

فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے

غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اسکی نوبت ۴ گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور ۱۲ گھنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے تو غب غیر خالص ہے اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن مین بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہین اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر خطا واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہین رہتی اور بغیر علاج اشد اخراج مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے رفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جاوے اس تپ مین نضج اول ہی خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا ہے وہ بھی غیر خالص ہے غب خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت مین بہ نسبت نوبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم البتہ ہوتا ہے اور غیر خالص مین تو مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے اسیطرح اگر چند نوبت ہم پہنچ جاوین بلا کمی اور بیشی اعراض کے تو اوسکو غب خالص خیال کرنی چاہیے جملہ علامات ہمی کی طولانی ہونے کی ابھی بیان ہو چکے اگر ابتدا سے تپ مین لرزہ شدید اور حرارت کامل پایا جاوے اور اوترتے وقت عرق کثیر برامد ہو پھر اس تپ کی غب خالص ہونے مین ہرگز شک نکرنی چاہیے غب خالص مین اکثر لرزہ باقی رہتا ہے اور اسکے بعد مین ایک قسم بخار رطب اوٹھتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برامد ہوتا ہے غیر خالص مین سردی کی زیادتی اور اشتداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک پہونچتا ہے اور جسقدر زمانہ اڑتالیس گھنٹے مین باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کی ہوتا ہے مثلاً اگر ۳۶ گھنٹہ نوبت رہی تو ۱۲ گھنٹے سکون اور نوبت ہوگی اور ۲۴ گھنٹے کی نوبت مین فترت بھی ۲۴ گھنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے بڑھے اوسیقدر اسکو خلوص سے دوری کا ہوگا ہے اور ترکیب سے قریب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور بعضے ہفتہ تک [illegible] نہین ہوتی اسمین تپ بدون برامد ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی تیز نہین ہوتی جیسے غب خالص کے اور شدت اسکا یعنی مقدار نوبت کی زیادتی سے ہوتا ہے اور ایسا نہین ہوتا کہ اسکی زیادتی وقت مین تقدیم پیدا ہوتا ہے پھر کمی ہو جاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین غب لازمہ کا بیان اسکی یہی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کرکے نوبت مین شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غب کے

بیان ہوئے اونکی شدت ایکدن کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے تپ لازم پیدا ہوتی ہے ہمکو اس رای مین کچھ شبہ ہے آیندہ بحث حمی دم مین ذکر کرینگے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اور علاج حمیات مین بطور عام بیان ہوئے اونہین یاد کرے کہ جو کچھ از قسم استعمال خواہ تغذیہ یا ادویہ اور سونگہنی مداخلت تپ مین ضرور ہی کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا مین مسہلات قوی خواہ استعمال بلیلہ زرد کی اجازت دیتا ہے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت ہو جسکو بیان کی ہے کہ مرض ہیجانی ہو اوسوقت مضائقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسیقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تولہ تخمیناً آب گرم مین تمام شب بھگو کر چھان کرکے شیرخشت یا ترنجبین ڈالکر پلائین خواہ آب انارین اور ترنگسر اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برا ورده یا زلال آلو بخارا ہمراہ ترنجبین یا شیرخشت کے خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور شیر لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونون کرتا ہے یا تلیین بذریعہ جوشاندہ عدس اور لبلاب سے کرین اور حقنہ ہای نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ چقندر روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تلیین اوزان وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلیے اچہا ہی کہ جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلیین کے نہ دی جاوے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدای غب خالص مین اتنا مضر نہین ہے جسقدر اور حمیات مین اگرچہ غائلہ خواہ فساد مسہل کا عظیم ہے اگر ممکن ہو تین دوسرے تک فصد نکرین تو یہی کرنا چاہیے اور بعض اگر مرض ہیجانی ہو اور بدن مین خون زیادہ ہو اس باب مین فصد لینا چاہیے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے بہ نسبت اوس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مریض مین کسیقدر تحریک نہ کیجاوے مگر کسی ضرورت سے اور غذا نہ دیجاوے مگر بعد حصول نضج اگر مذکورہ کے اور ادرار بول کا شربت جا بجا اسے بیدارہ سے کیا جاوے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت مریض اگر گرسنہ ہو بلکہ اوسکے معدہ مین کوئی شے بے ہضم یافتہ بھی نہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاوے اور اوسکے دو گھنٹہ بعد آب جو کہ پکا پیدا ہو اوس دن کہ جسمین بروز نوبت نہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پانون کا گرم پانی مین رکھنا مناسب ہے بعد نوبت کے تاکہ اوسکے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لاوے۔ مین پسند کرتا ہون کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرہ جات اول بزور بارد کچھ دن مین ہی شریک ہون خواہ قبل از نوبت مین خواہ بعد کینٹہ سکنجبین پلائی جاوے اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جاوے اگر تلیین طبیعت کی ضرورت ہو آب انار آب تمر ہندی وغیرہ پلانا چاہیے پہلے غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیے اور جب نضج قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاوے اور ایام ادبار مین آش جو کہلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بھگو کر مسلم نکرے کہلائین خواہ اوسکو چھانکر رقیق کرکے کہلائین۔ اور کبھی ہسکا یا خواہ مسور کا شکلہ پلایا جاتا ہے۔ اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہو جاتی ہو تو اوسوقت دوسری قسم آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی دینا چاہیے پہر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تو تھوڑی سی بیخ کرفس اوسمین جوش کرکے ڈالدین تو قوی کیجاوے اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی محض نہو موجب تجویز صاحب بقراط کے تھوڑی سی پیچ سیاہ آش جو مین شریک کردین۔ اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہو جاوے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار اور سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے۔ فواکہ جو لائق ایسے محموم کے ہین انار شیرین اور ترش اور انگور بخارا پختہ اور خام اور تربوز اگر ہضم ہو جاوے تو نہایت نافع ہے اور لذیذ بھی ہے طبیعت نرم کرتا ہے اور مدر بھی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینا بھی نکالتا ہے۔ اور کبھی ککڑی جسے اہل دیہات پھوٹ کہتے ہین ایسے وقت مین ضرر نہین کرتی۔ ترکاری مین کدو کہیرا ککڑی کاہو مناسب ہے۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی غب مین غذا کی

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ میں پائے تیہو اور خصیہ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنی بہیڑ کا بلکہ پتلی ہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزوں سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے ۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونوں ہوتی ہیں جس طرح کشک شعیر دیتے ہیں مگر تبرید میں پیش از حد افراط جائز نہیں ہے خصوصاً ابتداء غب میں مگر اسکے التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہو جانے کا خوف ہو ۔ جب بحران کا وقت اور اوسکی آمد دریافت ہو جاوے اور بول میں نضج معلوم یعنی رسوب محمود پیدا ہون جیسا فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضج کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے مادہ کو مقہور کریگی اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاج کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار ہو خواہ اسہال یا قے اور عرق ہو اور جو اوسکے خلاف توجہ طبیعت ہو اوسکے ہرگز دینا جائز نہیں ہے ۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر نہو طبیب کو اجزا مسہلہ دینی مناسب ہیں مثلاً سقمونیا بقدر ایک دانگ جلاب میں ترکیب کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب منقی کاسنی اور رازیانہ اسکے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرانا چاہیے ۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے ۔ قرص طباشیر مسہل بھی ایسے مریض کو مناسب علاج ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ۔ ہلیلہ زرد مقشر ہفت درم چہار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایک دانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے ۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے ۔ اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہو چکا ہے تو لطیفات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حادہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب فقط آب بارد جلد پر گرنے سے دفع ہو جاتا ہے ۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہیں اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادی غسل حمام کی رکھتا ہو ۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضج کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفونیہ میں خطا ہے ۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا اوسکی شیریں اور تر ہو کہ اوسمین بآسانی عرق جاری ہو اور قلب میں حرارت حمام سے التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملا کر بدن پر خوب مالش کیا جاوے دیر تک حمام میں نہ ٹھہرین بلکہ بہت جلد نکل آئیں دیر تک ٹھہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے ۔ نکلتے وقت نیم گرم پانی سے بدن دہونا خواہ اوسمین خود بار لگانا اور ایسا ٹھہرنا تاکہ ادرار پیدا ہو بہتر ہے ۔ جب حمام سے باہر آئیں شراب سپید رقیق پلانا چاہیے جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور کسیقدر [illegible] بیٹھیں کہ خوب سا پسینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پاوے گا ۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور طعام مالوفہ بھی اسی مزاج کی کہانا ۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اسلئے کہ جس قدر شراب کا خواہ شدت کم ہو جاوے یا لوٹ جاوے باقیماندہ کیفیت سلک کی جو [illegible] ہوتی ہے [illegible] تحلیل کرکے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمین سرایت کرکے نافذ ہوتی ہے تو تھوڑی بھی اوسمین باقیماندہ کی تدارک میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کی ۔ اگر اعراض شدید مثل پیاس اور دردسر اور بیخوابی وغیرہ کے ہوں اونکا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا ۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر حرارت باقی رہجاوے کہ لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع مدرات بزورہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمین بزور بدرہ جوش کرکے داخل کرین ۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے اسلئے مراعات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمین تخم خیارین اور تخم کاسنی خصوصاً

دونوںکو خوب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور سے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے ۔ اور لطیف غذا کا خیال غب لازم میں زیادہ رہے اور نیم حقنہ ابتدا میں استعمال کیے جائیں اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا میں تجویز کیے جائیں خواہ جو ادویہ قریب مسہل ہیں اونسے بھی احتراز واجب ہے ہاں بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہیں اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہیں اور سوای حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی ملین خواہ مسہل کا استعمال درست نہیں ہے

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص میں فرق ہے وہ ایسے امور ہیں کہ جمیع حمیات بارد ہ اونمیں شریک ہیں ۔ اونہیں امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزیں جنکی اجازت غب غیر خالص میں نہیں دیجاتی ہے اور غب خالص میں اونکی اجازت دیسکتے ہیں ۔ مثلاً غب خالص میں بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کبھی انتظار نضج کا غب خالص میں کریں تو انتظار اخلاط کا اکثر نہیں کرتے ۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم پاچنے کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو بدون نضج عفونت پر گریہا ہو اور وہ گرمی کے روکی اور عفونت زیادہ سے بڑھاتا ہے اور بقدر لطیف تحلیل ہوجاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے ۔ یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص میں غذا پرہیز دینی چاہیے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بغذا ہیں جیسے آش جو پتلا ہو ایک دن چاہیے اور ایک دن نچاہیے جو روز نوبت ہو ۔ غیر خالص میں البتہ الیسی جوا بدنکے تشنج میں ہو اور کسیقدر قوت بھی پیدا کریسے جائز ہے اور ابتدا مرض میں غذا میں غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمیں اسقدر غلیظ جائز نہیں ہے بلکہ جسقدر لطیف غذا کھائے لاجرم اوتنی ہی اسقدر لطیف ہوتی ہے کہ اوتنی غب غیر خالص میں درست نہیں ہے ۔ اور غب غیر خالص میں اگر اوایل میں غذا غلیظ کا موقع ہو اور لطیف کریں تو غذا لطیف دیر نضج سے پہلے کیا ہوا مادہ کا السبب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمیں یہ بات درست نہیں ۔ تیسرے یہ بھی غب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے ۔ اور ابتدا میں نیم حقنہ سے احتقان بھی غیر خالص میں جائز ہے ۔ اور اسہال قوی میں انتظار نضج کا بخوبی کرنا چاہیے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے ۔ اور آب جو میں ادویہ مفتحہ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جوش دیکر پلائیں چاہیے غب غیر خالص میں جائز ہے جبکہ کسی معدہ میں غذا ترش ہونے کے سبب سے آمیزش کا جواز اور پیدا ہو چکا ہے ۔ بلکہ غب غیر خالص میں اس سے بھی قوی چیزیں آب جو میں پکاسکتے ہیں تا انکہ تخم زوفا خشک اور سعتر اور فودنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی ترکیب کرنیکی بسبب مزاج ضرورت ہوتی ہے چقندر کی جڑ بہت سود مند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاسے ۔ اور آب نخود آب جو میں ملاکر بھی مفید ہے اور آخر میں فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے ۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسقدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ بمطابق اوسکے علاج میں اختلاف کیا جاسے ۔ اگر تھوڑی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پہر علاج میں بھی تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب مادہ غب غیر خالص میں غلیظ ہو جاے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ غب غیر خالص میں بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے ۔ جو مسہل اوایل میں اس تپ کو دیا جاسے اور ضرر کم ہو اوسکا نسخہ لیے ہوے ان اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانی میں پکائیں اور سکنجبین اوسمیں داخل کریں یا بنفشہ گلقند اور سکنجبین میں [illegible]

شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد داخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا میں حقنہ کا استعمال
بھی زیادہ مفید ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کی اجزا حقنہ کے یہ ہیں۔ گل کدو بابونہ چقندر خطمی یعنی کرنب بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا سا [illegible]
اور ان اجزا میں املتاس اور روغن گل بنفشہ اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی جزو کی حاجت
ہوتی ہے جب کبھی ابتدا ہی سے اسکے تخلص کی امید ہو یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت
زیادہ ہوگی۔ نضج کی مددگار دوا یہ ہے کہ سکنجبین بزوری جسمیں کسیقدر گلقند شریک کریں خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے
طبیخ افسنتین پینا چاہیے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اسیطرح آب رازیانج اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے
بھی نافع ہے۔ اگر چودہ دن بھی تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے اوسکا استعمال کچھ مضر نہیں اور
اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جاوے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہوگا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور پینا چاہیے کہ اسمین زیادہ
تفتیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کماد [illegible] کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین
کریں ہو سکتا ہے۔ اور مراق پر ان کو ضماد منضج اور مرخی لگائیں اگر اس مقام پر ورم خواہ کسی طرح کی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیر
کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے گرانی شراسیف
میں داہنے طرف پائی جائے اوس سے خوف کرنا چاہیے۔ اور نسخہ مفرد جو ایسے وقت میں مفید ہے ایارج ۵ درم تربد ۵ درم آب [illegible]
کاہو یا کاسنی اور غافث ۳ درم تخم کرفس بلیلہ زرد کابلی ہر ۵ درم کوٹ کر آب کرفس میں گولی باندھ کر خشک کر لیں اور دو درم
شربت تجویز کریں۔ ازین قبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافث افسنتین اور بلیلہ کابلی ہر ایک ۵ درم تخم خربزہ تخم خیارین
تخم کرفس اونٹ کٹارہ بادآورد ہر ایک ۳ درم تربد ایکدرم املتاس چھ درم [illegible] ہر ایک ۴ عدد سپستان ۳۰ عدد انجیر زرد
دس عدد گلقند جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دیں اسقدر پانی میں جو ان اوزان کو ستگنا
اور ایک بڑا پیالہ لبریز کریں اور اوسمیں سقمونیا بقدر ربع دانگ کا اضافہ کریں اور پلا جائیں۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ
ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت قوی کی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چسپیدہ ہو اخراج کو تقویت [illegible]
اور ضعیف اسوجہ سے کہ رفتہ رفتہ بہت سا مادہ خارج نکلے اور یہ صفت قوی دستاور دوا میں جب مقدار اسکی کم کیجئے استعمال کریں پیدا
ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ میں نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ ابتدا اسہال
کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی بھی مسہل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں
آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جائے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئینگے۔ سلاقات مثل جو دوائیں مشابہ اسکے اور
کسی چیز کی ہیں اونکی مقدار قلیل سے بھی کچھ پیدا کار نہیں ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل [illegible]
کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جائے بقدر حاجت کہ خواہ سقمونیا تربد وغیرہ کو لیں یا اس سے زیادہ کسیقدر استعمال
کریں اسطرح کہ گلقند میں ملا کر پلائیں۔ خواہ غاریقون اور سقمونیا دونوں بقدر مناسب شریک کریں اور گلقند موصوف کے ہمراہ
پلائیں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت ورد میں یہ دوائیں داخل کریں حمی محرقہ جسکا نام غافوسوس
ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہیں ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے۔

خواہ اون رگون مین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے ۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جسکی عفونت نواحی قلب کی عروق مین ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکہا ہے ۔ بلغم شور کی پیدائش جیسے کلیات مین بیان ہوئی مائیت بلغم سے بآمیزش صفرا حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اوسکی رمادیت بلغم کی مائیت سے ملکر شور تپ پیدا کرتی اسلئے کہ نمک کی پیدائش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفرا زردی کے ہے اور جیسا کہ غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفرا زردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے بلکہ جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اوسی سے پیدا ہوتی ہے ۔ فن ۔ چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشائخ کو باوجود ضعف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر کسیکو عارض ہوے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ تپ اونمین بن وجود سبب قوی کی جو دفعۃً اونکی بلغمیت کو فنا کر دے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید سے کے متحمل نہین ہو سکتے یا بین وجہ ہلاک ہو جاتے ہین مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار مین ایک شیخ نوے برس کا ایسا بھی دیکہا ہے کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تہی مگر اسقدر سریع اور قوی تہی جسطرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہا طعام اور ہضم بھی اوسکا جوان قوی سے زیادہ تہا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہنا یہ اکسیری تہا وہ شخص مریض مفاصل مین گرفتار تہا گرمیوں پر خود بلا اعانت چہرہ کر آیا تہا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا ۔ اسی وجہ سے قید بقاء مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے فن ۔ جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکون مین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکون مین جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹہتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی بخوبی اوٹہتے ہوے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتہ سر کے اوپر رکہا جاے ۔ بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط جو اس تپ کیوجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین ۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے اور عصب بھی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہے ۔ اکثر تپ محرقہ کا زوال ساتھ خواہ روانی شکم اور رعاف کے ہوتا ہے علامات اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا او فترات یعنی زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہے پسینا سواے بوقت بحران برآمد نہین ہوتا ہے پیاس بہت ہی ہیجان کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تہوڑی سی کہانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ مین پیاس جو ہوتی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پہیپڑے کو تہوڑی سی جنبش بوجہ کہانسی کے ہوئی نرم گوشت مثل لغالغ اور مری سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہے اوس تری سے بہیگ کر حرارت اپنی بجہا لیتا ہے اور پیاس بھی زایل ہو جاتی ہے ۔ حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اوتنی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور تشنگی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم ہوتی ہے ۔ محرقہ صفراویہ مین اعراض ردیہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنی شورش اور رعاف اور درد سر اور کنپٹیون کا دہمکنا آنکہونکا اندر بیٹہہ جانا اور براز مین صفرا خالص کا برآمد ہونا ہوک بالکل نہ ہونی اور لڑکونکو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے

دودھ منہ میں نہیں لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جسقدر دودھ بچہ پلایا جاوے فاسد اور ترش ہوجاتا ہے ۔ علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر جلدی مناسب ہے اسلیے کہ مہلت اس تپ میں کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے ۔ فصد سے کبھی محرقہ میں بھڑک زیادہ بڑھ جاتی ہے اگر صفرا بہت ہو اکثر پیدا مادہ نہ ہو اور کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ میں کدورت اور خمیر زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے ۔ مگر تپ محرقہ لطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کہ کھلائی پلائی جاوے برف وغیرہ میں خوب سرد کر کے دینی چاہیے ۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر غلیظ بھی درکار ہوتی ہے پھر اچھی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ ابتدا مرض میں شکایت بھوک کی نہ ہو ۔ خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہ ہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے مواد کثیر ٹپکتے جاتے ہوں اسلیے کہ اکثر اس تپ میں بولیموس یعنی سقوط اشتہا طعام بھی عارض ہوجاتا ہے ۔ اور ابتدا میں اس تپ کے تلیین قوی کی طرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہیں انکی جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جسوقت کہ تیزی تپ کی اعضا میں کمی محسوس ہو سوجانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسواسطے کہ تھوڑا اسبغول تخم بہی اور لعاب قرص کافور داخل کر کے پلادیں اور پھر وہ سوجاوے ۔ میں پسند کرتا ہوں تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ شیرہ تخم کاسنی اور آب تربز اسکے واسطے بہت سود مند ہے ۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شروط جو اوپر بیان ہوچکے ہیں انکا لحاظ کر کے پلانا چاہیے پھر اگر مانع نہ ہو پانی اسقدر پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہوجاوے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہیں کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گھونٹ گھونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جاوے جیسا اونکی زبان سوکھی ہوئی نظر آوے ۔ جو اعراض اس تپ کے شدید ہیں اونکا معالجہ جیسا جہاں مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے ۔ افراط رعاف سے ایسی بیماروں کو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ میں رعاف سے بیہوشی و سبات ہی عارض ہوتی ہے ۔ پیہم سانس تنگی بھی اس مرض میں بہت بد ہے فوراً لعاب وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اور اوس اوقات میں انکی کسی طرح تشنج پیدا ہونے پاوے ۔ انکے سر پر سرکا اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگایا جاوے اور دماغ کی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاوے ۔ اگر بیماری زیادہ عارض ہو تو مرطبات خفیفہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے اور شدید بیہوشی سباتی سیاہی ایسی وقت ہوتا کہ پھر مفید نہیں ہے اور اخیر تپ میں جو قرص معلوم ہیں وہ بھی مستعمل ہوسکتے ہیں جیسے قرص کافور سے قرص ہے کہ ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم ککڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے پچیس درم تک ۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو تو قرص طباشیر مسک دینا چاہیے ۔ قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک ڈھائی درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیڑھ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کا ڈیڑھ دانگ افیون دو دانگ پیسکر انکی قرص بنائیں ۔ دوسرا نسخہ قرص کافور کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربز اور ککڑی اور خرفہ ہر ایک دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک ثلث دانگ اور صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرم آب بہی پانی اور گوند سے قرص بناویں مقدار شربت دو درم ۔ جب تپ محرقہ میں اختلاط صحیح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہوجاوے پھر حمام مائل بہ برودت کرانا کچھ مضر نہیں ۔ حمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوسمیں جسقدر حمام بعد اختلاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم میں نہیں بلکہ اوسی قسم میں حمام کی اجازت ہی ہے ۔ **حمی دموی کا بیان** ۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہیں ہوتی ہے اسلیے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہے اور خون نہیں رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خونکا

برادہ ہو سکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ مطبقہ میں داخل ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم میں ہو یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی ہی ہے یعنی درست نہیں ہے زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب میں یہ قول نشا ہے جو کہتے ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ میں آتے ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہ لکڑی جس وقت مشتعل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہو جاتا ہے راکھ ہو جاتی ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہوا اوسی حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہیں کہ لکڑی جلنے میں جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے۔ اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسے درست ہیں پہلے معنی ہیں وہ بوجہ فاسد المآخذ ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ خون جس وقت متعفن ہوتا ہے جزو رقیق مائی اوسکا مستحیل صفرا ہو کر کیطرف ہوتا ہے اور جزو کثیف کا استحالہ سوداء کی کیفیت کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزاء خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتی اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزاء خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں پس جو حکیم کہتا ہے یہ غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ مخلوط صفراوی کیونکہ ہوگی اکثر ترکیب [illegible] اور سوداوی بھی ہونی چاہیے حق دوسرا افساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کے ہوتا ہے اور ہم ثابت کرتے ہیں کہ بعض وقت عفونت میں خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوپر کتاب اول میں تپ کے بیان میں ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط میں اثر کرے اور ایسی حالت نالائم پیدا کرے مگر وہ خلط اپنی نوع اور قسم پر باقی رہے یعنی صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجائے اور یہ حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہوئی ہے۔ پس اگر اسقدر تغیر ہو جائے کہ خون کا صفرا بنجائے اوسے عفونت نکہیں گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہوگیا اسلیے وہ موضوع بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا افساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا ہے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزیں اسطرح متعفن ہوتی ہیں کہ اونکے اجزاء رقیق اور لطیف بعد عفونت متبخر ہو جاتے ہیں مگر جزو رقیق سے جو کوئی چیز پیدا ہوتی ہے وہ متعفن ہوتی ہے اور نہ جزو کثیف ہی یعنی متعفن ہو کوئی اور چیز کا پیدا ہونا جو کہ اسکا مستعد نہیں ہو کہ کوئی چیز پیدا وہی فرد متعفن ہوا اور اگر فرض ہو کہ شے عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہوا اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہوا اور یہ بات محض باطل ہے۔ یہ بیان مفسد ہر دو اوسوقت پیدا ہوتی ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کریں۔ اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بوقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اسلیے کہ عفونت ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہیں اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلاً استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا ہو اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر خفیہ خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو۔ بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت سے کبھی تپ بھی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کر کے ہم کہتے ہیں کہ حمی دموی کی دو قسمیں ہیں ایک حمی مطبقہ عفونیہ اور دوسری حمی سونوخس [illegible] دوسری قسم کا بقراط سونوخس مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ [illegible]

اور اکثر غلیان اس تپ کی مادہ کا بوجہ وقوع سددون کی باطنی عروق مین ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ ان سددون کے محتقن ہوتی ہے اور گھٹتی ہے۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہین جو بسبب حمیات یوم کے اشتداد سے زائد ہون اور سونوخس کا نام کبھی بالقرار شاید تو یہی رکھتا ہے یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شاید تو یہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہے۔ حمیات یومیہ سے اسکو فرق یہ ہے کہ اسمین اشتعال اولی خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ مین جیسا بیان ہو چکا اشتعال اولی روح کو ہوتا ہے۔ اور حمیات عفونت سے اسمین فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ مین نہین ہے فقط غلیان اور جوش خون نہین ہو گیا ہے۔ اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کی منتقل ہو جاتی ہے۔ جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اوسکی یہ بھی رائے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کی ہمراہ مرکب نہین ہوتی کسواسطے کہ عفونت اگر خون مین پیدا ہووے تو جمیع اخلاط متعفن ہو جاتین گے پھر ترکیب کیونکر ہوگی۔ اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ بسبب طول کلام اوس کے ذکر سے نہین چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہین ہے طبیب کو اس جگہ تو یہی کلام مفید ہے جو اس تپ کی معالجہ مین بکار آمد ہووے۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصاً ریاضت بے عادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرنے کے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین ہوتا ہے اور تارک استفراغ عقیب ریاضت متعب کرتا ہے زیادہ معین عفونت اخلاط پیدا ہوتی ہے۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب اور تر کھائی جائین کہ مستحیل بطرف عفونت ہو جاتین۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت کرے جس طرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ مائیت کی خون مین خواہ پیدا ہو مثل خلط بلغم کی ہوتی ہے۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمین زمانہ قوت اور خفت کا نہین ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے۔ اقسام اس تپ کے تین ہین پہلا اقسام متناقصہ ہے جو شروع مین بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ تر اسکی اس قسم مین واضح ہے کہ تحلل اور فنا خلط موذی اور تعفن کا اسمین زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے اور بیشتر سات دن تک نگہبان اعراض مین رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو ہر روز اعراض مین زیادہ ہوتی جاوے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمین ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس سے مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے۔ کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی بعد زیادہ تبرید کے لیفرغس یا غب باغی کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہے۔ جسوقت اس تپ مین سبات پیدا ہو اور پیٹ اسقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ بیٹھے اور نفخ کم ہو اور اوسکے ساتھ تململ عارض اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اوسکے چوڑے دانہ برنگ سبز ابلہ ہون تو یہ امور علامات موت کے ہین علامات حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھونکا سرخ ہو جانا اور چہرہ کا بھی سرخ ہو جانا اور دردہ سینہ ساکن رگونکا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور ہر طرح کی امتلا ہونا اور لرزہ کا نہ آنا اور پسینہ کا برابر نہ ہونا سوائے بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور محاجر یعنے حدقہ چشم مین حکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر اونکو سبات اور دشواری کلام کرنا

عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے ۔ اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتی ہین اور لہاۃ یعنے کوے مین ورم ہوتا ہے ۔ اور آنسو روان ہوتے ہین ۔ اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے مگر کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی ۔ نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باہم مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہے ۔ اور اس تپ کی حرارت حرارت محرقہ اور غب کی حد تک نہین پہونچتی ہے ۔ یہ علامات اوس تپ دموی کے ہین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون مین عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو تو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ محرقہ سے ہے ۔ خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونہین چیزون سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین براہ بدن ہمراہ بول اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے ۔ سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہو ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے مگر حرارت مین اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور ربو اوس سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک دل کے ہوتا ہے ۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کی پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہہ کمی بیشی ہوتی ہے تو وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہے ۔ علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہین جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین کی ہین اور علامات صدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ سر نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہوچکے ۔ اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہے یہ ہے کہ علامت نضج کی بدیر پیدا ہو اور چہرہ دبلا ہو جاوے اور مدت مین زیادتی اور کمی اور وقوف کی اختلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو نوبتہ کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن مین خلط خام بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات مین انتظام پیدا کرتی ۔ اس تپ کے بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہین کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج ہو تو بحران بروز ہفتم ہوگا اور اگر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے ۔ علاج حمی دموی کا اس تپ کے معالجہ مین غرض اصلی ہوتی ہے کہ اسقدر خون نکالا جاے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی غلظت پیدا ہو جاوے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے اور اوسکا تنقیہ کرکے رقیق کیا جاوے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزون کی جنسے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے ۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاوے ۔ استفراغ اس مادہ کا ہاتھ کی فصد سے بڑہ کر کوئی نہین ہے جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہو اور فصد کے استفراغ مین کچہ انتظار نضج کا نہین اور نہ فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اوسوقت اوسکی خوف سے تامل کرکے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کا کرکے پہر فصد کرنی چاہیے ۔ پہر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کیجاوے یہانتک کہ مریض قریب غشی ہو جاوے خواہ غش مین پڑجاوے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی ہے ۔ یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کہولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال مین کبھی کافی ہو جاتے ہین اور دوسرے معالجہ اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کہولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایکہی مرتبہ

واجب کیونہو اسلیے کہ اگر تھوڑے سے خون نکالنے مین تپ کا زوال ہوجاتا ہے اور قریب ہو کہ غشی درمیان نہین پہونچنے پایا۔ کبھی سبب یہی فصد ہو سکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پونچھنا چاہیے تاکہ بھیگ کر اور رک نہ جاوے اور کبھی سبب تنقیہ کامل کا یہ ہوتا ہے کہ فصد کے بعد یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہے اوسکا تدارک غذاء لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے۔ طبیعت کو لین رکھنا ہر وقت ضرور ہے ان اجزا سے جو معدہ مین ہون مثل آب آلو بخارا اور آب انار کا پانی اور زیادہ ملینون کی حاجت نہین اور تمر ہندی کا آب ہے اور حقنے نرم بھی ہین اور کبھی بعد فصد کے استفراغ کی حاجت ہوتی ہے بلیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو کہنا (؟) کی فصد کھولنی چاہیے خواہ دونون شانون کے بیچ مین پچھنے لگانے چاہیئن۔ اگر یہ بھی ممکن نہو سکے کسی مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو تو بذریعہ اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ مترجم مین بیان ہو چکا ہے بالخصوص اس تپ مین ایسے اجزا سے کرنا چاہیے جو تنقیہ کرین اور صفرا قطع ہو جاوے اور خون کو تسکین دین جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو تو آب انگور کے ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود جاری ہوا اوسکا بند کرنا مناسب نہین ہے مگر جب قریب غشی پہونچے۔ خون کی تغلیظ عناب سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور رب عناب اسطرح بنانا چاہیے کہ سو دانہ عناب کو پانچ رطل پانی مین پکاوین یہانتک کہ ایک ثلث پانی باقی رہے یا ۲ رطل پانی رہ جاوے اور شکر سے قوام کیا جاوے اور شکر بقدر کہ ملے ہوا وہ بھی اچھی بات ہے۔ اور عدس بھی تغلیظ خون کی بابت مفید ہے عدس کا بھی کرین اگر عدس کو پکاوین جو خوب گلتا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ عدس کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح سے کرین کہ عدس کو پانی مین بھگو کر اوسکا نقوع بناوین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلاوین خواہ آب برگ کاہو سرد کرکے پلاوین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ رعشہ پیدا ہونے لگتے ہین اور رنگ بدنکا سبز ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کیطرف ہو جاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہین اونسے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا کیا کرتے تھے ٹھنڈا پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعض متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلانا بھی علاج اس تپ مین نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جس وقت انتقال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ شروع ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال کا ترک کیا نسے زیادہ ہوا اکثر ہے اور اختلال حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بھڑ جاتی ہے۔ تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزاء مسہل کے ہون۔ اور مسہلات اس قسم کے چاہیئن کہ تنقیہ بلغم کے واسطے مقرر ہین اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر مین اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر ۳ جزو تخم خرفہ ۵ جزو تخم خیار ۲ جزو تخم کدو ۲ جزو صمغ عربی کتیرا گلنار ربواحد ۲ جزو رب السوس ۲ جزو کوٹکر قرص بنا کرین دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہے گل سرخ ۳ درم عصارہ اذخر (؟) ۲ درم تخم خیارین ۲ درم تخم خرفہ تخم خربزہ طباشیر ربواحد ایک درم صمغ عربی کثیرا نشاستہ کتیرا اصفہانی ۳ درم

ریوند چینی یا زعفران کافور ہر ایک ایک ربع درم انکا قرص بنا لیتے ہیں۔ غذا اس تپ میں مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کہ دو سے اور حماض سے طیار کیجائے۔ اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب ہیں۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کہیرا اور ریوباس اور حماض یعنی چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون ہوں۔ اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بیحد جو قوت کو فنا کر دے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا

حمی بلغمیہ کا بیان

اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ دائمہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ و جزئیہ ہوں بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں۔ کم سے کم وقت ابتدا اس حمی کا اکثر چار دن کی اٹھارہ دن ہوتی ہیں اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلئے حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جاتا ہے خصوصا اگر عرق برابر ہو کہ سکون پیدا ہو کیونکہ اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بند نہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیرین ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی مجوفہ کسی قدر بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر تپ بلغمی انہیں کو عارض ہوتی ہے جنکا مزاج طبعی بلغمی ہو خواہ جوان لوگ کہ بکثرت کہ ہوتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کبھی دکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکے معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اوترتے اور متعفن ہو جاتا ہے اور اونکے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر تپ کے ساتھ ہی ہو تنفس میں ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے علامات بلغمیہ دائرہ کی۔ اس تپ کو زبان یونانی میں امفیمرینوس کہتے ہیں یعنی جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اوسمیں برد بہت زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر یہ لرزہ اس تپ میں دفعۃ نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعۃ گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اسوقت برد تو اوس حصہ سے خلا کے پیدا ہوتا ہے جسمیں تعفن نہیں ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر بہ شدت خواہ لرزہ بلغمی کے دورہ میں ہوتے ہیں اور یہ تپ اوس مادہ سے نہیں ہے جو بجہت حدت کے نخس پیدا کرے تا کہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چیز پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت نہ نرم کی ہے اور یہ تپ بدن میں گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا میں عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوائل میں جو نوبتیں ہوتی ہیں اونمیں برودت نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہیں ہوتا ہے — اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہیں بھی ہوتی ہے — مگر اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جید بھی نہیں ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہو کر قوت پیدا کرے — جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس سے بیشتر پھریری ہوتی ہے اور برد اوسمیں شدید نہیں ہوتا — اور جو تپ بلغم شیریں سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمیں بہت سی نوبتیں اوایل کی ایسی ہوتی ہیں جنمیں پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو — اکثر دورے بلغمی تپ کی غشی عارض ہو کر ابتدا کرتی ہیں اور کبھی اوایل کے دورے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے — سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے بلغم شیریں اور شدید رقیق میں پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد میں عفن پیدا ہوتا ہے — مریض کے ملمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے گو جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ یہ اور یکسان گرمی نہیں ہوتی جیسے دق میں بلکہ حرارت کسی مقام پر زیادہ اور کہیں کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت چھنکر کسی ایسی چیز کے جو چھانی وغیرہ میں چھنکر صاف ہو کر آتی ہے۔ اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیزوں کا یہی دستور ہے کہ حرارت اونمیں اسطرح اثر کرتی ہے کہیں کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے اور کہیں سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز چپٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہیں پہنچتی ہے — کچھ ہو مگر حرارت اس تپ کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نہ کر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے کی زیادہ ضرورت ہو — اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ کا ایک پہر ہو چکا ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے۔ اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پھر جب شروع کرتی ہے تزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہ ہوتی — اسیطرح اس تپ کی زمانہ انحطاط میں بھی وقفے ہوتے ہیں — کل بلغمی حمیات میں مداومت قشعریری زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی بہت رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینہ کیطرف بہت کم دفع ہوتے ہیں اسلیے کہ بلغم میں لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینہ پیدا بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شایع نہیں ہوتا ہے — کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص علامت اس تپ کی ہے — پیاس بلغمی تپ میں کم ہوتی ہے ہاں اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس بھی ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے — پیشانی کا پھول جانا اس تپ کی علامت زیادہ ہوتا ہے — اور بدن کی جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تہیج پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی میں مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور دونوں رنگ سپیدی سے بلغم کی جسکے پیدا ہوتے ہیں اسطرح کہ سبزی سپیدی سے ملکر مثل رصاص کے رنگت پیدا ہوتا ہے اور بلغم تک لون کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ میں بوقت نضج پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات میں بوقت نضج کے رنگ میں سرخی پیدا ہوتی ہے — نبض بلغمی تپ میں ضعیف اور منخفض یعنی پست اور صغیر

ہوتی ہے پہلے تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع اور غب کے صغر سے بھی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اسکی نبض مین ربع کی سرعت سے زیادہ نہین ہے کبھی ربع سے زیادہ بطئی خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطوء مین اول مرض مین ہوتی ہے مگر اختلافات مین شدید اور نظام مین اقرا و بنبضات صغار اور ضعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کیواسطے اصح دلائل ہین۔ بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہے اسلیے کہ سدون کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا ہے کہ جسم تر کا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام مین کدورت آتی ہے اسلیے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوتا جاتا ہے پھر جسوقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجاتا ہے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہوجاوے اور مجاری مین سدہ مانع باقی رہجاتے جو مادہ صافیہ بول کو اوترنے نہدین سپید ہوجاتا ہے پھر بعد اس کے جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہوا اور تفتیح سدہ کی ہوجاوے سرخ ہوجاتا ہے یہان تک کہ پھر سدے پیدا ہوان کہ وہ مانع ہوجاتے ہین مادہ صافیہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہوجائیگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے۔ براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی مایل ہوتا ہے۔ از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ ابتداء کنپٹی تپ سے ہے اور جب کنپٹی کا دفعہ ہوا اور بحالت سکون ہین نبض تپ سے بالکل پاک نہو جاوے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کی سبب بھی ہوتا ہے کہ تھوڑا زمانہ سکون کا بعد تحلیل کے بھی باقی رہجاتا ہے۔ کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہونا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمی پر ہے اور سحنہ از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا اسپنے رصاصی اور تہبج اور لمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا بھی دلائل خاص اس تپ کے ہین۔ کبھی طحال اس تپ مین بڑہ جاتی ہے اور تپ سے پہلے کبھی ڈکارین بہت سی آتی ہین علامات بلغمی لازمی کو اور اس تپ کا نام لثقہ ہے سب علامتین بلغمی تپ کی جدا جو بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ لازمی نہین ہے اور نہ منتہا اوس کے کے ہوتی ہے اور ابتدا مین اسکو لرزہ اور برد اور پھریری نہین ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے اور یہ جو کنپٹی کے خفت ہوتی خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہوجاتی مگر پھر بھی اوسمین بقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہین ہوتی ہے **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین** اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوسکتے ہین اور یہ حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی کی باسما مختلف اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی افیلوس اور دوسری لیقورس یا اور یہ دونون حمیات اقسام سے ایسی قسمین ہین کہ جنمین غلبہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہے اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی ہے اور بناء اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے۔ اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ ان حمیات کے جسکا نام خاص حمی نخشیہ خاطلیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے **حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی۔** جسکا نام افیالوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہے اور جہان وہ بلغم موجود ہے اوس جگہہ سردی ہوتی ہے پھر جب اوسمین عفونت آجاتی ہے اوس سے بخارات اوٹھتی ہین اور ان بخارات مین جز لطیف حار صفراوی کی جو بکثرت ہوتی ہے اسلیے ظاہر مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن مخلوط خلط سوداوی سے اندرون جسم مین ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم مین اسلیے ظاہر نہین ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص مین مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اوسکی برودت سے عادی ہو گیا تھا اور جو عفونت کہ جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تھے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی **علامت** اس تپ کی بھی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئین اور یہ بھی پہچان ہے کہ بول اس تپ مین سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہای بلغمی کے بول مین گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ مین ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر اوسکے غلیظ ہونے مادہ کے کبھی ربع کیطرف مستحیل ہوتی ہے اور کبھی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم ہوتا ہے اور بعض اسمین کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کبھی بعض خواہ کسی مقدار سے دورہ مین بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم مین عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد ادراک اصل سبب کے جائز نہین ہے اور نہ اقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب آنا بھی اوسکا ادراک مادہ کے واسطے کافی ہے — اس تپ کی نوبت ۱۲ گھنٹے سے ۱۸ گھنٹے تک رہتی ہی اور بسبب اسکے کم بھی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہے کہ ۲۴ گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفوریا نام ہے یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے کہ صفرای غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلیل اس بلغم کا نہین ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن نہین ہو سکتا لہذا عفونت اور گرمی زیادہ نہین پیدا ہوتی اور یہی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن مین جمع ہو جاتی ہے واسطے انضاج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصا اگر خارج بدن کے بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور اونمین عفونت واقع نہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کر سکے — یہی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹھتے ہین جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کر کے ظاہر بدن تک آسکتے ہین اور جدا ہو سکتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جسطرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکورہ سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہان یہ بخارات پہونچتے ہین سرد ہو جاتا ہے — لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اوسمین سخونت پیدا ہو اور اوسکے مکان مین سخونت واقع ہو اور تب بھی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہیگا جیسے بلغم کے بیان مین ابھی ہم کہہ چکے — یعنی چونکہ اس تپ مین صفرا سے زیادہ بخار نہین اوٹھ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہونچا سکے اسلیے فقط محل عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہیگا — اس قسم خاص کا نام طیفودس ہے اور لیفوریا کو بلحاظ جنس کے کہتے ہین کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے — لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے **سوال** معترض اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہ کی گئی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہو کر بتوسط روح اور شرایین کے حرارت تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اور لیفوریا کی تپ کہ اسمین اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرایین اور ارواح کے

تمام بدن میں حرارت منتشر ہوتی ہے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ جتنے خواہ سموم ایسی چیزونکی جسقدر ہیں سب میں ایک تاثیر [illegible] ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر بشرطیکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف میں ہم کہتے ہین کہ پانی سرد تر ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ پانی جسوقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارجی نہو تو اوسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کہ زمین جو نیچے کی طرف گر پڑے یہاں بھی مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہو۔ اور ان حمیات مین حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے اور شریانین کے ذریعہ سے بدن میں منتشر ہوتی ہے مگر کبھی تپ مین کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور اس انتشار کا نہین ہو سکتا ہے جیسے اگر تپ مین کسی مقام پر برودت کہین کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہے کہ جزو اوسکا افعال طبعی مین نہ جملہ اقسام مین ہوتا ہے [illegible] سردی دونوں جگہ ہو یعنے اندر اور باہر ایسی تپ کا اگر وجود ممکن ہے تو وہ مین ہوگا جہان وہ مادہ سرد بسبب تعفن کے متحرک ہوا ان ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونوں مین کوئی بکثرت نہو جو پھیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونوں سے بخارات اوٹھینگے کہ جو بدن کا اوس بخار کا مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت مین جو بخارات سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ایسی بیان ہوچکا ہے کہ جو عفونت غیر معتاد ہے برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے تپ غشی تعلطی پھر یہ اکثر بسبب بلغم خام کے ہوتی ہے جو جگہ مین بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہوتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اکثر اس بلغم کا فساد چند وجوہ سے پیدا کرتا ہے جب اس بلغم مین حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ متغیر کرتا ہے اور اوسکے تغیر کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک بمدد قدرت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر کی اور دفع مادہ پر قادر نہین ہوتی ہے اور اگر بسبب استفراغ مادہ کا قصد کرین یا مادہ خام ہو کہ مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت نا ملائم کرتا ہے کہ قوت کی ناگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے یا روح کا انشقاق ہوجاتا ہے۔ اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جاوے تو قوت اسکی متحمل نہین ہوتی ہے اور کیونکہ قوت متحمل ہو سکتا ہے اس تپ مین تو سکون مادہ کے غشی پیش چلے آتے ہین پھر جب تحریک قوی کیجائیگی تو کیا ضرر پیدا ہوگا۔ کیا انہیں استفراغ کی ضرورت اس مرض مین شدید ہے اسلیے کہ مادہ کیفیت مین ردی اور کمیت مین کثیر ہے اور تفتیح کی حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ جو اخلاط [illegible] بالفعل موجود ہین بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اخراج نہین ہین کہ جزو بدن ہوں اور انکے جزو بدن ہونے سے قوت مین کمی [illegible] ہوا اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہے اسلئے [illegible] اگر یہ تکلیف غذا کی جدید دیجاوے [illegible] پیدا ہوئی یا اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی اور اگر غذا قطعاً ترک ہو تو قوت کمزور ساقط ہوگی۔ اس تپ کی ابتدا مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب کے گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور [illegible] ہوتی ہے اور پھر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت سے [illegible] اس مادہ کے وہ اگر پہونچائے تو طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہے اوس وقت قلب ضرر سے اوس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے نجات پاتا ہے لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض مین سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے۔ علاوہ یہ ہے کہ پھر نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور بطور اور تفاوت غالب ہوتا ہے۔ دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق نہین ہوتا۔ اور تنبیہ جھری کا اور [illegible]

ڈھیلا ہونا اس تپ میں زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیماروں کا ایک طور پر نہیں رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹھ کا رنگ ایسا اودا ہوتا ہے جیسے توت کھانے والوں کے ہونٹھ کا رنگ۔ آنکھیں تیرگی سے بری ایسی ہوتی ہیں اور بند ہو جاتی ہیں ہر وقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھیں مختنق کی ایسی ہو جاتی ہیں۔ شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور سب طرح احشا میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی مریض کو کھانسی بھی ہوتی ہے۔ اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتی ہے۔ کبھی صفرا غالب و غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا میں بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دوسرے بلغمی تپ کے شکل ہوتے ہیں حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ یہ تپ حادہ ہے سقوط نبض اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت میں کر دیتی ہے اور رطوبات تا نفس قریب الانقطا و کا ذوبان بہت جلد ہو جاتا ہے اور اکثر اس تپ میں قوت چوتھے دن تک باقی نہیں رہتی بلکہ فنا ہو جاتی ہے۔ اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنہیں رقت اور غلیظ زیادہ ہوتی ہیں اور انکا جوہر سردی اور رقتی ہوتا ہے کہ انمیں عفونت پیدا ہوتی ہے اون لوگون کے بدنوں میں جنکا مزاج نہایت گرم خشک ہے۔ اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے

حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے

نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہوں اور رات کو فترت اور کمی ہو جاتی ہے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دنکو سکون ہو یہ دونوں بہ ہیں مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دق کے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمیں بھی خوف ہے کہ دق کی طرف منتقل نہو۔ اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی بدن میں اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ تحلل نہیں ہوتا جبتک تو حمی پیدا ہوتی ہے۔ باینہمہ مریض کو اس تپ میں بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بھر جاتا ہے کہ ایسا ہونا اوسکے حق میں مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اوٹھانا دن کی گرمی میں اور رات کی سردی میں جاگنا منتہی اسی کا ہے کہ تپ دق میں پڑ جاتا ہے حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عسیر البرء ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے

علاج بلغمی تپ کا

علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب خلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم شیریں اور کبھی بلغمیہ زجاجیہ اور کبھی مالحہ اور شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیریں ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا میں چیزوں میں مشترک ہوتے ہیں تلیین معتدل۔ اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین دن اس تپ میں گزرتے ہیں کہ انمیں مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازین متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر نہیں ہوتا۔ تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمیں بھی جمیع اقسام یکساں ہیں بلکہ بیشتر اسپر جو تین دن ابتدا میں اقتصار کیا جاتا ہے بامید کہ شاید کہ نضج قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر انتہا دریافت ہو جاوے کہ منتہی دور ہے اسقدر تلطیف تدبیر کی نہو گی۔ علاوہ بران گرسنہ رہنا اور اوسی حالت میں ریاضت کرنا اور اکثر ریاضت سے زیادہ ضعف نہو جاوے اس مرض میں بہت نافع ہے۔ بلکہ تلطیف تدبیر کیطرف رجوع منتہی تک کرینگے بعد

رفتہ رفتہ جسقدر قریب منتہی ہوتا جائیگا تلطیف بڑہائی جائیگی مگر مقتضاے احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیفہ تدبیر کرین پہر جب بخوبی ظاہر ہوجاے کہ منتہی دور ہے تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تاآنکہ زمانہ منتہی کا آجاے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہی کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اوسکے بعد پہر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے جو حادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوتی ــ اور جب ساتون سے زیادہ زمانہ گذرجاے پہر تلطیف تدبیر پر قیام نکرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہوجائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہو تا جاے تلطیف مین کمی کرنی چاہیے ــ باایمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہے ــ اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہاے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین نہ دینی چاہئین بلکہ روٹی کے ساتھ شوربا فقط کہلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ اسہال کا ظہور ہوجاے پہر گوشت وغیرہ کہلانا مضر نہین ہے ــ پہر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکہا جاے تو بھی فرد سوریوس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے ــ اسمین فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تلطیف ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بھی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ ہو اوسمین دوای سخت درکار ہے ــ اسطرح پہلے دونون مادہ یعنی مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو کہ گرم زیادہ نہون اگر خشکی اونمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہوا ہو اوسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور نمکین چیزین بھی استعمال کرنی چاہئین ــ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جاے اسمین بھی کچہ مضائقہ نہین ــ سکنجبین بھی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بھی خالی از فائدہ نہین ہے ــ کبھی یہی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو بمقدار گلقند کی خواہ اور ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجاے ــ خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاے کہ وہ مسہل ملین ہے ــ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کیجاے آب لبلاب زیادہ کردین اور اگر جی چاہے [illegible] بڑہا دین اور شکر خواہ قند شریک کردین ــ گلقند جسکی ساخت شیرہ ترنجبین (ولبلاب کے پانی مین نکالا گیا ہو) وہ بھی قوی ہے ــ زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تہوڑا سا توقف مسہل مین ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرا کی بھی شرکت ہو اسلیے کہ اوسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے ــ اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کو یہ دوا تربد کا استعمال کرتے ہین نسخہ دوا ــ تربد زنجبیل مصطگی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع مین نرم تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنے چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم نہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پہر اس دوا کی ضرورت نہین ہے ــ گو مجھی پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دیجاے اور پہلے اون دواؤن سے تلئین کیجاے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تہوڑی سی بلغم کا اخراج اسی دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب نضج ہوجاے استفراغ مین شروع ہو خواہ کہین کہ تہوڑا تہوڑا مادہ نکالین ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہوجاے بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کرین ــ اسیطرح مجہی ناپسند ہے استعمال [illegible] ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین ــ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواؤن کے ہمراہ قرطم بھی شریک کرین اور اگر مادہ صفرا کی بھی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ پیسکر ملائین ــ مسہلات کی مدد کے واسطے حقنہ کا استعمال کرین جو [illegible]

بنایا جاوے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا مین مفید ہے اور آب ترب اور مولی جو سکنجبین بزوری مین تر کی ہو اور شل سکے اور چیزین سہل ہو قے کرا دین سے اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہے تو حب فجل جسکا نسخہ قرابادین مین لکھا ہوا ہی استعمال کرین اور ایک مثقال سے دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرین قے باوجودیکہ معدہ مین ضعف پیدا کرتی ہی مگر اس مرض تپ کو دفع کر دیتی ہے قے کرانے مین انتظار نضج کا ضرور نہین بلکہ ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا مین بوجہ متلی قے سے ورم معدہ نہو جاوے — اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت [illegible] ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہین ہے — اگر اس مرض کی ابتدا مین قذف یعنی قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائی دورہ مین واقع ہو اوسکا روکنا مناسب نہین ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہان اگر بکثرت قذف سے کہ بے طاقتی ہو جاوے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب سیب اور شربت نعناع سے خواہ اون دواؤن سے جو آیندہ اسی فصل مین مذکور ہوتی ہین بند کر دینا چاہیے — اگر دوسرا عارض ہو یعنی لطیا [illegible] نہین یا بونہ چیزین شیرہ کو پھیکے سے استعمال کرین اور ہاتھ اور پاون گرم پانی مین رکھین اور دونون پنڈلیان بقوت اور مضبوط باندھین — اور اگر آب جو کی حاجت ہو ماء الاصول اوسمین جوش دے کر پلائین بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اوسمین شریک کرین اگر غذا معدہ مین ترش ہو جاتی ہو اور اگر پیچش ہوتی ہو ماء العسل شریک کرین — آب جو کا پلانا اوسوقت مناسب ہے کہ پہلا دورہ گذر گیا ہو تو ایسے وقت مین پہلے گلاب پلا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائین — ایسے بیمار کے بدن مین ملنے والی چیزین جنمین تحلیل ہے بالکل مناسب نہین اور نہ تیز شربت ایسی حقنے الیہ ہوتی ہے استعمال کرین شروع مرض مین خواہ جسوقت نہین کوئی خلط [illegible] معلوم ہوا اسلیے کہ یہ چیزین خلط رطب کو گرم کر کے احشا مین تری پیدا کرینگی اور رطوبت کا سیلان احشا مین ہوگا — سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ مادہ مین خامی اور غلظ پیدا ہوگا — جسوقت بول مین سرخی اور غلظ ظاہر ہو فصد کرنے مین کچھ خوف نہین ہے پھر اسوقت زیادہ تر استعمال سکنجبین کیطرف رغبت کی جاوے — دلک تنقیہ بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم مین غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہے — بعض طبیبون نے تجربہ کیا ہے کہ نمک گھلا جالی اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جاوے بہت مفید ہوتا ہے — جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور یہی زمانہ انتہا مین اکثر توجہ طبیب کو فم معدہ کیطرف اور اسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ حبابی کی دوائین ہین جو پودینہ اور مصطگی اور افسنتین سے مرکب ہون — اور قے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کرین اور غذا اکثر کم کرنا بھی ضرورت ہوتی ہے — اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا مین اگر پلائین خواہ بیدروز سکنجبین کے استعمال کرین ضرور اوسمین وہ چیزین ملائین جو فم معدہ کی تقویت کرین اور اونمین اور کثیر کی قوت ہو مثل انیسون اور مصطگی کے اور گرم پانی مین گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائیہ نوبت مین کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجھاتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو — اگر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید مین دیجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام نضج کا پورا ہی انتظار کرین — اگر مرض مین حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا — ایلوا زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک ۵ درم زعفران مصطگی ہر ایک ۲ درم لیوا سکا قرص بنائین اور ونکو بقدر ایک درہم کے اور رات کو نصف درم استعمال کرین — اگر ظہور نضج کا ہو تو اعانت نضج کی برگ کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے — اور اگر یہ امر مخفی ہو جاوے کہ مادہ مین برودت زیادہ ہے تو قدر سے فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہین زیادہ نہین — کبھی نضج کی اعانت قوی مروخات محللہ سے بھی کیجاتی ہے اور مروخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کو واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہین ہے ہان مروخات کے استعمال مین قوت اور تپ کی شدت تین چیزونکا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ شدید نہو مروخات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ اوہان لطیف جو معتدل قوت میں ہیں استعمال کرنی چاہئیں جب چودہواں روز گذر جاوے تو استعمال ملطفات کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوس سکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس میں زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہے اور کبھی مسہل جو ورد میں تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑہائی جاتی ہے اور معدہ کو افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جاوے شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت حرارت غریزی اور ادرار پیشاب کا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل ہوا کرلی گئی تو قرص افسنتین وغیرہ کے اسکے بعد اگر کوئی ابتداء میں نوبت ایسی دریافت ہو کہ ایذا دہی ہوا اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو کہ گرم پانی میں تخم کرفس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے اور ایسی دواؤں کا استعمال خواہ ایسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہیے اور انکا تنطیلات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاوے کبھی شہد پلانے میں یہ نسخہ پلایا جاتا ہے تخمیل صعتر نانخواہ ہر ایک ۳ درم کشنیز ۲ درم گلسرخ فودنج ہر ایک ۲ درم زبیب منقی براوردہ سات عدد انجیر جوش دیکر بقدر ۱۳ اوقیہ یعنے ساڑھے آٹھ تولہ تخمیناً پلایا جاوے جب نضج کامل ہو جاوے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور پیدا کرے اوسکو پلانی چاہیے اگر مادہ تپ کا نہایت سرد و غلیظ ہو تو تریاق کبیر دینی چاہیے اور دوا ہے یہ کہ اقراص ورد کبیر انکو پلائی جاویں آب رازیانہ کے ساتھ اور سر شب کو دوا تربد کی استعمال پیروجات کیجاوے اور جب صبر جو غافث ڈالکر پلایا ہو خواہ افاویہ یعنے خوشبودار چیزیں مثل فلفل اور دارچینی وغیرہ کی شرکت اونمیں ہو جسے استفراغ کرنے کی واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج ۱۰ درم تربد ۱۰ درم ہلیلہ سیاہ ۵ درم غافث ۵ درم نمک ہندی ۳ درم بادآورد شکاعی ہر ایک ۲ درم انیسون ۳ درم آب کرفس میں جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاوے اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہیں بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد ۱۰ درم ایارج ۸ درم عصارہ غافث ۵ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک ۲ درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد ۶ درم قرص بنا کر استعمال کریں مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی ۱۰ درم زبیب منقی براوردہ ۷ درم انیسون مصطگی ہر ایک ۳ درم شکاعی بادآورد غافث ہر ایک ۲ درم تین رطل پانی میں ڈالکر اتنا جوش دیں کہ ثلث باقی رہجاوے اور چند روز پلاوے یہانتک کہ مریض پاک ہوجاوے قرص حمیات

جو بوقت مرض مزمن ہو اور شدت لرزہ کی مستعمل ہیں ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی بادآورد ہر ایک سے ۵ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے ۳ درم نمک سیاہ ۳ درم ہلیلہ کابلی ہر ایک ۱۰ درم غاریقون ۵ درم قرص ورد ۲ درم تربد ۳ درم ان سب اجزا سے قرص طیار کریں اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی غافث افسنتین ہر ایک ایک درم زعفران نصف درم کوٹ پیسکے استعمال کریں اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی نمک ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑھ درم افسنتین ۵ درم قرص ورد ۳ درم شکاعی بادآورد ہر ایک سے ۲ درم پیسکر گولیاں طیار کریں مطبوخ جید غافث ۵ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے ۳ درم گلسرخ ۵ درم جوش دیکر پیویں اوقیہ پلاویں ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے ۱۰ درم انیسون تخم کرفس ہر واحد ۲ درم شکاعی بادآورد غافث افسنتین ہر واحد ۵ درم قنطوریون ۳ درم جوش دیکر ۴ اوقیہ یعنے ۱۱ تولہ پلانا چاہیے ایضاً لکڑی غافث کی شاخیں شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد ۵ درم زبیب ہلیلہ زرد ۱۰ عدد اور یہ اجزا واسطے شور بلغم کے خواہ جسمیں صفرا غالب ہو مناسب ہیں

غاریقون اگر تین روز برابر بقدر ثلث درم کے انداز پر استعمال کیا جاے طول کو اس مرض کی منع کریگی خواہ شہد ملاکر آب گرم کے ہمراہ پلائی جاے اور تخم [illegible] بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بناکر کہلائین یا شہد کے ساتھ کہلائین ۔ اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بناکر محموم کو دیجائین تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون بڑہانا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اسقولوفندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال بڑہ جاتی ہے ۔ اگر بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب البان اور حلبہ بڑہایا جاتا ہے اور باینہمہ برعایت شدت تشنگی بہی اسمین ایسا نہو زیادہ کرین جس سے تپ بڑہ جاے ۔ جو ادویہ مقطعہ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہین اگر اونکی اس مرض مین حاجت ہو تو بعد نضج کے انکا حکم یہ ہے کہ حب تربد جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انہین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور انہین قبیل سے ہی حب مصطگی ایارج اشک عصارہ افسنتین ربع درہم شحم حنظل ایک دانگ ایارج فیقرا نصف درہم غاریقون نصف درہم سکنجبین عسلی گولی باندہ کر گرم پانی کے ساتھ پلائین ۔ انہین قبیل حب مصطگی اور حب بزوری کا نسخہ قرابادین مین ذکر کیے گیے اگر اوس مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت پلائین ۔ غافث اور افسنتین سیاوشان اور بادیان رومی شاہترہ زبیب منقہ برادہ مویز لیکر بقدر حاجت پلائین اگر بدن متحمل اسہال کا بوجہ ضعف کے نہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ اون دواؤن کی جو بوقت عدم تحمل مسہل کے مستعمل ہونی چاہیئین خیساندہ صعتر کا ہے ہمراہ شہد کے ۔ جب مرض مین انحطاط ہو جاے تو قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا کچہ مضر نہین ہے ۔ غذا ان بیمارونکی لطیف ہو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبہی اسمین تہوڑی سی مقدار مری یعنے آب کامہ کی بہی کیجاتی ہے جب نضج ہو جاے آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہ ہاے مرغ اور چکور وغیرہ بلکہ یہ غذا بعد انحطاط مرض کے ضرور ہے کہ غذا اس بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی ۔ اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزوجت دار ہو تو گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اوسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین ۔ اور بوارد یعنے وہ غذا کہ بقولات کی جز ہین تیز چیزین ڈالکر پختہ کرین مثلا چقندر اور قرطم اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکاکر کہلائین یہ بہی غذا بہت مفید ہے ۔ اور ناخورش جیسے کامخ کبر اور ناخورش سویہ کی بادنجان کی اور اسفاناج اور لیمون کی ناخورش بہی عمدہ ہے ۔ جن ترکاریون مین تیزی اور لیسداری ہے اونکے استعمال سے احتراز واجب ہے ۔ غذا کا وقت یہ ہے کہ بانوبت مین کمی ہو جاے خواہ تپ اوتر جاے اور قبل نوبت کم سے کم چار گہنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے اور چہ گہنٹے پہلے بہت مناسب ہے ۔ سونے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنے زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج ہوا اور بوقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بوقت بیداری کے ۔ حمام انہین بہت مفید ہے مگر بعد انحطاط کے ضرر نہین کرتا زیادتی قے کا تدارک مناسب ہے کہ ایسے وقت سکنجبین اور شربت الاسپغوش جسمین پودینہ شریک ہو اور اوسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو دانہ انار مع پوست یا درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد دو درم پودینہ دو درم دو رطل پانی یعنی سرکہ مار مین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان پڑی ہون تاکہ نصف پانی جل جاے **تدارک اسہال مفرط** کا بند کرنا اسہال مفرط کا اوسکی دوا اور تدبیرات تو پہلے سے معلوم ہو چکی ہین اور یکبار بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہاے مرغ بریان خواہ پختہ کرکے کہلاے جائین اور بخورات مقویہ دماغ اور سر اکثر خوشبو جیسے دماغ معطر ہو جاے اور قوت کو تازگی حاصل ہو ۔ اور اگر تہیج لینے ہمراہ

سونہ میں خواہ اطراف میں عارض ہوا اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لک مغسول ہر ایک ۵ درم بادام مقشر
زعفران مر وکہ بہی ہر ایک ۴ درم تخم کرفس رازیانہ شگوفہ اذخر ہر واحد ۳ درم عصارہ غافث ۱/۲ ۳ درم سنبل الطیب بارہ فقاح اذخر ۱ درم
گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرص طیار کر کے استعمال کریں۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امروسیا کی جو دواے مرکب ہے اور دواے
اور دواے لونیہ یعنی بادام تلخ کی قرص ہے کہ اگر تپ میں طول ہوا اور سردی بہی معلوم ہو اوسکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس
تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ۴ درم طباشیر ۵ درم قرص طیار کریں بمقدار شربت ایک درم سے دو درم تک ہمراہ عرق ۲ درم
گلقند کے جوشاندہ رازیانہ بقدر دو اوقیہ کے یا نخواہ کو شہد سے ملا کر معجون کر کے استعمال کرنے میں ایسی قوت ہے
جب مرض میں طول ہوا ہو۔ کبھی جب سردی بدن میں دیر تک رہتی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں
ہونٹوں سے اور دونوں رانوں کی جڑوں سے شروع کریں جب انمیں گرمی پہیل جاوے اور پاؤں میں بہی اسی طرح حرارت منتشر ہو جاوے
اور دونوں گرم ہو جائیں اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پہر اطراف دلک کا انتقال کریں جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور
دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اوس تک گرمی پہونچے پہر اوسی عضو کی مالش ہو کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے
اور وہاں جید سے روغن زیت شیرین جسمیں قیصوم بھیگا ہوا اور روغن بابونہ اور شبتویہ کا تیل جو دو سیر ہے برتن میں پکایا جاوے جب
ملنے سے فراغت ہو جاوے تو اوسے پونچہ ڈالنا چاہیے تاکہ لبشرت کرب پیدا نہو۔ کچہ مضائقہ اسمیں نہیں ہے کہ پہلے خالی
مالش بدن کی کر کے پہر تیل کی مالش کیجاوے۔ معدہ کی حفاظت ضرورت سی کرنے کی ایک یہ بہی تدبیر ہے کہ اوسکو بہی اسکے
مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کریں اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ رازقی یعنی راے بیل کے پہول کا تیل ملیں
اور ضماد جو اس باب میں مفید ہیں از انجملہ یہ ہے کہ بابونہ اور کسیقدر مصطگی شراب میں پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر ضماد کریں
اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نکریں بلکہ میفختج یعنی دوشاب انگور جسمیں جوش آچکا ہے اور
اوسکے دو ثلث جل گیے ہیں اور شکر ملائی گئی ہے اور میں خرما جو پختہ نہوا اور خرماے خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر
ضماد کریں **علاج بلغمیہ لازمہ کا** جسکو لثقہ کہتے ہیں جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہے جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی
علاج لثقہ کا بہی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ میں استعمال ملطفات حادہ کا بدیر ہی ہوتا ہے اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل ہمراہ قند عسل
کریں خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کریں شاید نافع ہوگا۔ کبہی انکو
ناخورش شبت یعنی سویا خواہ ناخورش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہوں انکی غذا کی تدبیر بلحاظ
ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنی چاہیے تاکہ قوت میں ضعف نہو جاے اور
اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجاوے تو اوسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ میں حمی نائبہ
کے واسطے لکہی گئی ویسی یہاں بہی کرنی چاہیے۔ دواے جید انکے واسطے قرص عشر ہے جسمیں دس دوائیں ہیں جسکا نسخہ
قرابادین میں مذکور ہوگا **ایضاً** یہ دوا بہت اچہی اور مجرب ہے گل سرخ ۶ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد
۴ درم مصطگی ۳ درم کہربا ۳ درم انیسون ۵ درم **ایضاً** قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہے غافث ۴ درم گل سرخ حب اطباشیر
۲۰ درم **ایضاً** غافث ۳ اوقیہ یعنی ساڑہے آٹہہ تولہ گل سرخ نصف رطل یعنی ۳ اوقیہ سنبل الطیب بہی اسی قدر

طباشیر ہے اور قیمولیو قولہ اقراصاً قرص ستین اوسکا نسخہ یہ ہے ستین ایسارون تخم کرفس انیسون مغز بادام مرکی شکاعی باد آورد عصارہ غافث مصطگی سنبل الطیب ہر ایک سی ۳ درم **علاج انقیالوس اور لیفوریا کا** ان دونون تپون کا علاج قریب بعلاج اون تپ کے ہے جسکا اوپر ہمنے ذکر کیا اور یہ دونون تپین طریق علاج مین قریب قریب ہین ۔ ضرور ہے کہ ابتداء علاج کی سکنجبین عسلی اور سکری سے کیجائے اور کبھی ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کے ساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے ابتدا اوسکے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزور مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کی خواہ انکے پانی کو پلاتے پلاتے غب اندو صبر تک پہونچتے ہین اور قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کے ساتھ اور بھی ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتے ہین ۔ ان دونون تپون مین معدہ کی رعایت پر توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہو جاے لوبیا اور سعوطی اور سعدیا اور فودینج کی پانی سے قے کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات کے نافع اجزا ان دونون تپون مین یہ ہین ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد تربد شکر ۔ بہت زیادہ نفع ان تپوان مین اون حقنون سے ہوتا ہے جو بالکل بجربت ہون کہ اونمین قرطم اور حنظل ریون دقیق اور سعدیا اور بابونہ اور خبہ ملک پتی گہگی کہ کردا اور اکلیل الملک اور مرزی اور شونیز پڑا ہو ۔ تدبیر لیفوریا کی زیادہ تیزی سے کرنی چاہیے بنسبت انقیالوس کے **علاج حمی غشیہ خلطیہ کا** اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے عمدہ تدبیر اسکی علاج مین یہ ہے کہ ابتدا منضج مادہ کا اوپر لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک کرین خصوصًا اگر طبیعت خود بخود جب اوس کے ذریعہ سے تنقیہ اوس مادہ کا ہوا ہو اور قریب کی رگونمین ہی کرنا چاہیے اور باقی مادہ جو دور کی رگونمین ہو اوسمین بالطبع تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے ۔ جالینوس نے ایسا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے بیمارون کی استفراغ مادہ سے عاجز ہو کے سوائے دلک کے جو اچھا قوی ہے اور کوئی تدبیر نہین کرسکتے اچھا طریقہ اوسکے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونون ہاتھون سے پنڈلیون تک شروع کرے اور پھر نیچے تک اوتریے اور دلک مین ہاتھ سخت اور کپڑا ایسی اختیار کرین کہ جلد کی چھیلنے والی ہون پنڈلیون کی مالش کے بعد دونون ہاتھون کا دلک اختیار کرین کہ مونڈہون تک مالش کیجاے حتے کہ جلد سرخ ہو جاے پھر پشت اور سینہ کی مالش کرین پھر پنڈلیون سے مالش آغاز کرین اور ترتیب اول کو ملحوظ رکھین جتنا زمانہ اس تدبیر کا تحمل کر سکے اوسکے نصف مقدار مین استعمال دلک کا رکھین نصف زمانہ مین اونکی نیند یعنی سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے ۔ حاصل یہ ہے کہ قانون اونکے علاج کا لطیف تدبیر ہے اور زیادہ تلخین کہ جس سے مادہ مین سختی آجاے نکرنی چاہیے ۔ ملطفات مین سے ماء العسل بہت عمدہ ہے خصوصًا تھوڑا سا زوفا یا تخم کرفس پکا کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین و جلاب وغیرہ بھی جائز ہے ۔ اگر اسہال بافراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر وہ بہت نقصان جلاب کے اسہال نہین کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل اور نافع ہے وہ بھی باقی رہتا ہے ۔ سکنجبین عسلی بھی انکو نفع کرتی ہے ۔ فصل گرما مین خواہ اگر عادت ٹھنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملا کر ہر دو انشمنی دینی چاہیے ۔ جاڑون مین ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پئین اور گرم پانی پر اکتفا کرین اشربہ حارہ کا پینا انکے واسطے ہر حال مین افضل ہے مگر بشرط ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے ۔ بہت مناسب انکی پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہے اور شربت اگر ابتداء مرض سے نفع کرتی ہے خصوصًا اگر تپ قوی نہو مگر ایسا کم ہوتا ہے کہ تپ غشیہ ہو خصوصًا مشائخ مین کہ ضرور قوی ہو ہے اور بعد ابتدا کے انگوری استعمال شراب کا ضرور ہے ۔ طبیب پر واجب ہے کہ ہمیشہ اس مرض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جس وقت دیکھے کہ نبض مین ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فورًا شراب پانی ملی ہوئی مین روٹی بہگو کر کہلا دینی چاہیے اگر ورم احشا کا مانع نہو اسلیے کہ ورم احشا بھی اور جگر کا ورم جیسا اس تپ مین پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی نہین رہتا اور نہ امید صحت کی ہوسکتی ہے میری مراد

یہ ہے کہ جس وقت ایسا تغیر یعنی ضعف اور سقوط کا نبض میں پیدا ہوا ور ورم احشا میں ہو اوس وقت کھانا روٹی کا کچھ مفید نہیں ہے ۔ ایسی تدبیر سے کھلانے کہ وہ لوگ ہر وقت غشی کے بھی محتاج ہوتے ہیں کہ بعد کھلانے کے دلکسہ بھی ضرور کرنا چاہیے ۔ رات کو جو غذا کھانا سو رہنے کو مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سوا اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل میں بھگو کر دینا چاہیے ۔ حمام ان لوگوں کو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا میں خوف سیلان اخلاط کا پیدا ہوتا ہے اور قلب اور دماغ کیطرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور اونمیں انجماد کے سدے پیدا کرتی ہے ۔ اگر اس مرض میں کسیقدر خلط صفراوی ہو اور قے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی ماحصل یہ ہے کہ قے کرانا اس تپ میں حاجت براری کی زیادہ لائق ہے علاج حمی غشیہ دقیہ رفیقہ کا بیمار کے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار میں بھگو کر یا میں سرد کرکے کھلائیں اور اگر خواہش اور بھوک ہو اسپر آب فواکہ قابضہ بھی دینی جائز ہیں ۔ اگر واسطے بحال لانے قوت کے تجویز کی کی (یعنے ناخورش جو چوزہ ماہی مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سماق ریحان سے بنائی جاتی ہے) اوسکی حاجت ہو اور خصوصاً اسمین دھنیا شریک کرکے اگر کھلائیں بہت نفع کرتی ہے تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی انکی تدبیر بعینہ اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکی ہے ویسی ہی کچھ فرق نہیں ہے

ربع دائرہ کا بیان اسکا نام طیطارطاوس ہے ۔ اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازمہ بہت کم ہوتی ہے ۔ اسباب ربع کے وہی ہیں جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور یہ سودا کو متعفن کردیتی ہیں اور اسکا حال جنہیں اوپر کے ابواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں ۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو مثل خون ہے اور یہ سوداے طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور پھر حراقی میں بھی ایک تو سوداے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودا ہی سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے ۔ بعض لوگوں نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سوداے طبعی سے پیدا نہیں ہوتی اسلیے کہ سوداے طبعی متعفن نہیں ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہیں ہے کہ سنا جاوے بلکہ جو رطوبت ہو اوسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جاوے گو استعداد عفن کی کسی میں کم ہے اور کسی میں زیادہ اکثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقۃ النوع جنکا مادہ مختلف ہو اونکے بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط میں عفونت آجاوے اور جب سوختہ ہو کر برباد ہو جائیں اور سودا پیدا ہو اور استفراغ اوسکا نہ بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جاوے اور سودا متعفن ہو جاوے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بسبب مرض طحال کے جسم کی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جب طحال سے جذب خلط سودا کا نہیں ہوتا تمام بدن میں منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور ہر گونہ ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہیں ہوتی ہے ۔ حمی ربع ایسی جسمیں سلامت مریض زیادہ متوقع ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نہوئی ہو اور نہ بعد حدوث ربع کے طحال میں ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قیاء خود ورم سوداوی انثیین کا سبب ہوتا ہے ۔ جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور جرب سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک مریض ربع رہے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اسلیے کہ خلط بلغمی اکثر اوسمیں ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے ۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ میں خطا نہو سال بھر سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور بیشتر بارہ برس تک بھی خواہ اوس سے کم و بیش رہتی ہے شیخ رحم کہتا ہے

علی گیلانی اس مقام پر مفاخرت کرتے ہین کہ مین نے ہزارون بیمارونکا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم مین انہین صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہے اگرچہ بہت ماہران فن کی اوسنے کی ہے اور خاندان اطبا ماہرین سے ہو یعنے مین بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کرچکا ہون متعدد بار کیا اسنے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو فعلن ہندوستانی یعنے روحانی دہنی ہوئی مربوع کے ہاتھ پر اجابت پر بیشتر اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت الگی اور دونون پانوئین بید انجیر کی پتی کو باندھتے ہے اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہا سیا پارہ روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنو مین بعض احباب نے بارہا امتحانًا چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائے اور شفا ہوئی اور معمول اور تجربہ اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور نافض غب وغیرہ مین بھی بارہا یہ تدبیر بہتری ہوئی ہے اور نہایت جلد ہی صحت حاصل ہوتی ہے کبھی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سے سال بہر اور چھ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے پس مین حمد الہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ یہ دوا خاص میرے واسطے اوسنے عطا کی تھی و حکم ترک الاول للآخر مثل حمی ربع جو طولانی ہوا خیر کو بہتر باستسقا ہوتی ہے یہی ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل مین تغلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا پڑتا ہے علامات متعلقہ حمی ربع پہلا تھوڑی سی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اوسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ آخر نوبت کے تھوڑی تھوڑی سردی کم ہوجاتی ہے جیسے بلغم کی تپ سردی کا بھی یہی حال ہے جب ربع مین دورہ ہوا اور کم ہوجاتا ہے تو گرمی زیادہ نہین ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی چونکہ بخار سوداوی مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر مقدار یہ بھڑکتی ہے یعنے دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے ہوتی لکڑی سوکھی کہ اوسمین اگرچہ آگ دیر مین اثر کرتی ہے مگر دیرپا بھی ہوتی ہے ربع کی حرارت تمام بدن مین نہین پھیلتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ لذع خواہ اسکے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہین اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے گویا ہڈیان ٹوٹی جاتی ہین اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہین مگر ایسا لرزہ نہین جیسا کہ بلغمی تپ مین ہوتا ہے اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سوداوی متعفن سے مظلم اوٹھا کرتا اوٹھتا ہے مگر یہ تاریکی بوقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلیے کہ رداءت مادہ کے بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی ابتدا مین ہوتی ہے ویسی باقی نہین رہتی علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہین از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور درد ہونا تلی مین ایضًا علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذا سے بارد یابس کا استعمال اور بدن کا تخفیف یعنے نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے اور گرم خشک مکان مین سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزین ہین دورہ اس تپ کا چوبیس ۲۴ گھنٹے کا ہوتا ہے یعنے وہ زمانہ جسمین تپ شروع ہو کر اوتر جاوے اور اڑتالیس گھنٹے زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا ۷۲ گھنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل خریف مین جو تپ ایکدن درمیان کرکر آتی ہو جاڑون مین وہی تپ ربع ہوجاتی ہے اکثر وہ حمیات

جنکا مادہ مختلف ہوتے ہین اوسلیے ایسے حمیات ربع پیدا ہوجاتے ہین کہ انتظام ہین اونکا خلل ہوتا ہے بسبب اوسکا اختلاف اخلاط باقیہ کے ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہ جاتے ہین پہر جسوقت ان اخلاط باقیہ کا استفراغ ہو یا لیتے خاکستر ہونی بہر حال واحد پہونچ جاتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے۔ جو ربع بلغم کے احتراق اور سوداء طبعی سے پیدا ہوتی ہے اوسکے دورے طولانی ہوتے ہین اور اکثر یہ ربع بعد سوا ظلمہ بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق دیر مین نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض مین کم ہوتی ہے۔ اکثر تو یہی ہے کہ یہ ربع بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور یہ ربع خون کے احتراق سے پیدا ہو اوس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہین کہ منہ مین حلاوت اور اشتہار طعام کم اور تشنگی زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہین اور اس ربع پر مقدم ہوتی ہے اور سحنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کا اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہین کہ انتقال حمی دموی کا ربع کیطرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہے۔ جو ربع احتراق صفرا سے ہوا کرتی ہین تو بعض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سوئی چبھا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور بعض اوقات پیاس مین التہاب یعنی تحرک پیدا ہوتی ہے سحنہ بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتی ہین اور کبھی بعد حمی صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوئی ہے۔ نبض اس ربع مین انکی بصلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اسلیے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کیطرف ایس شعور اس نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے نبض شیخ کی ابتداء سالی مین ہوتی ہے اور کیفیات مین نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی مین حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو نبض مین اختلاف زائد پیدا ہوجاتا ہے اسلیے کہ فضول مین غلاظت ہے اور تفاوت اس نبض کا ہر وقت فطرت کی بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض مین انبساط غیر مستوی اور انقباض جس مین سرعت زیادہ ہو بر خلاف غب کی پیدا ہوتا ہے نبض ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صفرا و تواتر مین مشابہ ہوتی ہے مگر بطی ہونے مین بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتداء نوبت مین اوسکا بطو زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف مین کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتداء نوبت کی عظیم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہین۔ بول ربع مین جمیع اوقات مین عدم نضج پر مشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہوجاتا ہے گو اوسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سوداء چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع مین نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتداء مین سپید بالکل بے سفیدی اور خام ہوتا ہے کہ اوسمین ہضم جید نہین ہوتا اور بعد ابتداء کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر تولد سوداء کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت بول سیاہ ہوجاتا ہے اور پسینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہان اگر سوداء صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سوداء دموی سے ہے یا سوداء بلغمی سے ہے یا سوداء صفراوی سے ہے یا سوداء سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹھہرے اوسکے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتداء مین لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کرین آیا خون مین غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداء دموی سے پیدا ہوئی ہے

کہ اوسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جاویگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور رداءت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت کی لیجاوے تو دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سوداکی ضد یعنے خون جو نکلتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی اطراف خارج سے ہو کر اچھے اخلاط کو بھی فاسد کردیتی ہے۔ ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام ربع میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوجاے نکرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے۔ اور استفراغ سہل بھی ایکدن بعد نوبت کے کرنا چاہیے۔ اور قوی اول مرض میں نکرنا چاہیے۔ استعمال مرطبات کا بھی جو دوائیں مزاج کو مائل برطوبت کریں واجب ہے اور اگر شربت و دوائیں مرخی بوجہ ضعف معدہ کے مناسب نہوں اونکی عوض اسی فایدہ کے حقنے استعمال کرنی چاہییں لیکن حقنے کی دوائیں قوی نہوں قوی دواؤں کا حقنہ بوقت منتہی کے البتہ جائز ہے اگر طبیب براہ تہور یعنے جرات جاہلانہ ابتدا میں سوداء کا اخراج کبھی مرتبہ قوی حقنوں سے کرکے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہوجاتی ہے بلکہ جو صواب تدبیر ایسا ہے کہ خطا کرنیکے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سوء تدبیری سے قیاسی دائمی نہ بنانا چاہیے۔ بروز نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقہ کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیے۔ ہر روز گوشت تیہو خواہ جوزہ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچویں دن سے فقط جوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے۔ سوا روز نوبت کے ہر روز گلقند گرم پانی میں بہتر کہ دو درہم پلانا چاہیے یا تین درہم گلقند دس درہم سکنجبین میں ملاکر استعمال کریں۔ اور یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اگر سودا صفراوی ہو ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال جو طبیعت میں اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً ہلیلہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دوا میں تھوڑا سا تربد شریک کریں اور اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا میں جسمیں کسیقدر بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ ماء الجبن میں جس قوت کی دوا ملاکر استعمال کریں اچھی طرح اوس قوت کو اوٹھا لیتا ہے اور بیشتر ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو انجام مرض اور ابتداے کار میں کافی ہوتا ہے۔ اور گلقند اور اوسکا صاف پانی جو خوب پکاکر نکالا جاے قائم مقام ماء الجبن کی ہے خصوصاً اگر معدہ میں ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح اگر خلط بارد ہو یعنے سوداے بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہے۔ اور قے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد طعام کے کھانا مناسب ہے بالتخصیص بروز نوبت کہ قبل از نوبت قے بالخصوص اگر سوداوی بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط ازالہ مرض ہی میں منحصر نہیں بلکہ یہ تدبیر وقت منتہی کے بھی نافع ہے واسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج میں ہمیشہ استفراغ فضول کا ایسی چیز سے کرایا جا جسمیں عفونت قوی ہو یا دوا خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ تقلیل غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور ایسی دوا کا استعمال کریں جو ضعف پیدا کرے اسلیے کہ اوس سے اگر ابتدا میں اسہال ہوگا سودا و صالح زیادہ نکلجاتی ہے۔ الغرض ابتدا میں تدبیر لطیف ہی کرنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا یہی اچھا [illegible] کہ اگر ضعف ہی میں خواہ [illegible] شروع ہو پہلے آب [illegible] ہمراہ سکنجبین کے واسطے کہ [illegible] میں [illegible] سے اخراج [illegible] اور فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلد تر زائل ہوجاتی ہے۔ استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا بروز نوبت اول کے دوسری نوبت میں تین یا چار [illegible] پیشتر کیا چاہیے۔ آگے جاڑوں میں [illegible] ہو تو [illegible] کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ قے اور اسہال اس فصل میں دشوار ہے۔ قے کا استعمال اسیطرح درست نہیں ہے [illegible] ضرور ہے کہ [illegible] غذائیں جو باسانی ہضم ہوسکیں اور کیموس [illegible] جیسے اس مرض میں کبھی موافق ہوتے ہیں اسلیے کہ [illegible] کی [illegible] اور رطوبت سودا [illegible]

کی یبوست کی ضد ہے اسلیے واجب ہے جسوقت مرض کا خوف تنقیح مین ہو ایسی چیزونکا استعمال کیا جاے اور وہ مقدار جسمین خوف تنقیح کی مضرت
کا نہین ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شیرینی کے جو حار رطب ہو دیجاے کہ اون چیزونکی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت مین کمی نکرے ایسی
چیزین وہی ہین جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو ہے مگر خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے خلط سوداوی بھی پیدا
ہوتی ہے اور تنقیح مین خامی بھی واقع ہوتی ہے ۔ سرد تر چیزین جو اس مرض مین موافق ہین جیسے کاسنی کاہو خرفہ لوبیہ شفتالو کبھی ایسی
چیزون سے اجتناب یا لوبیہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو مین ہے اور بعضی خربوزے مین نفخ یا بخوف اوراسیکی جہت سے
خون مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے مین ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اوس شے مین ایک ایسی ہی چیز ہے
جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو مین ہے الغرض سرد چیزونکے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ گرم غذا جسمین
گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جسوقت اسکی گرمی کی تعدیل کرلیجاے اور مادہ کی تنقیح مین اس غذا سے کچھ اعانت
نہ چاہی جاے اور سرد تر غذا ملائی جاے جیسے اسبغول کو کاسنی مین ملا کر کھلاتے ہین ۔ شروع تپ مین ایسی چیزونکا کھانا جسمین شیرینیت اور
تیزی اور تقطیع ہو کچھ مضر نہین بشرطیکہ حرارت کی بڑھ جانیکا خوف نہو اور آخر مرض مین چونکہ حرارت نرم ہوجاتی ہے ایسی چیزونکا استعمال ضروری ہے
۔ فرض یہ ہے کہ ابتدا سے انتہا تک نافع ہے منجملہ اون چیزون کے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی ہے تنہا خواہ شہد پانی مین سرکہ
قبل غذا کے اور حمام ایسا کہ جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برابر آوے اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام
کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا ۔ کل سوداوی تپون مین احتیاج ترطیب کی ہے بعد اوسکے تبرید اور تسخین محتاج الیہ
مین انحلال ہے اور مفتحات کیطرف اسواسطے حاجت ہے کہ انمین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف کے محتاج الیہ
مفتحات نہین ہین ۔ سدہ کی بھی حاجت ایسی مفتحات سے جو معتدل ہون اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو بسبب تقشف کی
حال کی ضرورت ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ اونمین سے کسی مین ورم یا سختی پیدا نہو جاے ۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنے
مین آب تربد خواہ تخم تربد کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملا کر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور
رائی وغیرہ بطور استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کھلانے کی بہت سا پانی پلا کر سکنجبین پلاتی ہین اور قے کراتے ہین
منجملہ اون چیزون کے جو بروز نوبت کھلا کے قے کراتے ہین تاکہ بشدت برد اور لرزہ اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد
کھلا کر سکنجبین عنصلی پلائین اور پیٹ بھر کے کھانا کھلائین پھر گرم پانی سے قے کرائین جب نوبت کا زمانہ گذر جاے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا
چاہیے اور صبح کو حمام کرانا چاہیے ۔ قے کرانے کے واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے
اگر چہ قے نہ آئے ۔ قبل از نوبت کے قے کرانا بہ جلد کی تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل ہی کر دیتا ہے
۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہو جاے کچھ کھانا نہ دین
اور نوبت کی دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر اوسے مین تنقیح آچکا ہو تو بسم معتدل حمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر
ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو خلط مین ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن
قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمین حمام نے رقت پیدا کردی ہے
علاوہ بران مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے ۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف

ایسی دواؤن سے جیسے تنقیہ خون کا ہوا اور انکے ساتھ عصی باد اور بسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی اونمین داخل ہو۔ یہ قسم ربع کی علاج کو جلد قبول کرتی ہے۔ اگر سودا صفراوی ہو تبرید اور ترطیب مین بذریعہ دوا اور غذا اسکے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانیمین ٹہلانا اور ایسے ہی پانی سے نہلانا واجب ہے اور تلئین طبیعت کی ایسی دوا سے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے ہوتی ہے جسمین تہوڑی سی بسفائج اور زبیب افتیمونی شربت ورد آب لبلاب الملتمس ملا ہو ابتدا مین کرنی چاہیئین اور اسہال بتدریج بعد بہت دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ کا سوداوی صفراوی مین بعد بہت دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس تلئین خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف اور تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مرہ خات اور ان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ نہ ہو کرنی چاہیے۔ زیادہ فاقہ کرانا اسکا بروز نوبت بہی اس بیمار کیواسطے مناسب نہین ہے اگرچہ بروز نوبت تہوڑی سی غذا سے افزہ پر کیون نہ اقتصار کیا جاے۔ تنقیہ کرنے والی دوائین جو اس قسم مین نافع ہین اونمین ایک جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون سنا سکنجبین جسمین بنفشہ بہی جوش دیا گیا ہو ان دواؤنسے جوشاندہ طیار کرکے پلاتین۔ کبہی ایسی بیمار کو طبیعت لینے ہونگ سے پانی مین گہولکر نہار منہ پلاتے ہین اگر متلی پیدا ہو تو قے کرین۔ اگر سودا بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور رازیانہ وغیرہ سے کرکے استعمال کرینگے اور اگر تلئین کی حاجت ہو اس دوا مین پہلے تہوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کرینگے اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزاء مسہلہ کے بڑہا دینگے اور سکنجبین بذریعہ جوشاندہ سے بچ اور اسکے ذریعہ سے قے کرائینگے خواہ مثل سکنجبین کے اور دوا سے تا اینکہ نضج شروع ہوجاے۔ اور معدہ کی صفائی اور تقویت بذریعہ دواؤن کے بہ نسبت سوداے صفراوی کے کرینگے یہان تک کہ خرپاے خشک اور انجیر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح اس معدہ کی اور ان مادہ سے بہتر ہے روغن قسط تک کرینگے کبہی قے کرانے مین سکنجبین کے ساتہ تہوڑی سی خربق سفید بہی ملالی جاتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید پیسکر مولی مین داخل کرکے پلاتے ہین خواہ رات کو خربق مولی مین رکہکر صبح کو خربق نکالکر مولی کہاتے ہین خواہ خربق کو مولی مین بحال خود چہوڑ کر استعمال کراتے ہین اگر خوف ضعف قوت کا نہو۔ اگر سوداوی سوداء طبیعی خالص اور خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا مین اگر طبیعت بستہ ہو آب لبلاب اور قند سے مناسب ہو اور یہ بہی اچہا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند سکری کا استعمال کیا جاے اور آخر مین اس تپ کے استفراغ ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمین ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب افضل ہو مرض مین نضج پیدا ہوا ہو اسوقت بہی فصد کا عمدہ موقع ہے اگر باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کہانا کہانے کے بعد سے خواہ بقوت یا بنرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضا وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ مادہ کا مشروب دواؤن سے اور قوی حقنون سے کرانا چاہیے۔ جو دوائین ایسے وقت قابل استعمال کے ہین وہ یہ ہین افتیمون بسفائج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ بنجنگشت شراب عسل اور کبہی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بہی حاجت ہوتی ہے اور کبہی ربع صفراوی مین سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہین اور اسی پر قناعت کرتے ہین بعد اس استفراغ کے مدرات کا استعمال کرتے ہین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی مین تریاق اور مثرودیطوس اور دوا حلتیت اور دوای کبریت پلاتے ہین اور مرچ سیاہ تنہا پانچین ہمراہ کے پلانی چاہیے اور دوا کا استعمال ہر روز درست نہین ہے بلکہ تین دن مین ایکدن دینی چاہیئین۔ اوائل مین اس تپ کا اور قبل استفراغ کے کچ ایسی دوائین کو دین کہ اونمین فاصلہ بعید ہوتے

کبھی کبھی استعمال کرین اسی طرح جیسے معجون فلافلی اور مثل اسکے تیز جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤن کے دینے مین قبل نضج کے جلدی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ مین دیے جائین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور سدہ اور قسم کے امراض پیدا کریگی خصوصاً جاڑون کی فصل مین اور آخر مین مرض کی اگر فصد واجب ہو مین اوسپر جسارت کرتا ہون — جالینوس کہتا ہے مین نے ایک خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ اونکو ابتداء نضج کے مسہل پلایا ہے اور اسکے بعد عصارہ افسنتین اور اسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے — مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہے اگر نضج ظاہر ہو رہا ہے اور مرض منتہی کو پہونچ جاے [illegible] ایک طور خاص سے ہتھیلی کو طلا کرتی ہین اور نان خورش کر اور رائی اور مرچ کی بھی اوسکو کھلانی چاہیے اور بو جہ کہ اوسمین قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر [illegible] کے دوا حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ مین تیزی نہو اور مادہ سوداوی صفراوی یا سوداوی بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک ۵ درم اسقولوقندریون لک مغسول راوند چینی ہر ایک ۱۰ درم تخم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۴ درم آب کرفس مین قرص بناکین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائین یہ دوا جو کثیرہ سے نافع ہے — جب نضج اچھی طرح سے مادہ مین آجاے اوسوقت مر ۲۷ درم سنبل الطیب تیرہ درم فطراسالیون ۱۵ درم انیسون ۱۵ درم عاقرقرحا اسطوخودوس اذخر پانچ پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ سکنجبین مین ڈالکر معجون بنائین مقدار شربت اس معجون کی ۲ درم — کبھی آخر مین اس تپ کے سبب مریض لاغر ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم ہوجاے اور کثرت حرارت مین تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جاے یہ دوا پلاتے ہین مثلاً بیخ بیروج ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلی کے — ازین قبیل یہ بھی دوا ہے فوتنج بستانی ۴ مثقال تخم انجکن ۲ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹی چھوٹی قرص بناکر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت اس دوا کی ایک درم — یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہوسکتا ہے زبیب بستانی یا نہری ثوم بری یعنی لہسن اور آس تازہ ہموزن پہلے پانی مین بھگوئین اوسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کرکے بقدر ایک اوقیہ کے پلائین ایضاً تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے ۵ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے ۲ درم نانخواہ ۳ درم شکاعی ۳ درم زبیب ۱۰ دانہ تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل پانی رہجاے تب پلائین — یہ بھی دوا اونکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل الطیب فودنج ہر ایک سے ۱ درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک ۷ درم حلتیت ۵ درم زنجبیل ۴ درم سلیخہ ۳ درم بقدر کفایت کے شہد ڈالکر معجون بنائین آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائین مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم ایضاً یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم اسقولوقندریون طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک راوند چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چھ چھ درم آب کرفس مین قرص بنائین ایضاً ربع بلغمی کے واسطے مر ۵ درم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ۴ درم جندبیدستر ۳ درم انیسون ۲۰ درم تخم کرفس کدو یعنی زیرہ رومی چار چار درم حماما پوست سلیخہ ہر ایک ۲½ درم سیساليوس انزروت خون معجون ہر ایک سے ½۱ درم — اگر لرزہ مین شدت ہو جاے شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تو بہت اس دوا کی جو دوائین اوپر مذکور ہو چکین ہین اونمین بسبب وقت کرنی چاہیے — تتمہ اوس نطول سے جسمین شبت و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کیسہ [illegible] چادر سے اوپر تا سخونت کو جمع کر دیتا ہے — بیان اول نسخہ جات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے

ہلیلہ کابلی ۶ درم افتیمون افسنتین ہر ایک ۵ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد ۴ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک ۲ درم اسکا جوشاندہ بناتین بنرمی اسہال کرتا ہے۔ یا کشمش ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک ۸ درم شاہترہ ۷ درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد ۲ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد ۵ درم ۵ رطل پانی مین جوش دین جب ایک رطل باقی رہجاوے استعمال کرین حسب شفیۃ اگر پانچ دن مین ایک ہفتہ
استعمال کیاجای نافع ہوگا اور مجرب ہے افتیمون تربد ہر ایک ۱۰ درم کرویا انیسون ہر ایک ۷ درم نانخواہ ۶ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد ۳ درم بسفائج ۶ درم غاریقون سپید ۸ درم نمک ہندی ۵ درم ایارج فیقرا ۱۱ درم پودینہ کے پانی مین گولی بناتین مقدار شربت ۱/۲ ۱ درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک ۸ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم ملح نفطی ۵ درم ایارج ہر ایک ۱ درم مقدار شربت ۱/۲ ۲ درم۔ اگر تپ کے ساتھ طحال مین درد ہو یہ دوا نفع کریگی اور بنرمی اسہال کریگی سقولوقندریون ۱۵ درم غاریقون ۱۲ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک ۸ درم شکاعی بادآورد کما فیطوس یعنی کگروندہ عصارہ غافث ہر ایک سے ۷ درم ثمرۃ الطرفا یعنی جھاؤ کا پہل بیخ کبر ہر ایک ۵ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم خواہ اس سے معجون بناتین یا گولی تیار کرین۔ **تغذیہ اصحاب ربع** کا اصوب یہی ہے کہ انکی تدبیر مین ہفتہ اول سے تین ہفتے تک کسیقدر تلطیف کیجاسے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح ہو کہ گوشت اور زہومات یعنی اون چیزون سے جنمین لسا پند اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جاسے اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کردے گی اور اونمین خفت پیدا کرے گی اور انکی مدت مرض مین کمی ہوجائیگی۔ بعد تین ہفتون کے البتہ قوت کے زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہ ہای مرغ اور تیہو وغیرہ کے کہلاتین۔ جب ایسی غذا تین ہفتہ تک بجای اور ہو اون تین ہفتون کے جسمین تدبیر لطیف ہوچکی ہے اب ۶ ہفتہ گذر جائین اور مرض مین نقصان پیدا ہو پہر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزین کہلانی چاہئین جو زیادہ قوی ہون مثلاً گوشت مرغ جوان اور بزیکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو۔ یہ بہی ضرور رہنا چاہیے کہ مربوع کی غذا مین شرط یہ ہے کہ اوسمین چند خصلتین جمع ہون۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نفخ کے جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ لطافت غلیظ کی ہو۔ تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ تنگی طبیعت کی ہورہی ہو یا روانی شکم پیدا کرے۔ چوتہے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو محمود اور صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمین حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکہ غذا دیجاتی ہے اور کتنے گہنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر بعد نوبت دیسکتے ہین اور یہ بہی اوپر بیان ہوچکا کہ تپ مین وقت نوبت خواہ قریب اوسوقت کے دیجاتی ہے اگر غلبہ ضعف کا خوف نہو۔ پہر یہی صواب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی مین آسکے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کیطرف سوای مادہ مرض کے نہوجاے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح مین مشغول رہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض مین نافع ہے **علاج ربع لازمہ** کا حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ اوسمین نہین ہوتی۔ اونمین سے یہ بہی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ مین اگر ادویہ مسہلہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیے کہ تپ لازم ہے اسیواسطے واجب ہے کہ اسکے علاج مین سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور بارالاصول جسکا مزاج معتدل ہو اور افشردہ سرد خوشبو سے شیرین کیے جائین۔ از جملہ خصائص یہی ہے کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہے اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے۔ از انجملہ یہی ہے کہ اسمین اجازت

گزشتہ کی نسبت ربع مفترہ سے کمتر ہے۔ حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوادہی کہتے ہین یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی سوداویت مین ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سودای بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین۔ سدس اور سبع اور انکے علاوہ تسع وغیرہ انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل انکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی تپ ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہوا اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور پوشیدہ ہوگی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط مین لکھا ہے کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر جو کھانے اور پینے کی امور مین واقع ہو ٹھہریگی اسطرح پر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور اوسی طور پر چند بار کرتا رہے اولا تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹھہراے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر ہے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہوا اور یہ تپ پیدا ہوا اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو پھر آیندہ تپ اس قسم کی عارض نہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات اونہین تدبیرات کی ہین کچھ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسی حمیات کو امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی رعایت کیجاے تاکہ غلط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاے جو مستلزم دورہ حمیات کے ہوتے ہین۔ علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہے اور گویا اوسکی راے مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اوسکا سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلا سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بتحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوا۔ اور پھر چونکہ محال نہ تھا ایسے حمیات کا تولد متعذر ہونا جو مادہ کی [illegible] بدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہے تاکہ احتیاج اوس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے شیخ کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین چوتھے دن ہوتا ہے اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجوہ کو ترک کرکے تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی نظیر موجود اوس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے متن وہ باتین جو بقراط نے ان حمیات کے بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہین ہوتی۔ اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور یہی قتال ہوتی ہے۔ یہ بھی بقراط نے ذکر کیا ہے کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہے اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سل کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی تپ نہین دیکھی۔ شیخ بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جو اردء حمیات کہتا ہے اوسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اوسکی مراد دق ہے یعنے لازم کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع قضیہ مہملہ کی ہے کہ اس الف لام سے استغراق اور عموم نہین مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہوگا گویا بقراط نے اس طرح پر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جو اردء حمیات ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہے یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طول ہو جاتا ہے اور اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر استحالہ

ان تینونکا اعضای رئیسہ تک ہوتا ہے اور منجر بدق ہوجاتی ہین اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہے کہ اخیر مین ایک اسلوب پر ٹھہر جاتی ہین اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہوا اسکو ہمنے ربع کی بحث مین بیان بھی کردیا مگر ان حمیات کا ربع کیطرف منتقل ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبات مین کثرت ہو لیکن اگر ذوبان زیادہ ہوجاے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس منتہا کو ہوچکے ہون اور ردایت اخلاط کی قدر سے جسمین غلظت نہو باقی رہجاے اوسوقت ربع کا ہونا ضرور نہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی ربع سے زیادہ لمبی اور دیر مین نہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کیطرف انتقال کرنا چاہیے تھا اوس سے خمس پیدا ہوجائیگی اور ایسے ہی وقت مین لائق حال بدن کی یہ ہے کہ اوسمین استعداد ایسی اشتعال کی ہوجاے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہہ حمی خمس کے قبل از دق ہونیکی بیان ہوئی ۔ پھر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچھ دورون مین ہے کہ اواخر دق مین اخلاط موجودہ بدن مین تھوڑی زیادہ مین عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کریگی حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف و لاغر ہوچکا ہے اب اس تپ عفنہ کے پیدا ہونے سے ردائت اور زیادہ بڑہیگی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ احتراق اوس خلط مین بھی پیدا ہوگیا جس مین سے مقدار قلیل باقی تھی اور اسی جہت سے حرافت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہی ایک وجہہ اس کی زیادتی ردائت کی ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہونی اور دو چند ہونے کی سبب ہوگی ۔ ضرور نہین ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی نا یا کسی بلد مین نہو تو اون امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جاے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہین کہ اگر حمی خمس کا وجود مانا جاے تو اوسکے واسطے ایک پانچوان مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کی تجویز کیا جاے اسلیے کہ اخلاط سوداوی کا دورہ جو ربع مین ہوتا ہے اوسکی یہ وجہ نہین ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اوسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے نسبت قلت اور غلظ کے اسکے زمانہ مین اتنی مدت کھینچی ہے اور کبھی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض ابدان مین سوداوی خلط بہ نسبت مقدار بدن [illegible] سے کم ہوکر اوسمین عفونت پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین دن عارض ہو ۔ کسی معترض کو یہ منصب نہین ہے کہ ہمارے اصول خاص پر یہ احتمال پیدا کرکے باطل کرے اور کبھی کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اوسمین کمی اور غلظت زیادہ ہو اوسکی جہت سے ایک اور نوبت سوا خمس کو پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہون ۔ اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے مگر کوئی مدعی ایسا ہے جو اپنے دعوی کی نقیض سے براہ تجویز لازم نہو مگر یہ تجویز اور فرض محض اوس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نگیا ہو اور سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اوسکا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی مین نہین ہوسکتی اور نہ یہ تجویز برابر اوس تجویز کے ہوسکتی ہے جسکا مشاہدہ مثل بقراط یا فن نے کیا ہے ۔ مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اوسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ خود مین نے چند بار کیا ہے اور اوسکے معالجہ مین مجھے باضطرار اسبات کا قائل ہونا نہین پڑا کہ اس تپ کا مادہ سودا کے سوای اور خلط بھی ہے

علاج اصناف ان حمیات کا حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور ان کے علاج مین حاجت فاتحہ اور تلطیف تدبیر کی زیادہ ہے ۔ اور غذا ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہوجاے اور نضج پاے بھی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہے کہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونون مین عناد ہے اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونون کا اجتماع ہوجاے ۔ چونکہ حمیات ایسی نہین ہین کہ انکی جہت سے قوت مین زیادہ ضعف پیدا ہو اسلیے ہم بالفعل تلطیف تدبیر کرتے ہین اور ایک مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذاے

جید الکیموس ہو اور سریع الہضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی نکرے اور نہ مادہ میں زیادتی پیدا کرے ۔ جب نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ خربق اور تخم ترب جسمیں خربق داخل ہو اور جو ناقی اور شبیہ ہو سے کہ یہ بہت سے قے کرائین اور استفراغ مسہول میں ایارج کا استعمال کرین اور اسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے ۔ بروقت اس استفراغ کے خربق بذریعہ ادویہ کے حمام گرم میں نفع کرتی ہے مگر ایسے حمام کا استعمال نکیا جاے نہ اور مرطبات کا استعمال ہو حمی دق کا علاج اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضا بدنی میں تین قسم کی رطوبتیں ہیں اونمیں سے بعض رطوبتیں ایسی ہیں جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہیں اور اخلاط انہیں کا نام ہے ۔ ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہیں جو رگوں میں مخزون رہتی ہیں ۔ انہیں سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضا اصلیہ میں پراگندہ ہے مثل شبنم کے اور یہ دونوں قسمیں یعنی جو عروق میں مخزون ہے اور جو اعضا میں پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے تپ عفونت کا مادہ ہے جیسے ابتدا میں حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر بدن میں حاصل ہوتی ہے صرف نہیں ہو جاتی بلکہ اوسمیں سے ایک حصہ تغذیہ اعضا میں صرف کرنیکے واسطے باقی رہتا ہے ۔ ۲ بعض رطوبتیں ایسی ہیں جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے وہ رطوبتیں ہیں جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہیں یعنے اوس مقام تک پہنچ جاتے ہیں اور اوس عضو کے سطح پہنچ جاتے ہیں جسکی جز متحلل کا بدل ہونگی اور اوسکی قائم مقام ہونگی اور یہ رطوبات اوس عضو میں باقی پیدا کرے اوسکے مشابہ ہونگے اگر زمانہ انکے سیلان کا قریب ہو اور ابھی بستہ نہیں ہوتیں ۳ اونمیں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جنکے ذریعہ سے اعضا متشابہ الاجزاء اول خلقت سے اپنے اجزا میں اتصال بہم پہنچاتے ہیں اگر یہ رطوبت باقی نرہی تو اون اجزا میں تفرق ہو جاکر اور تفتت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور تیز ہونا یعنے خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جاے مثال رطوبت اول کی یعنے اوس رطوبت کی جو مثل شبنم کے ہے پہلی سے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ میں بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر میں شراح قانون اختلاف کرتے ہیں شیخ نے لحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کرکے ترجمہ کیا ہے مثال رطوبت ثانی کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو ۔ اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا بتی کے آپسمیں متصل ہیں جس سے بتی بنائی گئی ہے ۔ جسوقت اعضاء اصلی میں حمی پیدا ہوتی ہے خصوصاً قلب میں یہ اشتعال اولی پیدا ہو اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات میں اسکا بیان ہو چکا ہے حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہیں کہتی بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہیں ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے یہ اشتعال اولی جو قلب میں پیدا ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کے تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو مترجم نفس ہو کیا جاتا ہے اور زبان یونانی میں اسکو افطیقوس کہتے ہیں اسلیے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہیں ہے ۔ جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کر چکے دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کو فنا کرنے میں مشغول ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلاکر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی میں فاؤسیس کہتے ہیں اسی سبب سے واسطے استعداد ہوتا ہے اور قرن زمانے اسکی ابتدا اور وسط اور

انتہا کے پیدا ہوتے ہیں پس جو شخص انتہائے ذبول کو پہونچ جاوے جان بر نہیں ہوتا اور اکثر اس زمانہ میں قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے مگر مشیت الٰہی غالب ہے خصوصاً جبکہ اس درجہ کو پہونچے کہ اوسکا گوشت باریک اور کم ہو جاوے کیونکہ سبب دوسری رطوبت فنا ہو چکی ہے اور سبب تیسری قسم کی رطوبت میں اشتعال پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا میں اتصال پیدا کرتی ہے جلا دیتی ہے تیسرا درجہ دق کا ہے اور اسکو مفتت اور مشفت کہتے ہیں اور یونانی میں تخبیس اسکا نام ہے۔ دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہیں ہوتی اور نہ نوبت کا اوقات مقرر ہیں۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اون رطوبات سے ہے جنکی خشکی کا زمانہ قریب ہے اور اوسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ کے متعلق ہے یا اعضاء اصلی جو سخت ہوتے ہیں مثل ہڈی اور پٹھے کے اوس سے متعلق ہے اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جائیں کہ تعلق دق اس طرح سے ہے کہ فنا اوس رطوبت کو کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنی عضو خاص میں موجود ہے یہ ہماری تفسیر اور اس قول میں کچھ فرق نہ ہوگا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اون رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی خشکی کا زمانہ قریب ہے اوسوقت یہ قول صحیح نہ ہوگا یعنی بدون فنا رطوبت اول جو مثل شبنم کے ہے اس رطوبت قریب الانجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے۔ کبھی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور اور یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دق ابتداءً عارض ہو اسواسطے کہ اعضاء اصلیہ میں پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح میں اس سے پہلے اشتعال نہو مگر بسبب عادت کبھی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح میں سخونت عارض ہو پھر اوسکے سبب دنوں بعد اعضاء اصلی میں سخونت پیدا ہوتی ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضاء اصلی تک پہونچے۔ ایک ہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہے اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا دق پیدا ہوگی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبھی اوس میں گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمیں دہوان اوٹھتا ہے اور کبھی لکڑی میں آگ بھڑک جاتی ہے۔ کبھی عفونت اور کبھی ورم اکثر دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اسلیے کہ حمی عفونت میں شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت لطیف غذا کی اوسمیں حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی ممانعت ہوتی ہے اور مبردات جانب قلب کی طلا اور غذا وسے کم کیجاتی ہے خصوصاً اون اعضا کی بیماریوں میں جو کہ دل کے قریب ہیں جیسے۔ اکثر اضطرار اطبا کو یہ ہوتا ہے جب ضعف قوت میں بعض اوقات غشی کے ہوتا ہے تو شراب اور ماء اللحم پلانے اور دواء المسک وغیرہ کھلانے کی اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار میں دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ چھپا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر میں یعنی دوسرے درجہ میں شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ یعنی درجہ سوم ذبول میں یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی پھر تیسرے درجہ کا کیا ذکر۔ علامات دق۔ دق کے نبض دقیق صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے بلکہ مس دق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا میں جب ہاتھ بدن پر رکھا جاوے تو حرارت محسوس سے کمتر گرمی محسوس ہوتی خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط میں مشتعل ہو اوسکی بہ نسبت مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا رہتا ہے تو ہوتی ہے بعد لذع اور سوزش ہوتی ہے اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ میں جہاں جو عروق اور شرائین میں حرارت کا اثر اون بیماروں کی حرارت متشابہ اور یکساں ہر وقت رہتی ہے لیکن جس وقت معدہ میں وارد ہو حرارت میں ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اسلیے خوف سے بعض جہال اطبا مدقوق کو غذا سے منع کرتے ہیں اور بہت جلد بیماروں کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ دق کی حرارت بڑھنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑھ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی جوش کرنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنی شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونی کی

حالات قویہ مین سے ہے۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً لثقہ مین یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہین ہے کہ یہ بھڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے۔ دق مین یہ بھڑک ایسی نہین ہے جو اور حمیات مین بعد تضاغط کے پیدا ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے پیشتر استعمال دق مین ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اسیوقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہے اوس پر آگاہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکا خوگر ہو جاتا ہے اور گویا عضو کا مزاج اصلی ویسی ہو جاتا ہے۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگر ہی ہو جاوے اوسکا کیا حال ہے مگر اوس مریض کو فقط بروقت کہانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے۔ حمی یوم کا منتقل ہونا طرف دق کے اوسکی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اگر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کر جاوے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پہر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے۔ دق کا مرکب ہونا اور حمیات کی ساتھ اوسکی علامت یہ ہے کہ جب تپ اوتر جاوے اوسکے بعد حرارت یا البتہ بعد آخر انحطاط کے باقی رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے۔ اور براز اور بول مین دہنیت پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ نبض مین وقت ابتدا نوبت کے تضاغط واقع ہو جیسا کہ معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیے کہ تضاغط حمی دق مین نہین ہوتا۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہوکر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبد کا بھی فاسد ہو جاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور ہونٹ پر بھی پیدا ہوتا ہے۔ **علامات ذبول کے** جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑہ جاتا ہے خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام ہوں جو متحلل نہوں مین اوسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بھی بڑہ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین۔ اگر بسبب پینے شراب حار کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بدلی ذنب الفار کی مثل ہو جاوے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی اور جہاگ جہاگ سے پیدا ہونگے اور آنکہ اندر کو بیٹہنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکہین بالکل بیٹہ جاینگی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے بیچ اونچے ہو جاوینگے خصوصاً چہرہ کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جاینگی اور دونون کنپٹیان بیٹہ جاینگی اور کہال پیشانی کی کہنچ جاوے گی پر رونق جلد کی باقی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر خشک کیا ہے پلکون پر ایسا بوجہ ہو جائیگا کہ وہ دیکہنے مین آنکہ ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بہری ہوئی اور بند رہے گی حال آنکہ نیند نہ آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہو جائیگی اور بال جہڑ جاوینگے کنپٹیان بہت بیٹہین گے پیٹ ایسا دبلا ہوگا کہ پیٹہ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد کھچکر دونون جلد ملجاوینگی اور اوسکے ساتہ سینہ کی بھی جلد کہنچ جائیگی پہر جسوقت ناخن ٹیڑہے ہوکر مثل قوس کے ہو جاینگے مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو غضروف پہیلنے لگتے ہین پہر اوسکے اچہے ہونے کی امید نہین ہے۔ **علاج دق کا** تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کے دور ہونے سے کبہی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدے کے مفید ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب

تخفیف کا بھی ہے اور تخفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوس معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہو جو خالی از یبوست ہو اوس دوا کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز بھی دینی چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب پس واجب ہے کہ اوسکے بھی ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو وہ بھی دینی چاہئین۔ اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہے۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال مفہوم ہے کے یقیناً ہو تو اوس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح پر کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان یعنے کینگڑے کی کھلائی اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند کرتا ہو اور یا کہ وہ نہ پاتا ہو یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسپغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کے نہو تدبیر بارد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی ترکاریونکا بھی استعمال کرانا چاہیے۔ قرص کافور بھی استعمال مناسب ہے اور ضماد بارد اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جائین اور ہوا اور مکان کی تبرید یعنی کہ جاڑون مین بھی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف کے متحمل ہو اور سردی کا نہو تو ایک چادر اوڑھا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید مدقوق کیواسطے بہت افضل ہے۔ صندل مین رنگے ہوے کپڑے خواہ کافور مین اوسکو پہنانے چاہئین لخلخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہو اور قوا اگر سرد اور شاہسفرم یعنے تلسی جسپر گلاب چھڑکا ہو استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام سے کرنا چاہیے کہ بوقت برابد ہونے عرق کے حمام مین بیٹھین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اون اعضا پر جو قریب اعضاء تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صدر کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے۔ واجب ہے کہ میل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کر رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے اور بھوک اور پیاس سے بچانا چاہیے۔ ضماد سرد جس کا استعمال مدقوق کیواسطے مناسب ہے اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہی منتقل سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اوسکا سرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ اوسمین اجزا قابضہ شریک نہون اسلیے کہ قبض جس طرح تخفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کی مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک باقی رہے کہ اوسمین گرمی آجاے اور اوس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہو۔ ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو اسلیے کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا ڈر نہین کہ عضو مین ضعف آجاے یا اگر قریب اعضاء تنفس کے ہوگا ڈر نہین کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا کرکے باسانی برابد نفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذا ہی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مرطبات پینے ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنے سونگہنے کی چیزین اور سونا اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ادویہ مبردہ کا بیان ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونپر غذائیت غالب ہو جیسے آب جو مین سرطان اگر پختہ کرین بحیثیت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ اوکھاڑ ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک شیرین اور خاکستر سے اونکو خوب دھونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

ہو جاتین اور زہومت یعنے بو ہی ناخوش خواہ تخم وغیرہ جو کچھ ہو سب دفع ہو جاوے بعد ازان آب شعیر مین پکانا چاہیے خواہ مادہ گاو کے دودہ کی چہاچہ مین یعنے پتلی دہی مین خواہ عصارہ بقولات مشہور کے جو اوپر اور حمیات کے بیان مین مذکور ہو چکے خواہ لعاب اسپغول کہ یہ بھی مرطب ہے۔ سرکہ مین تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اسلیے اسکا استعمال دونون فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لعابیہ ملا کر پلانا چاہیے۔ گدہی کا دودہ گمان غالب ہے کہ باوجود ترطیب کے تبرید بھی پیدا کرے تا اینکہ ایک گروہ اطبا نے مادہ گاو کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودہ موافق ہوگا کہ سوای تپ دق کے کوئی اور تپ خلطی مین مبتلا نہو اور نہ کوئی ایسا مادہ یا اخلاط اوسکے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو۔ پہر اگر دودہ پلانے کی رای مسلم ہو تو اوسکو پہٹ جانے اور معدہ مین دہی بن جانے کا بچاو ضرور کرنا چاہیے نمک کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے۔ اگر دودہ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو بہتر ہی اوسکا اسہال کرا دینا چاہیے اور اجرا اوسکا ہے اگر خوف زیادہ ہونے عفونت کا ہو چند روز تک ٹہر جانا مناسب ہے۔ اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آب خیار کا بھی استعمال جاری رہے بعد ازان پہر از سر نو وہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تہا اور اب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے جو دوائین تبرید محض کرتی ہین اور اونمین ترطیب مطلق نہین ہے جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر علاوہ اوسکے یہ قرص بھی بکار آمد ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۲ درم تخم خرفہ تخم خیارین تخم کدو کہربا ہر واحد ۳ درم ان اجزا سے قرص طیار ہوں مقدار شربت دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضاً قرص باردل یا بزنگ نسخہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ۳ درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد ۳ درم خشخاش ۵ درم گل سرخ تخم کدو تخم خیارین تخم خرفہ ہر واحد ۲ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد ۲ درم رب السوس ۱ درم لعاب بہدانہ مین گوندہ کر قرص طیار کرین۔ مرطبات اور طلا اور غذاوات مبردہ اور نشوقات اور سعوطات مبردہ اور بیان کتاب ثالث مین ہو چکا ہے سب سے بہتر دہن مروخات یہ ہین روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ [illegible] بچہاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہئین کہ بچہے ہوئے ہون اور پاؤن اونپر ٹہر نہ سکے جیسے کسی چیز سے بنائی جائین کہ جسمین گلاب خواہ کتان یعنے ایسی چیز کی ہو جیسے طبرستان مین بنائی جاتی ہین اور اوسکو اندر بچہانے سردی کے لیئے کتان علاج پہنچ جہنے ہوئے سرد ہو جائین اور ہر روز بدل جایا کرین خواہ بچہاون چمڑے کے ہون کہ اونکے اندر پانی بہرا ہے جیسے مشکیزہ اور رنگ پال وغیرہ کہ اونکی وضع ایسی ہو کہ پانی پہیلا ہے اور کچا نہو سکے جیسے لحاف وغیرہ مین اسطرح [illegible] پانی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور جہونکی ہوا ترجیح ہونے کے سرد و تر درختون کے نیچے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی اور پہول بہی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور پتلی پتلی ڈالین انگور کی اور مثل اوسکے بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے مزاج مین ترطیب پیدا ہو جن دواؤن سے ترطیب اور تبرید دونون پیدا ہوتی ہین اونکا بیان آداب ہو چکا اب طریقہ استعمال دودہ اور چہاچہ جسکا مکہن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر مین کلام باقی ہے۔ دودہ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور سبب معدہ مین اوپر بیان ہو چکا اور سبے قانون کلی سمجہکر اوسی پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودہ بعد عورت کے دودہ کے مقابلہ گدہی کے دودہ کا نہین کر سکتا ہے اور اوسکے بعد دودہ بکری کا ہے لیکن اوسکی چرنی کے واسطے سرد و تر گہاس اور ترکاری بھی اپنے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جاتیں ویسی ہی تازہ اور تر کھائی جاتیں۔ یہ سب قسمیں دودہ کی خصوصاً شیر مادہ خر دق کو زائل کر دیتی ہیں اور دودہ پر اور کوئی چیز مقدم نہیں کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود خواہ عفونت منوقہ بہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال میں دودہ کے ابتدای دق سے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے۔ اور عورتوں کا دودہ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اسیطرح پلانا چاہیے اور چھاچھ پلانی کا طریقہ بھی دودہ کے پلانے کے قریب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دس درہم سے شروع کرکے تیس درہم خواہ اوس سے زیادہ تک بڑھائیں اگر قوت ہضم کی ہو۔ اور قرص طباشیر سرد بہت حاصل ہوتی ہے اونکا بھی دودہ خواہ چھاچھ میں شریک کر دینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی اور درہم کا مذکور ہے خواہ ۴۰ درہم کا انتہای وزن لکھا ہے اوس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت مریض میں باقی ہو اور ہضم بھی ہو سکے۔ اور آبزن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوسمیں زیادہ گرمی نہو اور باینہمہ اوسمیں اثر قبول اور حسنائیں بارد رطب کا ہو اور اوسکے استعمال سے بدن میں خواہ سری ہی نہ آنے پائے چہ جائیکہ پسینا برآمد ہونے کی نوبت آسکے اور نہ آبزن سے بخار گرم اوٹھا اور اگر آبزن ٹھنڈا کرنے کا کوئی مانع نہو تو اوسپر گرم کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے۔ اور ابتدای دق میں فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی سردی مدقوق کے مزاج میں پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن میں زیادہ ہو ابتدا دق میں بھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت میں نہ پڑ جاے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جاے تب بھی بہ نسبت دق کے موت اوسمیں دیر میں آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کریں کہ انجام میں اوسکو دق شیخوخت عارض ہو۔ آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر میں ہے کہ کسیقدر گرم آبزن سے ابتدا کریں اور رفتہ رفتہ اتنا بارد آبزن کریں جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہو جاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف اور الم اوسیوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو۔ **ایضاً** چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہو جاتا ہے۔ اگر تمام دن میں تین مرتبہ آبزن کیا جای بہتر ہو وے۔ استعمال آبزن کا بآسانی کرنا چاہیے تاکہ قوت ساقط نہو جاے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودہ دینے کے بعد پہلے آبزن کریں اور پھر آب جو وغیرہ پلائیں بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کریں تاکہ غذا تمام بدن میں پہیل جای یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کریں مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً اگر روغن بنفشہ روغن کدو میں بنایا جاے اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کریں جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اوسکے مالش تیل کی کریں یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کریں اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال کریں تب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی میں داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہیں ہے۔ اس تدبیر کا بہتر وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آبزن کرنے کے دفعۃً آب سرد میں غوطہ لگائیں علاج کی سادہ یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمیں شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعت بھی اوسمیں کم ہے۔ جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ معمولی پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی گرمی شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ میں ہوتی ہے۔ اگر خالص دودہ کا دوبہا اوسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملاکر دودہ میں اگر

ضعیف ہو مقدم کرکے بعد اوسکے استعمال آب زن کا کیا جاسے یہ بہی بہتر ہے اسلیے کہ دودہ دہنا بدن پر ترطیب زیادہ پیدا کرتا ہے دودہ عمدہ وہ ہوتا
دوہنی کے بعد بہہ رہین وہی تینون دودہ مین جو اوپر لکہی گئی ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جاتین ۔ مناسب یہ ہے کہ سر و تیلون کی مالش بعد کل اجزا
اور مفاصل پر کرکے منافذ اوسی طرح پر سوبا کرین ۔ حمام مین اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہین دیجاسکتی ہے لیکن اگر اتنی
گرمی نہو کہ پسینا آجاسے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن مین پیدا کرے اور ٹہنڈہی سانس کو گرم سانس کیطرف بدل نہ دے اوس حمام مین جانا کچہ مضر
نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی تو اوسکا گرم ہو اور ہوا اوسکی گرم نہو اور پانی کی گرمی بہی اتنی ہو کہ وہ شیر گرم اور مسامات مین نفوذ کر جسے باعث
ایذا نہ دے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن مین کوئی مادہ ایسا نہو جو آمادہ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہ ہوا ہو تو ایسے
بہی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہے کہ غذائے ہضم شدہ کا بدن مین پہیلنے کا وقت ہو ۔ اور پہر حمام مین جاکر زیادہ ٹہرنا
بچانا چاہیے بلکہ جلد اوس سے نکل آئے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز مرطب کرنے والی پتلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کہانے
جو اوسکو ضرر نکرے جیسے وہ چیزین کہ جو اور دودہ سے بنائین جاتی ہین ۔ اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ دہی
توڑ خواہ گدہی کے دودہ پینے سے کرے ۔ ان بیمارونکا حمام مین داخل کرنا اور پہر حمام سے اونکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ اونکو آنے جانے
کیطرح کی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہمنے چند مقامات مین بیان کردیا ہے اور کچہ دوبارہ یہان بہی بیان کرتے ہین ۔
واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری وار سواری پر بٹہائین جسمین بچہونے نرم بچہے ہون اور سینہ نکال لیجائین تا انکہ سامنے بیت او
حمام کے پہونچین اوسکے بعد ایسا بچہونا جو نرم ہو اوسپر اوتارلین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہون بیت اول خواہ بیت اوسط مین
اوسکے کپڑے اوتارلین مگر خیال رہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہون اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹہرائین جو
زمانہ عماری سے اوتارنے مین نرم بچہونے تک درکار ہے اور اوسکے بعد چند لنفس لے وہ ٹہرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اوتارنے مین درکار
ہے بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بہی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹہرائین جتنی دیر
مین آب زن کا تحمل کرسکتا ہے یہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہے ۔ مگر مجہکو پسند یہ ہے کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جاسے
اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدید سے کم خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ہے ایک رومال اوسکے بدن پر رکہین یا ایسا کپڑا کہ
دو تکرے ہون بدن پر اوڑہا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پہر عماری مین سوار کرین اور پسینہ کو رومال وغیرہ سے پونچہین پہر روغن بنفشہ وغیرہ کی
مالش کرکے غذا دین تغذیہ اصحاب دق کا غذا اون لوگونکو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بہرکے نہ کہلانا چاہیے عمدہ
غذا آب جو خواہ جو یا گیہون کی روٹی جو بہر دیا نہین بہگوئی ہوئی ہون یا دودہ جو اوپر مذکور ہوچکا بشرطیکہ مانع مذکور موجود نہو اور چہاچہ کا ہی
کی اوسمین غذائیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے بہی غذا ہوسکتی ہے اور فواکہ مین تربوز بہی مناسب ہے ۔ اگر توجہ اور غریبہ
طبیعت کی پوری دریافت ہو پہر کہلانا انجیر کا کچہ مضر نہین ہے مگر اسمین تامل الین ۔ اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیربا جو گوشت
سے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کرین کہ پکتے وقت اوسمین ڈالدین اور شوربا درّاج اور تیہو کے گوشت کا بنا
۔ اور کبہی شراب رقیق پلانے کی بہی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو ۔ اور کبہی مصوصات یعنے شوربا سے ترش جو گوشت
دراج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہاے مرغ سے پختہ کرین جو عناب ملا کر اور پہلا ہم ترش یعنے گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جاسے خواہ فرلیس یعنی
گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بہی ہے ایسے وقت اور کبہی بدون استعمال ماء اللحم کی شراب غذائیہ کے

ہمراہ چارہ نہین ہے تا اگر غذا کہ سرد مزاج اور تر ہونی چاہئین خواہ زردی بیضہ نیم برشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جاے اور غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو فروج کی پہلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اس طرح بنائین کہ اوسکی پہلیون کو قدرے نمک سے دہو صاف کرکے ہموزن اوسکے آب سیب ملائین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے شیر گرم پلائین۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہے مگر اسلئے کہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہے جو شراسیف کے نیچے کسی جگہہ ہو۔ خواہ بدنین کیموسات ردی عفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج تنضیج کی ہین اور آب سرد مانع تنضیج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات تنضیج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات تنضیج کے خوف استعمال مین آب سرد کم ہو اسی طرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہوا ہو اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض ضعف قوت کے اور قوت کی مرخی اور سست کرنیوالی امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کو لاغر کرنیوالی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوسوقت ضعف شدید قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا دور زمانہ ضعف مین ہوا ہو اوسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم ذبول و خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اسکا نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت شدید اور کثرت ہو اگر پیا جاوے وہ بھی کبھی اسکو پیدا کرتا ہے اور انکا اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہے اور بیشتر موت انکی بسبب بیجا استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ اگر دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے۔ **تدارک اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین** منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی از انجملہ اسہال بھی ہے جسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو مین تھیتا ہوا ہو پلانا چاہیے خواہ گوند یا مسور نیم برشتہ جسکا طبخ مکرر ہو کہلانا چاہیے خواہ دودہ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رائبی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۴ درم طباشیر کہربا ہر واحد ۳ درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک ۲ درم آب بہی مین قرص بنائین اور امرود کا پانی نچوڑ کر جسکا ۴ درم اسکے ساتھ مین اور سوتے وقت اسپغول بھنا ہوا کھانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے۔ اگر اسہال منجر بہ سحج یعنی خراش امعا ہو جاوے تو جو نسخے اول کتاب ثالث مین مذکور ہوے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے

دق شیخوخت عادت طبیبون کی جاری ہے کہ ابتدا جمیع دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتاد پر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنی یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاے اور شیب ہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہے اسواسطے کہ بدنین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ سبب کہ کبھی جوان اور لڑکون کو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بدن پر غالب آجائے ہر وقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب برودت کی سرد پانی غیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اوسوقت تب بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جائے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کر کے تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو اب سرد کے پہنچنے پر دفعۃً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سرد قلب کیطرف صعود کرکے اوسکی مزاج کو سرد کردین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے پگہلا دے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کر اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجائے اور بارد مشروبات خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ۔ یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ صورت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا **علامات** اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب اسکے بدن مین نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر انکے ملمس سرد پائے جاتے ہین اور انکی نبض مثل دق قوی کے نہین ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشایخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت** کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہوا ہو امید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہو جائے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی ۔ قاعدہ انکی معالجہ مین یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجائے حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہی جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا اسکے کرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا اسکے استعمال حمام کا ہو گا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی ۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہی کہ پانی اور بھنے گیہون جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک اور گوکہرو یا بونہ اجزا حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور دو اوقیہ روغن کنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملاکر استعمال کرین ۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودہ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے کہ حمی دق مین نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور آسانی نافذ ہو جائے اور جھٹ پٹ معدہ سے اوتر جائے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم یا زردی بیضہ نیمبرشت کی خواہ شراب رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزین بہت نافع ہین ۔ واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکا یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملاکر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مروخات اور غذائین وغیرہ جنسے دونون فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہیین **حمیات وبا** اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی وبا ہوا مین ایسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کر چکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا پانیمین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہو جاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور رنگ اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بسبب ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہین اور پانی سے ملجاتی ہین اور تموج کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین ۔ بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بموضع جنوب کیطرف ہوا متغیر بخارات ردی کو روانہ کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین ٹھہرا ہے اور اجسام گندہ

شہد حمی دق مین نہایت مضر ہے

جنگگاہ مین پڑے ہوئے ہین یا اون مقامات سے جہان مردے بوجہ وبا یا قتال کے خواہ لاشے کشتون کے غیر مدفون ہین اور بند نہین ہوئے ہین اور نہ ابہی جلائی گئی ہین بالکل ہوا اگر اس مقام جیفہ کی ہوا کو جذب کر دیتی ہے۔ کبہی سبب وبائی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے جہان وبا حادث ہو اور بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب سی پیدا ہو جاتی ہے کہ ہمکو آگاہی اونکے جزئیات پر نہین ہوتی پس آب و ہوا تک عفونت کو پہونچا دیتی ہین۔ جو حمیات بوجہ ہوا سے خشک کی جسقدر پیدا ہوتی ہین وہ بہت کم ہین بہ نسبت اون حمیات کے جو ہوا سے مرطوب سے پیدا ہوتی ہین مگر خلط صفراوی ہوای یابس مین زیادہ پیدا ہوتی ہو اور اس خلط سے بہی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین۔ اور حمیات وبائیہ کی پیدائش ہوای مکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوای مرطوب مین اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر حدت اونمین کم ہوتی ہے اور مدت اونکی بقا کی زیادہ ہے۔ اور صیف یابس مین جسمین بارش کم ہو اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اونمین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ اونکا بطرف صحت خواہ ہلاک کی نوبت جھٹ پٹ ہو جاتا ہے۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور سبب جمیع تغیرات کا جنسے ہوا کی کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جاوے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو بہ تخصیص ہم نہین جانتے کہ وہ کیون موجب اس تغیر کی ہے۔ اگرچہ ایک قوم یعنے منجمین اوسکے ہونے کا دعوے کرتے ہین اور اوسکی دلیل خواہ طبیعت سی خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین۔ بلکہ واجب ہو یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمینی ہوتے ہین اور جب قوی فاعل سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا مین اسطرحکی پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور ادخنہ اوسمین ہوا اٹکجاتے ہین اور ہوا مین پہیل کر حرارت ضعیف الجزو کی ہوا مین اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر ناگوار ہو کر بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب کے ہے اوسکو متعفن کر دیتی ہے پہر اوسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیدائش حمی وبائی کی ہو اور خلق کثیر مین یہ تپ پہیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسی تغیر کی موجود ہے۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل اور انفعال مین ہے اور ہوا سے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی اور وجہ سے ضعیف ہون وہ بہی مستعد ایسے حمیات کی ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جاتین اور بکثرت استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بہی اس تپ کی قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر مین نرم ہوتی اور باطن مین اوسکی التہاب زیادہ ہوتی ہے اور اکثر [illegible] بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ مین سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بو سے بد سانس مین پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی کبہی متلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بہوک پر صبر کرے مقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ سقوط اشتہا کی ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا تدارک نکرین ضرور ہلاک ہو جاوے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑہ جاتی ہے اور تململ یعنے بیچینی اور کرب عارض ہوتا ہے کبہی خشک کہانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور نیچے شراسیف یعنے سر استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن گدہیلا ہونا اور سستی بہی پیدا ہوتی ہے اور کبہی پہنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برامد ہوتی ہین اور کبہی یہ بثور ظاہر ہو

بہت جلد ہوتے ہیں اور متلی و بے چینی ہیں اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں۔ نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہو جاتی ہے کبھی انکو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے میں پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہیں اور بلغمی خلط بھی براز ہوتی ہیں اور براز نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بو خلاف براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور انمیں بہت اور بدبو اور انمیں کسیقدر ایسی چیز ہوتی ہے جو اعضا اور اخلاط گھل کر براہ ہوتی ہے۔ بول مائی اور مثل سودا کی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر تپ سوداوی بھی عارض ہوتی ہے اور صفراوی تپ بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق انکے بدن سے بدبو نکلتا ہے۔ یہ تپ اعراض مذکورہ بالا سے ابتدا کرتی ہے اور قوی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف کی نوبت پہونچتی ہے اور اکثر غش و تشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ جو لوگ اسکے قریب بیٹھکر احساس کرنا چاہے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور نبض اور بول میں بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا اور باوجود ہمہ بہت جلد مہلک ہوتی ہے کہ طبیبونکو نہایت حیرت ہوتی ہے باین وجہ کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مرجاتا ہے اکثر اونمیں سے جسکی سانس میں بدبو پیدا ہو گو تپ میں خفت ہو اگر بدبو نفس ہمراہ اور اعراض شدید کے ہو مرجاتا ہے اسلیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک عفونت مستحکم ہوگئی

علامات وبائی وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزیں جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہوں ستاروں کا زیادہ ٹوٹنا اوائل خریف میں ایلول کے مہینے میں اگر ایسی میں ستارے زیادہ ٹوٹیں تو سمجھو وبائی ہوتی ہیں یعنے آگاہی دیتے ہیں وقوع وبا پر آیندہ جسطرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہیں اگر ہوائے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر میں چلے نہ فصل شتا میں دکھنی اور تیری چلا کرے۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر ہوتی ہیں اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جسوقت ہواؤں میں غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل ہوا کا فاسد ہوگیا ہے جو یا فصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور اوسکی خباثت اور حرارت بہت زیادہ ہو اوسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہی ہو پھر جب ہوائے جنوبی صیف میں بکثرت چلے اور ہواؤں میں کدورت آجائے اور چند روز مکدر رہے بعد اوسکے صاف ہو اور ایک ہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور انکو پھر ہوا کی ہونے لگے اور ان کو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبا اور جدری وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں اور اس سے پہلے فصل خریف میں شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں اور نیازک یعنی ہوا میں آگ کے سے شعلے اور نیران یعنے شعلے آتشی پیدا ہوکر ہوں تو یہ بھی علامت وبائی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر میں چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہو اور آفتاب صاف برامد ہو دوسرے روز مکدر ہو اور آفتاب بپردہ غبار میں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقیناً کرنا چاہیے۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک بہت پیدا ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں ازانجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین میں سوراخ کرکے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کا رہنا چھوڑدیں اور تاریکی اونکے بصر میں پیدا ہو کر اپنے سوراخ کو شناخت نہ کر سکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے لقلق یعنے لگلگ وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑدیں اور کبھی بیضہ وغیرہ اوسی طرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پر جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات قوی الطمع گوشت مردار کے جمع ہو جاتے ہیں

علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا بھی یہ ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کیجائے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ میں جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ ہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جائے پھر اگر فاسد خون ہے تو فصد کرنی چاہیے اور اگر سوائے خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہیں تو مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جائے اور ہوائے مکان کی بخوبی اصلاح کیجائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اوس مکان کے گرد فوارے اور پھول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جاتیں اور اوسکے مثل درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھے جائیں اور لخلخہ اور خوشبو جو فوارے سرد رائحہ از قسم کافور اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو مہیا کیا جائے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چھڑکاو کیا جاوے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ ہے خواہ عرق نیلوفر ہے اور اگر فوارے جاری ہوں اور ہزار دن کے ذریعہ سے چھڑکاو کیا جائے تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ سطور میں بیان کیا جاتا ہے۔ قرص کافور اور رب سیب باردہ اور آب ترنج جسکا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جس میں صندل حامض جو ایک قسم کا صندوقی ونیج تمکین ہے اور سرکہ اور پانی اور پانی بھی خوب بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو وقتاً فوقتاً پلایا جائے بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تھوڑا سرکہ پے در پے پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر ہیجان کی نوبت پہونچے کہ شراسیف میں تمدد پیدا ہوا اور بیداری اطراف اور بیداری دل اور اخلاط میں عارض ہو اور سینہ اور اوسکو اور سر کے کپڑے مثل عمامہ وغیرہ اوپر کو اوٹھیں اور پھر نیچے کیطرف بیٹھیں اوس وقت ایسی چادر جو حرارت کو طرف خارج کے جذب کرے ضرور اوڑھانی چاہیے۔ اگر اشتہائے طعام میں سقوط پیدا ہو تو کھانا کھلانا چاہیے اسلیئے اکثر تجربہ صحیح ہوا ہے کہ اس حالت میں جرات کرے کہ اگر غذا دیدی ہے اور یا کہ اوکھایا گئی ہے طبیعت اوسکو قبول کرلیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اوس حب غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا اوسکی ترش اور مخفف تجویز کرنی چاہیے اور مقدار میں تھوڑی اسلیئے کہ غذا بھی اوسکے بدن میں جاکر فاسد ہو جاتی ہے اگر بمقدار کثیر ہوگی اوسکی مضرات بکثرت مضر ہوگی اور امتلا بھی غذائے کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہوائے وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگوں کو بھی ہوتی ہے اور بیماروں کی نسبت بھی ہوتی ہے صحیح لوگوں کی واسطے اصلاح اس ہوا کی اس مراد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا میں کسی طرح پیدا ہو سکے اگرچہ استعمال مسخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہیں ہے منجملہ لطائف ہوا کی یہ اجزا ہیں عود خام عنبر کندر مشک [illegible] میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک فرنفل علک البطم لاذن شونیز زعفران سک سرو عراشنہ غار سعد اذخر ابل وج ترکی شاہ بلوط ام بلخ اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سرکے اور ہینگ سے چھڑکتے ہیں اور اصلاح ہوائے اور صحیح دونوں کو مفید ہو یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور نبی اور آبنوس اور ساج اور جہاؤ اور بیماروں خشک سے دھونی دیجاسے۔ اور دھونی کا دوسرا [illegible] کو باغ کو کہ نہ پہونچے [illegible] اوسکا وبا سے جسکو وبا کی ضرر سے منظور ہو لطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن میں خشکی پیدا ہو خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن میں پیدا کرے۔ اگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن میں پیدا نکرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نکرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ ترالونکا استعمال کرے اور پیاس پر صبر نکرے اور ہوا کو اونھیں دواؤں سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہوئیں اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرکے قیلولہ کرے۔ اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمیں بہت سی کھٹائی ملا کر پکایا جائے اور بلام اور تریض اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور آب انگور ترش خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ میں۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اوسکو بہت نافع ہیں خصوصاً جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ میں پڑی کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس بھی

اسیطرح سے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوای وبائی کے استعمال کیا جاسے اور باقی تدابیر صابئیہ بھی عمل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور زعفران اور مرکی سے بنائی جاسے ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اوسکا مناسب ہی کہ بہت نافع ہے

چیچک کا بیان

کبھی خون میں ایک قسم کا جوش بسبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ میں پیدا ہو کہ جوش غلیان اور جوش میں اجزا خون کے آپسمیں جدا ہوتے ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کرکے جو کچھ بقیہ غذاای طمثی خواہ حیض کے خون سی اس خون میں ملا ہوا ہے اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اس خون سے کم کردیتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خون میں بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذاہای ردی الجوہر کے جسمیں عکر اور درد زیادہ پیدا ہوا اور رداوت ایسی ہو کہ قوام خون کے سخیف کرکے اوسکو ثوران اور جوش میں لاسے تا اینکہ اس خون کا با قوام نسبت قوام اول کی اقوی ہو اور اظہر پیدا ہو جیسے طبیعت انگور میں فعل کرتی ہے کہ اوسمیں جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اوسکا یکرنگ ہو جاتا ہے اور جو شے بمنزلہ جھاگ اور کف کی اجزاء ہوائی سے ہوتی ہے اور جو شے ثقیل اجزاء ارضی کی ہے اوس شراب سے کم ہو جاتی ہے ۔ کبھی غلیان خون کا سبب ایک امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون میں پیدا کرتا ہے اور آواز چکر کھانے اور پج بجانے کی جیسے بروقت جوش کے اوٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت تغیر فصول خصوصاً بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی تبدیل کردے ۔ مرض جدری اور حصبہ ایسے امراض میں سے ہیں کہ انکے مواد دور دراز سے پہونچتے ہیں اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچاسے اوسی طرح جدری اور حصبہ کی حالات ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہیں ۔ جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے اوسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے ۔ جو بدن گرم تر ہے اوسمیں استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے ۔ خواہ جس بدن کی رطوبت میں کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو ۔ غذاؤں میں ایسی چیزیں ہیں جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہو اور ان غذاؤں کے اوپر دوائیں یا غذا ایسی گرم کھائی جائیں جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اونٹنی اور گھوڑیکا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جاوے اور عادت اسکے کھانے کی نہو بعدہ شراب بکثرت پی جاسے یا اور گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلیگی ۔ چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکوں کو عارض ہوتی ہے اوسکے بعد جوانوں اور بڈھوں کی بدن میں چیچک کم نکلتی ہے مگر ایسی ہی سابقی بدن یا اس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدن میں رطوبت زیادہ ہی اوسمیں نکلنا چیچک کا اکثر ہی بہ نسبت اوس بدن کے جسمیں خشکی ہے ۔ فصل ربیع میں جدری بہ نسبت جاڑوں کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ربیع سے کم آخر میں خریف کے خصوصاً جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف میں بھی گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو ۔ جدری کا نکلنا فقط جلد میں بدن کی یا جو چیز متصل جلد کے ہے نہیں ہوتا بلکہ جتنے اعضا متشابہ الاجزا ہیں ظاہر میں ہوں خواہ باطن میں حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور سینہ وغیرہ سب میں جدری پیدا ہوتی ہے ۔ جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہے پہلے بدن میں کھجلی سی اوٹھتی ہے پھر ایسی چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے کانٹوں کے سرے اور گول شکل ظاہر ہوکے اونکے بعد بڑے اونکی شکل اٹھتے ہیں اور پیپ سے بھر جاتے ہیں بعد اوسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہے اور خشک ہوکر بشبہ رنگ سرکہ کے کھرنڈ ہو جاتے ہیں اوسکے بعد پپڑی گر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے ۔ کبھی جدری کا **انتقال** فلغمونی اور شری کیطرف ہوتا ہے اور کبھی اسکا انجام ایک طرف قرحہ ہو جاتی اور مدہ [illegible]

— اکثر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ ارغوانی کی سرخی مائل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مخالف مثل خاکستری اور بنفشی اور سیاہ بھی ہوتی ہے ایسا کہ جدری کی بہت سی اقسام ہین اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری بخباثت بد ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ ہو خباثت اوسکی بڑہ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ نکلین اور حجم مین بڑے ہون نکلنے مین اونکے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور دانہ نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اوسکے نکلنے کا تیسرا دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو — ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جہرا کہتے ہین اوسپر اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے لکہے صادق آتے ہین — بعد ان سپید بڑے دانون کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانہ بڑے ہون اور عدد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانہ آپس مین مل نجائین اسلیے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح جیسے سے گوشت کو گہیر لیتے ہین اور اونکے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنے پہل دار ایک گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ بڑے دانہ تہ در تہ کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین — سپید دانہ چہوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدای مرض مین گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن آخر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانونکا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بد ہو جاوگی اور نوبت ہلاکت کی پہونچیگی اسلیے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے — ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمین ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہی کہ اوسکے حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہو جائین اور کبھی اندر بیٹہہ جائین خصوصاً اگر بنفشی رنگ کی یہ چیچک ہو اور اسطرح ہو بیٹہہ جاوے کے اوسپر بخوبی نہ اوبہرے اور نہ اوسکے بخوبی اوبہرنے کی امید ہو بسبب ضعف قوت کی اور کسی عضو کے سبز ہو جانے یا سیاہ ہو جانے سے ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہے — اگر عضو کا سبز سیاہ ہونا بعد اوبہرنے دانون کے ہوا ہو تو ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑہتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین — پہلی تپ ہو کر جدری کا نکلنا اسمین سلامت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلے جدری نکل لے تب تپ عارض ہو — جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونون اچہے ہون تو مرض مین سلامت ہو اور اگر جدری کے مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہو چکی یا حجاب مین ورم پیدا ہو گیا ہے — پہر اگر پیاس کی شدت بڑہتی جاوے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہو جاوے اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اوسوقت مریض قریب بہلاکت ہوتا ہی اور اس قلیل کی زیادہ تر پیدایش یہی ہوتی ہے کہ جدری ایسی قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو — اکثر جدری کا بیمار اختناق یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مر جاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا سحج یعنے خراش رودہ یا اسہال مین مبتلا ہو کر مر جاتا ہے — اگر بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹہہ جاوی معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کو غشی قریب ہے — اگر خون کا پیشاب ہو اور اوسکے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہو جاوے کی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کی یا غسالی یعنے جیسے گوشت کا پانی اس رنگ کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جاوے پہر موت مین کچہ شک نہین — حمیقا ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ ان دونون سے اسلم ہے یعنے سلامتی زیادہ ہوتی ہے — اکثر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جسوقت مادہ دوبارہ جمع اور آمادہ دفع کا ہو — ادرلوم اور رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جسکے دانہ چہرے اور سینہ اور پیٹ پر کی بہ نسبت پنڈلی و قدم کے زیادہ نکلتے

نکلتی ہیں اور یہ قسم ردی ہی اور زیادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف میں دفع نہیں ہوتا علامات ظہور جدری کے کبھی جدری کی ظہور سے پیشتر پشت میں درد اور ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں تمام بدن میں بوجھ پیدا ہو جاتا ہے رنگ چہرہ کا اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے منہ خشک ہو جاتا ہے کرب اور درد گلے میں اور سینہ میں پیدا ہوتا ہے پاؤں کھینچ لگتے ہیں جس وقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے — حصبہ گویا ایک قسم جدری صفراوی کی ہے ہندی میں اسکو کھسرا کہتے ہیں جدری اور حصبہ میں اکثر احوال کا کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی بلندی نہیں ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاوے خصوصاً ابتدا میں حصبہ بہت کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہے — ابتدا میں جدری کے دانہ اونچے ہو جاتے ہیں — حصبہ کے دانہ جدری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور اکثر میں حصبہ بہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہیں مگر تہوع بے چینی اور بیکلی آنا حصبہ میں زیادہ ہوتی ہے اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باتیں جدری میں بہت امتلاء خون فاسد کے ہوتی ہیں جو کثیر ہوتا ہے — اور حصبہ میں خون کے حرارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہیں ہوتی ہے جسقدر جدری میں ہوتی ہے حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہے اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو علامات سلامت حال مریض کے جدری میں ہیں وہی حصبہ میں ہیں کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور اور بروز ہو اور اوسمیں نفخ جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہے اور جس قسم کی حصبہ میں نفخ بدبو غشی متواتر عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعتہ نکلکر غائب ہو جاوے وہ بھی ردی اور غشی آور ہے — جدری کے علاج میں مبادرت کر کے اخراج خون کا بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کی جمع ہو جاویں اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاء خون کے ہو تو زمانہ اخراج خون کا روز چہارم تک باقی رہتا ہے جب دانہ جدری کے نکل آئیں پھر فصد لینی چاہیے ہاں اگر امتلاء شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جاوے تو پھر بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ کھولی جاوے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنی اوپر کی جانب کے اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہو جاوے گی اور لڑکوں کو [illegible] اسمیں آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاوے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح خصوصاً ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہو جانیکا خوف ہے اول مرض جدری اور حصبہ میں ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاء حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت میں قبض پیدا نکرے اور خون کو غلیظ نکرے جیسے نان خورش عناب کی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسیطرح جس غذا میں تلیین طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہے کہ ان غذاؤں میں تمر ہندی شریک ہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہے اور کدو سے جو غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہے اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدای مرض میں طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور جمیع ملینات سے تمر ہندی افضل ہے اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کریں مگر بہ نرمی طبیعت باسانی ہو جاوے اور زیادہ اسہال سے احتراز واجب ہے خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کریں کبھی اول ظہور میں جدری کے ۳ درہم رب کذر یعنی کیوڑے کا رب ہمراہ قرص کافور اور شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہو جاوے کہ مرض میں طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جاوے اور جدری کا ظہور شروع ہو

اوسوقت تبرید کا استعمال بشبہ سبب خطای عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ اسکے اندر روک دیتا ہے اور اعضای رئیسہ بوجہ اوس چیز کا جسکی گنجایش بروز اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسیوقت مین اعانت مادہ کی ایسی دوائون سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سدے مواد بستہ کی کھولدین جیسے رازیانہ و کرفس ہمراہ شکر کے بطور عصارہ کے یعنے ان دونون کے تو نکا عرق نچوڑ کے شکر سے شیرین کر کے پلائین یا جوشاندہ اصول اور بزور کا جنمین زیادہ حرارت نہو کبھی ان دوائون مین بقدر خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے مین۔ ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہے لک مغسول ۵ درم عدس مقشر ۷ درم کتیرا ۳ درم نصف رطل پانی ۷ اولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلائین۔ اس سے بھی زیادہ جدری نکالنے مین مددگار یہ دوا ہے انجیر زرد ۲۰ عدد عدس مقشر ۳ درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد ۲ درم ۱۰ بار پانیمین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کر کے پلائین حرارت کو قلب کی گرد سے باہر نکالدے گی اور خفقان کو منع کریگی۔ ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے سے ہوا دینا واجب ہے تاکہ تفتیح مسامات ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معاملہ ہو تو بعض جدری رہ جاتی ہے جو تدبیر پسینا نکالنے کے واسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتی ہین بلکہ بہت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا جنبش مین داخل کرنا یعنے اوس مکان مین جسکی ہوا ہمیشہ کرنیکے واسطے پردے کتان کے چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے۔ کبھی فصد کی ضرورت اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو پسینہ پیدا ہوتا ہے اوسکی وجہ سے مادہ مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین۔ اگر کسی تدبیر کی وجہ سے خواہ ادویہ وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہونچتی ہے یا تنفس کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے۔ اگر بدن سے کچھ لتہ سے چادر نہوا اور جنبش یا ہوا اندر کے بارد مین سے وہ داخل کیے ہوئے نہین پڑے تو کچھ مضائقہ نہین ہے ایسلیے اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلدی نکلنے جدری کے کیجاوے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا جاوے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جاوے تو اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کر دینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے۔ جدری اور حصبہ کی بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہہ پر تنگ ہو جائیگی اور اسہال دموی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کی اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے۔ عوض عدس مسلم کے بھنی ہوئی مسور چند پانی بدل بدل جوش دیکے کھلاتے ہین اور بدلے اوس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجاوے آب انار خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہین۔ دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین ابتدای مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت کدو خصوصاً اور شراب بنفشہ خواہ خود بخود یا ورشتہ خیار کا دودھ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت رب ہی کے طور سے جو ترش اور نکلا ہوا ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتدای مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کدو دو حصہ اور اگر رب کدو نہ میسر آسکے تو خود کدو کو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

باریک پیسین پھیلکر بقدر نصف اوسکے صندل لیکے سرکہ یقدر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگوئین بعد اوسکے نرم آنچ سے اتنی دیر
تک پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جاوے اور اوسکے بعد نچوڑ لین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو لے لین اور جسقدر سرکہ یا آب انگور
زیادہ ہو بہتر ہے بعد اوسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلایش وہی او اوس سے پاک کرین یا مثل اسکے
اسطرح پکائین کہ اوس سے مائیت دہی کی یعنی توڑ جدا ہو جاوے اور اوسکے اترے ہوے کو اس پانی مین ملا کر فقاع یعنی زلال بنا کر
ترش کرین بعد اوسکے پھر اس دہی کو ٹپکانے وغیرہ کے ذریعہ سے صاف کرین اور پھر آرد جو ملا کے اسی سے فقاع بنائین اور دھوپ
کی گرمی سے ترش کرین جسقدر ترش ہو بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزای
مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو ہو جیب تحریک تفتیح کی طرح ہری یعنی
جنگلی سیب ہے) آب لیمو آب آلو بخارا جو ترش ہو آب سنگترہ خرما جو پختہ نہ ہوا ہو اور آب کندش تانہ و آب توت شامی جو خوب پختہ نہو آب
غورہ یعنی خام ترش عصارہ انگور عصارہ ریواس عصارہ شاخہای باریک انگور عصارہ ورد فارسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک
سے ہین جیسے عصارہ اترج عصارہ ترشا جو نارنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کی عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز
عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ امرود برگ تغوز برگ گل عصارہ برگ
عصا الراعی یعنی لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم
نیلوفر تخم گل سرخ ہر ایک سے بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا سب ادویہ
اور اجزا جمع کرکے نرم آگ پر چڑھائین ۔ اور مسور چار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز دانہ انار تین جز داخل کرکے پکائین تاکہ نصف
باقی رہجاوے بعد ازان اوتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنی قریب بخمسہ سیر کے ایک مثقال خواہ
کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندی مین چھڑکین اور اوسکے اوپر دوای مذکور آہستگی ڈالین اور اوسکا مونہہ خوب تنگ سرپوش سے بند کردین
کہ بخارات باہر نکلنے سکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے اوتار کر خوب سا ملائین اور [illegible] یعنی جسمین
مین اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اوسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اوس سے کافور کے اوڑجانے سے اطمینان ہو اور بقدر
شربت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب زنجبیل اور زیادہ انیسون قلفل [illegible]
شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو۔ جب اخراج جدری کا تمام اور کمال ہوجای اور دانے سب پختہ ہوجائین اور [illegible]
گذرجاوے تدبیر مناسب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھیدکر رطوبت دانہ کی نکال لیجاوے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک [illegible]
ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلیئے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا
اور الم پہونچاتا ہے بلکہ برخلاف اسکے سوا اور دانے ٹوٹے ہون یا نہون او نمک مناظر ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا [illegible]
کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہوجای پھر اوسکے بعد تحلیل کیجاوے۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نہ کرنی چاہیئے کہ ورم پیدا ہو جاتا
اور درد شدید عارض ہوتا ہے مگر بعد نضج کے تحلیل ضرور ہے۔ اور تحلیل کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اوسکے زعفران بھی داخل
کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی مین جھاو اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولین تو بہت
خوب ہے خصوصا اگر اوسمین صندل کافور بھی شریک کرین تحلیل سے نضج بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت [illegible]

پھڑی جلد گر جاتی ہے ۔ جھاؤ کی لکڑی کا دھوان پہونچانا بہت نافع ہے ۔ اور جاڑے میں جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی ہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے ۔ اور اگر جلدی میں رطوبت شدید ہو اوسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جو بدن پر بروقت تنقیح کے اور بروقت اہتمام اوسکے خشک کرنے کی مریض کے سر اوسنے میں اہتمام زائد کرنا ہے اور آرد گندم اور جو اور باقلا انکو پر ڈالنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھریں جسکا کپڑا موٹا یا جھجھرا ہو اور سنگین ہو اور اوسکے اندر سے اثر ان دواؤن کا بقوت پہونچے اور برگ سوسن لینو فری تخفیف رطوبت جلدی کے واسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے ۔ جب جلدی خشک ہونے لگے ایسی دوائیں ملا کریں جو خشکی پر معین ہوں اور سفید ایسی دوائیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور انمیں تھوڑی سی زعفران شریک کریں اور اگر جلدی سے زخم پڑجائیں مرہم اسفیداج خصوصاً اوسمیں قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا اشنہ بھی شریک کیا خواہ سپیدہ سادہ کی ٹکیان جڑونکا خواہ زیور کا مرہم اون میں ملائیں اور بیشتر سپیدہ کا شستہ اور مردار سنگ کا شستہ کیا کافی ہوتا ہے اگر کہیں خشکی پڑجائے تو قیروطی نافع ہے روغن گل خالص اور اوسمیں تھوڑا سفیدہ اور اقلیمیا ملا کر استعمال کریں ۔ اور اگر خشکی سے یا جیسا زخم پڑنے لگے استعمال روغن کا ایسے دانوں میں جنکی پھڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہے اور وقت قرحہ پڑجانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل جمیع مرہمونکی ہے اوسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سرخ واسطے قروح جلدی کے بہت نافع ہے

بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جلدی اور حصبہ سے

جن اعضا کا جلدی کی آفت سے بچانا واجب ہے وہ یہیں آنکھ اور حلق و منخرین پھر احشا بھی اعضا ایسے ہیں کہ جلدی کے مرض میں انمیں قرحہ پڑجاتا ہے ۔ آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اوسپر ایک سپیدی پڑجاتی ہے اور حلق میں بسبب خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑجاتے ہیں کہ اوسکے سبب لقمہ نگلنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اوسکا التہام پیدا ہوتا ہے جو مہلک ہے اور نتھنون میں کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا کی آمد و رفت بند ہوجاتی ہے اور پھیپھڑے میں جلدی کے دانہ ایسے پڑجاتے ہیں کہ ضیق النفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان ہی میں قرحہ پڑجائے سل پیدا ہوتی ہے ۔ اسہالون کبھی بوجہ جلدی کے پیچ لینے خراش اور زخم پیدا ہوجاتا ہے کہ اوسکی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے ۔ آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مری اور آب کشنیز سے جسمیں سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کریں ہر روز اول اور تنہا مری بھی کافی ہے ۔ اسیطرح فقط سرمہ سیاہ جو آب کشنیز میں پرورده کیا جاے اور آب سماق جسمیں کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ تخم ریحان یعنی وہ چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برآمد ہوتے ہیں وہ بھی جید ہے خصوصاً اوائل میں اور اگر جلدی ظاہر ہوجاوے پھر اوسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ اسپیدرال سے اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن (جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جلدی کے اور آنکھ میں کوئی آفت آجانے سے استعمال کرتی ہیں) تمامہ چشم یعنی پردہ سا جو پڑجاتا ہے اوسکو دور کردیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کردیتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانون ابھر آنے کے آنکھ میں بہت مفید ہے ۔ منہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کریں کہ انار چوسیں اور دانہ انار کو ابتدا میں چبائیں خواہ توت شامی چوسیں اور توت کی رب کا غرغرہ کریں خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کو چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہے نتھنون کی حفاظت کیواسطے ماميثا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کریں اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑی کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز لعوق عدس سوا

نہین ہے کہ اسمین تخم خشخاش شریک کرین اور قلب کی حفظ کیواسطے جو شاندہ انجبار اور مسوہ جو قبل اس فصل کے بیان ہو چکا ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور اسکی حفاظت ہر زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اوسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال قوابض کا کرین اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کرین **نشانات جدری کے دفع کا طریقہ** اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینت کا ذکر ہوگا بہ تفصیل کرینگے اور یہان پر مخصوص دوا جو مناسب حسن کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جنسے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ بانس کی آرد باقلا اور زیرا چوب سیاہ اور ترشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کئے ہوئے اور چاول دہوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضہ مرغ اور مٹی بھولی ہوئی بیخ مہرا سیکے اور مرداسنگ شکر طبرزد نشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن آرد دھان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدہے کی مع روغن گل اور جو مزاج مین قریب اسکے ہو اور وہ پانی جو اینٹ کی تمو سے نکلتا ہے جسوقت سم کو بجھاوین اور جلاوین کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی سمندر کف اور حجارہ فلفل یعنی وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر اونمین بہت کرجاتی ہے اور قسط اور اشق کندر صدالیون لوبہ ارنبی استخوان سوختہ پرانی ہڈیان جو کہ چونا ہوجاتین تخم ترب اور ترب سوکھا یا زراوند ترمس سے کھانے کی چیزین بہتر جیسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش منقش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیمبرشت شوربا چوزہ مرغ اور کباب اور دراج اور تیتر و جو فربہ ہو استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہے مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور مینگنی بھیڑ کی اشہر ٹھیکرے پرانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر واحد دس درم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی بیس درم اس مجموع سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی مین اور آب جو خواہ آب باقلا مین پیسکر عضو داغدار پر انکو لگاتین اور صبح کو بنفشہ یا بابونہ مین جوش دیکر دہو ڈالین قریطون نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصول قصب فارسی اشنان سفید ترمس تخم خربزہ برنج ساٹھی شستہ حب البان قسط اجزا ہموزن لیکر وہ جزو طیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو پیس کر مالش کرین **حمیات ورمی کا بیان** اوپر باب حمیات یومیہ مین بیان ہو چکا ہے کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیے کہ اورام ظاہری بیشتر اونکے سخونت قلب تک پہونچتی ہے اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اگر یہ اورام اسباب بادیہ یعنی خیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اونسے یہ تپ از قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہوجائے گی اور اگر یہ بات یعنی حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہے اور امتلاء اخلاط جو بدن مین ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہو کر منجبس ہوجاتی گوشت تورم مین مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہین اونکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہون وہی ہین جو ورم حمرہ سے بعض احشا مین ہوجائے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اسی ورم پر دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنی کان کا پردہ کہ جسکی ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جیسے خناق اور ریوی ہو اور اوس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہو اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہے کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہے

اسیطرح اگر ورم اعضای لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضای غشائی مین خواہ غضروفی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوتی ہے خواہ جو ورم قریب بہ شرائین ہو اوسکی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اوسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ حمیات بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اوسیقدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدایش مواد کی ہوتی ہے اوسیقدر ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا ہے اور اقسام کے [illegible] ہین اوسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس برخلاف کے لائق [illegible] دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہو جاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے تو دلیل اسپر ہے کہ ابھی تنقیہ تام نہین ہوا ہے — حمیات اورام اگر دیر پا ہون انجام کار بسوی دق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر جگر مین ورم ہو اور ہیجانی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون ذکر علامات اور احکام حمیات اورام

حمیات اورام جو اعضای باطنی کے ورم سے پیدا ہون اور انکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین ایک علامات اور اعراض ایسے ہوتے ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے دوسرے کچھ علامات اور اعراض ایسے ہین جو مرض پر دلالت کرتے ہین تیسرے وہ علامات جو مریض کی حال پر دلالت کرتے ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے — قسم اول کی مثال جیسے بعض نشانات [illegible] وقت [illegible] سینہ کے ورم پر دلالت کرتا ہے اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے وہ اعراض جو ذات الجنب [illegible] ورم پر دلیل ہین جیسے سرخی وار ورم اور ضیق النفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ [illegible] عضو علیل مین [illegible] عضو کی زیادہ ہوتی ہے اور کبھی خلاف عادت اوس عضو مین ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضای عصبیہ کے اورام کے ہمراہ ہوتا ہے اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے — اور تیسری قسم کو وہ اعراض ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اوسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین — کبھی حالات اور اعراض [illegible] کی قوی ہوتی اور اوسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اوسکے منفرد ہونے مین مختلف ہوتے ہین بسبب [illegible] اعضا کے عظیم اور [illegible] اور انکی [illegible] بڑے ہونے مین خواہ باینوجہ کہ بعض اعضای باطنی قریب القلب ہین اور اونکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور یہ خواہ قلب سے دور ہون اور انکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اورام سے حمیات منفردہ پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلطہ خواہ تپ غب یا بلغمی اور تپ ربع [illegible] پیدا ہوتے ہین اور ان حمیات کے ہمراہ نافض و لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھریری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات اورام مین یا حمیات عفونت خاص علامت انکی حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع کہ وہ [illegible] گرانی جانب ثقل کے اور درد اور اختصاص [illegible] حرارت کا زاید حرارت مقابل پر عضو متورم مین اگر کسی عضو مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اوس سے شراکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور باینہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اوس تپ کی جو تابع ورم اس عضو کے ہوتی ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر بہ تبعیت اس ورم کو اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اوسکے ہمراہ درد سر اور درد گردن بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہوکر شدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہو اوسوقت حدت بھی ہوجاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اس تپ کی داخل مین فرو رفتہ ایسی نہین ہے جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہے اور نہ اوسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

عضو متورم میں عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اوسی مقام پر گچھ جاتا ہے۔ بعض حمیات ورم باطنی کی مثل بعض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور بتوسط نبض کے سریع الانقباض اور بعد ازاں عظیم ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب اقتضائے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہو چکا بعد اوسکے قشعریرہ خواہ موجی ہوتی ہے برابق عضو کے لحمی یا عصبی ہونے کی۔ اور بول اکثر حمیات اورام میں بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور وجع کو اپنے مقام میں جذب کر لیتا لازم ہے **ذکر علاج حمیات ورمیہ کا** علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات مادہ کا ہے بعد ازانکہ اصل ورم کا علاج ہو چکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اوسمیں رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور تلطیف کی ضرور ہے حمیات اورام کے علاج میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزوں کا رکھنا مقام ورم پر جنکی برودت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور بزرقطونا وغیرہ کسیقدر آرد جو سپید کے ہمراہ سنج میں سرد کرکے اور جب گرم ہو جائے پھر بدل دیں اور کبھی نسبت الفاق جو بحالت رطوبت اسپغول کیا ہوا اور روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھو کے سنج میں سرد کرکے کھلانا بھی جائز ہے اور [illegible] **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کی ساتھ چند صورتوں ہوتی ہے یا کبھی اصناف بعینہ کی آپسمیں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کے ساتھ اور کبھی ترکیب ایسی حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس تو ایک ہیں مگر صنف میں مختلف ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو اسی ہی مرکبات میں سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو جائے یا ربع مرکب ہوں دو غب کی ترکیب میں کیفیت نوبت آنے کی یہ ہو گی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہو گا پس ظاہر میں نائبہ کا ایسا گمان ہو گا اور یہی حال ترکیب دو ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تامل سے واضح ہو گا کہ ہر روز ایک تپ کا آنا بیشک شبیہ بالغب الدائمہ کے ہو جاتی ہے اور کبھی دو حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترکیب متداخل متناوبت ہو اور تداخل کسی ایک غب کا دوسری غب میں نہ ہو سپس روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہو گی اسلیے کہ یہ دن نوبتی نوبت حمی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا بھی ہے اور اسیطرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہو یا بلغمیہ دائمہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نوبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ متصور نہیں اور نوائب کو حال سے اشتغال میں چنداں ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو یعنی نوبت میں سرعت پیدا ہو گی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کو عارض ہو گی تا آنکہ جب تپ کا مادہ قلیل ہی اور وہ تپ [illegible] اعراض میں ضعیف ہے جلد زائل ہو جائیگی۔ کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر بھی پیدا سکون اور آرام ہو جائے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو ساتھ اوسکے اعراض کے پہچانتا ہو اوسکی نسبت نہایت صحیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کر سکے خواہ دوسرے دن۔ ترکیب

تپ دق کی ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی لثقہ کے جسکا مادہ بلغم بالحم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلیے کہ معالج اس حمی مرکب میں فترات اور سکون اور چند بار ابتدا نافض اور قشعریرہ کی اور بار بار برابر ہونا محرق کو بشرطیکہ تپ کی اوقات چند بعینہ ہوں ملاحظہ کرتا ہے اور اگر منفرد ہوگی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اوسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات عفونت سے یہاں ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہوں یا منفردہ اور لازمہ سے مرکب ہوا ور حمی سل و دق کا قطعاً وہم اور گمان نہیں ہوتا ـ اور کبھی ترکیب متوالی اور پے در پے ہوجاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کے فوراً دوسری شروع ہوجاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتدا جزئی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض میں خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول میں متداخل ہوتا ہے اوسوقت تپ مرکب مشابہ ہو کہ سونوخس کی جو غلیان خون سے خارج عروق میں پیدا ہوتی ہے شبیہ ہوجاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کیے بطرف دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہیں ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے اونکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے ـ اور اگر تواتر بقصیر الفترت ہوں اوسوقت دونوں تپ کا ایسا اتصال نہیں ہوتا کہ دونوں ملکر ایک تپ معلوم ہوں بلکہ درمیان دونوں کی نوبتوں کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہے اونکے عدد کثیر ہوں خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اوسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور زوال کے صورت نہیں ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب اسمیں صورتیں حادہ پہلی دفع ہوجاتی ہے اور مزمنہ فقط باقی رہتی ہے یہ دونوں تپ منفردہ ہوں خواہ دونوں لازمہ ہوں یا ایک لازمہ ہو دوسری منفردہ اور کبھی شطر الغب کیساتھ ہمراہ ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلا بوجہ حدت کے غب کا زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہجاتا ہے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلا شطر الغب دفع ہوتی ہے اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے ـ کبھی حمیات مرکبہ میں ترکیب دوطرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی منفردہ اور لازمہ جنکی جنس میں اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہوں یا نوع واحد کے ہوں اونسے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازم کے مرکب ہو اور جیسے دو منفردہ مرکب ہوجاتی ہیں اسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہیں ـ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ میں ترکیب نہیں ہوتی دو غب مرکب ہوتی ہیں اسلیے کہ مادہ جسوقت داخل عروق میں ہوا اوسمیں ممکن نہیں ہے کہ بعض شے میں عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ تمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اوسکا ہر جگہ ظاہر رہیگا ـ یہ رائے ہمارے نزدیک اقرب التسلیم نہیں ہے اسلیے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور اوسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے اور بعد ابتدا اسکے تعفن پھیلتا ہے اور اوسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کے اوسپر جاری ہوتے ہیں بنابر تاریخ عفونت اول کی اور اوس عفونت کو حرکات بنا بر اوسی روز کے اور اوسی حساب سے ہوتے ہیں پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل عروق میں کسی مادہ کی عفونت شروع ہوا اوسکو غلبہ ہو اور بالاصالہ متعفن ہو اور دوسرا جزء اوسی مادہ کا جو دوسرے مقام میں ہو اوسی اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ بہ اتباع اوسی جزء کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی بڑہائے اور انتشار اوسکی عفونت کا اصالۃ بھی ہو اور بہ اتباع بھی ہو پھر اوسکو اوسکی زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا ـ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہیں مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ ـ مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہوجاے ـ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق لرزہ نہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برابر ہو اوسوقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ میں بافراط برد اطراف ہو اور تقبض یعنے سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے ف شطر الغب کا شطر الغب مرکب دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اوسدن چونکہ بلغمی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اسلیے اوس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بسبیل مشابکت ہو یعنے دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ بسبیل مبادلہ کہ ایک کے اوترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بسبیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اوترنے نپائی کہ دوسری شروع ہو جاوے سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمین دونوں ہمراہ شروع نوبت کرتی ہین اور اسکے بعد دوسری قسم کی شناخت کہ اوسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اوترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتی ہین اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوتی ہین اور کبھی دونوں دائرہ ہو کر زمانہ انقلاع کا پیدا ہو جاتا ہے جسوقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو اور کبھی صفراوی لازمہ ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہین کبھی شطر الغب خالص اوس حمی کو بھی کہ جو مرکب غب خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہین اور سوا اس قسم کے سب کو غیر خالص مقرر کرتے ہین مگر اس بحث سے چندان فایدہ نہیں اسلیے کہ مجرد اصطلاحی ہے کبھی ابتدا عفونت مین حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اوسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ مین ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک صورت مین شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہین اور بحران اوسکا دیر مین ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال برعکس کر دیتا ہے یعنے اوسکی مدت مین کمی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بہ نسبت بلغم ساذج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ لمبا طولانی ہوتا ہے حتی کہ ز مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب نسبت اور حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہے ہو جاتا ہے

علامات شطر الغب کی خاص تر علامت اور اول شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قراین بھی ہوتے ہین یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت مین مساوی لیے ہوئے ہو بہ نسبت غب مفرد کے ہو بعد اوسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض مین کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ مین مکرر واقع ہوتا ہے یعنے چند مرتبہ پھریری واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونون مادہ مین تصارع اور کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ نزول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگرچہ متداخلہ ہوں کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہے یعنے قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے اور کبھی بعض اعضا مین گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ شطر الغب ہے اسلیے کہ بدنکا نقاء اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ مین نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ مین زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب مین صنف مشابکہ سے ہو خواہ از قسم تشابک نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب عارض ہوتا ہے اوسوقت پھریری بار بار ہوتی ہے اور منتہی مین طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ تپ اوتر جاوے کہ یکایک پھر قشعریرہ عود کرتا ہے اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے اور منتہی اس حمی کا اوقات جزوی و کلی دونوں مین قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اوسکی جلد تر ہوتا ہے

اور بہ نسبت صفراوی کے دیر میں ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت کا پھیلاؤ شطر الغب میں بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض میں اور اسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زیادہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیے کہ تنفیہ ہم بہت نزاع دونوں مادون کے واقع ہوتے ہیں اور عرق برابر ہوکر یہ تپ بہت کم اترتی ہے۔ اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے۔ شطر الغب کی دورے باوجود انتقال چند وجوہ مختلف سے ہوا کرتا ہے کبھی بلحاظ عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کی راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن میں خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اسمیں آگئی تھی اوسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضت کو ترک کر کے اچھی اچھی غذا اور گوناگون شیرینیاں ایسی کہ جن کا اوسنے بلغم پیدا ہوگیا خواہ کسی شخص کے بدن میں بلغم کی کثرت تھی اور بلغم میں عفونت بھی پڑ گئی تھی بعد ازان اوسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزون کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہوگیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ اوسمین یہ بات پیدا ہوئی کہ مثلاً لڑکے سے جوان ہوگیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہوگیا خواہ سن کہولت کا بہ نسبت شباب کے پہونچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے برطرف ہوگی۔ اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوگی کہ نبض اور بول کو دیکھو اور بعد یہ جو تپ کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اوسکے علامات بھی دریافت کرین اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات اور نوبت کی معلوم کرین۔ نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ مین بہ نسبت غب کے عظیم مین کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت مین زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ مین بدیر نضج پاتا ہے اور رنگ بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اور بے انتظام ہونا نوبت کا تفصیل مذکور تھا اوپر بیان ہوگیا البتہ جو خلط غالب دونون خلطون میں سے ہو اوسپر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہون اون سے ہو سکتی ہے اگر بلغم کو غلبہ ہوگا نوبت مین طول ہوگا اور بے چینی کم ہوگی اور تقاضا غذا کی تشنگی ابتدا مین خصوصاً نبض مین قوی نہ ہوگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدائے مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہیگی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہ ہوگی اور بول مین سپیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برابر ہوگا سن اگر خواہ بڑھاپے کا ہو اور مزاج بدن کا بھی کبھی آپ دلیل ہوتا ہے کہ جن میں حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہوسکتی ہے اگر بالعکس ہو صفراوی خلط اگر غالب ہوگی تو کاتنا قشعریرہ اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہو جاینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے قشعریرہ لرزہ کیطرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گوشت شباب نہو تو بھی غلبہ صفرا دلیل ہوگی اسیطرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے۔ اگر دونوں خلط برابر ہون دونون قسم کے دلائل برابر ہوتے ہین اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کیطرف منتقل ہوگا اسلیے کہ اسمین برد اور لذع دونون مفقود ہین۔ اگر ترکیب اس تپ مین دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہین اور اور لازمہ تپ بلغمی ہو اس صورت مین لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اسلیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن میں کوئی سے مقابل مادہ صفراوی کے نہین ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا لیکن ضعیف ہوگا اور بیشتر برد اور قشعریرہ کر کے واقع ہوگا تا اینکہ منتہی مین مادہ غلیظ ہو جاے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور بعد ابتدا انتہا اور بلغم کی زیادہ

باوجودیکہ اطراف میں برد موجود ہے اور نبض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ بھریری ہوگی اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونوں تپ دائمی ہوں لرزہ یقیناً نہ ہوگا غب لازم کو کبھی عارض ہوتا ہے کہ اوس میں خفت قبل نوبت بلغمی کے پیدا ہو اگر چہ اس تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کے قبل از اشتداد حمی بلغمی کے ہو **شطر الغب کے علاج کا بیان** واجب اور ضروری امر علاج میں شطر الغب کے یہ ہے کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے کر رہے ہے۔ اسہال اور فصد اور ادرار اور تعریق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفاء حدت تپ صفراوی کی اس سے ہوتی ہے۔ اور مسہل کا استعمال بعد ظہور النضج کا ضرور ہے گو ملینین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کی نہو [illegible] پھر اگر نضج کو اگر خلط غالب بلغم ہو اور سکنجبین شیر خشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونوں قسم کی دوا مرکب کرے اگر دونوں خلط برابر ہوں اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہو جائے پھر اگر استفراغ دوائے قوی سے کیا جاوے ہو سکتا ہے اور کچھ خطر نہیں اور قے کرانے میں بھی خلط غالب کی رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ایسی دوا سے کرانا چاہیے [illegible] تو اگر چہ زمانہ مسہل قبل از نضج کے جلدی اسکے پلائی جاتی ہیں خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دو زمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہو جائے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات میں مثل افسنتین وغیرہ کی بلکہ بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اور قسم تبرید کی ہے ہو اور اگر ساتویں روز سے پہلے جلدی کرکے استعمال کی جائیگی خلط کو متحرک کریگی مگر استفراغ نکر سکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور متلی پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کرکے بوجہ اپنے جزو مرارتی اور تلخی کے مادہ کو خشک کردیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھیگی۔ اور **جالینوس** اور اوس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج ایسے وقت میں آب جو میں تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش کر لیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاوے [illegible] سکے اطبا جو بعد جالینوس کے ہیں اس تدبیر کو نا روا سمجھ کر کہتے ہیں کہ اس تدبیر میں **جالینوس** نے بہت دھوکا کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اوس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کچھ خیال نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور اسقدر گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے ہر مرکب مرض میں انکار کرنا اوس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جسکی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اوس وقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جنمیں مسخنات اور مبردات دونوں شامل ہوں کرنی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دوا کی تمیز کرے کہ دوائے مبرد تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوائے گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کون شخص ہے جو مقدار کا علاج بدون ترکیب دوائے حارہ اور باردہ کے کر سکتا ہے ہاں اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اوسمیں قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نہیں ہے اوس وقت کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو انکے ذکر سے طولانی نہیں کرتے بلکہ باختصار انکو بیان کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی اوسکی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال اون ملطفات کا کرتا جنمیں قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرفس اور شبت یعنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم ہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہے اسطرح سے کہ اوسکی مقدار قلیل بہت سی دوائے بارد کی آمیزش سے ایسی ہوجاتی ہے کہ اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی

اور قوت ملطفہ اوسکی باقی رہتی ہے اور جسقدر تلطیف اوسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی ملطفات سے گو مقدار زائد ہو کم نہیں ہوتی ہے اور پھر آب جو کہ خود اوسمین جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مرض کو اپنے سیلان سے بہنے دیتا ہے تا کہ قوت ملطفہ فلفل کی اوسمین بخوبی نفوذ کرے بعد ان سب خلطات کے نہایت عجیب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ مین التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار اون لوگو نمین کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہون بوجہ اسکے کہ اوس نے فلفل کی آمیزش آش جو مین تجویز کی ہے — اور وہ مرکبات جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین اور قرص ورد کے ہین **اقراص جیدہ خفیفہ** جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ ہے نسخہ گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم ترنجبین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤن سے قرص طیار کرین نسخہ دیگر جو شطر الغب التہابیہ شدیدہ کو سانع ہو اسکو مفید ہے گلسرخ ۶ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد ۴ درم نشاستہ ۳ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کثیرا زعفران سنبل الطیب ریوند ہر واحد دو دانگ کافور یک دانگ نسی قرص طیار کرین **قرص دیگر** بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کی خصوصاً اگر بوجود التہاب اور سوزش کی اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد ۳ درم ریوند ۴ درم طباشیر گلسرخ مع بونڈی کے لک صمغ عربی کہربا ہر واحد ۵ درم تخم حماض بریان ۶ درم طین رومی ۶ درم قرص طیار کرین **قرص نسخہ دیگر** گلسرخ ۶ درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد ۴ درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑہ درم رب السوس ایک درم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤن کو ملا کر قرص طیار کرین **حبوب** واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر مصطگی ہلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گلسرخ سب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کی آب کاسنی مین گولی باندہین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین کے **نسخہ جیدہ** کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیئے اور مسہل بھی ہے صبر مصطگی عصارہ غافث عصارہ افسنتین گلسرخ ہموزن اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی طیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین مترجم کہتا ہے اوقات اربعہ مین اس تپ کی تجربہ خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سدر ایک دو درم سے ۴ درم تک اور سفید رنگیا جو ایک بوٹی مشہور ہوتی ہے ملا کر استعمال کرین تساوی مین دونون ادویہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو چرائتہ زیادہ کرین بعون اللہ بہر الساعت حاصل ہو — نکس کے یہ معنی ہین کہ مرض اول کبھی اسلیے اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اوسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو — اصل معنی سے دوبارہ پلٹنا مرض کا ہے بہت ہی تجربہ مناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج مین عجلت نکرنی چاہیئے خصوصاً تلیین و تنقیہ اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ بدن طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کر سکتے اس جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے

فن ثانی تمہیدی بیان مین یعنی پیشین گوئی کی شناخت احوال امراض کی اور احکام بحران کے بیان مین

اس فن مین دو مقالہ ہین — ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین اسکے بابت سے خصوصیت رکھتی ہین از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جیدہ و غیر جیدہ کا بھی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جنہین بقراط تقدمۃ المعرفت کہتا ہے

پیشین بینی اوس سے یہ مراد ہے کہ دلائل موجود سے ایک امر جو آئندہ ہونے والا ہے اور جس طرف مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونے والا ہو اوس پر پہلے سے حکم لگا دے بہ نسبت پہچاننے قوت کے اس طرح کہ ثابت رہے گی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت سخت یا ہلاکت رات کو ہی یا دن کو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہو گا

مقالہ اولی بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران اور اوسکی خیر اور شر ہونے پر اور اوسکی ماہیت اور احکام و اقسام

بحران کے معنی لغت میں قول فیصل کے ہیں اور اصطلاح میں طب کے جو تغیر مرض میں دفعتہً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اوسکو بحران کہتے ہیں۔ بحران کے دلائل ایسے ہیں کہ اونکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی کبھی خفیف لڑائیاں ہوتی ہیں کہ اونکا شمار نہیں کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہیں ہوتیں اور کبھی ان دونوں میں قتال و جدال بشدت ہوتا ہے اوسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہیں جیسے سواروں کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچا اور غبار اوٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیاں جاری ہوں بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ آن واحد میں ہوجاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ کبھی پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جاتے ہیں اور اونسے شہر بالکل خالی ہوجاتا ہے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امیدواری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی شکستوں میں انفصال اور شکست پوری سب سے آخر کی لڑائی ہوتی ہیں اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اوسکو دفع کر دیتا اور کبھی اوسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہوجاتے ہیں یا اوسے اسقدر دفع کرتا ہے کہ اطراف شہر کے قریب میں دشمن باقی رہجاتے اسی طرح حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضای رئیسہ اور اونکے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہی یا اعضای رئیسہ سے تو دور کر دیتی ہے مگر اطراف سے اعضای رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل اسقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضای رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا متحلل ہو کر بتدریج فانی ہوجاتا ہے۔ زوال بطور تحلل امراض مزمنہ میں ہوتا ہے یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہوں اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت واقع نہیں ہوتے۔ اسی طرح جو مرض مہلک ہو اوسکا اہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہیں کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہو کر فانی ہوجاے۔ افضل وہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اوسپر اعتماد کر سکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور صحیح ہو اور ظاہر او سالم ہو اور اعراض سے جنکا انذار یعنے خوف دہی کسی دن قبل اس روز بحران کے ہو چکی ہے اور وقوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو۔ جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک انمیں کا یا تام ہے یا ناقص۔ بحران تام جید یا اسطرح پر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کر دے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے۔ کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل میں ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول میں ہوتی ہے۔ بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہے اگر انذار اوس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و ایام انذار کے بیان میں

ذاکر ہین سے گر اوسپر اونکا جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہے ۔ چشمداشت اوس بحران کی جو دفع تام کرے اون امراض مین کرنی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اون امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو ۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کچھ کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو تو بذریعہ اسہال دستون کے بحران ہوگا ۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنی رینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کی بیماریون کا بحران ان چیزون سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا ریم کھنکار اور تھوک مین نکلنے سے بحران امراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر اونہین لوگونکو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو ۔ جمیع بحرانات مین افضل و عمدہ اور قریب الانفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو ایک مرتبہ مین پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ ادرار بول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور خراجات اکثر بحران انتقالی ہین ۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا فوری نہ بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعتہً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوے ہین اونکی موت واقع ہو جاتی ہے اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہین دبیل دبیلہ طاعون نملہ حمرہ نار فارسی آکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون ۔ کبھی بحران ایام یا قبض ستنگی مفصل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش اور اوسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہے ۔ ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور داء الفیل و دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے بھی ہوتا ہے ۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی اکثر مثل لقوہ و تشنج واسترخا و وجع الورک درد پشت و زانو و داء الفیل دوالی پیدا ہو جاتے ہین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہو لے جسکے ساتھ بحران ہو [illegible] عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور متقرر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہو جاے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص مشخص ہو جانا بعد عافیت کے کبھی ہو جاتا ہے ۔ انتقالات کے اقسام مین پھر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اوس انتقال مین عمدہ یہ بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو جسطرح استدلال یا خبر کو حکما ہین کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دیتے یا اپنی خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات بحران شدید کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اپنا سامان جنگ و جدال کا درست نکر چکا ہو اور نہ آلات حرب و ضرب کے استعمال پر قادر ہو اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کی کرینگی اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہو اوسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض اون علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آیندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بہترین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہوچکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے ہوگی اور اگر نضج تام ہوچکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی بحران تام بوقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط میں اور اسی وجہ سے بہت سے زمانہ میں بحران تام کی تعویق ہو جاتی ہے اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے چہ جائیکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے - اکثر ایسے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرائے تا اینکہ پسینا شروع ہو اوسکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی میں معتدل رہنے دے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام و اوقات میں واقع ہوں جنمیں عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہے کہ اگر اوسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال میں باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کی واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہو سکتی ہے اور اگر قائم ہوا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اوسوقت کے جسمیں طبیعت باختیار خود مقابلہ کرے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بحد ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکات قے کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اوسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے میں - اسی طرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین میں مثل چودھویں دن کے واقع ہوگا اور اوس سے پہلے ہی واقع ہو جاوے کہ بہادی بحران کی قبل چودھویں دن کے کسی دن اگرچہ وہ یوم باحوری ہے مثل گیارہویں دن کے متحرک ہوں تو یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہیں ہے گو جید ہو جاوے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمیں مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہے تو بحران تام نہوگا - خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اوس وقت کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کی ہوتی ہیں یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن میں حرکت بیقراری کی پیدا کردے - مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ میں خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بحران کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہے اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بطرف خارج کے جیسے سرور میں واقع ہوتا ہے - اگر متہدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہے تو یہ بھی سلامت حال مریض پر دلیل ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض میں بوقت راحت خواہ یہ کیسے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہیں ہوتا مگر بندرت اور خصوصا بروقت راحت کی نوبت کم واقع ہوتا ہے اور ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات میں دو مرتبہ اور جالینوس نے اکثر یہ بحران بوقت راحت کی واقع ہوتے ہوئے دیکھا - افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اوسوقت کی منتہی ہونے میں طبیب کو کسی طرحکا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اوسپر اعتماد نہیں ہے - بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور از جا جی لیشے اضطراری ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے - اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض میں ہلاکت مریض پر دلیل ہوگی

ہین اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامت بحران ناقص کی ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہرگز بحران نہین ہوتا — رہی یہ بات کہ موت کسطرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران جید کے ہو اسکا حال ہم آیندہ اوراق مین لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بد ہوتا ہے اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت مضطر نہین ہوتی پھر اوسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر تا وقت اتمام نضج کی صبر کرے اور امراض قتالہ اور مہلکہ مین بحران مقدم ہوجاتا ہے اور مریض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلل مادہ بتدریج نہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہو جاوے مگر اینکہ استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہے اور تحلل تدریجی کی ضرورت نہین ہوتی — جس تحلل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا حبس بول کیوجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اوسسے پہلے اعراض خوفناک پیدا نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور اونمین سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اسکے برعکس ہوتے ہین کہ ابتدا مین سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلایل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرتی کہ جسطرف مادہ کو دفع ہونیسے ضرر ہو اوسوقت طبیعت جب یہ چاہتی ہے کہ اوس جانب کو قوی کرے خواہ اوس عضو کو ایسا قوی کرے کہ وہ بکار انصباب پذیر نہو یا اور کسی طرف مادہ کو برخلاف خواہش طبیعت کی دفع کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بیچارہ ناواقفی کی وجہ سے اوسکو یوم ششم شمار کرتا ہے حالانکہ واقع مین وہ دن ساتوان ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اوسدن کو مرض کے ایام مین شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن بہت کم ہوتا ہے — اقسام تغیر امراض کے چھ ہین پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو — پانچوین قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کے متغیر ہوکر ٹھہر جاوے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کے بنا بر قول اوس شخص جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان یونانی مین مشتق ہو فصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کو درمیان صادر کرے گویا اوسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہو جاوے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اوسکی ساعت سے برطرف ہو **قول کلی علامات بحران** کے ذکر مین بحران سے پیشتر دنکو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو اگر دنکو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونیسے پیشتر از وقوع دلایل ہوتے ہین جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بےچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات آنکھون مین اور طنین اور دوی لینے کان کا گونجنا اور پھڑپھڑانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہو نیچہ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ مین تنگی سانس مین اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور پشت مین درد اور عضل البطن مین اختلاج اور مروڑہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی نافض پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہوتا ہے

ہوتا ہے اور کبھی بنفسہا اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزون کا بند ہو جاتا ہے جنکا نکلنا مناسب نہ تھا مثلاً جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال و دوری ایسی دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہے — جو علامات متقدم بحران کو قبل از بحران ہوتے ہین وہ نہایت شدید ہوتے ہین اور اسکا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ اونکی دلالت بسبب حرکت اوسی مادہ کی ہوتی ہے اور ان دلایل مین اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے یہ اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اوسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو تو بعد اوسکے دلائل از قسم صداع اور سدر اور ضراح وغیرہ کی اسپر دلالت کرین کہ مادہ دموی ہے طبیب کو اوسوقت امید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت اون دلایل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہے تو اوسوقت اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر کبھی اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کردین اور اکثر جب صفراوی دموی ہوتا ہے اوسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اوس سے پہلے خیالات عین یعنی آنکھون مین چنگے سے زرد زرد خواہ تارے سے اوڑتے دکھائی دیتے ہین اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر مرض کو مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کردیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہو جاتی ہے سبب جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل مین اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاء رئیسہ پر گرائیگی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہین اونکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے افعال مین اعضا مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے مرض ان اعضاء کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور درد سر پیدا ہوا اور جو چیزین یعنی صداع کے ہمراہ ذکر کی ہین مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق النفس وغیرہ عارض ہونگے — اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اوسکے دفع کی دو صورتین ہوتی ہین ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اوسوقت تمام اعضاء ظاہری مین دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت عرق اور پسینا برابد ہونے مین پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو پھر جب اوس جانب کو اختیار کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہے اوسوقت بدون اسکے کہ اعضاء رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہین ہوتا اسلیے کہ بعض اعضاء رئیسہ اوس راہ مین واقع ہین جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاء نفس مین ہو کر ضرور گذریگا اور اعضاء دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت گرنے مادہ کے فقط اعضاء رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی بجہت مرور مواد کے اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جسوقت الوداع کا جید لیکن بحران آمادہ اندفاع پر ہے یا یہ کہ بطرف قے کے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضاء رئیسہ مین سے ہو مگر مشغول ایسی مشقت کا ہو سکتا ہے کہ اوسمین فساد پیدا ہو جائیگا جیسے اگر مادہ اطراف جگر مین گرے اور مثانہ کی طرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے بطرف خارج راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ مین راہ قریب اوسکی مادہ کیواسطے یہ ہے کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کی واسطے اسہال کے — اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ جدا گانہ ہے پھر کچھ دور نہین کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت مین خاص خاص علامات بھی ہون جو اس بات پر دلالت کرین کہ اس مادہ کا بحران دفعتہً قطع ہے وہ خاص فلان جہت مین ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کرین کہ پہلی ابتدا اور بعد انتہا

اس ردی مادہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچیگا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو [illegible] دلالت کی جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑیگا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک امر کلی پر جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اوسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اوس جہت کی واضح ہوتی ہے جدہر مادہ دفع ہوگا جیسے دردسر اور ضیق النفس اور تمدد شراسیف میں اوپر کیطرف یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائیں۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس وغیرہ کسی چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف ہیں اوس جہت کی جسطرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یا قے یا رعاف ہے۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اوسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران یا اسہال یا قے یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً حمای محرقہ کہ اکثر اوسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے، خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو ورم سر کیوجہ سے پیدا ہو کہ اوسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات بارده اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور ضیق النفس کا بحران رعاف سے ہوتا ہے۔ بلکہ ذات الجنب کا حال بین بین ہے کہ نفث دم اور رعاف دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے۔ اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے اونکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اوسکا شروع ہوکر اتمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات بحران کے پیدا ہو جائیں پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہیں بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں ہوتا ہے اوس وقت جسوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہیں ہے یعنے آج دن نہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا لیکن یہ بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق مراد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں اونکے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جاوے گو اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے۔ بعض ان دلایل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور جہت یعنے راہ بحران پر بھی دلالت کرتی ہیں۔ پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع نہو یہ بات بنابر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اسکے بحران کی تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں سوای قرب زمانہ بحران کے اگرچہ اونکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب مثلاً اول یعنے غیر خالص میں قبل نوبت کے کچھ صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اوسکو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور غب خالص میں اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران اسی مریض کی سلامت جان پر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کریں

پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض جو مصارعہ اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعہ قوی سے باز رہیگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوبی بحران کی وہی دلائل ہین جو مرض پر غلبہ طبیعت کی دلیل ہون اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہین ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہین جنکا منشا یہ ہو کہ جس مادہ اور طبیعت مین مقابلہ ہے بادشواری طبیعت اوسکی زور کو روک سکتی ہے مگر یہ ضرور نہین ہے کہ ایسے وقت طبیعت کو مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جاوے مگر اسکے ایسے کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ۔ ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئی کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور چھ گھنٹے تک ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اوسکو گرا دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کردیتی ہے۔ کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو مرض سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہوجانا سواے امر عظیم کے وقوع کے باسانی نہین ہوسکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہین کہ طبیعت عاجز ہوجاوے اوسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ نمود ان علامات بحران کا بالاتصال دو دن یا دو روز مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا صحت بحران پر دلیل ہے اوسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی موجب اون قراین کے جنکو ہم آیندہ ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ متقدم ہوا اور خصوصاً اسوقت نبض مین دفعۃً تغیر پیدا ہوجاے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض مین عظم پیدا ہوا اور انخفاض نہو خوش ہونا چاہیے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور کھرکھراہٹ نا بدن کا ایام مرض مین بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہین یا قتال ہوتے ہین یا اونکا بحران دیر مین ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیمارون کے دلیل ہوتی ہین مثلاً اکثر بیمارون کی یہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص مین اونکے بحران یکسان ہوتے ہین اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہین کہ اکثر اونکے بحران رعاف سے ہوتے ہین پس اونکے عادات خواہ مقتضاے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر اونکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک ہے واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج مین بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا۔ اور سواے عظم کے اور بھی سواے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اوسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہوا اور طبیعت قوی ہوجاوے اوسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین مین میلان پیدا نہوا اور قبل ازانکہ نبض قوی ہوجاوے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونون علامات یکجا ہوتے ہین اوسوقت دونون باتین پیدا ہوجاتی ہین جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہوچکے شروع تفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہین اور زیادہ تفصیل آیندہ کے ابواب مین کیجائیگی **علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحران مین** اسکی پہچان یہ ہے کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور یہی جب علامات قے کے پیدا ہون اور درد سر عارض ہوجاے وہان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل گوش

کنپٹیون اور طنین اور کری مین پیدا ہونا دفعۃً اور اوسکے قریب خواہ اوسکے اوس سے مقدم ضیق النفس و درد گردن اور تمدد مراق اور شراسیف مین اوپر کیطرف بلا درد اور سر مین اشتعال پیدا ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین شدت ہوتی ہے اسلیے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا منصرف ہوجاتا ہے **تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے** اگر ہمراہ توجہ مادہ ہے کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجاے اور بتاریق اوسکے ساتھ نہون یعنے آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اوٹھتی ہوئی معلوم ہون اور ہونٹ مین تلخی اور ہونٹھ پھڑکنے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے گلی بھر آتین اور خفقان صعب اور انضغاط اور انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اوسوقت علامات مذکورہ اپنی نتیجہ پر موکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اوسمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تپ صفراوی محرقہ نہو اور بالیمہ رنگ چہرہ کا اوسوقت زرد ہو جاے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جو قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے لڑکونکو ہوتی ہے بجہت ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشایخ مین چونکہ اونکے قوے مین ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے — اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کی بجہت جگر مین پیدا ہون خواہ بجہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ چند عروق کے جو طحال مین ہین اور قریب بجہت بینی کے ہین مشارکت ہے اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہین اونکی وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال کا بینی سے نہین ہے — اور مریض کو سرخ دور سے چمکتے ہوے اور بتاریق نظر آئین اور چہرہ خوب سرخ ہوجاے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہو جاے اور دفعۃً خون روان ہو اور نبض شاہق اور موجی ہو جاے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اوٹھے اور اشتعال علامات کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہو جاے اوسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج کی و نیز جملہ دلائل کی اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اس کا اندازہ لینے خود ہی بتاریق اور خیالات خبطی سے ہوتا ہے جو بشکل و رنگ آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے — اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جانب کھجلی اوٹھنے کی ناک مین دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنی خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلایل کی اعانت یہ کیفیت کرتی ہے کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہو جاتی ہے اور خشکی شکم مین ویا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد مین یبوست پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی سن کیوجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتا ہے جسکا سن بیس برس سے کم ہے کبھی زیادتی درد سر کی بھی اسقدر کہ بحرانات قے مین جسقدر نہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور درد سر کے ہمراہ اوسی قسم کے الام مثل درد گردن اور پیچھے گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف پر مبین استدلال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے —

علم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہوچکا کچھ تو ایسی ہین

کہ اونہین رعاف پر دلالت کرنے کی نوبت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور کہری اور تمدد و تمر اسیف کسی جانب مین اور دو جانبون جگہ خواہ طحال سہی بلا وجع اور اشتعال سر کا۔ اور بعض علامات خاص تر سے ہین مثلاً ضیق النفس اور تمدد و شراسیف داہنی خواہ بائین آنکی کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد و فم معدہ کے ہو خاص تر پر دلیل ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق النفس علامات رعاف مین داخل ہے اوسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ اجوف جو پشت پر ہے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہے اوسوقت اعضائی نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور ضیق النفس عارض ہوتا ہے۔ بعض علامات خاصہ تر اور رعاف کی ایسے ہین کہ اونہین تقابل ہے یعنے اگر ایک علامت تر مین ہے اوسکے مقابل دوسری ہین رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اوسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوہ کا علامات تر مین ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہے اوسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات تر مین سے ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک سے کے ایسے ہین کہ اونہین تقابل نہین مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات تر سے ہے اور اسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہے اسکے مقابل کوئی علامت تر مین نہین ہے

علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض مین بشدت موجیت پیدا ہو جاے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو۔ اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جاے۔ اور باایں ہمہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اوس گرمی کے جو اور ایام مین تھی۔ اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اوسوقت زیادہ ہو۔ اور بول بہ تکدیر مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین ہو چھٹے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز۔ پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر کسی مرض مزمن مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود ہون اوسوقت بھی امید توقع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور اسیطور پر استمرار علامات کا رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہے۔ اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اوسے ایسا معلوم ہو کہ گویا مادہ غسل پر نہانا یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ رنگین ہو جانا بول کا بدلالت اولی اس بات پر دلیل ہے کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہے کہ یا عرق براہ ہو یا ادرار بول کا ہو۔ بعد ازان خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے۔ اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز ملین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اوسوقت توقع بحران عرق کی نکرنی چاہیے۔ اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہو اور بدنکی حرارت کی فعل قوت پر مظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو

علامات میلان مادہ کے اعضاء بول کیطرف اس بحران کی نو علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسیطرح فقدان علامات تر خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہین دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عانہ مین سوزش پیدا ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کی دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین سوزش پیدا ہونا اور اوسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور اوسمین رسوب کا موجود ہونا۔ بیشتر دلائل براز کے وجود سے ادرار بول عارض ہوتا ہے

جیسے ہمنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہوجاے اور روانی شکم مین کمی اور پسینا بھی اوسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اوسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کی سخت ہو اوس جگہہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاڑون مین **علامات میلان مادہ بطرف براز کے** پندرہ علامتین ہین ۔ پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جاے کہ فضلہ دموی نہین ہے اور اوسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اوسکی تاکید تعیین کرتا ہے کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم مین بوجھ معلوم ہو اور علامات قے کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہو اور حالب مین یعنے اسفل شکم نفخ پیدا ہو اور اگر حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہوجاے اور مقدار معتاد سے زائد ہو اور پیشتر اسین کہ یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوتے درد پشت پیدا ہو مگر بشرطیکہ یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر ادرار بول ہوتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہے خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز مین ہوتی ہو اور سختی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو ۔ کبھی بحران اسہالی عادت قلت رعاف اور قلت برامد ہونے عرق کے اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے ۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی ہی مین بول سپید رنگ اور رقیق ہوجاے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ خراش امعا مین پڑ جاے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور برامد ہوگا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے **علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو** اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نپاے جائین اور استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہو اور قطنین یعنے تہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور وہان درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کی** ۔ جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور با اینہمہ نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل ادرار بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعاً یا وجود صحت قوت اور سکوت نبض کی خصوصاً امراض سلیمہ مین جو دیر پا ہین اور جنہین نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے ۔ اور تعیین جہت انتقال کے اوپر دلیل درد موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگونکا اون مقامات کی جو خالی ہین اور متصل اوسی جہت کی ہین جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے ۔ ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقال ہوتی ہے جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہے ۔ یا درد مفاصل مین ہونا ۔ خواہ ایسا درد اوسکے جسم سے تعب بیجا کسی عضو مین پیدا ہو ۔ شراسیف مین اگر تمدد ہو اور درد کہین اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہین ہو سکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہی اکثر جہات میلان مادہ کے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی کے باعث ہوتے ہین اور فصل بارد مین اور سن اکتہال مین اکثر ہوتا ہے سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ جنبش اور اسماک پیدا ہوتا ہے اور سن

کہولت مین سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت مین قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جس کا سن پچاس برس بلکہ تیس ۳۰ برس سے متجاوز ہو جاے اوسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہین ہے بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہین ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کی اکثر ابدان مین اور بوجہ کثرت کی کمتر اشخاص مین دوسری قوت کا قوی اور شدید نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط اوسکے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاء رئیسہ سے دفع مواد مین عاجز ہو اور یہ چیزین ان اسباب سے یعنے غلظ ماده اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کو مناسب ہین یعنے زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کو قائم ہوتے ہین اوسکے لیے استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہین ہوتا ہے **علامات انتقال کے بطرف سافل** جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین یعنے دو رگ جو قریب ناف کے ہین اور دونون ورک یعنے کولون مین پیدا ہونا علامت اسبات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال اعلی کی طرف** اعلی کی طرف سے کے انتقال پیدا گرانی سر اور ثقل حواس خصوصاً گرانی گوش تا اینکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہے بعد ازانکہ ضیق النفس و تغیر نظام مین سطح اگر اودھر ہوا اور پھر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور ورم دفعتہً ہو اور انتقال عظیم سرمین پیدا ہو اسیطرح اگر سبات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ مین پڑتا ہے اسیطرح ہوا رہ اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی مین ہو حاسب ہوا ور سرخی چہرہ کی و یہ رنگ ٹھہرے **علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف** اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط مین قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اوسکا کسی مرض مزمن کیطرف ہوگا **علامات بحران خراجی کے** اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات انذار خراج پر ہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کیصورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ میلان بسبیل انتقال ہو بعد ازان دونون شریان صدغین کی زیادہ انبساط مین آئین اور ضربان خواہ نیک اونہین بعید ہو ایسا کہ سکون اونکی حرکت مین نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہو جاے اور سانس مین تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اوٹھے جب یہ علامات مجموعاً عارض ہون تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل مین خراج ہونے والا ہے اور جس عضو مین زیادہ عرق کسی بیماری مین نکلتا ہو اکثر اوسی مین خراج واقع ہوگا۔ **فصل** جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلائل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کی نضج کو بدیر قبول کرتے ہین اگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن شیخوخت مین کم ہوتا ہے اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کے کہتے ہین کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہین ہوتا۔ اگر زمانہ صعود مین تپ کی بول اکثر مائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن مین کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات مین تاخیر واقع ہوتی او مرض حاد کا زمانہ بنسبت ان سے بڑھ جاتا اور ایسے مرض مین جسوقت بعض مقامات بدن مین دفعتہً جابجا درد پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائی یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب دراز بول غلیظ اور تپ کا نہوا اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہو امید خراج کی مفاصل مین ہوتی ہے خصوصاً سر و ز بحران کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران یومین واقع ہوا ہے بحران تام نہ ہوا اور باوجودیکہ بحران دیر مین ہوا معاودت اور علامات کی نہو یعنے ایسے علامات دیگر اوسکے ہمراہ نہون کہ اینده اور کوئی بحران پھر ہوگا۔ حمیات اعیائی بحران اگر چوتھے دن بول غلیظ سے نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران مین تاخیر ہو تو اون مفاصل مین خراج

کے اسید ہوگی جنمین تعب پیدا ہوا ہے خواہ لحیتین کے پیچھے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کی پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لحیتین مین واقع ہو وہ اعیاء تمددی مین اکثر ہوتا ہے اسلیے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہین ہوتا ہے اس وجہ سے ان حمیات مین مفاصل زیادہ جاذب مادہ نہین کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے لحیتین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا ہے اسوجہ سے خراج اوسی مقام پر پیدا ہوتا ہے — اور جو اعیاء اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا اوسکا اثر مفاصل مین زیادہ ہوتا ہے — اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہین کہ بیجا یکسے بعض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول دفع ہو جاتا ہے — اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق اکثر اوتر جاتی ہو ایسی تپ مین خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالص ربع مگر اینکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو — خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ کے ہر روز استفراغ کر دیتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنیکے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو — یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا اوسوقت مادہ کہان باقی رہیگا کہ اوس سے خراج کی توقع کیجاے — اور ادرار بول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے — جو خراجات امراض مزمنہ متطاولہ مین واقع ہوتے ہین وہ اکثر اعضاء زیرین مین واقع ہوتے ہین اور جو امراض حادہ ہین اونکے خراجات اعضاے فوقانی مین اور جو امراض حدت اور ازمان مین متوسط ہین اونمین خراجات اوپر اور نیچے دونون جانب کی اعضا مین واقع ہوتے ہین اور تشنج مین خراجات بیخ گوش مین واقع ہوتے ہین اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ مین اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے **بیان احکام خراجات کا** جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہو جاے بدون انفتاح اور منہ کھلنے کے اوسکا حال دو امر جدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اوس سے برآمد ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اوسی جگہ برامد ہو (یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہین ہے اسیواسطے اسکو جداگانہ شمار نہین کیا یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضاے دردناک تعب یافتہ اور ضعیف کی دفع ہو — ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے مرض مین خفت پیدا ہو اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اوسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے بیٹھ جاے اوسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اوس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ بارد ہے اور ضرر اوسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اوسمین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہو تو اسکی پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہے اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اوسکا مادہ جمع ہوتا ہے — خراجات مین سے کم ضرر اوسی خراج کا ہے کہ جس طرف اوسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی عضو خسیس ہو رئیس نہو اور گنجائش اوس عضو مین زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو باوقت جگہ دے اور گنجائش مین کمی نہو اگر مادہ اوسمین پوری گنجائش نہ پائیگا جہان سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل استعمال رادعات کا کریگا ادویہ مبردہ سے اوسی طرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین اپنے جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اوسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی حرکات سے اوسمین حرارت اور حدت زائد پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا —— بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہین جنکا میلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہے جو ضعیف ہو اور اوسمین کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو

مقصود

خصوصیت سیلان عرق کی ہو لیکن فضل ترین خراجات جسمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا منہ نہ کھلجاے جیسا کہ اگر منہ نہ کھلے تو اوس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہیں ہے **علامات وقوع تشنج کے** لڑکوں کو جسب بحالت مرض خوف نیند میں زیادہ ہوتا ہو کہ چونک چونک پڑیں اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کریں اور اونکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم لڑکوں کے سن تک ہے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے ۔ جوان لوگ جسوقت اونکی آنکھوں میں حول پیدا ہوا اور حمی حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھ میں پانی زیادہ بہے اور پلکیں جھپکا کریں اور گردن اور منہ کج ہو جائے دانت زیادہ پیسیں کہ آواز پیدا ہو اوسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اگر گدی میں درد اور سر میں گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہے اگر با اینہمہ ورم گرم خصوصاً سر گردن میں موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ میں علامات سلامت اور بحران جید کے پیدا ہوں اور بول میں کمی ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اوس سے بحران مرض کا ہوگا مگر انکا اسہال حد اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہیں ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہے اسلیے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ میں مقدمہ عرق کا ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہیں کہ نضج تمام ہو جائے اوسکے بعد وہ دن جسمیں بحران ہو اون ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنے خبر دہی اوسکی وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اوسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت میں ہو جدھر سے اوس مادہ کا نکلنا مناسب ہو اور اوسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو کبھی خوبی بحران میں طبیعت اور نوعیت مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونوں سے بحران مناسب کے مثلاً غب میں بحران عرق کا اور محرقہ میں رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا ۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنمیں قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہیں اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی میں دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت میں قوی اور مستوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جاے اور اختلاف کم ہو اور مستوار حال پیدا ہو یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہے کہ اوسپر اعتماد کیا جائے اور اگر با اینہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تمام ہونے میں کچھ شک نہیں ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری میں پیدا ہو جاتیں امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہوں کہ وہ بحران نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اعتماد خوبی بحران میں یوم باحوری پر کرنا چاہیے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہیں کہ اونکے ہمراہ نبض کی صحت اور استوای حال اور قوت بڑھتی جاتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہوں اور بیمار ہو جاے تو اگر نضج اوسکے بول میں ابتداء مرض میں ظاہر ہوا اوسکی ہلاکت سے بیخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات نضج جلد ظاہر ہوں اوسکی سلامتی کی خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور اولی علامت بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جاتیں جو اوپر مذکور ہوے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق العجل رکھتا ہے ۔ ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا ہے بھی ایک علامت ردائت بحران کی

ہے کہ روز باحوری مین واقع نہوا اور نیز بول و بدن سقوط اور صغر کیطرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہون اور اونکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہوا ہو پس فریفتہ ہو کر مطمئن ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اینکہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہوا اسی قسم کی ہے کہ اوسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بجہت خود ساکن ہونے [illegible] ہوتی ہے نہ اینکہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے **احکام اون علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین۔**

جسوقت علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جاوے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہون بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کی واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات اون اسباب کی جو بحران کے مقتضی ہین جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلا حرکت بحران کی قبل منتہی وغیرہ کے تحقیق مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض و قارورہ سے پائی جاوین اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی بمقتضی اسباب مذکور تقدم بحران کو واسطے کہ قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اوسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہو چکا ہے واضح ہو کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بجہت کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضج نہونا بہ نسبت لون مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام مین نضج نہونے سے مادہ دشواری اور نضج ہونے سے آسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتدا مرض سے ظاہر ہون اوس مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اوس مرض کا پر خطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور چندان نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو اگر بغیر ابتدا نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہین ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین ابتدا ظہور نضج کا طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بسبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعۃ ہو خواہ لمس مین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ بشیر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران ہو و مند پر بھی لا کرتا ہے بلکہ باعتبار حال بدن کا ابتدا تغیر کے خیر پر کرنا چاہیے اور جسقدر علامات ذبول کے سینہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بجہت بیداری اور تعب اور ریاضت اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کو نظر درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دن مین اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی ہین **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہے اور سینہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بوقت لائق ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہون اور بعد استفراغ بحرانی کی خفت مرض مین حاصل ہو اور نبض ہر وقت درستی پر آتی جاوے پھر یہی ہو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ قسم یہ کہ بعد

استفراغ سے کے دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس ہی ہے کہ استفراغ خلط موذی کا باسانی ہو اور بہ امر دی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو۔ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باسانی متحمل ہونا اون احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہیں اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا۔ منجملہ علامات جیدہ کے اشتہای طعام باعتدال ہونا اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکھا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا علاقہ اقتضاء طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات جید باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنے جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں میں ضعف ہو اوسوقت علامات جید اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر میں ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں۔ پھر ایسے علامات کیساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہوکر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کی قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مہلکہ کہ ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہے اوسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی نوبت سے پہلے ظاہر ہوں اونسے حکم ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جائیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت رداءت پر کریں۔ بعد ازان ضرور ہے کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ اونکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب میں اوسی عضو معین کی رعایت کریں یعنے لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہے کہ اوسکے حال کی دلالت اس مرض میں زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور پختگی نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے۔ طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کیصورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اگر فرق نسبت پہلے شناخت کرکے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا اینکہ بعض اگر ردی ہو جاوے جب بھی حکم جزمی فوراً نکرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بد بوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اگر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بمجرد وجود ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی میں بھی بحسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو بتفصیل ذکر کریں **ذکر اون علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوکے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہے۔ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہے وہی ہے کہ آنکھیں بیٹھ جائیں اور ناک پتلی ہو جاوے اور کنپٹی میں گڑھا پڑ جاوے اور سمٹ جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائیں اور کانوں کی لو سمٹ کر الٹ جاوے اور چہرہ کی جلد کھنچ جاوے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جاوے خصوصاً اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوتی روئی کے ہو کہ یہ سب علامات قرب موت کے علامات ہیں۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اوسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر علامات مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہوں تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز میں صحیح ہو جاتا ہے

اور جبکہ بدنین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہون اوسکا حال لطرف صلاح کے باسانی عود نہین کرتا۔ علاوہ بران قسم اول یعنے جبکہ علامات ردی بوجہ مرض کے نہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئے ہون خواہ بسبب ان چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین مذکور ہوچکے ہین از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہوئی ہون وہ شخص یعنے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتداء امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بہ نسبت نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہے مین خود مرض کیوجہ سے بلا معاونت سہر او رجوع او استفراغ وغیرہ کی یہ علامات پیدا ہون اسیطرح ضرور ہے شناخت انحراط اور لاغری اور تغیر لون کی اسطرح سے کہ بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری او استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے نہو اوسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح آنکھہ کی علامات بد اگر بوجہ مرض کے نہون آنکھہ کا بیٹھہ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہوگی اور سیلان فاتر الطرف سبات اور بینگی کے رہیگا اور نبض مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہوچکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہونگے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور باوجود اوسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کی یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃً نہونگے۔ مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کریگی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک و سہر وغیرہ کی مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہوگی اور بہت بہت سی چیزین مثل شرارونکی محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جاے۔ رنگ کا دفعۃً زرد ہوجانا بری علامت ہے اور سیاہ ہوجانا یکایک بھی علامت بد ہے۔ بہت زیادہ سیاہ ہوجانا نہایت بد ہے کہ اکثر سقوط طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہوجانیکی ہوتی ہے اور تیرہ ہوجانا قریب سیاہ ہوجانے کے ہے۔ اور زرد ہوجانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلیے کہ کبھی بجہت حرارت کی بھی رنگت زرد ہوجاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی۔ اور بیشتر بجہت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہوجاتا ہے اوسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیشانی یا ناک مین شکن پڑجائے ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے **علامات ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہین** اگر دردسر ہمیشہ ہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور اور علامات ردی بھی اوسکے ساتھ پائے جائین وہ مرض قتال ہے اگر قتال نکرے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر دردسر بیسوین دن تک ہو اور ساتوین دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا بدہ نتھنے یا کانون سے جاری ہوگا یا خراج واقع ہوگا خصوصاً دماغ کے پیچھے۔ اگر جس شخص کو ابتداے مرض سے دردسر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اوسکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن دردسر زائل ہوجاتا ہے۔ بیشتر ابتدا دردسر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہوجاتا ہے یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ دردسر دسوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلیے گیارہوین دن یہ دردسر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبونکا میرے نزدیک صحیح نہین ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنے ازواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے۔ اگر دردسر پانچوین دن

شروع ہو چودہوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے۔ اکثر یہ دردسر حمی غب مین عارض ہوتا ہے **علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین** مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہوجانی اور کانو سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کی دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر **علامات ردیہ جو آنکھہ مین پائے جاتے ہین** دونون آنکھونکا بیٹھہ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہوجانا اوسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنے ارغوانی سے بنفشی ہوجانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھہ مین پیدا ہوجانا یہ بھی علامت بری ہے۔ ایک آنکھہ کا چھوٹا ہوجانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھہ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنے پیچیدگی اور یہ حول یعنے ڈھیرا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہے۔ اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے عضلہ چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ پہونچی ہو پیدا ہوا اوسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھہ نہین ہوسکتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزون کے معتبر ہین اونکی تفصیل یہ ہے سیاہ تکمے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر قے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ ریزے برق آنکھون کے سامنے نظر آنے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اوسکے دلائل خاص تھے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے اونکی رعایت کیجاتی ہے۔ آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری ہونا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھہ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہ ہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کی بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتی ہین۔ آنسوؤنکی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے۔ روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہوتی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کبھی ورم کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہے اور اسی آنکھونکا ٹھہرانا کہتے ہین۔ زیادہ چیرک آنکھونمین جمع ہونا اسطرح کہ پونچھا جاوے اور پھر نکلتا چلا آوے بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ آنکھون مین برابر ہونا ردی ہے ایسا چیرک آنکھہ مین بوجہ عجز قوت غریزی کی انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھہ کے اندر کوئی چیز بزور گھسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اوسکا قصد آنکھہ سے باہر نکلنے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہین ہے اگر تجویز کیا جاوے کہ یہ چیرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھہ کیطرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اوس رطوبت کی انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھہ بر وقت پیدا ہونے اس چیرک کی خشک اور اندھی ہوتی ہے اور علامت یبس کی آنکھہ مین غالب ہوتی ہین اسی وجہ سے یہ چیرک بھی خشک ہوجاتا ہے۔ منجملہ ایسے علامات کی جو مناسب علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہو کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھہ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالہ کے پڑے اور آنکھون کے کوئے مین جا کر یہ جالہ چیرک خواہ کیچڑ ہوجاوے اور اسیطرح باربار جالا پڑا کرے اور کنارے پر پہونچ کے جا جا کر چیرک ہوجایا کرے اسکی دلالت قرب موت پر ہے۔ آنکھہ کا سرخ شدید ہوجانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہو اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ

میں ورم گرم یا فم معدہ میں واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آتے خواہ آنکھ کا ٹیڑھا ہوجانا اور تبارق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تبارق یعنی چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ کثرت سوداوحارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ پلکوں کا سوتے وقت کھلا رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہے۔ پلکوں کا خشک ہونا علامت ردی ہے اور حالت بیداری میں آنکھ کھلی ہو اور اسکے قریب انگلی لیجائیں اور ہلائیں مگر مریض کو خبر نہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ بڑی دسوین دن پھنسی پڑنے سے مرجائیگا اور شیرینی کی خواہش اوسے زیادہ ہوتی ہے **وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں** ناک کا پیچیدہ ہونا اور اوسکا زخم پڑجانا علامت ردی ہے۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنوں میں لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے ہاتھ سونگھ نہ سکے اور فاسد بو سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات زبون ہے خود بخود ناک میں بو مشک یا گھی اور بعض خواہ سوندھی مٹی کی آنی علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ میں ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے۔ عطسہ آور چیزون سے مثل نکچھکنی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے۔ ناک کی زخمی ہوئی خواہ بشدت خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبون ہے۔ ناک کا کھجانا اور بار بار انگلی ناک میں ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اوسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر پٹری وغیرہ نہ پڑی بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برامد ہونا علامت ردی ہے **علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں** کان کی لو خشک ہوجانی اور اوسکا منقلب ہوجانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنی اونچی لگد خواہ بارہ سمٹ جانی علامت ردی ہے۔ کان کا میل جب کڑوا نہ ہے اور میٹھا ہوجاے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدما اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے تھے اونکے نزدیک مہلک ہے۔ کسی قسم کا الم کان میں ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اصل الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم میں سکون ہوجاے اوسوقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم ایسے واسطے نوجوانون کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور قیح کے مرجاتے ہیں **علامات جو دانتون کے اعتبار سے ماخوذ ہیں** دانت پر دانت بجنا حمیات حادہ میں یا خالی ہو نہ دانت پیسنا جیسے کچھ کھاتا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کے دانتون پر رطوبت لزج بکثرت جم جاے اور وہ مبتلاے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اوسکی تپ میں شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر میں تحلل ہوگا پیدا ہوا ہے۔ ہر وقت دانتون کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اوسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہو علامت اچھی نہیں ہے۔ دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر منذر بجنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک یعنی جبڑے کے تھوڑے سے سببسے دانت پیستا ہے اور اوسکی عادت بھی ہو اوسکی نسبت یہ حکم نہیں ہے۔ دانت کا رنگ سبز ہوجانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جنکو ثنایا کہتے ہیں **علامات جو زبان اور مونہہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں** زبان کا سیاہ ہوجانا امراض حادہ میں زبون حالی کی نشانی ہے۔ مونہہ کا خشک ہوجانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہیں اگر ابتداء مرض میں مونہہ خشک

اور ہتھی مین خشونت پیدا ہو بعد اوسکے سیاہ ہوجاے تو قاتل ہے خصوصاً چودہوین روز۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بری بو آنی موہنہ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اور نیچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ مین زبون ہے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور سمٹ جانا اور دونون کا سرد ہوجانا علامت غیر جید ہے۔ بعض اطبانے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالا مثل سیاہ چنے کے اوٹھ آئے خواہ مثل دانہ رینگڑی کے پس موت قریب ہو اور اوسوقت خواہش تیز چیزونکی خورش کی زیادہ ہوتی ہے۔ خشونت اور سیاہی زبان کی دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اوسکا سبب استعمال کسی شئے صابغ کا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زبان کا خلط غالب سے ہر حال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہے جب تک جوہر اس خلط کا خواہ اسکا جوہر بخاری ہی بعض اعضا کا منتشر کرکے چڑھ بیٹھنے والا نہو **علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین** اختناق یعنے بند ہوجانا نفوذ ہوا ریہ تک خصوصاً غیر روز بحران کے ردی ہے اختناق بدون برآمد ہونے کف کی خفیف ہے اسلیے کہ ازباد یعنے کف برآمد ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت اسقدر پہونچے کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہوجائین اور سانس کا پھیرنا باستوا و انتظام ممکن نہو اور یہ ازباد ہر وقت نہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب دماغ کے ہوتا ہے۔ بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب پہونچی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہوای بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اوسکی جانیکی راہ بند کردیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوجاتا ہے باین وجہ متحمل حیات کا نہین ہوتا۔ اسیطرح گردن مین خم پڑجانا کہ اوسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اوتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہرحال اس سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین۔ اسیطرح اوتارنا لقمہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہے۔ اسیطرح اچھو آئے کہ پانی ناک کیطرف چڑھ کر نکلے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے **علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین** ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے **علامات جو اعضای تنفس سے ماخوذ ہین** ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے۔ اور جو سانس مشابہ رونے والے کی سانس کے ہو کہ رک جای اور استنشاق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے۔ اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے۔ جو لوگ کہ اونکی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اوسوقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اونکی بہیم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوجاتی ہے **علامات جو رنگ کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین**۔ بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامت ردی ہے۔ جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اونکا رنگ طاوسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہوجانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہوجاے نہایت ردی ہے **علامات ردیہ جو استرخای بدن اور بری طرح لیٹنے سے ماخوذ ہین** بدن کا ڈھیلا ہونا اور بہ اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہونی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو احشا مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کی اور بنسبت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت

مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کیوجہ سے ہو یہ امور پیدا ہون انکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور سخافت سے نہین ہو سکتا جیسے بعض لوگونکو گمان ہوا ہے اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے مملو اور پر ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنی مواضع اور مقامات مناسب مین مذکور ہو چکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کی بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت مین آمیزش کرکے علامت ردی ہی خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدر سے قدر سے نیچے اوترے اور جب اوسے اچھی طرح لٹاتین خواہ عمداً و طوراً سے بٹھاتین بیٹھ کے بھل پلٹ جاے اور اطراف کی کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرادے اگر حرارت ظاہری زیادہ نہو اور نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچاتا ہو یہ حالت اوسکی ہو سکے اس بارہ مین ایک بات کا لحاظ بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اونکا بھاری ہوتا ہے اور اونکے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اوسے یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسیطرح لیٹا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اوسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چت لیٹنے کو علامت ردی سمجھنا بیجا ہے ۔ خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سواے چت لیٹنے کے کسی اور بھل آرام نملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سے خوف عظیم نہین ہے ۔ جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ مین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اوسکی عادت زمانہ صحت کی مخالف ہو نہایت ردی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہے یا اوسکے احشا مین اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ یہیں اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اوسکی عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اوسکے ضعیف ہوتے ہین ۔ اگر کوئی مریض قادر استلقا خواہ چت اور پیٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اوسے ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضاے تنفس مین پیدا ہوتے ہین جنکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہو چکی ہے ۔ آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار کیطرف مونہہ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہین ہے ۔ پیٹ کے بل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ مین کوئی ایذا ہو ۔ اضطجاع رطب علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ جو جنبش مریض کے آسانی سے ہو سکین اور حرکت مین تکلیف نہو ۔ علامات جو جلد سے ماخوذ ہین اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جاے کہ بعد کھینچنے کے جسقدر کہ گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نملے بلکہ اوسی طرح الگ رہے علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس یا سردی کے برآمد ہو یعنے سانس تو ٹھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہون دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوسیوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہو جاے ۔ علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسیطرح پیٹ نہ پچکنا باوجودیکہ دست آتے ہون علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو ۔ شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا دوسری جانب سے بلند ہو جانا بھی ردی ہے ۔ ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی جسقدر مثل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے اوس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہو جاے علامت ردی ہے ۔ اسیطرح لمس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اوس جانب کی زبون ہے ۔ مراق کا پھولنا اگر یبسی نہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم مین مراق کے ورم نہین ہے بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہین وہ متورم ہو گئی ہین اسلیے کہ اگر خاص مراق

مین ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد شراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مایل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع شراسیف مین تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا **علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین** مقعد کا امراض حادہ مین خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات ردیہ جو قضیب و انثیین کی حال سے معلوم ہوتے ہین** خصیتین کا نرم ہو جانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انثیین کا بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض مین احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض مین بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو **علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہین** رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ مین باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات جو اطراف سے بدن کی ماخوذ ہین** اطراف مین علامات ردی چند قسم کی ہوتی ہین بعض علامات بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہون اور تپ بدستور ثابت رہے اور نہ اتر سکے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ مین برد اطراف چندان بد نہین حمیات حادہ مین سبب برد اطراف ورم عظیم جوف کا ہوتا ہے یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلالت قوی تر ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض مین برد اطراف پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجاے اور گرمی عود نکرے۔ یہ سب امور دلیل ہین کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کیطرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پانون کی انگلیون کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشی رنگت فقط زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد سرخ ہو جانے خواہ بنفشی ہونیکے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم مین پایا جاے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہنچی ہے اسلیے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کی اور تیرہ سرخی کے بدتر ہے۔ اور باانیہمہ اگر چند اقسام کی علامات پیدا ہون مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوگئے ہین بیشتر ازین نیست کہ وہ ساقط ہو جاینگے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے۔ منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہین جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کذا ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے **علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین** دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہین ہے۔ اور رات دن کسیوقت نیند نہ آنے شب و روز کے سونے سے بہت بد ہے اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہو دن مین اول روز سے ہونا اسلم ہے اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات مین بد ہین مگر ابتدا مین اکثر ہوتے ہین اور مضر نہین ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ نبض مین ضعف ہو ردی ہے اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آنی اوس مرض مین جسکو کچھ اختلال عقل پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض مین پیدا ہو جید ہے **علامات جو ہاتھون کے کام سے دریافت ہون** کپڑے کے ٹکڑے چننا خواہ ریزے جمع کرنا یا بروقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی شے چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھوڑتا ہے علامت زبون ہے اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اسوجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بخارات بطرف آنکھ خواہ رطوبت بیضی کیطرف اوترتی ہین **علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہون** وجع شدید احشا کے حمیات حادہ مین علامت ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم یا اخراج احشا پر کرتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً ٹھہر جاوے اور کسی طرحکا اثر درد کا باقی نرہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بھی ردی ہے **علامات جو درد و بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین** صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل از نظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے۔ سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کے استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے۔ مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرد گویا کا چپ رہنا ابتدا سبات وسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہین۔ اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتدای ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے **علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین** ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سر مین دھمک اور ضربان خواہ کنپٹی مین دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہے **علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین** کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے مریض کے سر کی طرف اوٹھنا ہے۔ کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور بیٹھ جانا ہر ساعت علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل و ضیق نفس و خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ مین اوچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر جب خناق اور ضیق النفس پیدا ہوا اوسیوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہین۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر بہ تکلف متحرک ہون اور توثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہوجانا حضور موت پر دلیل ہے۔ اگر رعشہ بحرانی ہو علامت ردی ہے اور اگر بوجہ بحران جید کے ہو تو بہتر ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطرہ نہین ہے **علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے** جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح پر ہوتی ہے کہ طبیعت اعضا عضلانی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمین یہ فضول جمع ہین ضعیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور صعب ہو اوس دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر عضو نا کو ضعیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اوسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اوسوقت طبیعت کو اعانت رفع فضول ملتی ہے اوسوقت وقوع تثاوب خمیازہ کا ردی نہین ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہین ہے بدون معونت کیفیت کے بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کے اور یہ امر سہل ہے چندان دشوار نہین ہے۔ **علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین** اکثر خواب مین جو اشیا دیکھتا ہے ہوا وسکے بحران سے مناسب ہوتی ہین مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب مین بھی دیکھتا ہے کہ حمام مین داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے **علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے** اشتہا کا برطرف ہوجانا امراض مزمنہ مین ردی ہے اور در امراض حادہ مین بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہین جیسے امراض مزمنہ مین۔ اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر حمیات محرقہ مین پیاس باطل ہوجاوے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہوجاے اور پیاس باطل ہو **ذکر اون احکام کا جو بحرانی استدلال پر محمول ہین** یرقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز سے پہلے برا ہے اور اسیطرح قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقان کا اسہال سے ہوجاے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنے کثرت مادہ کی دفع ہوجاتیگی ۔ اور مجملا یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتوین روز کے چونکہ محمود نہین ہوتا اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہے اسواسطے خود ایک مرض مستقل پر خطر ہے بشرطیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون ۔ اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عمدگی پر خفت جو اعراض مین مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی ہے ۔ منجملہ علامات رداءت یرقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برامد ہون اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہوجاے خواہ پسینا سے اندر تمام جسم سے برامد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہوجاتی ہے **علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین** جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنے بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو اسمین رداءت زیادہ ہے بنسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہے ۔ جو اورام بیخ گوش مین پیدا ہون اور پختگی اونکی قیح اور ریم سے نہووے وہ بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کردے اور اگر یہ امور ہون اور نہ پختہ ہوا اور اوسکے ظہور کے بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی رداءت یقینی ہے اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فرق نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خراج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہوسکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے ۔ جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاوے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برامد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیٹھ جانا چونکہ بعض لوگ اس بات کی خبر ہوتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی اوسکے برامد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین اوسکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین **علامات جو پھوڑون پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین** اگر نخود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برامد ہون بہت بد علامت ہے اور اگر یہ ثبور ٹھہر جاتین خواہ جوشش اور ثوران انکی مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مرجائیگا ۔ بدن کے زخمون کا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا برا ہے مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو پر کوئی شے مثل کدو سیاہ کے برامد ہو اور اوسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجاے گا اور اگر بعد برامد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ رہیگا اوسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو داہنی یا کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بید انجیر کے نکلے اور اوسکے ساتھ تمام بدن مین ضعف اعضا یعنے سپیدداغ بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجاتین پس مریض کو خواہش گرم چیزون کے کھانے کی پیدا ہوگی اور بیسوین روز مرجاتا ہے ۔ زبان پر جو ثبور مہلک پیدا ہوتے ہین اونکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہوچکا ہے ۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہو اور اوس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جو چھٹے روز مر جاے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہو سرسام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس ورم مین مواد امعا مین اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض حجار کی ہوتا ہے **علامات جو لرزہ لاحق ہونے** سے ماخوذ ہین لرزہ جو مکرر اور بار بار کسی تپ شدید مین آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہی اور بحال ثبات قوت بھی بہم لرزہ کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزہ کے تپ زائل نہو اچھا نہین اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اور اسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اوسکے تپ مین سکون پیدا نہو اور اگر استفراغ لرزہ مین باوجود ثبات قوت کی عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہی۔ اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہی اوسکی نسبت قول فیصل اور حکم جزمی یہ نہین ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یا قی وغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہی کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہی اوسکو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اوسکے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوامی خواہ طبیعی یہ شناخت ہی کہ وہ خلط منقطع ہوکر دوسرے خلط نکلنے شروع ہو اور استفراغ ردی وہ ہی کہ ظہور استفراغ سے سحج اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برامد ہو خواہ محض خلط بدبو اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم قے کا بھی ہے۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کمی کرے، واجب ہی کہ اوسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجاے۔ اگر افراط استفراغ مین ہو اور ہنوز نضج مادہ نہین ہوا ہے اوسکے فائدہ کا گمان نہین ہو سکتا استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون دلالت موت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہون طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برامد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور مزمنہ مین جو بلغمی ہون اور اورام حارہ مین اور اورام احشا مین **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزایش یا بسبب کثرت اور رقت یا بسبب قوت اشتداد و اندفاع یا استرخاء قوت ماسکہ کے ہوتی ہی یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جائین کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ ہی اور کمی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پوچھا جاے خوب برامد ہوتا ہی اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جاے بند ہوتا ہے **بیان اون اعضا کا جنمین عرق زیادہ برامد ہوتا ہی اور جنمین کم** جس عضو مین مادہ مرض ہوتا ہے اوسی مین عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اوسمین عرق بھی کم برامد ہوتا ہی اور اسیطرح جس مین جانب ضیق مسام پیدا ہون اونمین بھی عرق کم نکلتا ہی اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اوس جانب بھی عرق کم برامد ہوتا ہی اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کی اودہر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری اودہر کی خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی اودہر نہین ہوتی ہے اور نہ اوس طرف سے پسینا نکلتا ہے۔ بیشتر پیچھے کی طرف جو اعضا ہین جیسے پیٹھ وغیرہ اونمین عرق زیادہ برامد ہوتا ہی بہ نسبت اعضاء اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنے سر و گردن کی زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر مین زیادہ پسینا نکلتا ہے **بیان اون وقتون کا جنمین عرق زیادہ برامد ہو یا کم** نوم اور خواب مین بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برامد ہوتا ہی اسلیے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی مین بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہی اور یہی وجہ ہے کہ اذیت نقرس کی نوم مین سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم مین بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برامد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ — پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے — اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کی بدن اسلئے کہ مادہ مین کثرت ہو اور وہ مادہ منزا اور دفع طبعی کے ہو نہین نکلتا اور یہ کثرت یا بسبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلای قریب العہد یعنے بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا او سیوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض بالفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا بسبب بعید سے یعنے فضول غذائی رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہوتے موجب امتلا ہوئے ہون اور اس امتلا مین جبتک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے کیا جاے کوئی اور تدبیر کافی نہین ہوتی او پسینا ایسی امتلا مین فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہین اور جو شے فاسد ہوتی ہے اور اخراج مین اوسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہین ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا مین طبیعت زیربار خلط فاسد کی ہوکر ضعیف ہو جاتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت غریزی قوی ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہین پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت تحلل ہوتا رہتا ہے پس بروقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد نہو گا مگر اسکے اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہون اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہین کیونکہ برآمد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام مین زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے **ذکر اون ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو** اکثر امراض حادی مین عرق تیسرے خواہ پانچوین روز برآمد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہین مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسوین خواہ اکتیسوین یا چونتیسوین روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے **وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے** وجوہ استدلال عرق کے یہ ہین کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اوسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اوسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ و نک اور قوام اوسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اوسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی او سینہ و اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکلکر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اوسی عضو مین ہے — اور وقت برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدای مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینا برآمد ہونے کے مرض مین خفت ہوتی ہے یا نہین بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے **علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین** سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے ہو بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر او گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجودہ غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آئندہ پر دلالت ایسے — پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بعد سقوط حرارت غریزی کے نہین پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہین کر سکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کیوجہ سے اون رطوبات مین تبخیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہو جاتی ہین — عرق جو رگ رگ کر نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد او اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہیں ہے بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہے۔ بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں نہو علامت جید نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن مین عرق برآمد ہو عرق شائع ہو نیز تمام بدن مین اگر ابتدای مرض مین برآمد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر مین ہوتی ہے اسوقت عرق مین باوجود برودت کے اسکی برودت بہ نسبت اوس عرق کی برودت کے جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط کے پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتدا عرق کی ہو کہ بعد ازان تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ مین طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہیں ہے بلکہ ردی ہے اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن مین اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اوسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ شے نکل گئی اور اوسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق باقشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر ہے ایسا نہیں ہے کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہوجاے۔ جسوقت قوت او نبض مین ضعف پیدا ہوا ور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برآمد ہو یہ علامت ذبول ہے پھر اگر نبض ساقط ہو جاے موت واقع ہوگی عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہوا اور تمام بدن مین برآمد ہوا اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہوا اور اوسکے قریب جودت اور خوبی مین وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن مین برآمد نہو مگر اوسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اوسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور انحطاط ہے اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اوسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہین امور پر مدار حکم کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہے اوسکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت بقایای مواد کے اور اگر فصد خفیف اوسکی کیجاے کچھ قباحت نہین علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ ہین نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت مین خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہو ردی ہے اور غزالی ہر وقت ضعف کے ردی ہے۔ اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہوا ور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا نبض احد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح ہو کہ نبض قوی متصل اور نبض قوی سے نہو بلکہ اوقات بعیدہ مین یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بد ہے اور ردی ہے۔ کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہوا ور داہنی متفاوت اور بہت اضعف بھی ہو دلیل ردی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتے لہذا اسکی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا احکام نکسیر پھوٹنے کے سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمین حرارت غالب ہو اور اورام نہوریہ شراسیف واقع ہون ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے۔ سرسام کیسے رعاف مین کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہین ہے ہان اور جو ورم ہے اوسمین رعاف اوسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدہ مین اور قریب پڑے۔ اور حمیات محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہین ہے۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہی اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہے جو ایام افراد یعنے طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر جفتی روز واقع ہوتا ہی

گا نسبت سے اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز ٹھیک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہوا اور یہ بھی دریافت ہوجائے کہ رعاف شدید نہو گا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کے کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالین اور تکمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ [illegible] جس تھنی سے رعاف ہو رہا ہو لگائین گے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب ماؤف کے واقع ہوا ہو مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہیں ہے مناسب اور لائق تر اورام واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو ناف سے اوپر ہون خواہ اور سر کے قریب ہون ورم بلغمی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب نیچے کے پہونچا ہوا اور بہت دنون کا ہو گیا ہو اوسمین امید کم ہے اور پھوٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اوسکا نہیں ہوتا اور کسی قسم کا بحران ایضاً جو ورم بارد کہ دماغ مین ہوا اور ذات الریہ مین بحران بذریعہ رعاف کے نہیں ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین** رعاف قلیل برا ہے اور اکثر رعاف ردی وہی ہے جسمین خون سیاہ برامد ہوا اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی مین چمک ہو۔ جو رعاف چودہوین روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنون مین واقع ہو **دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین** چھینک اگر زمانہ منتہی مین آئے بہتر ہے اور اوایل مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط لذاع پر **احکام براز** کے کتاب اول یعنے فن کلیات مین گفتار عام بہ نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور اوراب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برامد ہوتا ہے اوسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہیں ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے** اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہے۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہوا اور بعد نضج کے بروز بحران جید واقع ہوا اور اوسمین علامات محمود بھی پائی جائین۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلفہ کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید یکجائی ہے۔ سوائے دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز منعفن جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اوس براز کے ہو جو بعد ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضول برازی دفع کرتی ہین الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جسمین صفرا غالب ہو اول مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلا ہے اور مرض مین خفت حاصل نہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے لاغر کیا اوس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگرچہ حمی مقلعہ بھی ہو یعنے ایسے براز کی ردائت مخصوص حمی لازمہ سے نہیں ہے۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہوا اور کسی چرب چیز کا استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضاء اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہیں ہے اسلیے کہ چربی کبھی پگھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہے اور جس وقت براز مین کوئی شے مثل صدید یعنے پیپ کی ظاہر ہوا اور زردی براز مین ہو جائے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہے۔ جس اسہال کے براز مین گرد براز

ایک شے رقیق شبیہ بچائی دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا خاصہ یہ ہے کہ لذع اسمین ہوتا ہے اور براز بہت جلد برامد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہرحال ردی ہوتا ہے۔ جسوقت براز مین چھلکے ترمس کے ایسے برامد ہون جمیع امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو فے سے متعلق ہین** فے کا بیان بھی کتاب اول یعنے فن کلیات مین ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام فے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضروری ہے بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون۔ فے فائدہ مند وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر فے صرف یعنے ایک ہی خلط کی ہو اوسیقدر ردی ہوتی ہے اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو فے سے ماخوذ ہین** جسکا رنگ مخالف عادی فے کے رنگ کے مثلاً رنگ فے کا سپیدیائی ہو خواہ زرد ہو ایسی فے ردی ہے اور خلاف رنگ فے عادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر منتن یعنے بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر فے زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر فے کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر اسکی قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقاے حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ فے کا کسی شے ماکول کیوجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو۔ اگر ایکمرتبہ فے کرنے مین یہ سب الوان مختلف برامد ہون وہ فے نہایت ردی ہے۔ بدبو فے ہر طرح کی ردی ہے۔ اور خالص ایک خلط کے فے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین** ہمنے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہے بیان کردئے ہین اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ اونکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور کرتے ہین۔ پہلے ہم یہ کہتے ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے نپائے جائین خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہون فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی صورت مین مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے بوجہ قوت کے واقع ہو جاتا ہے کہ اوس استفراغ سے اخلاط کچہ اور خام سبب نکل جاتے ہین اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط مین رداوت شدید نہو گویا باینہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول مین اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض مین طول ضرور ہو گا۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کی حالت مرض مین باقی رہے اور چار دن زمانہ ازابتدا تا انحطاط اوسی حالت مین گذر جاتین۔ جو بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہو جاوے اور تغیر اوسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلم ہے۔ کبھی بول امراض وبائی مین جیدت اور قوام اور لون اور رسوب مین طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب بہلاکت پہونچ جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام اور لون اور رسوب مین و نیز دیگر علامات رداوت بول سے ظاہر ہوتے ہین مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ مین جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہون **علامات جو بول کی قلت اور کثرت سے بنتی ہین** جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اوسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ بول کے کر دیتی ہے۔ اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین خلاطت [illegible] پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بدشواری نضج کو

قبول کریگا۔ پس اگر حمیات حادہ نہون بلکہ خفیف حمیات ہون ایسی کیفیت بول کی منذر بطول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہین** رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت پیاس بہ نسبت معلوم ہوا کرتی ہے اور لحظہ بلحظہ پیشاب ہوا کرتا ہے اور بآسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت مین خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور اس رقت مین خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز پے در پے آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہے موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جلد آور دماغ پر چڑھتے ہین لیں سبب اغال سے معطل ہوجاتا ہے— اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض نہو اکثر یہ غلاظت بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید مائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمی مین یعنی زمانہ صعود کلی مین نہ صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضاء زیرین پر دلالت کریگا قوام بول مین بحث فصول آئندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا— **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سرخ کی ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہوگا یا کوئی شے معلوم اوس سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو خلط کہ اوسکا رنگ بول مین ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے مصبغ ہے اسلیے کہ اگر اسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام و کدر ہونے سے ماخوذ ہین** جسوقت بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہوجاے اور علامات جید موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہون اور سبب احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہے— بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جید نہین ہے اسلیے کہ یہ امر جس مادہ پر دلیل ہے وہ بغیر اعانت ہے کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہے— بول غلیظ یا کدورت جسمین کوئی شے تہ نشین نہو اور اوسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریبہ کے اور ضعف حرارت غریزیہ پر دلیل ہے یعنی حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامت ردی ہے— بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم بتیسیر بحران حمیات اعتدالی یعنی ربعی وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے— پس اکثر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اوسوقت درد سر اور برسام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہے اوسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامات سلامت کی موجود ہو کہتر اوسکے اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت قے کی نہو اور اوسوقت مغص اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور علامت پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ ہین بروقت سیاہ ہونے بول کی حمیات مین** بروقت بول سیاہ سوا امراض حادہ مین حکم بہلاکت مریض کا صحیح نہین ہے اگرچہ بول سیاہ بذات خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ جسمین تمام مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اوس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض ہو جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث اخراج حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے— **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بول

سیاہ جسقدر جقدر اس مین کم ہو اوسیقدر بہتر ہے کہ دلالت فنای رطوبت پر کرتا ہے ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو برا ہے اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اوسمین ثفل متعلق ہو یعنے وسط مین ٹھہرا ہے اور بو اوسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول مین امراض حادہ کے موجود ہونا اور اختلاط عقل کے خبر دیگا ۔ تمام احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہے کہ بجانب خون سیاہ میلان کرتا ہے اسلیے کہ مادہ تیز اور غالب ہی اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برامد ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسامات کے دفع اور عرق سے پسینہ قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ جسمین کوئی شے معلق گول اور بدبو دار ہے) عدم رائحہ یعنے معلق کسی قسم کی بو نہو اور تمدد حجابین مین اور ورم شراسیف کی بیچ اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پر اور اسطرحکا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے ۔۔۔

بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کی طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا ہے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کی براہ دار ہو اور سکے خواہش طعام کی ہو فوراً مرجائیگا ۔ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل باشقر ہو جاوی اور غلاظت بھی نمودار ہو اور بالضمہ راحت مریض کو پیدا ہو چکی ہے تو مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور استحالہ جو رقت سے بطرف غلاظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور رسوبی ہضم کے ہمراہ خواہ اوسکے بعد خفت اعراض کی واجب ہی اور یہان مفروض ہے کہ خفت نہین ہوتی بلکہ اسلیے کوئی مادہ جگہ مین ضرور ایسا جاگیر ہوا ہے کہ اوسکا تنقیہ نہین ہوسکتا اور بوجہ اوسکے سدہ واقع ہوئے ہین بلکہ اگر یہ مادہ بمدت بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا ۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہو اور اوسکے ہمراہ درد درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات مین یہ بول بہ نسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے **علامات ماخوذہ حمرت بول سے** امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھی اوسکے ساتھ پائے جاتین بحران کے جلد واقع ہونے دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے ۔ مگر ہر حال مین التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے ۔ رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ مین درد سر اور اختلاط عقل پر دلیل ہے ۔ بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور بدشواری بدبو دار ہو خطرناک ہی اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے ۔ لیکن اگر بکثرت برامد ہو اور ثفل زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کردیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین ۔ محض خون کا پیشاب امراض حادہ مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلاے شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہی اور ایسے ہی بول سے خوف اوس اختناق کا ہوتا ہے جو بسبب امتلا ہر تجاویف قلب کی پیدا ہوتا ہی اگر یہ خون بطرف قلب کی متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہی اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو ۔ جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اوسمین اگر غلظ پیدا ہو جاوے لیکن اوسکے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تنشین نہو سکے اور ورم بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہی قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور رسوب بسبب شدت کے پیدا نہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور کبھی بول مشابہ بول یرقانی کے ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہی کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہی کہ بول سرخ جسکا ثفل بھی سرخ ہو ہضم خام اور حرارت پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید نہو اور مائل بکدورت نہو ۔ بول اشقر حمی حادہ مین

جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہو جاوے ردی ہے اسلیے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکیطرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین جو رسوب کہ اوسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ پر جیسا چاہیے قادر نہین کہ اجزا چھوٹے ہو گئے سلاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بہ نسبت بیاض کے پس اکثر جسکے بول مین ثفل چکنا ہو زندہ رہتا ہے اور جسکا ثفل سپید ہو مر جاتا ہے بشرطیکہ ثفل بعض مختلف ہو اور اجزا اوسکے پراگندہ ہون اسلیے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونیکی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کی الغرض سلاست ثفل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہین ہوئی جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہین دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا اور مرض نے اوسمین کچھ فعل نہین کیا۔ رسوب جو لطیف کی طرح اوپر کو ہو اور اوسکی سپیدی مین اجزاء ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بسبب ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے۔ رسوب خام بھی ردی ہے۔ جس رسوب کی اوپر کی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اوس رسوب سے جسکی اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور ایسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے۔ جس رسوب سے پہلی بار قیت بول نہ ہوا اور ثفل سفید نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط مین کثرت ہے مگر اسپر دلالت نہین ہے کہ خلط مین نضج بھی ہے بلکہ نضج اوسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آئے اور ابتدا مین بول رقیق ہو اور پہلی رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جسپر تک یہ باتین نہون دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مرض بھی ثقیل ہے۔ اسیطرح رنگ مین زیادتی بلا بعدان رسوب کی خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے اور ثفل کم ہو جاتا ہے۔ رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جاوے مرض مین طول ہوگا اور بحران کی امید ساٹھ دن تک نہیں کی البتہ رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اوسکو میلان اوپر کیجانب ہو جسوقت لطیف بول مین پایا جاوے امراض حادہ مین اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہو جاوے سلامت مریض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب بشکل پارہ گوشت کے حمیات حادہ مین بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہین۔ اور اگر اسوقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو گھلادے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ مین بیان ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکون کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور تپ حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ نے پٹھے اور ہڈی اور رگون کو گھلایا ہے۔ اگر یہ باتین نہون تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب نخالی یعنی بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کی چھلنے پر دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہے۔ اور فرق درمیان اوس رسوب کے جو مشابہ پوست ماہی کی ہو اور درمیان رسوب نخالی کی یہ ہے کہ نخالی مین باوجود علامات الم مثانہ کی نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے

علامات جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے ہون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے

بول اون علامات کا جنکی بول سے مذکور ہوتا ہے۔ بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگر چہ

ردی ہے لیکن جسوقت اور دلایل سلامت پر دلالت کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین ۔ ہان اگر رسوب زیتی ہو تو نہایت ردی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص زیتی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آوے ۔ جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی مین سب سے بدتر یہ ہے کہ ابتدای مرض مین ہو اور جسوقت دلائل ردائت کی موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مرجانے کی خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعۃً محمود سے متغیر ہو کر علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین موت پر دلیل ہو اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعۃً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو ۔ بول وہی بتغیر اختلاط عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے ۔ جس بول مین خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ مین برامد ہون اگر اوسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہے ۔ خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور اون کو کہ جو بنام جداول ملقب ہین نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت حرارت کی ہوتا ہے ۔ بول سپید اور رقیق جسمین رسوب نہین اور سحابہ یعنی لکہ ابر سا ہو اور اوسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اسی دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے ۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین بقدر کفایت بیان ہو چکے ۔ بول رقیق اشقر ابتدای حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظ کی ہو جاوے بعد اوسکے متکدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کی تشنج پر دلیل ہوتا ہے کہ اوسکے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت اسکے بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اوسمین غلاظت اور نرمی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو ۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً اگر محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو ۔ علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی حادہ مین ہے دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکر سکے اور ہر وقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جاوے اور درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے ۔ جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین (جسکے اعراض مین سکون ہے) برامد ہو دلالت رعاف پر کریگا ۔ پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوئی ہے اور تپ خفیف اور سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اوس کا ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے اور اوسکی اذیت مین اعضاء عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین جاتے ہین بول مائی اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور جو بول کہ اوسکے نیچے اوپر تک مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضاً جو بول کہ اوسکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اور سبز غالب ہو قتال ہے ۔ علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اونمین سے کون قتال ہے جسوقت قی اور مغص یعنی مروڑا اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تغایر بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی

اختلاف پایا جاوے اور دست و قے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہو گا کہ طبیعت مبتلای اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اون کی مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کر دیگی جسوقت بھی لازم ہین برودت ظاہر جسم کا اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہے ۔ جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب ہلاکت ہوگا ۔ اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہوا ور شکم مین سوزش اور لذع اور الم جو سوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کے ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد براید ہو اور ناخن زرد ہو جاتین خواہ سبز صورت مین ناخن کے تغیر پیدا ہوا ور زبان مین ورم ہو جاوے اور زبان پر خواہ بدن مین کسی اور جگہ پھوڑے پھنسی یعنی نئی طرح کے دانے پیدا ہون پس موت قریب ہی ہے ۔ جسوقت اطراف تنفس مین وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باینہمہ آنکھ کی حرکت بری ہو خرابی اور لون خالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور بعض جسمین ضربات شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ مرض جنون کے ہوتی ہے ۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہین پہونچتا بلکہ فقط ظاہر مراق مین ہوتا ہے اور یہ ضربان مضر نہین ہے اگرچہ ورم بھی اوسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہوا البتہ اوسوقت ضربان مضر ہے ۔ اگر یہی حال ضربان وغیرہ کا بیس دن تک برابر رہے اور ورم اور تپ بھی ساکن نہین پیدا ہو تو ظاہر ہے ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور بیشتر اوس اذیت سے مریض کو نجات اسطرح ہوتی کہ بول بکثرت براید ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف خصوصاً پاؤن کیطرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہین جسوقت اون مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس قریب موت پہونچتے ہین اور چار گھنٹے سے زیادہ نہین رہ سکتے ۔ جسوقت کوئی شخص جو کبھی محرقہ مین گرفتار ہوا اور دفعۃً خفقان اور سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسیطرح کا استفراغ ظاہر ہوا اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا ظاہر ہوا اور نہ ہوای گرم سے بطرف ہوای سرد کے یعنی شہر خواہ دوسرے شہر مین گیا ہو اور باینہمہ نبض کی سرعت فوراً آہستہ ہو جاوے اور سکون پیدا ہو جاوے حکم اوسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے ۔ جسوقت کوئی مریض تپ مین مبتلا ہوا اور دفعۃً اوسکا قلب بیٹھنے لگے اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو خفقان سے مر جاویگا ۔ جو کوئی مرض گرم مین مبتلا ہے اور پیشاب اوسکا اول اسقدر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہو جاوے اور اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہوا ور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدہے کا پیشاب ہو اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہوکر اوسکے بدن کی دونون جانب مین تمدد ظاہر ہوگا بعد ازان مر جاویگا ۔ کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر متغیر ہو آنکا سیہ جو دوا مرکب ہے اوسکی مانند ہو جاوے اور اوسپر کف بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت موت اور ردی ہے ۔ بعض ایسی علامات ردیہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہین اور قیاسی دلائل سے اونکا اثبات بہت دشوار ی ہو سکتا ہے ازانجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید نحرانی پر جو گردن مین ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برامد ہو اور اوسکی سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہون اور نیز چیزون کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مر جاویگا ۔ کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سفید پیدا ہو اور اوسکی آنکھ مین عارض لشدت پیدا ہو تو تیسرے دن مر جاویگا

جس شخص کے جسم مین دانۂ مثل منثور کے اوسکی انگلی کے نیچے برامد ہو دسوین روز مرجاویگا۔ اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھیگا اور خصوص حلواے شیرین کو۔ کہتے ہین کہ مرض شدید کوئی کیون نہو اگر دفعۃً عارض ہوا اور اوسکے بعد سے قے یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے۔ کہتے ہین جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو ورام یا قرحہ نرم عارض ہون بعدازان اوسکی عقل زائل ہوجاے مرجاویگا۔ کہتے ہین جب کسی آدمی کے بدن مین خواہ چہرہ مین تر ابلہ ڈھیلا پن عارض ہوا اور اوسمین درد نہوا اور اول مین اس مرض کی ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مرجاے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہین اگر کسی شخص کے زانو پر مثل نکوسکے دانہ گول اور سیاہ پیدا ہوا اور اوسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مرجاویگا پچاس روز اوسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اوسکے موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے **علامات طول مرض** سے کہ طول مرض یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلطی اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہرحال طول مرض مین فم معدہ ضعیف ہوجاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی فم معدہ مین آجاتی ہے علامات طول مرض یہ کہ نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اوس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے مین ثقل کی تاخیر ہو جو معلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برامد ہوا ایضا لاغری بدن اور خون چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اسیطرح اگر مرض حاد مین نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور بغیر اسیقدر منتفخ نہو ایسے کہ ویسے ہو سکین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلل مواد کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہوگا۔ اگر بحران کی علامات قبل نضج مادہ کے پیدا ہون اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کی پیدا ہون مرض مین طول ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانے والی چیزین اور آلام جو بروز بحران واقع ہون اور اونکے ہونے سے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین طول ہوگا خصوصا اگر یہ علامات ابتداے مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسی علامات بالکل اچھا ہے اور کثرت سے برامد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کی حرکت کی ہے اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ ان استفراغات کے موجود ہون طول مرض پر دلیل ہونگی۔ اگر رسوب سرخ چالیس دن تک برابر باقی رہے اور سپید نہو خبر طول کی دیگا تا اینکہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی ابتداے مرض مین بول خام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کے اوائل مرض مین پاے جائین اونکی دلالت قوی نہین ہے مثل اون علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پاے جائین اور طول مرض پر دلیل ہون۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہون اور انکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین مشتبہ ہوا تو حکم انذار مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن مین ہین اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہے اور جو تدبیر یا ایام انذار کے مذکور ہین اونکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور شہر یا فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور اور تقدم و تاخر مین اور اونکی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصا منتہی حمیات حادہ اور اون حمیات کی طول اور قصر مین کہ آیا ہوا از قسم حرکت مین خواہ از قسم سکون اور جیسا یہ مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کیا چاہیے **علامات اس بات کی کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل** اگر قوت قوی ہوا اور مرض مین حدت ہوا اور نوبتہاے مرض مین تزاید ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاسے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہو اور اسیطرح نضیج خواہ عدم نضیج کے علامات یا علامات خوف دلانے والے موجود ہون اور اونکے ذریعہ سے عجلت انقضاے مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے رفع نہوگا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیفیت مین برعکس سابق ہون اور علامات ابطاء کے موجود ہون مرض مین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلیل کہ ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلیل ہوجائیگا۔ اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہون اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاسے ایسی صورت مین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات مین تاخیر اور قسم اونکی انتہا کی ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کہ کیا جاتا ہے **احکام نکس کے** نکس ورد و بارہ واپس آنا مرض اول کا سبب یہی مادہ ہے جو بعد ضعف قوت کہ ہو کر اوسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کی ہوتے ہین۔ اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود با وصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اون خطاؤن کے جو موجب نکس ہوتی ہین مسہلات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جنسے اشتہاے طعام اور زود ہضمی کی بہت جلد ہوجاے جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنمین تسخین زیادہ ہے سو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اوسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہو نکس پیدا کرتا ہے۔ **علامات نکس کے** جس شخص کی تپ بحران کے سبب بلکہ بحران تام اور جید ہو منقطع نہ جاسے خصوصا اگر بحران بذریعہ جلدی یا یرقان خواہ بذریعہ عرق کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور بعد تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اسطرح کہ غذا ترش ہوجاے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور تراسیف مین اور نواحی جگر کے طحال مین نفخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک ہو اور پیاس مین شدت ہو اور چہرہ پر تہبج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصا تہبج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اسیطرح سے باقی رہنا اگرچہ تہبج چہرہ کا زائل ہوجاے منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تغذیہ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصا اگر ایسی اعراض روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اوس مرض کو جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہجاے اور خراجات بحرانی جو برامد ہو کر اندر کیطرف غائب ہوجاین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر اوسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ سفرت یا حمرت سے باقی رہجاسے یا خام ہو کہ نہ اوسمین تعلق ہے اور نہ رسوب ہے۔ ایضا استدلال کی بذریعہ بول اوسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت بعض فصول کے جیسے خریف کہ اوسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلون کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہین اور اونمین اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور اورام اگر بعد اونکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاے احشا مین خواہ صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہون مثل سعال ربو وغیرہ اور امراض نفس کے **اسباب موت کے** موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شی ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا سبب جو قوی کو معطل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے یا فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید سے یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہوجاے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوجہ ضیق اور اختناق کے پیدا ہو برسام سے کے مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مرجاتے ہین اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت لیٹنی پاتے ہین اور اونکی حلق خشک ہونے پاتی ہے اقسام موت کی جو حمیات مین واقع ہوتین ہین اور علامات کیفیت موت مریض کی ازین قبیل وہ موت ہی جو ابتدائی نوبت مین تپ کی بوقت تزید یا ورود دورہ حمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات اورام باطنہ مین جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفعتہ ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض مین جنمین طبیعت بوجہ خباثت کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کی کہ اوسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کے ہے خواہ جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دے۔ ازین قبیل وہ موت ہے جو منتہی نوائب حمی مین بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط مین پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی مین اور سبب یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی مین گویا بےخوفی کی حالت مین ہوتی ہے اور حرارت منتشر و متفرق ہو کر بوجہ اطمینان خلع مادہ مرض کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہے (اور اوسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات مین تھی) اوس سے جدا ہو جاتی اور اسی غفلت سے موت عارض ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعتہ مرجاتے ہین اور بعض لوگ بتدریج اور آہستہ آہستہ مرتے ہین اور کبھی انحطاط مین زور آور قریب بھی ہو جاتا ہے کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت عزیزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونون انحطاط کی الگ الگ ہے انحطاط واقعی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کی جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار نمودار ہوتا ہے۔ جدری مین آدمی اکثر زمانہ انحطاط مین مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن مین برآمد ہوتا ہے یا فقط سینہ مین یا اگر جلد علاج ہو مین خشک ہوا اوسوقت موت بعد عرق کے نہوگی اور اگر چاہا اوسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی۔ اکثر موت جو امراض حادہ مین ہوتی ہے اوسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم مین ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا ازدواج مین ہوتا تو موت بھی ازدواج یعنی جفت مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق مین ہے تو موت بھی افراد مین ہوگی یہی جاننا ضرور ہے کہ غب لازم مین موت بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہے اور اوسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتے ہین جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب اور سبات اور ضعف نبض جسم کا ابتدا ... پیدا ہوتا ہے اور آنکھون مین تاریکی اور دبیع فواد اور قلق اور بلغمی تپ مین اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل مین اشتداد ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ مین جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا۔ اور موت زمانہ تزید مین جو ظاہر ہوا و متحقق ابھی بعد منتہی نہین ہو سکتا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت بغور اور تامل دیکھے جاتین اور انہین دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کرچکے اور بیان کئے جاتین پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جاتین حکم وقوع موت کا کیا جائے

— پھر اگر با وجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائیں موت کی اسباب سے رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کی تقویت کرینگے اگر نہ اگر نوائب افرادی ہوں ساتوین روز بیمار مرجائیگا اور نوائب ازواج ہوں چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر بحران کے** ضعف قوت میں پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج میں تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اوسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہوں دلالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگونکو لاحق ہوں** ناقہین یعنی وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہوں مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگوں کو نکس مرض بیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ باب نکس پائے جائیں اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال انکے جیسے ہم آیندہ ذکر کرتے ہیں کیجاوے اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہیں پہونچتا اور نہ انکے بدن میں طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خرابیات انکی بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اگر تنقیہ انکے بدن کا بخوبی نہوا ہو اون اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کی بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اوسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو بسبب امراض سابقہ کے اضداد متصور ہوتے ہیں اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور اکثر خارش انکے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور بگرم پانی میں نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہو جاتے ہیں اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آنکہ غذا کا شعور انہیں باقی نہیں رہتا اور رطوبت غریزی جو بالوں کو سیاہ پانی رکھتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب اونکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے **تدبیر ضعیف لوگوں کے واسطے** ناقہ کی تدبیر میں نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شئے کا استعمال بہ نرمی کیا جاوے اور کوئی غذائے ثقیل اوسکے بدن پہ وارد نہ کیجاوے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہیں حتی کہ سخت آوازیں وغیرہ سے بھی اوسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت معتدل تک اوسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اوسکو نافع ہے اور بہت سودمند ہے اور ایسی تدبیر میں مشغول ہوں کہ خون اوسکے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اوسی ایسے حال پر چھوڑیں کہ فرحت اور سرور میں بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق ہو۔ سب سے زیادہ فاقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا میں جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنی حالت مرض میں جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ اخراج کریں خصوصاً اگر براز میں غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ ور قوام کیطرف مائل ہو جس خلط سے تپ اوسکے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہائے طعام میں خلل پیدا ہوا اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تب سے راحت دینی چاہیے اور اوسکی قوت بڑھانی چاہیے مگر بہ نرمی بعد ازاں استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسہل اور تنقیہ کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذائی دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہے یا اوسمین قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذائی دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہون جیسے آلوی بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے منتفع ہوتے ہین کہ فضلا ادرار سے انکے عروق کا تنقیہ ہوجاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہوجاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ ۔ فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے بے پروا ہو مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور اسپر انتفاخ سحنہ اور پھولنا رگون کا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصًا اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ رگون مین اوسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور ہونٹھون مین چھالے برآمد ہون ۔ کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہے بنظر رداءت خون کے کہ اوسمین کسیقدر خاکستر اخلاط ردی آگ باقی رہ جاتی ہے اوسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر اسپر لازم و واجب ہوتی ہے ۔ مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاسے اوسمین رفق اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعتہً کوئی تحریک نہ کیجاوے ۔ دن کو سونا بیشتر ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اوسکے بدنکو ڈھیلا کردیتا ہے اور کبھی مفید بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور فربہی پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند بقدر نہین ہوتی اکثر اوسکے بدن مین خشکی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور حرارت غریزی مین کسر قوت پیدا ہوتی ہے ۔ مقتضائے احتیاط جمیع ناقہین مین خواہ اونکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت اونکی حالت مرض مین جاری تھی مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کی جو روز بحران حالت نقاہت مین آنیوالا ہے اوس دن تک تدبیر غذائی وہی جاری رہے جو پہلے ہوتی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اوسکے افزائش غذا مین ایسی کیجاسے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہووے اور جو ناقہ کہ اوسکا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص کہ جسکی تپ ملایم تھی اور ردی نہ تھی اوسکے حق مین یہی بہتر ہے کہ لطیف تدبیر کیجاسے ورنہ اوسکے بدن مین کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اوسکا حال ابتر ہوجائیگا اور جو شخص لاغر اور ضعیف ہوگیا ہو بہت جلد اوسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت اوسکی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہوا اوسکی تدبیر فربہی دیر مین کرنی چاہیے ۔ اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہو اوسکے معدہ مین امتلا موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکرسکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اوسکی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اوس سے زیادہ کھاتا کہ نادرا اوسکے ہضم پر قدرت نہین ہوتی ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اوسکے بدن مین نہین لگتی ہے یا اوسکو اخلاط کثیرہ موجود ہین کہ طبیعت اونکی تدبیر مین مصروف ہے اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہین ہوتی ہے یا اوسکے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کرسکے اور ایسے لوگ اگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر اونکا حال یہ ہوتا ہے کہ اونکی اشتہا اوڑ جاتی ہے اسواسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کے روز بروز بڑھتی جاتی ہے ۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہوجاوے تو بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زیادہ ہو اور پھر کم ہوجاسے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے بدن مین تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہوے سبب قوت اشتہائی اور قوت آلہ اشتہا یعنی عصب کی جو کہ مبدء حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے

ساقط نہیں ہے بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنے قعر معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے۔ مناسب ہے کہ ناقہ کو بتدریج گوشت بچہ ہائے اور چوزہ ہاے مرغ سے گوشت جدی سے یعنے بچہ گاو کا کھلاتے ہیں اور عادت پر اوس شخص کو بقدر اوسکی خواہ مرغوب غذا میں نہ لانے دین جبتک کہ عروق میں بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی بعض عروق کا باقی ہو۔ کیونکہ ایسے میں کبھی تشنج امعا پیدا ہوتا ہے کیونکہ ضعف امعا کو اسہال ہو اور ترش چیزوں کی استعمال سے منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہی ہے کہ اونکو ہوا سے مخالف مرض کیطرف لیجاتے ہیں بہ نسبت اوس ہوا کے جہاں اونکو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اوس چیز کے ہر وقت کرنی ہے جسکا خوف عروض اوس مرض سے ہوا تھا تاکہ تدبیر [illegible] کی ضرورت ہو اوسکا مقابلہ ناقہ کرسکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہے کہ پینے والی چیز سے بھی خیال رکھیں کہ اوسکے سینہ میں خشونت پیدا نہو۔ حمام میں ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اوسکا تحمل ضعیف کو بھی ہو ہوجاوے اگر حمام میں جاکر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برابر بہنے لگے اوسکے بدن میں کثرت فضول کی ہے ایسے سے بال تراشنا ناقہ نقاہت میں بھی مضر ہے جیسا باب حمیات میں مذکور ہوا ہے تغذیہ ناقہ کا واجب ہے کہ غذا ناقہ کی کیفیت میں ایسی ہو کہ اوسکا کیموس جید بنے اور بسہولت ہضم ہو جاوے اور بھوک پیاس کو صبر کرنا مضر ہے اور پیاس کا روکنا نہ چاہیے۔ اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاطاً بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تر اور پتلی غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذای غلیظ اور کیفیت اسکی مخالف ہے طعام کی ہوں خواہ شراب کے اقسام سے۔ سرد چیزیں ناقہ کو ہرگز نہ دینی چاہئیں سبب اوسکے کہ بقیہ حرارت کی ضرورت واجبی ہو بلکہ اوسکی تدبیر [illegible] اور برودت میں معتدل سے کرنی واجب ہے جسمیں حرارت لطیف تابع رطوبت کے ہو اور قبول اوسکا معدہ پر آسان ہو [illegible] اور مقدار میں اوسکی غذا اسقدر ہو جیسے بخوبی ہضم کرسکے اور واسطے اوسکا انفعال اچھی طرح ممکن ہو تاکہ بتدریج زیادتی مقدار کی ہو [illegible] یہی اگر معدہ میں ثقل پیدا ہو اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر میں ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر انمیں سے کوئی چیز ہو دے اوسی [illegible] سے مقدار کم کردینی چاہیے۔ اگر دفعۃً امتلا معدہ پیدا ہو اور معدہ میں تمدد اور غشی معلوم ہو اکثر ایسے وقت میں تپ پیدا ہوتی ہے [illegible] یہ بھی واجب ہے کہ دفعۃً کوئی چیز مشروب کا استعمال نکرے کہ اکثر ایسے میں خطرہ ہوتا ہے۔ ناقہ کو غذا دینے کا وقت وہ ہے کہ ہوا اوس وقت حرارت اور برودت میں معتدل ہو جیسے گرمیوں کی فصل میں اول شب اور جاڑوں میں دوپہر دن چڑھے ہے۔ لیکن اگر ضرورت [illegible] بھوک سے بسبب طاقت ہو اوس وقت واجب ہے کہ اوسکی غذا کے دو حصہ کریں اور تھوڑی تھوڑی کھلائیں جس سے تکلیف معدہ کو [illegible] سرد پانی سے تغذیہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض اعضا کی حرارت کے گرانباری پیدا کرتا ہے اور اکثر سبب تشنج ہو جاتا ہے اور میں نے ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت میں آدمی مرگیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا ناقہ کی کبھی [illegible] سکے غذا اور بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ میں پیدا ہوتی ہے اور اوسکے ہمراہ اکثر ایک حالت ثقل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی [illegible] جاتی ہے کیونکہ طبیعت کیلوس بہت کم کرتا ہے اور دوران بدن اوسے ہیں جو رقیق اور سبب سے ضعف تحلیل پا جاتا ہے اور اشتہا کم [illegible] ہے کبھی بسبب امتلای اخلاط کے تمام بدن میں اور بدون اوسکے اشتہا میں کمی ہوتی ہے کبھی [illegible] ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی کی خواہ بعض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے مگر [illegible] نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ [illegible] معدہ دوا ناقہین کیواسطے [illegible]

انتہا ساقط ہو جو بضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے ورنہ سبج کا جو کچھ ہین ہے اوس سے امان ہوتی ہے اور دوا مقوی معدہ جو بہ نسبت انہین سے جلی کے گرم ہین جیسے قرص ورد وغیرہ اونسے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے

حرکات امراض کا بیان اوقات اربعہ مرض

کے اعتبار سے حمیات مین مفصل بیان ہو چکا ہے اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کبھی شدت مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہا سے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بطرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکات امراض اور امراض اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے

مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کی ابتدای مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان

بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اوسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور علامات حمیات مین دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر پر مجبوری سے گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اوسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے۔ ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اونہین حمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نہوں اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتی ہین اونمین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اوس سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اوسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ وہ گویا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اوسے کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپون مین ہاتھ پاؤں ٹوٹنا خواہ دردسر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ قدیم کہ آثار پہلے شروع ہوکر ابتدا تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رای صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کو وقت ابتدا کا اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا تکسر خواہ دردسر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہے جیسا فرقہ اول کہتے ہین اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ سے بخوبی چلتے ہین۔ اگر بالک کو بعد از ولادت تپ عارض ہوا ہو تو روز ولادت حساب لگانا چاہیے کہ محض خطا ہے گو اسکے قائل ایک قوم ہین۔ اور اکثر زنان حاملہ کو تپ بعد دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے

بیان سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا

اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورے سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تاثیر سفلی عالم مین پھیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اوسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج تغیرات اور اضداد یہ بھی قوت قمری سے معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم ہو جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جوار مد ہر مہینہ مین بسبب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت مد و جزر دریا کی یہ ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا جاتا ہے دریا بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاوے اوسوقت انتہاے مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ماہتاب بتدریج تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہے یعنی کشش اور کمی پانی مین شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام محاق مین جسوقت انتہا سے کمی کو پانی پہونچکر جیسا کہ مد شروع ہوا تھا اوسیقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہے دوسرا

شروع ہوتا ہو اور یہی سلسلہ جزر اور مد کا بہم پایا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم کے رہتے ہین انکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جزر اور مد کا طریقہ اور ہے جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہے۔ دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہے کہ حیوانات کی سرونکا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودہوین تاریخ قمری اعظم بلاد معمورہ مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین۔ تیسرا تجربہ بہ نسبت سرعت نفخ اور پختگی پھل درختان باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ یہ بھی دعوی کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان سے کہ قمر سے اثر پذیر ہین پس ان کے احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کی رطوبات کو حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہونگے سبب شدت ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اوس وضع کے ہو سکے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہے یعنی ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہو پھر آخر سنبلہ مین ماہتاب ہوا اوسدن نہایت تغیر کذائی کا ظہور ہوگا اور اوس سے کم ظہور شدت اوسکا اوس دن ہے کہ قمر وضع تربیع پر اوس نقطہ کے پہونچے یعنی نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا تغیر کے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر درجہ ثور کا تصور ہے گا اور یہ خیال علما کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنی تربیع ہو جاوے جیسا مثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا ۲۹ ۱/۳ روز یعنی انتیس روز اور تہائی ایکدن کی جو مساوی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اور ان مین سے ایام اجتماع یعنی محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام اتحاق مین کچھ اثر نہین ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہے جو برابر ہے ۲ ۵/۶ دن کے یعنی دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمینا ہوتا ہے بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہے گا یعنی ۲۶ ۱/۲ اور اوسکا نصف ۱۳ ۱/۴ یعنی سوا تیرہ روز یعنی چودہوان روز بحران کا ہوا اور اوسکا نصف ۶ ۵/۸ یعنی چھ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے یعنی ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف ۳ ۵/۱۶ یعنی تین دن اور پانچ سولہوین ایکدن کی یعنی چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چوتھا دورہ اوسکا ہے اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اون مین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہے یعنی وہ لوگ دو دن اور ۸ گھنٹے یعنی تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق کے نکال کر ۲۷ دن یعنی تنصیف شروع کرتے ہین پس اونکی تنصیف اسطرح ہے ۲۷ کا نصف ۱۳ ۱/۲ اور اسکا نصف ۶ ۳/۴ اور اسکا نصف ۳ ۳/۸ پس اول سے حساب دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف ۳ ۵/۱۶ ہے اور حساب دوم ۳ ۳/۸ ہے پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ ۳/۸ = ۶/۱۶ اور ۶/۱۶ − ۵/۱۶ = ۱/۱۶ یعنی سولہوان حساب دوم مین زیادہ ہے لیکن اس دوسری راے مین کسیقدر تعسف اور اصرار بیجا ہے اسلیے کہ اکثر تیرہوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہرین تیرہوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آئندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے۔ اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ ادوار اور اوقات ہین کہ انہین اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انہین کا نام ہے اور ادوار کبرے خواہ ادوار اربعینات کہلاتے ہین جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکورہ کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی شروع ہو یعنی روز بحران کا آسکے اور مادہ صالح ہو اور باغی نہو بروقت انتہا اوس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہو کا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آنے اور آثار بحرانی شروع ہوں اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہوں جو تغیر بروقت اختتام اس مدت یعنی زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اوس سے فساد اور زوال حالی مرض کی واضح ہوگی۔ جو امراض خواہ اعراض مزمنہ ہیں اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہیں اونکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ بمقدر کہ بحران کا ان اوقات مخصوصہ میں ایک مشکوک امر ہے اور اس تجربہ میں گنجائش بحث اور منع کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل برہانی اسکے ثبوت پر لمانعنی قائم نہیں ہو سکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہے کہ جو شئے کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہے مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور اوسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم سے پہونچتا ہے اور طبیعیات خواہ فلسفہ اولیٰ سے لیا جاتا ہے بلکہ واجب ہو کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل اور معتقد ہو جیسی تجربہ ہو جاتا ہے خواہ مسئلہ بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اوسکی یقین شک باقی رہے پس بنظر ضرورت معالجہ کے بمدارات سے اس حکم کو تصور کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دور اوس زمانہ کا نام رکھتے ہیں کہ اگر اوسکو دوناکریں حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر جسقدر اوسکی تضعیف کرتے جائیں حاصل تضعیف یوم بحرانی ہوتا جاے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر میں تضعیف کا حاصل مساوی ساٹھ یعنی بیس کے ہو جو زمانہ دور قمری بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہے۔ مثال اس دور کی رابع اور سابع سے دیتے ہیں اسلیے کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ انکی تضعیف کسی (ہو حسب اعتبار ایام بحران اون امراض کے جیسکے لائق رابع اور سابع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ رابع جن امراض کے واسطے لائق ہے جب اوسے دوچند کریں ساتواں دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن ہوتا ہے اور اوسکا ساتویں میں بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف میں چودھواں روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف میں اٹھائیسواں روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی یوم بحران ہے کہ عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ اور اسلیے کہ جو عشرہ کے بعد کبھی عشرہ کے سے برابر بحران کا دن ہے اور دونوں دورہ جو رابع اور سابع کے ہیں عشرینیات سے اس بات میں کم ہیں کہ پوری تضعیف ہر ایک دوری کی بحران بے کسر ہو اسلیے کہ ہر ایک دور بحسب تصحیح ۲۰ ۱/۲ میں واقع ہوا ہے اوسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ بیس یوم میں پورے ہوتے ہیں اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہیں ہوتی پس رابع پہلا پوری چار دن کا معدود ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ۳ ۴/۱۷ خواہ ۳ ۵/۱۷ ہے مگر اسکی کسر دوسرے دورہ میں نکل جاتی ہے کہ دوسرا ساتواں دن قرار دیا جاتا ہے کیونکہ دوچند ۳ ۶/۱۷ کا ۶ ۱۲/۱۷ = ۶ ۲/۳ ہوا یعنی ۶ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارہویں دن ہوتا ہے کیونکہ ۳ ۶/۱۷ + ۶ ۱۲/۱۷ = ۱۰ ۱/۸ یعنی دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران میں دوسرے دورہ کی بھی اسی کسر نکل جاتی ہے اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک رابع سوم اور چہارم میں شمار کرتے ہیں پس چوتھا بحران روز چہاردہم ہوتا ہے اور اسوقت بوجہ دیگر ذکر ہوا ہے کہ آخر رابع چہارم روز چہاردہم اسلیے مقرر کرتے ہیں کہ یہیں سابع دوم کا آخر اور رابع چہارم کا [illegible] روز بیستم ہے رابع اور سابع سے کیونکہ [illegible] ایام بحران [illegible] سابع کا کرتے ہیں پانچویں بحران بیسویں روز پڑتا ہے اسلیے کہ چوتھا اور گیارہواں روز مشترک شمار کیا گیا ہے [illegible] روز بحران ہونا چاہیے لیکن شمار ایام بحران [illegible] ۴ ۷ ۱۱ ۱۴ ۱۷ ۲۰ [illegible] دورہ بحران کا

بحران موصول ہے اسلیے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے یعنی ازان ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران منفصل ہے یعنی اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے یعنی ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے کہ روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران میں مشترک ہے پھر چونکہ اب دو دن مشترک لیے گئے یعنی چوتھا اور گیارہواں لہذا یہ دونوں پانچویں بحران میں اضافہ کیے گئے اس وجہ سے کہ بحران بیسویں روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہیں ہے رابوعات میں بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہے کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلیے کہ روز چہارم دونوں میں مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول ہے اسلیے کہ ساتواں روز دونوں میں شمار کیا جاتا ہے پھر جب چودھویں روز ہی کو پانچواں دورہ رابوع کا شمار کیا جاتا ہے اس میں اطبا کا اختلاف واقع ہوا فاضل اطبا مثل بقراط اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ متفاوت نسبت مقابلہ کو ابتدا میں پانچویں دورہ کے چودہواں روز موصول قرار دیتے ہیں اس ترتیب اسطرح ہوتی ہے کہ سترہواں روز دور رابوعات پنجم اور ششم میں موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ سے بیس تک یوں شمار کرتے ہیں ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ رابوع پنجم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ یہ ہے کہ چودھویں روز کو مفصول کرنا چاہیے اسلیے کہ ہر ایک رابوع موصول سے اور رابوع منفصول پڑھتا جاتا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسواں روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع منفصول ٹھہرایا جاوے اور اگر دو سابوع منفصل لیکن تیسرا موصول قرار دیں بیسواں روز آخر رابوع سوم پڑیگا اور دونوں دوسرے رابوع اور سابوع کے حساب سے بیسواں روز بحران قرار دیا جائیگا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا اخیر بیسواں روز ہوگا اسطرح کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کریں اور رابوع سوم موصول ٹھہرائیں اور اکیسواں روز ضعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینوں سابوع کو منفصل قرار دیں اگر اس قاعدہ کی رو کریں کہ دو سابوع منفصل ہے کے بعد تیسرا رابوع موصول شمار کریں تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا۔ پھر بیسویں روز کے بعد دورہ رابوعات کا اسطرح ہے کہ اکیسویں روز سے شمار کریں پس چوبیسویں روز بحران پڑیگا اور رابوع منفصل ہے کہ بنسبت ابتدا کے مدنظر رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اسکے بعد ستائیسواں روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہی اسلیے سابوع چہارم منفصل ہے اور اسکے بعد اکتیسواں روز رابوع نہم منفصل ہے اور اسکے بعد چونتیسواں روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اور اسکے بعد چالیسواں روز سابوع ششم موصول پڑیگا اور یہی قاعدہ ہے کہ دو سابوع منفصل ہے کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز میں ابتدائے روز بستم نہایت ایام چہلم کے بھی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہا ہے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دوسرے بیس روز کے دو تمام ہوجائیں تو کل بحران خواہ اثر میں کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہوجائیگا بجائے ساعت روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہے اور اسلیے یہاں ہفتہ یعنی بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کریںگے پس علی الاتصال روز ہفتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم ایام بحران قرار دیے جائیں گے اور اسکے درمیان جو فترات پڑتے ہیں جیسے ۸۰ اور ۱۰۰ وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران ہیں جیسا عدد مذکورہ بالا میں مگر جب کہ مرض مزمن ہو چکا پھر ضعیف تاثیر سے اسکی طرف چندان التفات نہیں ہے اور اطبا سوائے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس وغیرہ اسکے قائل ہیں کہ رابوعات میں بعد چہاردہم کے اٹھارہواں روز یوم بحران ہے مگر منفصل ہے اور اسکے بعد اکیسواں روز بحران منفصل اور موصول ہے اور اسکے بعد پچیسواں منفصل ہو کر اٹھائیسواں موصول پڑتا ہے اور اسکے بعد بتیسواں روز منفصل اور اسکے بعد پینتیسواں منفصل پڑتا ہے بلکہ سینتیسویں روز پر منفصل ہے چالیسویں روز اور یہ سلسلہ سابوع تمام ہوتا ہے بعض اطبا نے بیالیسویں اور چھیالیسویں کو ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ انہوں نے دورہ رابوع بعد بیالیسویں روز کو جو یوم بحران ہے منفصل قرار دیتے ہیں مگر اس شمار غلطی ظاہر ہے

نے ناحق کوشش بہت کی ہے اسلیے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار رابوع کا ساقط ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان لوگون نے تفصیل بحرانات رابع اور سابع مین کیسی بے ضابطگی کی ہے اور کیسی خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہے فصل اور وصل مین اونسے قطعا ساقط کر دیا ہے چونکہ روز کے بحران جسقدر ہین اونکی قوت بیسوین روز تک ابتدای مرض سے قوی ہوتی ہے اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہے چوبیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز مرض مین گذر جائین اوسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات موجب بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہو جاتا ہے اور ارکاغانیس کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہے بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز ہفتم سترھوین روز کی فضیلت پر اوسے اٹھارھوین روز کے گواہی دیتا ہے بحساب اسابیع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہے کہ بیسوان روز سترھوین روز کے افضل ہونے پر گواہ ہے بحساب سابوع کے اسلیے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے منفصل ضرور ہوتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودھوین روز سے ہے اور انتہا اوسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اوسی دن سے سابوعات کا شروع ہی چنانچہ بعد روز چہاردہم کے سابوع شروع ہوگا اور یہی رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز یہی روز چہاردہم ہے اور اسکا چوتھا روز سترھوان ہے نہ اٹھارھوان اسی وجہ سے ظاہر ہوا کہ جس طرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہے اوسیطرح سترھوان روز بحساب رابوع کے افضل یوم بحران کا ہے

فصل — بقراط اور جالینوس کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسیطرح ستائیسوین اور اٹھائیسوین روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہے کہ ارکاغانیس نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہے اور اسیطرح اکتیسوین اور بتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور پینتیسوین مین ہے — اور چالیسوین اور بیالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع ہے اگر سال اور حساب کیا جاے تو نمایان واقع نہوگا — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحران سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہے — بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہے اور واقع مین یہ راے صحیح نہین ہے بلکہ معتبر لوگون نے مشاہدہ کیا ہے کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت ازسرنو پیدا ہو اور پھر باستفراغ قوی سے بحران ہو خواہ کسی مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو خواہ مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ حدوث مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حاد پیدا ہوا اور دونون بلکہ ایک ہو گئے اسوجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہوا اسلیے کہ مرض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتی بعد اربعین کے اوسکی دفع اور اخراج پر ایکبارگی قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اوسی روز واقع ہو — اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ وہ بعد اربعین کے جنکے مادہ کی حرکت بدیر ہوتی ہے بحران بعد اربعین ہوتا ہے — خواہ مادہ رفتہ رفتہ تحلیل ہوتا ہے — بقراط نے کہا ہے کہ ایام بحران کی جفت بھی ہوتی ہین اور طاق بھی ہوتی ہین — مگر افراد یعنے طاق دونون کے قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا آٹھوان دسوان چودھوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین اطبا اور ارکاغانیس دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے — مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارھوان

سترھوان

سترہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان ۔ جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط نے آٹھوان اور دسوان روز ایام ازواج مین
شمار کیا اوسے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو نہین سکتے اور شاید
اگر یہ تمثیل بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبیل ان اغلاط کے ہوگی اور یا سہو کاتب کا علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو جبکہ یہ کلام بقراط
سے صادر ہوا ہے یا اُسکا اس قول کی کوئی اور تاویل تصحیح کیجاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین اتصال ہو جاتا
ہے پس دو دن بحران کے بیچ ایام درمیانی بمنزلہ ایکدن کے ہو جاتے ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتے ہین خواہ
بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروز بحران جبکہ علامات بد ظاہر ہون نہایت برا ہے اور موت پر دلالت
کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسبا
ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دو سر التضعیف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے
ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے ۲۴ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ
دن مین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین ۔ بہرحال ایام باحوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید اونمین ضعیف امید وقوع بحران
ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اور ان سب کی تفصیل ہم بیان کرتے ہین بلکہ پہلے ہم کہتے
ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہے کیونکہ اسمین اکثر امید وقوع بحران کی نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تضعیف کے
منذر ہے روز ہفتم کا یعنی اوسمین وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہے اوسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتوان بوجہ قوت
کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لائق ہے اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارہوان
روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن وہ امراض منفرادی جنکا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ اون
امراض مین گیارہوان روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودھوین روز کے ۔ چودھوان روز بھی روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دور قمر کا
ہے او مقابلہ وجوہ قوت کی ایک وجہ ہے جو اسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اوسے مناسبت روز چہارم ہی کی اوسمین قوت احکام
بحران اور سلامت آثار بحرانی نہین ہوتی چہ جائیکہ اوس دن بحران تام اور جید کی امید کیجاوے سترہوان روز یوم بحران قوی ہے
اور جید ہے اوسکی مناسبت تضعیف مین ہے جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے او سترہوین روز کو بیسوین روز سے وہی مناسبت ہے
جو گیارہوین روز کو چودھوین روز سے ہے یعنی جیسے روز ہفتم رابع اول ہے پہلے سابوع کا اوسی طرح گیارہوان روز رابع
اول سابوع دوم کا ہے اٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارہوین روز ہوتا ہے
بہ نسبت اکیسوین روز کی چوبیسوین روز اور اکتیسوین روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اوس سے کم ستائیسوان روز بلکہ ستائیسوین
روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہا ہے اسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور علیٰ ہذا
چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اسلیے کہ آخر مین رابوعات کے واقع ہے ۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب خالص اور امراض حادہ اون کا بحران جلد ہوتا ہے
اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارہوان
روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے کہ بقابلہ جیسے کہ اگر نوبہ مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ

غب کی ساتوین نوبت مین اختلاط ایسا ہوتا ہے کہ تیرہوین روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرہوین روز ہوجاتا ہے — جن امراض کی نوبت ازدواج مین ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ اونکا بحران بادیر ہوتا ہے اور اکثر ایام ازدواج مین اونکا بحران ہوتا ہے — اکثر ایام باحوری رابوعات کی جو بطبقہ عالی مین شمار کیے گئے ہین کہ اونمین بحران جید اکثر ہوتا ہے یعنی ساتوان اور گیارہوان اور چودہوان اور سترہوان — کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دوسرے مرض کے ہوتے ہین مثلاً سات دورے غب کے مطابق سات دن محرقہ کے ہوجاتے ہین یعنی ساتوین دورے مین غب سے نجات ہوتی ہے اور کبھی بقاے مرض برسون مہینون کا اور ہفتون سے حسب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہے پس جیسی ربع سات مہینہ مین تمام ہوتی ہے جیسے محرقہ سات دنمین اور ان امراض انتہا یا اختتام مثل افراد ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً چوتھا مہینہ ربع مین مثل ساتوین مہینہ کا ہوجاتا ہے اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض مین مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کرینگے ایام جو وسط مین واقع ہین مین ایام کا اوپر کی فصل مین بیان ہوا وہی ایام باحوری اصلی ہین اور ہم جو اصول اور قواعد خواہ بحرانات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا انہین ایام مین کیا جاتا ہے لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ کے اوسکا سبب عارضی جو خارج سے پیدا ہوں خواہ نفس مرض سے پیدا ہو مثل سرعت حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ باردہ کی خواہ بوجہ سستی اور ضعف بدن مریض کے خواہ اوراعراض کی جہت سے جیسے بیداری کا منفرد پیدا ہو کبھی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً سوال کرنے اور غلطی کرنے سے خواہ بدنی اسباب ہو مثلاً خشکی دماغ وغیرہ خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو بافراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر ہوجاتی ہے اور ایام مذکور بالا سے پہلے خواہ اونسے پیچھے بحران واقع ہوتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائم مقام بحران واقع کے نہین ہوتا بلکہ اوس سے کم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض نہوتا پھر آئندہ بروز ایام حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخیر واقع نہوتا مگر چونکہ عارض قوی تھا پس اوسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کیا کہ غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کئے ہین اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا اوسکا اثر فقط اسقدر ہوتا کہ بحران اپنے ایام اصلی مین ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہو سکتا الغرض جو ایام کہ اونمین بسبب ایسے عوارض کے کہ خلاف قاعدہ رابع اور سابع کے بحران واقع ہوتا ہے اون ایام کو ایام واقع فی الاوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہین اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہین مثل ایام بحران کی ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوچکے — اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان — پس تیرہوان ہے پس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران یعنی روز چہارم کے مگر ہے اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارہوین کے واقع ہے کبھی جو دن واقع وسط مین وہ ایام بحران کے ساتھ اولی اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور وہ دونون روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی بہ نسبت ساتوین اور گیارہوین روز بحرانی کے — اور کبھی جو ایام بحران درمیانی واقع فی الاوسط کے ہوتے ہی لائق تر بہ نسبت دونون ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹا اور آٹھوین روز کے واقع ہے — پہلی صورت کی دلیل یہ ہے یہ ہے کہ گیارہوین دن کا بحران نوین دن واقع ہوتا اکثر بہ نسبت اسکے کہ ساتوین دنکا بحران نوین دن تک موخر ہو جاسے اگرچہ یہ دونون تقدیم یعنی تقدیم گیارہوین کے نوین دن اور تاخیر ساتوین کے نوین تک اکثر واقع ہوتے ہین قوت اور ضعف [illegible] تمام ایام واقع فی الاوسط مین وہی دن قوی ہین

مقدم ہے اوسکے بعد پانچوان دن بعد اوسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہین ہے اور تیرھوان دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اوسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن مین کبھی بحران ہو جاتا ہے مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دن کے تین باتون مین ضد ہے **اول** چھٹے دنمین بحران کم ہوتا ہے اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہے **دوسرے** چھٹے دنکا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتوین دنکا سلیم ہوتا ہے تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتوین دن بآسانی و بسہولت ۔ چھٹے دن کے بحران کا انذار برائی مین چوتھا دن کرتا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن منذر خیریت چھٹے دنکا ہو مگر بہت دشواری سے جب چوتھا دن منذر چھٹے دنکے شرکا ہوتا ہے اوسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے تشنجات اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہے اور قے سقوط قوت اور لرزہ مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہے اگر اوسدن پسینا برآمد ہو تو ظہور عرق یکسان نہوگا اور بیشتر اوسمین بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہے کہ اوس نقصان کا اتمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہے بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہے رسوب بھی بری پیدا ہوتی ہین ۔ یہ باتین اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نرہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص رستگاری ہوتی ہے ۔ اور سلامت اوسکی بوجہ عارض جو نکس کے ہوتی ہے اور **جالینوس کا قول ہے** کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھوان دن برائی مین چھٹے دن کے قریب ہے

بیان اچھے اور برے دنونکا ترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار افضل جمیع ایام مین ساتوان اور چودھوان دن ہے اور ان دونون کے بعد نوان اور ستر ھوان اور بیسوان اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چوتھا اور اٹھارھوان اور بعد اوسکے تیرھوان ۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو ایام قریب بابتدای مرض اور مقدم نسبت مقابلہ ہین تا روز چہاردہم واقع ہین اونمین ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی قوی اور صفت ایام انذار ہونیکی بخوبی ہوتی ہے اور جسقدر ابتداء مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہے

بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون قسم ایام بحران نہین ہین اور پندرھوان دن بھی انہین مین داخل ہے اور تعجب ہے کہ اکثر ایام انہین سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی نہ انمین بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے

ایام انذار کا بیان یہ دن وہ ہین جنمین آثار اون چیزون کے جو دلیل تغیر مادی کی ہین یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہے ظاہر ہوتی ہے یا ان دنونمین ابتداء مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہے اور غرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا ہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے چھیڑنے مادے کے اور اوسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہے بغیر مادے کے دلایل کی مثال جیسے دلایل نضج کے یا خامی مادہ کی ۔ دلایل نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہونا ۔ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت بول وغیرہ ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا ۔ اور ابتداے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کسل اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسوقت ظاہر ہون اوسکے بعد جو یوم بحرانی ہین اون مین بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جائیں تو منذر بحران ساتوین دنکا ہوتا ہے اور اگر علامات بُری پائے جائیں منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ مین علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم مین کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کمتر نوین دن ہوتا ہے مگر غب مین اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب مین بحران ہوتا ہے اور نوان دن یا منذر گیارھوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دنکا اور گیارھوان دن بھی چودھوین دنکا منذر ہوتا ہے ۔ اور چودھوان یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہے اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہے اور بیسوین دن انذار چالیسوین روزکا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہین اونمین سے تیسرا دن پانچوین روزکا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اوسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچوان دن منذر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلایل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جسطرح دلائل بحران مین انحراف ہوجاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اوسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بی ضابطگی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کی بیحساب ہونے مین ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اوس مرض کے مادہ کی حرکت مین سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کی جلد واقع کرنیوالی خواہ بحران مین تاخیر کرنیوالے ہین اونہین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار مین غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوتے ہین یا تاخیر ہوئی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال سے** کہ ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے اسیواسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اوسے دریافت ہو کہ بحران قریب ہونیوالا ہے تو اوسکی اور طرحکی تدبیر کرے اور اگر بحران مین تاخیر ہو اوسکے لایق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یوم بحران یہ تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ اوسدن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر سست آئے طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کہ استفراغ زائد اور بعد ازان عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہے دوا سے وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہو کر دونون قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہین ہے ۔ شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران مین تغیر اور تبدیل کرتے ہین اونکا بھی لحاظ بخوبی کیا جائے اور وہ امور اوپر معلوم ہو چکے ہین طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کس دن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کی دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اوسوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جاے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور [illegible] سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اوسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ اوسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہوجائین امید بحران کی ساتوین روز ہوسکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہوچکے ہین معلوم ہوگا کہ اوسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اوس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب مرافع ہو اور نہ آثار طول مرض کی نمودار ہون امید ہے کہ درمیان روز چہاردہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہوجاے مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہے کہ طاق دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولے ہے اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہے تعین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس ۱ دورات اور ۲ عدد اوقات بحران اور ۳ زمانہ بحران اور ۴ استحقاق ایام اور ۵ موثر قوتین جو ہر ایک ان کے مین قیاس ادوار سے استدلال یہ ہے جفت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی نوبت ہو اور طاق دن لائق بحران مرض حاد کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ جن مدد نون مین آثار بحران پیدا ہوے اونمین سے زیادہ تحمل شدائد کسی دن ہوا اور دیر تک کس روز رہا بس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اوس دلیل مین قوت زیادہ ہو اوسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقاساۃ کم تھی مثلا جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہوا اسوقت ہم یہی تجویز کرینگے کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بطبق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کی قوی تر نہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کی اسطرح ہوتا ہے کہ مثلا ساتوین شب کو برابد ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اوسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہو۔ اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اوترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولے ہے بوجہ علامات ہالکہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت کے اولے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کی اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر برابد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہے استدلال بذریعہ ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین اونمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کی پائی جائین لیقین کرنا چاہیے کہ بحران [illegible] بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھوین نہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین اونکا بحران ساتوین روز تک ہوجاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین اونکا بحران چودھوین خواہ بیسوین روز تک ہوجانا چاہیے اور ان امراض کے متصل جنکی حدت ہے اونکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن مین بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہے اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہے اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے

اور اس قتل کا انداز چوتھے روز ہوتا ہے اور ٹھنڈا پسینا چوتھے روز برامد ہوتا ہے اور اون میں قبیل اور علامات ردی بھی سرسام وغیرہ کی پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگر حدت کے ساتھ پیدا ہوا ہو اسلیے کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے اوسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا۔

فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین

اور اسمین تین مقالے ہین مقالہ پہلا اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہو چکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اوسے لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اونکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم بیان کرتے ہین

بیان اورام اور بثور کا جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی ہے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفراوی کی خلط کی ہو خون سے جو ورم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے پیدا ہو اوسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اوسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اوسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنی پتی کہتے ہین اور اوسمین ضربان نہین ہوتا ہے جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اوس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین ایسے خراج کی رداءت اور احتراق اگر شدید ہو جاے جمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کریگا انہین خراجات کی اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اوس سے وہ قسم فلغمونی کی حادث ہوتی ہے جو مائل بطرف جمرہ کے ہو اور اوسمین رداءت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو جمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر رداءت زیادہ ہو وہ جمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نقاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض یا ایسے صفراء لطیف سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہو کہ اوسکا احتباس اوس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہو اور باوجود لطافت کے اوسمین دراقت بھی ہوتی ہے اور اسی ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ آکالہ صفراے ردی سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلیظ ہو اور سوزش اوسمین کم ہو اور بہ نسبت صفراے مذکورہ کو کچھ اندر کیطرف ہٹ کر محتبس ہو اور اوسمین کسقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال خواہ تحلیل اوسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت مین خون کے قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو جمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صورتون مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور بعد ازان کہ لطیف ہو اگر اوسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اوسی اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سواے جلد کے اور کسی جگہ ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ خناقیہ سے ہوگا اور داخل اوس قسم مین ہوگا جو بنام ہراقیا معروف ہے یہ جتنے اقسام اورام ردی کی مذکور ہوے جس سال وبا پیدا ہوتی ہے اوسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ ہین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتے نرم اور بیٹھے ہوے ہوتے ہین اور مادہ اونکا اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے افساد پر زیادہ مائل ہوتے ہین

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ عظم ورم اور کثرت مادہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام کمتر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اوسمین ضربان نہو اوسمین فتح اور ریم نہین پڑتے اور جو باطن مین اسی طرح کا ہو اوسکا حال تو ہم بیان کر چکے

فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اوسکی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اوس عضو مین کوئی ٹہیہ اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر اعضا کے جو اعصاب سے خالی ہین اور اونکا حال اوپر کے ابواب مین بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم مین شرائین زیادہ اور مقدار اونکی اعظم ہوگی اوسیقدر ورم مین ضربان اور درد رسانی اوسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اوسکا جلد جلد ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس مین پیدا ہو اوسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم مین ہونگی سب نمایان اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے نہتھین۔ واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی مین بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کو اوپر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اوسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اوسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہین ہوتا اسلیے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہوجاتا ہے فلغمونی کمتر بسیط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت یا تہیج ہوتا ہے اور اسکی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض اقسام اونکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہین از قسم امتلا اور ردائت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلائے اخلاط اور ردائت نہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور اونکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اوسی عضو کی طرف کھچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ مہالک ضعیف کو بند کردیتے ہین اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب بعضے لم کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع خالیہ مین اور زیادتی طلیعین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہائے تمدد تا انتہائے ورم کے پیدا ہوتا ہے اور ابتدا ہی زمانہ منتہی مین مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اوسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہے جسکا انحطاط نہو اور اوسکا مدہ جمع ہو اگر ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بحس و حرکت ہونا لازم کرتا ہے اور تعفن بھی اوسی عضو مین پیدا کردیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہین اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اوسوقت ضربان مین آرام تپک مین سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کی جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان مین زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جائے اور پھر دونون بمقدار واحد ٹھہر جائین تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ تغمیز مین دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جائے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقہور نکریگی ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد مین نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بثور ذبیلی جبکہ بعض از حد قریب پیدا ہون خبر دینگی کہ ایک دبیلہ بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے بلکہ واجب ہے کہ مریض اورام باطنی کو آش برگ کاسنی اور مکو ہمراہ اقتباس کر پلایا جائے

علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب مادی سے پیدا ہوا اوسوقت بدن کا حال دو صورت سے

خالی نہین کہ یا تو بدن اوسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہے یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہی اوسوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کرین جو غریب ہی اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور کبھی فقط پچھنے لگانے کفایت کرجاتے ہین خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اوسوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن مین امتلای اخلاط ہو اوسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھو نہ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلل ورم کے بہت زیادہ ہوگا بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہی جب فصد اور اسہال سے فراغت ہولے اوسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہی اوس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلاء بدنی ہو اور فرق اس ورم کے علاج مین بہ نسبت اوس ورم کی جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ روادع کا محتاج نہین ہے جیسے کہ اوسکو اسکی احتیاج ہی بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج رادع کا ہی جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہی کہ ابتداء معالجہ کی استفراغ سے کرین اور پورا استفراغ جیسا اوسکا حق ہے کرکے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورت ہوتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کے جب ہوتا ہی اسلیے اگرچہ بدن مین کثرت فضول کی نہو تاہم عضو مین کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہی جو ضعیف کر دیتا ہی اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کے اوسی عضو کیطرف کھنچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب الی الخلاف مین جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین اون سب کی رعایت واجب ہی اور سن اور بلد حاضر وغیرہ جو جو امور لائق لحاظ کے منجملہ اوس امور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کے درج ہین اونکا خیال کرنا ضرور ہے ہمکو مناسب ہی کہ اس ورم کے علاج مین ابتداء روادع سے کرین سواے اون مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہمنے مستثنیٰ کیا ہے کہ وہان ابتداءً استعمال روادع کا جائز نہین ہے پھر جب زمانہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ روادع کے ہمراہ کرنا چاہی اور جیون جیون تزید بڑھتا جاے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہونچے اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جاے اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جاے اوسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہی بہ نسبت روادع کے اور اونمین تصرف اور تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مجففات مرخیہ کے ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اونکے استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہی اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہوجاے اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی دوا ہے جس سے شفا حاصل ہوتی ہی اور جو مادہ ریم اور مدہ ہو جانے کے لائق ہی اوسے باقی نہین رہنے دیتی ہی اگر بحسب اتفاق پوری صحت حاصل نہو اور کسیقدر کسر باقی رہجاے اوسکی مقدار اسیقدر ہوتی ہی کہ جسکی تحلیل دواے حاد کر دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال روادع کے وجع شدید عارض ہوتا ہے وجہ اوسکی یہ ہی کہ اختناق مادہ مین پیدا ہوتا ہی اور عضو متورم مین گویا یہ مادہ قید ہوکر رہ جاتا ہی ایضاً روادع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بطرف اعضاے رئیسہ کے رجوع کرتا ہی اور کبھی روادع سے ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ ضرر ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ مائل بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہی خصوصاً اگر روادع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا مین کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شدت وجع سے احتیاج استعمال ایسی

ادویہ کے ہوتی ہے جو مرخی ہون اور جاذب نہون اور کبھی انھین ادویہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی
رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضای رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہان جو اعضا ایسے ہین کہ اونکی طرف
مواد خبیثہ کو اعضای رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضای خسیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضای رئیسہ کے مخلوق ہوے
ہین کہ اونکے مواد کا ردع البتہ بہ نسبت اعضای رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہین ہے اور اسکو ہمنے مقامات مناسب مین
بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کر دیا ہے جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بہ صلابت ہو گیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے
جنمین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین اونکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول باردہ
جنکا اکثر ذکر کر چکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب
خاص کر اور انہین ادویہ کے اجرام کو بھی ضماد کی قابل ہین اور عصارہ اسبغول بھی ازین قبیل ہے اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین
فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبو کر استعمال کرین کا کنج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہے اسیطرح پوست
انار اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملا کر طحلب یعنی کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی
دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور مامیثا اور فوفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ
مین اوسکا نام میدوہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تخفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت لیجاتی
ہے ابتدای اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اوس خلط کی
ہوتی ہے جو ورم مین بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زاید کے سبز اور سیاہ ہو جاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو
اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاک
کر دین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اوسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اوسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب ہو رہا ہے
کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام مین ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنے ظاہر جلد مین اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی
قسم اغور یعنے اندرون جسم کی طرف مادہ کو کھینچتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیے اور بعد
استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور سے بھی کرنا چاہیے اور ضماد ایسی ادویہ سے جو ارخا پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ
نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین ردع قوی ہو ابتدا سے
ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین ردی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے
وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے آب برد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کرین ایضاً سوای
ورم چہرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدای ورم مین بوجہ
تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد جو اسی غرض سے السیرادہان کی بنائی جاتے ہین
ادویہ معلومہ سے اون سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اوس مادہ کی جسکا انصباب ہو رہا ہے
ہان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل
ہے جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جاے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے

جوشش کرکے استعمال کرین خواہ مُردا سنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگر ان ادویہ سے برامد کار نہو خواہ ازین قبیل اور دواؤن کا استعمال سے کچھ ترتب اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدا مین بہت ہی مفید ہے اور انتہا مین بھی سودمند ہے برسیق یعنے بنجنو اور حسک اور کرفس اور بادروج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملاکر بلکہ بشیرہ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زوفا گرمیون مین سرد کرکے اور جاڑون مین گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اوسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نضج اور تقیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہا کو پہونچ جاے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم قلقطار تخفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تخفیف سے درد مین شدت نہین ہوتی اسیطرح اوسکا استعمال بروقت سکون لہیب فلغمونی کے مناسب ہے اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہو اوسوقت بھی اوسکا استعمال بہت مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اوس مرہم کو لگا کر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبو کر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تخفیف کی اوسسے زیادہ ہوگی اسلیے کہ پیچھے اپنے مزاج اصلی کیطرف جو بارد یابس ہے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تخفیف سے پھر جاتا ہے اور جس گوشت مین شرائین کم ہین اوسکو حاجت تخفیف کی کم ہے اکثر حاجت تخفیف کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور پیشتر عضو شریف کے ورم کا جاذب بطرف عضو خسیس کے اولا بذریعہ جواذب کے کرکے پھر اوسکا علاج اور تفتیح کرتے ہین جو ورم کہ محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اوسکے مونہہ پر ضماد اسفیداج کا کرین اور ادویہ ملطفہ کا ضماد گرداگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگاوین اسلیے کہ اونگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے

جمرہ کا بیان اسباب حدوث جمرہ اور اصناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہو چکے کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان مین فارق ہوں یہ ہین کہ جمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور جمرہ کی سرخی موضع ورم کو مس کرنے سے مٹ جاتی ہے اور اوتنی جگہہ بوجہ لطافت مادہ جمرہ کے سفید ہو جاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہے یہ بھی ایک علامت فارق ہے کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے کبھی پیوست ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جمرہ مین آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہے اور فلغمونی مین ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب گھین دیتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے جمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ کی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرتا اوسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت جمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ میں پھیل جاتا ہے - اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ میں جو فرق ہے اوسکا بیان فن کلیات میں ہو چکا ہے یہاں اوسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے علاج حمرہ کا اس مرض میں پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے - زیادہ فائدہ فصد کا اوسیوقت ہے کہ مادہ دونوں جلد کے بیچمیں ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوسوقت کمتر ہے بلکہ بیشتر حدت مادہ کیوجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے - بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور دموی میں کسقدر کمی بیشی ہے اوسی حساب سے اجزاء مسہل کی تجویز میں عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہیں کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہیں اونہیں کا استعمال کرنا چاہیے - سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جائے اگر حمرہ خالص ہے فقط اسی ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہو جاوے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ کی بہت ضرور ہے اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ میں زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی میں ہے کہ اوسکا مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے - مبردات جو ابتدای حمرہ میں استعمال کیے جائیں ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قریب میں برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور باانہمہ استعمال مبردات میں اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کیطرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم میں سیاہی نہ آجاے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو جاے چاہیے کہ ضد قبض اور تبرید کے اختیار کریں پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ چقندر کے ہمراہ میں جوش دیکر علاج کرنا چاہیے - اور جو دوا کہ اوسمیں تحلیل و تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اوسے استعمال کریں جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت یعنی مغز اوس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کی بیچمیں نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پنبہ کہنہ تر معمول پانی سے پندرہ درہم روغن آس پانچ اوقیہ الیضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو یکجا کرکے مرہم طیار کریں

نملہ جاورسیہ کا بیان

نملہ ایکدانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہیں کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہیں کہ ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خباثت اسکی بڑھ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے - بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے اور ان سب چیزوں کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے ہیں رنگ نملہ کا مائل بصفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا اول یعنی سخت بطور مسہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر واسطے نملہ کے چوڑے اور چپٹے ہوتے ہیں مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افرو خوردن کہ وہ اصل میں باریک ہوتی ہیں اور اونکی جڑیں باریک ہوتی ہیں جیسے لٹکتے ہوئے اور بعض نملہ کے ہر دانہ میں شہد کی مکھی کے کاٹے کی سی ہوتی ہے - حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو - اور اوسمیں ورم میں غوص کی قوت نہو اوسے نملہ کہتے ہیں کوئی نملہ جاورسیہ بشکل باجری کے ہوتا ہے - اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ نملہ قرحہ ہو جاتے اور عفونت پیدا کریں بنام نفض موسوم ہوتے ہیں

علاج نملہ کا

نملہ وغیرہ جو ایسے اورام ہیں اگر اونمیں ابتداء معالجہ کی اسطرح نہو کہ استفراغ

خلط کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہوا ویسی طرح کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے اونہین قروح کو اچھا کردین ایسے علاج مین یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار مین یا بعید اوس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہین اور جلد کو سڑایا کرتے ہین ۔ ماء الجبن ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ مین بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج مین اون مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہین ہے اوائل حمرہ مین مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور رجلہ یعنی خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو تو مثل مکو کے خصوصاً خشک مکو پیسکر استعمال کرین کہ اسمین تخفیف ہے خواہ بارتنگ اور علیق یعنی ورد ۔۔ اور عدس بعد اوسکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین ۔ اور اگر سڑنے اور تقرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے ۔ بکری کی مینگنی ۔ اور فضلہ گاؤ ہمراہ سرکہ کے ۔ اور جسوقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص ۔ خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا تلخہ مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے **جالینوس** کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شئ مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بناتین کہ اوسکا سر تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جاوے ۔ پھر ایسی ہی شے کو اوس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گھرائین کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اوسے بے بنیاد کردے لڑکون کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اونہین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا چونکہ اونہین مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین **علاج جاورسیہ کا** نملہ کے اقسام مین جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین حمرہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جاوے اوسمین کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے ۔ اوسکے بعد مازو اور کزمازک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کرکے اسقدر ملائین جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین ۔ دودہ تازہ دوہنا اس مرض کے لیے نہایت مناسب ہے جب زمانہ ابتدا کا گذر جاوے ۔ چاہیے کہ نمک ملیح کا سرمہ بناکر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور اگر احتیاج تخفیف شدید کی ہو ورق بادروج کو ملاکر اوسمین قلقدیس داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اسی طرح بذریعہ شراب کے طیار کرین ۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے

جمرہ بالجیم اور نار فارسی کا بیان یہ دونون اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور نفاخ یعنی آبلہ دار اور سوزان اور خشکریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اوس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے ۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اوس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منتشر ہو کہ جسمین سعی ہو یعنی پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور تعفن اوسمین کم ہو اور بہت سے دانہ چھوٹے چھوٹے اوس مقام پر پیدا ہوون جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہو اور جمرہ بالجیم سودہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کردے اور مثل کوئلہ کے سیاہ اور خشک کردے ۔ عضو خاص کو اوس

اور رطوبت کسیقدر اوسمین نہو اور سوداویت اوسکی اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اوبھار اوسکا کم ہو حجم اوسکا برابر ترمس یعنے باقلاے مصری کے اور کبھی بثر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین حمرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی ضرور ہوتی ہے۔ اور حمرہ بجیم موحدہ اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور حمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہے جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برامد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی رصاصی بھی ہوتا ہے اور سوزش اوسمین لبشدت اور گرداگرد اوسکے سوزش بنی رہتی ہے اور اوسپر حمرہ کا صدق نہین ہوتا ہے بلکہ سیاہی کیطرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام جمرہ کا اوسی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی بثر ناری ہو اور اوسمین چمک آگ کی چنگاری کی سی ہو۔ نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور جمرہ بنسبت اوسکے دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے۔ گویا کہ اسکا مادہ بثر اور قوبا یعنے داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن مادہ نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہے۔ اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اور اوسکے صفرہ مین احتراق پیدا ہو کر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہے۔ اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشک کلنبہ سیاہ پیدا ہوتا ہے نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور جمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی اور جمرہ کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً جمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کیطرف تقسیم کرین خواہ دونون کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین۔ خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور جاورسیہ روی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی بھی نار فارسی خواہ جمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ فلغمونی کے ہوتی ہے اور مائل بہ سوداوی ہے۔ جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے خصوصاً جس سال وبا زیادہ ہو **علاج نار فارسی اور جمرہ** کا پہلے فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جاے اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے خصوصاً جمرہ مین گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون لبنہ اور کہٹا ہوا اوسمین ہو سب نکل جاے کہ اوس خون کی طبیعت سمی ہے مگر یہ تدبیر بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہے۔ علاج موضعی یعنے خاص مقام کا علاج مثل علاج حمرہ بحار ہملہ کرنا چاہیے۔ مگر لطوخ مین زیادہ تبرید ہونی چاہیے جسطرح حمرہ مین اوپر لکھ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ لبطرف غلاظت کے مائل ہے اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تھوری مقدار بھی بطرف باطن کے نہین جا سکتی ہے اسی وجہ سے کہ مادہ سمی ہے۔ اور زیادہ قبض کا استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر مین متحلل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز ہے جب ظہور مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین اور یہ محلل زیادتی پیدا کرینگی بلکہ ایسی دوا مجففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر رفع مادہ کا بھی کرین جیسے کہ بارتنگ اور عدس اور وہ روٹی جسمین بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کرین اسلیے کہ خبز روٹی مین بھوسی سے زیادہ جو تی ہے لطیف زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین مین مذکور ہین۔ ایضاً مازو کو سرکہ انگوری مین خواہ بنگری کو سرکہ

سرکہ مین داخل کرکے ضماد کرین دوای جید ایسے وقت مین اور بعد اس وقت کی یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ مین اسقدر پختہ کرین کہ نرم ہوجائے بعد ازان خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگاکر استعمال کرین یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور انتہا مرض مین ازالہ مرض کردیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوامین یعنے ابتدائے ظہور خواہ سکون التہاب کی وقت جوز طری یعنے تازہ اخروٹ اور اوسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور روغن خشخاش سیاہ داخل کرتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کرین ۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کی ہین افیون اور اقاقیا اور وہ زاج جسے سوری کہتے ہین یعنے سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار یکدو درم زہر نحاس ایکدرم بزر البنج درہم لیکن ایسی دوائین اوسی وقت تک مستعمل ہوتی ہین جب تک قرحہ پیدا نہو پہر جب قرحہ پیدا ہوجاوے اوسوقت مخفف قوی کا استعمال بہتر ضرور ہے جیسے دوای اندرون خواہ دواے فراسیون یا فاسون یا لولو اندروس کے قرص یا دوای قیسور شراب حلو یا مفنج مین ملاکر ضماد کرین ۔ اسیطرح جو دوائین جمرہ منتفخہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج مین مذکور ہوئی ہین اونکا استعمال کرین ۔ ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات مین ہر روز دومرتبہ کیا جاوے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دومرتبہ ضماد لگائین جن دواون سے عفونت بثور وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے تامقدور اونکا استعمال کرنا جائز نہین ہے کہ اونسے رداءت مرض مین زیادہ ہوتی ہے واجب ہے کہ گرداگرد مقام ماؤف اور موضع احتراق کے بالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور ربالیتا اور جملہ وہ چیزین جو سبز اور رادع ہین خواہ جنکی تاثیر قریب بہ ردع ہے لگایا کرین جیسے صوف زوفا شراب مین ڈبوکر استعمال کرین ۔ جب التہاب مین سکون پیدا ہو اور قروح باقی رہجائین اونکا علاج مرہم اسفیداج مرہم ذہبالوطالیس سے کرین خواہ جو مراہم قروح متاکلہ کے واسطے قرابادین مین مذکور ہین اونسے علاج کرین ۔ جوز کہنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کی نار فارسی سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لئے بہت مفید ہے ۔

نقاطات اور نفاخات کا بیان نقاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اسطرح کہ دفع واحد مین مادہ اوس رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کے صعود کرتا ہے ۔ اور چونکہ ماتحت جلد نہایت لطف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد مین بخوبی نہین ہوسکنے پاتا بلکہ نفاخہ مائیہ باقی رہ جاتی ہے یعنے جیسے پانی بھرجانے سے جلد مین کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اوسیطرح یہان بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے ۔ اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ بدلہ مائیت کے خون اوسی جگہہ بھرجاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے

علاج نقاطات اور نفاخات کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہوچکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کی بھی جیسے اورام حار مناسب ہین مندرج ہین وہی یہان بھی جاری رہین اور ابتدائے ظہور مین اس مرض کی عدس کو پانی مین پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہای درخت انار پانی مین جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور نائین سے کہ بہم ضماد کرنا چاہیے ۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہوجائین اور خاص معالجہ نفاخات کے پھوڑونکا منظور ہو تدبیر یہ ہے کہ جنکی جلد موٹی ہو اور دباکر توڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اونمین سوراخ کرین اور جو رطوبت اوس خراج مین ہے اوسکو نکالڈالین اور باریک جلد کا خراج کبھی خودبخود ہو اہمہ کرلاتا ہے تاہم اگر خودبخود سوراخ نہ کرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کرکے بہ نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کی نکالنے کے دو حال سے خالی نہین یا تو اچھا ہوجاویگا یا قرحہ پڑیگا اگر قرحہ پڑے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کرین خصوصاً جب ان مراہم مین ایرسا داخل کرین اور مرہم حمرہ کا استعمال اوسوقت کرین کہ جب پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچی اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کہ مذکور ہو چکے اونکا استعمال کرینگے **دوای مرکب** مرداسنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑھ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ مین اسقدر پکائین کہ زیت کی چمک باقی رہے اوسکے بعد زرنیخ پیسکر چھڑکین — ایضاً ایک دوا ایسی ہے جو بنداکیر یعنے حشفہ یعنے سپاری اور ہونٹھ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا لائق اون اعضا کے ہے جنہین حاجت تجفیف کی زیادہ ہے — قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو انہین پیسکر استعمال کرین اور بکری کی مینگنی شہد مین ملاکر بھی مفید ہے جب ان پھوڑونکی پٹریان بھی گر جائین اور گوشت فاسد اور ہو جاسے اور گوشت صحیح باقی رہے اوسوقت خالص پھوڑونکا جو علاج ہے اوسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے — اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونون کو گرم کرتے ہین جسے سارا فیاس کہتے ہین اور نیز نارخس اور طرفاطلیس روغن اقحوان بھی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ خشکریشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انہین تدبیرات مین مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے **دوای مجرب قدما کی** ہے اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے عنزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر بوزن مجموعہ کے گل ارمنی شامل کرین اور گولیان بناکر رکھین بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی مین گولی گھول کر طلا کرین اور طلا کرکے پھر اوسی پر دوبارہ دوا کو طلا کرین تاکہ اوسمین خوب سا تقبض پیدا ہو جاوے اور سمٹ کر خشکریشہ پڑ جاوے اگر اس پٹری کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود نکل پڑیگی ورنہ چھوڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھین تاکہ سب مقام سے پٹریان چھٹ کر گر پڑین **شری کا بیان** شری پتی کو کہتے ہین اوسکی صورت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چیپٹے مثل نفاخات کی مائل بسرخی ہوتی ہین اور کھجلی اونمین زیادہ ہوتی ہے اور کرب پیدا کرتے ہین اور اکثر دفعتہً تمام بدن مین پیدا ہو جاتے ہین اور کبھی انہین بثور سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی ہے بیشتر شری دموی ہوتی ہے — اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہے — سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہے جو تمام بدن مین دفعتہً ثوران مین آتا ہے اور وجہ اوسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ خون صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم بورقی کی اوسمین شرکت ہوتی ہے — صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اوسمین سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بسرعت ہو جاتا ہے — اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو نسبت دموی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع مین برابر ہوئی ہو اور فصد نکالی جاسے غشی پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور واجب ہے کہ فصد اس مرض مین ایسے وقت کھولین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کی ہو — اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب دائمہ مین ہر وقت راحت کہ ہر وقت شدت حمی کی فصد کھولتے ہین اوسیطرح اس مرض مین بھی فصد کا وقت اختیار کرین علاج شری اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اوسکے بعد تحمل ہو سکے اوس مسہل صفرا کا استعمال کرین کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایارج فیقرا ایک حصہ بمقدار شربت مجموع کی تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کرین اور تسکین اس مرض کی تمرہندی اور آب انار مین شکر آب انار میخوش کا مع اوسکے چھلکے کے اور خیسانده مشمش اور ماء الرائب اور اقراص طباشیر جسمین کافور داخل ہو ہمراہ آب انار کے اور آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہے — سکنجبین سے کہ خیسانده سماق معقول بقدر تین اوقیہ کے — غذا انکی لائق مثل یعنے مسور مقشر جو سرکہ مین پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ اور آب کدو

اور زیت کی اور بار بار لگائیں لیکن اگر خلط مرض کی بورقی ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور نصف اوسکی تربد سے کہ مجموعہ کی مقدار تین درہم ہو استعمال کریں خواہ جوز السرو تر و تازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایک درہم کے دیں۔ یا عصفر کو پیسکر سرکہ ترش میں آمیختہ کرکے پلائیں خواہ آب مغرہ یعنی گل مختوم اور آب آنجبرہ جدید یعنی نئی اینٹ کا پانی پلائیں۔ اگر مرض میں بلغم کی کثرت ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم سنگ خواہ تین درہم تخم بنجنکشت لیں طبیب میں استعمال کریں ہر قسم کی شرمیں ازروے تجربہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے خود بنج دو درہم طباشیر ایک درہم گلسرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب انار ترش میں پلائیں۔ خواہ نہار منہ ابہل کا استعمال کریں

آکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان غنغرانا اور سفاقلوس

کے ان امراض میں کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اوس عضو کی روح حیوانی کو فنا کردے خواہ روح حیوانی بند کرکے اوس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں۔ خواہ اورام اور بثور اور قروح ردی جو پھیلتے ہوں اور مادہ اونکا سمی ہو۔ یا وہ قروح جنکے معالجہ میں طبیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جاوے جیسے قروح غائرہ میں روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہو جاتا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اکثر رہے گی عضو کو فاسد کردیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اوس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو قوت کہ قلب میں تنفس ہو روح حیوانی پر اوس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اوسے یہ بندش محبس کردیگی اسی وجہ سے مزاج اوسکا فاسد ہو جائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی ورم گرم ردی اور ثابت اور عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور مجاری اصل النفس کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے یا بوجہ احتباس روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو انسداد جامع فساد ہے اوسکے زمانہ ابتدا میں جبکہ عضو حساس کچھ نہیں فساد کامل طاری نہیں ہوا ہے اوسکو غنغرانا کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدا میں قلعی ہو پھر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہو جاوے کہ حس اس میں کی جسم باطل ہو اور یہ کیفیت اوسی وقت پیدا ہوگی جبکہ لحم اور اوسکے قریب کی ہڈی ابتداً خواہ ورم کے سبب فاسد ہو جاوے۔ اوس وقت اوسکا نام سفاقلوس ہے اور کبھی غانغرانا سے سفاقلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غانغرانا کے خاتمہ پر سفاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب حالتیں گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتے ہیں جب اس مرض کا درجہ یہاں تک پہنچے کہ عضو کے افساد میں سرایت کرے زیر و بالا آ لے اور پھیلتا جاوے اور جو چیز گرد و پیش فاسد کے ہو اوسمیں ورم بھی پیدا ہو کر دوسرے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو وقت میں مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو بالقوت پر طاری ہوتی ہے اوسکا نام تعفن موت رکھتے ہیں اور اگر یہ مادہ مفسد غلیظ نہو تا مقام خاص میں استقرار کریں کیونکہ ہو یا کسی طرف منتقل ہو جاوے تو معالجات غنغرانا کا علاج اچھا میں ہو سکتا ہے۔ اور اوس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت میں فساد مستحکم ہوگیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوس عضو کا نکال ڈالیں۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طابق تعفن میں آگیا ہے اوس وقت بہت جلد ایسے لخلخہ کا استعمال کریں جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ میں ملا کر استعمال کریں۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ

نہ گہرے پچھنے کے بدون کچھ چارہ نہوگا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کرین اور جونک لگائین اور جو رگین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل کے جہت مین واقع ہین اور چھوٹی ہین اونکی فصد کہولین تاکہ خون فاسد کا اخراج ہوجاے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کی گرد کی حفاظت بھی ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہین جو مذکور ہوچکے ہین اور ایسی مقام پر ایسی چیزین رکھین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتا ہون جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ آرد باقلا خصوصًا جب اوسمین نمک کی آمیزش ہو منجملہ طلاؤن کے یہ ہے کہ طینت کو طلا کرین اور لحم فرفیر سے لیتے گوشت کہائی کا دوای مجرب ہی۔ زراوند مدحرج اور عصارہ ورق تنبک یک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باریک پیسین اسقدر پیسین کہ شہد کے مثل گاڑہا ہوجاے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قرحہ کے بھی لگائین منجملہ اون دواؤن کے جو مانع حدوث آکلہ کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار اور پہٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کے ہے اور بمقدار اس متعفن کو ساقط کردیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر نوبت ورم اور فساد ہون کی گذرکے ترہل شروع ہوگیا ہو تہوڑی سی رطوبت بھی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہی اوسوقت واجب ہی کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیسکے چہڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصًا ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اسیطرح قشار الحمار اور اوسکا عصارہ اگر طلا کرین پہر اگر تہوڑا سا گوشت سڑگیا ہے اوسے قطع کر ڈالنا چاہیے یا گلا دینا چاہیے بذریعہ قرص اندروت کی اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ فلفیون کے ذریعہ سے گلا دین اور بعد گلا دینے کے چربی سے اوسکا تدارک کرین یعنی چربی اوسپر رکہین جیسا دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہوجاے بقیہ لحم کو جو ناقص ہی اوسیکو بھی ساقط کردین تاکہ صحیح گوشت باقی رہجاے زاج احمر کا چہڑکنا بروقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہوجاے اسقاط بقدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز نہین ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہوجاے اوسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین کہ سوسن ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال کرین اور میری رای مین یہ دوا مفید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور رجوع مادہ کو سبب کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہی کہ اوسکے گرد داغ دین آگ ہی کہ مقتضای حزم اور ہوشیاری یہی ہے خواہ ادویہ کاویہ سے جو محرق ہین اونکے ذریعہ سے داغ دین خصوصًا جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب اور مجاورت اون فضول کے جو اعضاء مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قرحہ متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہونگی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین

طاعون کا بیان قدماء اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی مین اوسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہی طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاء غددی مین پیدا ہو خواہ جو عضو عصب سے خالی ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم جو بیضہ مین خواہ پستان اور بیخ زبان مین ہے خواہ جو گوشت عصبی ہی اوسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہے خواہ ازبیہ یعنی پیڑو جو بیخ ران کے قریب ہے اور ازین قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تہے۔ بعد ازان استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کیواسطے ہوا جو موضع مذکورہ مین بھی ہو اور علاوہ ورم حار اور قتال بھی ہو کہ اوسکا جوہر سمیت کی طرف تبدیل

ہو کر مقصد عضو وارم ہو اور قریب جوارح کے مقامات کی رنگ کو متغیر کر دے اور بیشتر اوس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو اور اوسکی کیفیت سمّی قلب تک بذریعہ شرائین کے پہونچکر ہو رشاتی اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح بہ نسبت طاعون کے جو ہوتی ہے یہ وہی ورم ہے جو اب بنام داحس موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوباطار کہتے تھے لیکن بہتر یہ ہے کہ غرض اس ورم کا اکثر اعضاء ضعیفہ میں ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ پس گوش وغیرہ اور اسکی نہایت ردی وہی قسم ہے جو ابط یعنی زیر بغل اور اربیہ یعنی کش ران میں ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہیں اون اعضا کی جنکی ریاست کامل ہے جیسے قلب اور دماغ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام میں وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو طاعون مائل بہ سیاہی ہو اوس کیوجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور دفعۃً نہیں مرتا ہے طاعون اکثر اون بلاد میں پیدا ہوتا ہے جنمیں وبا کی کثرت ہو زبان یونانی میں اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہیں جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے طماقیتیوں اور قوباطا اور فوجلا اور اوتوت مگر ہماری زبان میں ان اسماء کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے **علاج** بذریعہ فصد کی استفراغ کرنا کبھی بقدر قوت کہ اوسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی نظر بر ردائت اوس خلط کی جو برامد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤں کا استعمال کریں جنمیں عطریت اور تبرید ہو مثلاً حماض اترج اور لیموں خواہ رب ریباس تفاح اور دیگر فواکہ کی خواہ بہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزیں جیسے گلسرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کریں اور غذا میں عدس جو سرکہ میں پکایا ہے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہے اور جو مرغ کے گوشت سے تیار ہو بیمار کے مکان کی نزہت اور آرایش برف کی شاخوں اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولون سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کریں اور قلب پر ضماد سرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان میں مذکور ہو چکے ہیں اونسے کرنا چاہیے خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبا ہی کی کرنی ضرور ہے ۔ اور خاص ورم طاعون خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے ۔ ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا کرے ۔ خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس میں ڈبو کر استعمال کریں ۔ یہ تدبیر ابتدائے مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائیں اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہنے دینا اور بند نہ کریں اور نہ منجمد ہونے دیں ورنہ سمیت زیادہ ہو جاوے گی پھر اگر ایسے مرہم کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو چوس لے لگانا چاہیے اور جو طاعون لطیف ہونے کے ہو اوسکی زمانہ منتہی یا قریب بانتہا میں تفتیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تپ بھی ہو تبرید موقوف نہیں کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ مادہ بطرف قلب کے پلٹ کر زیادہ رداءت پیدا کرے تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی چاہیے اسطرح کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی میں جوش دیکر نطول کریں اور ایسی مفتحات کا ذکر خراجات کی علاج میں آ چکا ہے کہتے ہیں کہ قوباطا اور ستقلیوس کو ضماد بید سادہ مثانی اور عرق اور لبلاب اور بیخ خطمی کا جسمیں تھوڑی سی اشق اور سیسہ اور شراب ملی ہو خواہ دلق لیے ہو یک عسل سفید ہی اور تیرطی یا چرکا دیمیل شہد بھی کی چھتے کا اور ترمس کہ میں بھگو کر بابونج کریلا اور ملک البطم یا فلفل ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ کشمش کے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے

فصل اون اورام کے بیان میں جو غدد میں پیدا ہوں جو اورام غددی مثل طاعون کے نہوں کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہیں

اور کبھی بوجہ دفع اعضای اصلی کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی قروح اور اورام دوسری قسم کے ایسے اطراف ہین ایسے اورام کو پیدا کرتے ہین جدھر سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہین اور اون طرق اور راہون مین یہ لحوم غددی واقع ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لحوم مذکورہ مین یہ مواد ٹھہر جاتے ہین جیسے اربیہ اور ابط کا یہی حال ہے کہ اونکے ورم کا عروض اوس شخص کے بدن مین ہوتا ہے کہ جسکے بدن مین کہین پھنسی یا قرح ہاتہ یا ران مین ہین۔ اور کبھی یہ اورام بروقت امتلای بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی بدن مین زیادہ امتلا نہین ہوتا اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا معلوم ہوچکا یعنے کہ انکے علاج مین ابتدا دفع مادہ کی نہین کیجاتی ہے اور نہ انہین تحلیل و دفع مواد کی ہوتی ہے۔ استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض مین بہ ضرور ہے باقی اور اقسام کے علاجات کی استعمال مین جب تک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفع طبعی کے کسی عضو رئیس کی بطرف عضو خسیس کے ہوا ہے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہین بلکہ اعانت طبیعت کی کرکے اچھی طرح اوسی عضو کیطرف جذب کر لینا چاہیے جس طرح پر جذب ممکن ہو۔ خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر یہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلا رفع نہوا ہو اسکا ہوا ہو اوسوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہے اور غذا کی تقلیل و تلطیف بھی ضرور ہے اور دافعات کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ مرخیات کو استعمال کرین اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کی جائز نہین ورنہ اگر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند پہونچتا ہے لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرکے بعد از ان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کرین۔ دافعات کے استعمال مین یہ خطر متصور ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضای رئیسہ ہو جاوے اور مرخیات کے استعمال مین بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور امالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے۔ اگر درد مین شدت ہوا اوسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اسطرح کہ صوف کو زیت گرم مین بھگو کر استعمال کرین اور انہین تھوڑا سا نمک بھی شریک کرین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم مین تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے۔ اوایل مین انکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جاوے۔ پھر تحلیل ورم کی بخطر کرنی چاہیے کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی اوس سے بہتر یہ ہے کہ آرد جو کا استعمال کرین اور کبھی جس دوا مین قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اوسکے استعمال سے ورم مین زیادتی پیدا ہوتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضای رئیسہ سے بطرف ورم کے ہو جاوے اور اگر جذب نکرین اعضای رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو اگر ابتدای ورم مین فقط زفت کو گرم کرکے ورم پر لگا دین مزیل ورم ہوتا ہے اگر ورم کسی لحم رخو یعنے نرم گوشت مین ہو۔ اور عضو متورم غیر رئیس جیسے پستان اور انثیین اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہین ہے اور اگر میلان ہر ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو تو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے خراجات حارہ کا بیان خراج دبیلہ کی دو قسم سے ہوا اور اورام حارہ پر جمع مادہ پر مشتمل ہو۔ شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً بھرتا جاوے اور باطن مین اوس ورم کا ایک مقام ایسا ہو جہان انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازانکہ اوس مقام مین انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہان پہنچے وہین ٹھہر رہے۔ ایسی ورم کو خراج جب کہین گے کہ مادہ اوس ورم کا جمع ہوا اور اوس مین انضاج مدہ کا ہوتا ہو۔ کبھی ورم گرم کی ابتدا ہی اسطرح سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم مین واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی اسطرح سے ابتدا نہین ہوتی بلکہ

ابتدا ہی میں علاج صحیح کی ہو کر آخر کار بہ لطف منتہی کر جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے ہم اون دبیلات باردہ کو جو شامل مادہ مخاطی و اخلاط حصی اور خصوصی یعنی متسل سنگ ریزہ کے اور رملی یعنی مانند ریگ کے اور اخلاط شعری یعنی بشکل بال ہونگی ہیں۔ آیندہ سطور میں ذکر کرینگے بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کر لیں علاوہ یہ ہے کہ بعض اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہوں بھی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہے۔ لیکن ابھی ہم اونہیں اورام اور خراجات کا ذکر کرتے ہیں جنمیں اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہو اوسکا نفوذ جلد میں ممکن نہیں ہوتا اور نہ گوشت میں اوسکا تشرب اور سماجانا ممکن ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہری پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اوسی مادہ کے اور اندر اونہیں شگاف اور سوراخ کے جنمیں یہ مادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہو کر ٹھہر جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی اور بلند ہو جاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا مونہہ کہلاتی ہے خصوصا اگر مادہ خراج کا حاد ہوا سوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے۔ یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ اونمین ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع کے مدہ میں پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے۔ بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہیں اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنے استعمال ادویہ منضجہ کا اسی غرض سے کرتے ہیں تاکہ طبیعت کو نضج مادہ میں مدد ملے اور شگافتہ ہونا انکا باسانی ہو سکے اور کبھی اس تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہوا اور نوک اوسکی زیادہ باریک ہو اور اوسمین سرخی زیادہ نمایان ہو اوسیقدر اوسکے خلط میں حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلل اوسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہو جاویگا خصوصا وہ پھوڑا البتہ جو بشکل صنوبری برآمد ہوا اور جو پھوڑا اوسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اوسمین کم ہو اوسکا مادہ غلیظ اور ردی اور مائل بطرف باطن کے اور درد اوسمین بہت کم حرکت مادہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر کیطرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اوسپر ہو کر گذرتی ہے سب کو فاسد کر دیتا ہے۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر دونوں طرف پھوٹتا ہے۔ بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے جس سے اوس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمین پھوڑا پیدا ہوا ہے اور اوس عضو اندرونی کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا اندر کیطرف پھوٹے خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اوس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہے کہ یہ مہلک ہوتا ہے اسیطرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونوں بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف پھوٹے اسلیے کہ دونوں بطن مقدم دماغ کی رطوبات کی راہ بطرف خارج کے مونہہ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے۔ اور اگر دماغ کا پھوڑا بطرف اوس فضا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے مونہہ کرے اوس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور ضرر شدید پیدا کریگا۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہیں ہے کہ اوسمین پھوڑا نکلے مثلا مفاصل میں پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیے کہ مفاصل میں اخلاط مخاطی بھرے ہوتے ہیں اور جگہ اون اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور تنگی میں پڑنے کی نوبت نہیں پہونچتی اور نہ کوئی چیز حائل ان مواد کے مفاصل میں ایسے پائی جاتی ہے کہ بوجہ جسکے مادہ کو متعفن کر دے ایسی وسیع جگہ میں پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پر خطر کیوجہ سے ہوگا سب پھوڑون میں بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات میں پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہیں اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے۔ بنظر لطافت اور غلاظت مادہ کی اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال میں اور بحسب فصل اور سن اور بحسب جوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہے

پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اوسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کی اوسمین قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہین خرابیوں کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہین ہوتا اسلیے کہ پیپ اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اوسے نمایان ہونے نہین دیتا بیدہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اسمین نضج بسرعت ٹھہرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہو اوسیقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر مدہ مین نضج بحال رقت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر یا اوسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اوسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اوسمین مدہ کو پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہوا اور ان تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور وہ امراض ہین جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہین عارض ہون ایک قسم خراج کی جسکا نام مبقبوس ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اوسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید بے عیب نظر آتا ہے اوسکے بعد اوسی گوشت سے مدہ برآمد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام متین ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جسکے یہ پھوڑا نکلتا ہے تپ اوسی ضرر لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے **دلائل ورم کے پھوڑے** ہونے پر جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل نضج اور علامات نضج** کے جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے۔ کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا۔ **احکام مادہ** کے مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رایحہ کریہہ اوسمین پیدا نہو اور سواے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اوسمین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور چکنے ہونے کی شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہے اور یہ بات نہین ہے کہ تھوڑا مادہ مطیع ہے اور کسیقدر عاصی و غیر مطیع رہ اور بو مین شدت کراہت کی نہونی اسواسطے شرط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضاے اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کیطرف ہمرنگ ایسی ہی وقت طبیعت کریگی جب قادر تصرف تام پر ہو۔ مدہ ردی وہی جو بدبو ہو کہ اوسمین دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے۔ اسی وجہ سے ردی ہوگا اور بسبب امتلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے۔ جو مدہ کسی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کی استحالہ سے خالی نہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل** جب کوئی ورم گرم مین پیدا ہو اور اوسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور دلائل مین طول ہو مدت مین پھر ہمیشہ اوسکی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جاے اور ثقل ورم کا ٹہر بنا جاے اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا ہو گیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے۔ یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتے ہین اور جسقدر پختی قریب ہوتا جاتا ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا مین تفرق اوٹھنا ہوتا ہے اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اوسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ وجع اور درد بروقت حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے اور جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہے حرارت شدیدہ مین بھی تسکین ہوتی ہے اور التہاب بھی کم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے تب جو بشرکت قلب کے عارض ہوتی ہے اوسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پورا شاہد ہے ورم کے خراج ہونے پر۔ پھر اگر علامات خراج

دبیلہ کے احشا مین ظاہر ہون اور نبض مین صلابت پیدا نہو حکم قطعی خراج باطنی پر لگانا چاہیے اسلیے کہ ایسی کیفیت یعنی باوجود ظہور علامات ورم کے نبض مین صلابت پیدا نہونی کبھی بوجہ ورم صفاق کے (یعنے اوس پردہ کے جو احشا پر محیط ہے) بھی پیدا ہوتی ہے ۔ دبیلہ کی احساس اوس جانب کا جدہر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اوسی جانب کی اور بذریعہ وجع اور درد کی ہوسکتا ہے دلائل نضج خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہوکر اعراض مین اوسکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسیقدر سکون پیدا ہوا ور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہوگیا اور نضج ہوچکا ہے جو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتی ہین بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض مین شدت پیدا ہو اور نخس یعنے چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکسان عارض ہون زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن لرزہ دفعتہ پیدا ہوکر ثقل اور وجع مین سکون پیدا ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جب کہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری ہوا ور جدہر سے یہ مدہ نکلے خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف کو اور ہر راہ مین جو جو اعضای اندرونی واقع ہین اونمین لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہوگا اور قوت کا ذبول و ضعف بخلل ضرور ہوتا ہے ۔ اگر اندرونی پھوڑا دفعتہ پھوٹ جاے اور بہت سی ریم وغیرہ اوسمین سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی مہلک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ پر مدہ پھوڑے کا گرتا ہے اور مقدار اوسکی زیادہ ہوتی ہے اختناق بھی پیدا ہوتی ہے

ظاہر کے پھوڑون کا علاج جو استفراغ اور علاج ابتدا مین اورام کے بشرطیکہ اون علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے اور نہ ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہین الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اورام حارہ مین جو درجہ خراج تک نہ پہونچی ہون مشترک ہے اور جو تدبیر خراج سے مختص ہے وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کرین ۔ اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ۔ ۱ ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مرض حد معتاد سے زیادہ خارج نہو تدبیر یہ ہے کہ انضاج مادہ کا تھوڑی دنون تک کرین اور اوسکے بعد پھوڑے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کرین اور قوت کی نگاہداشت مین اہتمام بلیغ کرتے ہین کہ اوسکی حفاظت رہے اور کرب سے درد کی جو مخلل روح ہے خواہ یکبارگی پھوڑے کے ٹوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہو جاے ۔ اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذبول قوت کے مرجاتے ہین بلکہ واجب ہے کہ طبیب ہر وقت نگران رہے کہ حفظ قوت کیونکر ہوسکتا ہے اور جو جو تدابیر حفظ قوت کی ہین اونکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جید تغذیہ مریض دبیلہ کو دیتا رہے ہان اگر پھوڑا اندرونی اعضا مین ہو کہ اوسوقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہے ۲ دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی سے خارج ہے اور اوسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کی اضطرارا ہوتا ہے وہ تدبیر اوسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑہ گیا ہو اور نضج کی انتظار مین ہلاکت اور زیادتی ردائت بروقتاً فوقتاً یقین کامل ہونا چاہی خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جاے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہوگا اور نہ خلاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہین اور چاک کرنے مین بچاو کا خیال کرتے ہین کہ اعصاب کہ بیچ و قرب پھوڑے کے ہین اونسے استرہ وغیرہ آلہ حدید مس نہ کرے کہ اون اعصاب تک لوہے کی پہونچنے مین خطرہ عظیم ہے ۔ اسیوجہ سے اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نہ کریگا یا اوسکا خوف ہو کہ حار غریزی عضو یا ودفت مین اسقدر قوت نہ ہے کہ نضج نہوگا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ مین تقصیر کریگی اور امالہ مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہی نکریگی یا انکہ خراج

قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضای رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اوسکا فساد کا خواہ اوس ہی کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ مغریہ اور منضجہ کے کریں کچھ دور نہیں ہے کہ ادویہ مغریہ کے استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کیطرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کریں کہ اوس سے نضج کامل نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ انسے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اسیوجہ سے ایسی صورتوں میں گہرے پچھنے لگانا چاہئیں اور اگر چاک کریں وہ بھی عمیق ہو اور بعد فصد اولبط کے ادویہ ایسی مستعمل ہوں جنمین قوت تحلیل کی اور تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف میں عصب عضو کی جہت طول میں ہو۔ ہاں اگر ارادہ یہ ہے کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اوسوقت لیف کو عرض میں قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے امید سلامت کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن میں ہوتا ہے سوائے چند اعضا مخصوصہ کے اور اسی طرح اکثر لیف بھی طول بدن میں موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخوں کے۔ مگر چند اعضای مخصوص کے جیسے جبہہ۔ جس عضو کو چاک کریں خواہ اوسمین پچھنے لگائیں چاہیے کہ روغن خواہ جو شئے ایسی ہو کہ اوسمین چربی کا لگاؤ ہو قریب اوس کے نہ لیجائیں اور اگر بدون دہونے کے چارہ نہو تو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دہوئیں۔ جب ورم اور التہاب میں بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کریں اور اگر اسقدر حاجت نہو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ یہ چاک کرنا پھوڑیکا مورث ہوتا ہے حمدیدا درہم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی میں منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوای چاک کرنے کے نہو پہر مجبوری ہے۔ اور مناسب اسمین بھی یہ ہے کہ جو مواضع لحمی ایسی ہین کہ اونمین رگین اور پٹھے کم ہین اونکا نضج ہو جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہوں اور سرا اونکا باریک ہو اونکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے

تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑوں میں

ادویہ منضجہ کو ضرور ہے کہ اونکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور اونمین تغریہ بھی کسیقدر ہو انہین ادویہ میں سے درجہ اول میں یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور تضمید آرد گندم یا آرد جو سے کریں اور گیہوں منہ سے چبا کر اگر ضماد کریں بہت عمدہ ہے اور روئی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور السی کا استعمال کریں ایضا ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسومت اور اسمین ہو تھوڑا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصا اگر اوسمین زوفا اور صعتر بری بھی شریک ہو خواہ اوسمین تھوڑا سا نمک جو بحد افراط نہ پہونچے پانی میں جوش کریں اور کبھی اوسمین چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنی ہالم ہمراہ علک البطم کے استعمال کریں۔ اور قوی ادویہ زیت اور بیوہ سے مع شوربہ کے مرکب ہوں اور مرداسنگ اور لاذن اور راتینج اور مسکہ اور مصطگی اور زوفای رطب اور بیخ قثاء الحمار بیخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس روغن سیدا انجیر بدون موم خصوصا اگر اس میں نوشادر ملا لیتے ہین اسیطرح مرہم دولوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوائی جہار فشا اور اشق سے تیار کرکے اوس میں رکھین شاید اوسی کے مراسے

تدبیر ظاہری پھوڑوں کے بعد نضج کے

اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ نضج کے بعد بھی امید پھٹ جانے کی نہ ہو اور جہاں پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اور [illegible]

واجب ہے کہ پہوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پہوڑے کو ایسے وقت بہی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی رہنے دین خود فاسد ہوجائیگا اور فساد پیدا کریگا عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑا دیگا اور زیادہ فساد ایسے پہوڑے کیوجہ سے اوسوقت مترتب ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہو۔ چاک کرنے مین پہوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پڑگیا ہے اور دکہائی دیتا ہے اوسی جگہ کو چاک کردینا چاہیئے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کی ہو تاکہ اوس طرف جلد بہرسے نکلنا مدہ کا دشوار ہو۔ اگر پہوڑے کا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پہوڑے کو شق کرین فقط راہ کہولدینی چاہیئے اسلیے کہ سمین کا قاعدہ یہی ہے کہ اسنے پیچہے یعنی سامنے کیجانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہے اور اگر مقدار مین پہوڑا کم اور نحیف ہو سارے پہوڑے کو طول مین شق کرنا چاہیئے۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ ہو جس کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے خصوصًا اگر پہوڑے کو اونگلی سے دبائین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آتا ہوا دیکہین گو دوسرے ہاتہ کی اونگلی ہو اور دیکہنے کے لائق یہ بات ہے کہ اونگلی کے جانے سے گہیتا ہے مدہ ملتا اور ہٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بہرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت آتا ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اوسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جبتک نضج نہین ہوتا رنگ مین سرخی باقی رہتی ہے اور کبہی مقام مدہ کا مائل بسبزی اور زردی بہی ہوتا ہے اگر مدہ اچہا نہوا اور ردی ہو معتمد اور پختہ طریقہ شناخت کا چہونا اور دبانا ہے فقط آنکہ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہے گو آنکہ کے دیکہنے کو بہی کسیقدر دخل ہے اور یقین ہوسکتا ہے۔ واجب ہے کہ پہوڑے کو چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین اونہین خطوط پر چاک کرین اور اونہین خطون پر چاک استرہ کا واقع کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جن اعضا کی ریشہ اور رگونمین اور بیچ ہو خواہ پہرے ہوں اون اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکہ کر چاک کرنا چاہیئے اسلیے کہ اگر پیشانی کے پہوڑے کو سیدہی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیئے ارنبہ یعنی ناک کی بیچ کی ہڈی کا پہوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین۔ جب پہوڑے کو چاک کرچکین اور جو الایش اوسمین ہے اوسی نکال ڈالین بعد ازان واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہو کہ اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہوجائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اوسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو بیرون متلی ہوکر پہر دوبارہ پہوڑے کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اوسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی پہر بہت جلد بہر آئے گا اور در حقیقت بمنزلہ ناصور کے ہوجائیگا۔ اور قبل ازانکہ دونون بازین چاک کی وصل ہوجائین اونکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی کے سرے پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جاکر کہجائے اور بعد صاف کرنے کے دونون سرے آپسمین ملا کر ایسی بندش کرین جیسے ہم آیندہ سطور مین لکہتے ہین یعنے وہ بندشین جو غار اور قروح غائرہ واسطے تجویز کرینگے اوسیکو یہان بہی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور جو تدبیرین اوپر بیان ہوچکے ہین چاک کرنے مین اونکا لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہوچکا ہے اور پر گوشت یعنے گوشت کی زیادتی اور سب سے مقام سے زیادہ ہے اور اوردہ اور شرائین اور اوتار بہی اوس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اوسی مقام کو چاک کرنا چاہیئے۔ انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پہوڑا اگر سر مین ہو اوسے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیئے اسطرح

کہ عریض نہو بلکہ طول مین واقع ہو تاکہ مقام شگاف کو بعد وصل اور بھونڈ کے بال چھپا لین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنے کا ظاہر
مین باقی نرہے اور اوسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگر یہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہو اوسکو عرض مین چاک کرتے ہین اور اگر یہ ناک
مین پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرین گے اور جسقدر ناک لانبی ہے اوسیقدر چاک کا زخم طولانی لگائینگے اگر ناک کا پھوڑا
قریب آنکھ کے ہوگا اوسکو اس شکل سے چاک کرین گے جیسے چاند کا سرا ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اوسکا نیچے کیطرف رکھین گے اور اگر ناک اعلی
خواہ ناک اسفل مین پھوڑا پیدا ہوا وسے بھی سیدہا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدہی ہے اور شیوخ کے ابعاد کی شکل جھرو
مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سیدہا چاک کرنا چاہیے ذراعین اور مرفقین اور دونون ہاتھ اور اونگلیان اور
دونون کش ران یعنی بدن کے پھوڑے طول مین چاک کیے جاتے ہین — اسی حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلا اوسے بشکل
مستدیر چاک کرین گے اور بط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن مین بھی اور عرض مین بھی جسقدر واقع ہو اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام
مین چاک مستدیر نہو تو کھٹکا اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد مجتمع ہوکر ناصور پیدا کرے — اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقعد کے قریب ہے اوسے بھی مستدیر
چاک کرینگے بایں خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل بمادہ خراج کی نہو جاے — اور پہلو اور پسلیون کا
پھوڑا بالشکل مورب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج لبا مستوی سے چاک کرو — یہی حکیم کہتا ہے کہ اوسکی ملاحظہ اسباب کی ہمیشہ رہے کہ
چاک بہ شکل کیانی نامناسب ہو ور واقع ہو دونون ساق اور دونون عضد کا پھوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور تیشہ کے نیز استرہ کا نہ پہونچے یا
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتین مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف مقامات اور مواقع کی اگر آنکھ کے قریب پھوڑا ہو
اوسکا چاک شبیہ اور ہمشکل آنکھ کے وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑے کا چاک طول انف مین اور جبہ کے اور قریب کان کی شق مستوی
کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کی ابعاد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے — اور پس گوش اور ذراع
اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات مین بشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل البطن کا اور پشت کا پھوڑا بھی
اسیطرح اور اربیہ یعنی کش ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض مین بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمین چور رہجاے اسیطرح جو پھوڑا مقعد
کے قریب ہو اوسکو عرض مین چاک کرو تاکہ چور پیدا ہوکر ناصور نہ ڈالے — انثیین اور قضیب مین لبا مستوی کرنا چاہیے طول مین اور جنب
اور اضلاع مین ہلالی تاکہ مقرون ہو سیدہے یعنی بندش ہو سکے اسلیے کہ وضع پسلیون کی اسیطرح ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا
ہی واقع ہے — اسی حکیم الطیلیس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور لیف عضلہ کا بھی خیال
رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرنے مین احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ پٹھہ عضل وغیرہ کٹ جاے اور چاہیے کہ موضع
التیام اچھا ہو وحشی نہو کہ بآسانی اوسپر گوشت بھر جاے اور ہر وقت خراج کی ہمت ہم تن اسی طرف مصروف رہے کہ چاک کرتے وقت
کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھہ اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جاے — بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بط عظیم ہو جو مادہ پھوڑے کا ہے
اوس شگاف سے بہتا ہو پھر اوسکو اوسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اوسمین چاک اور شگاف درمیانی لگانا چاہیے
اوسکے بعد انگشت شہادت بائین ہاتھ کی زخم کے اندر ڈالکے جہانتک اونگلی کا سرا پہونچے چاک کردینا چاہیے پھر دوبارہ چاک کرنے کے
پھر اونگلی کو اندر ڈالکر یہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جاتے ہین تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلایش نکل جاے — اگر پھوڑا
مستقل مین ہو کہ اوسکی آلایش کا نکلنا اوسی مقام سے [illegible] پھوڑے کو چاک کرینگے [illegible]

اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش پھوڑے کی نکل نہ جاے گی اوس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہہ خواہ تین جگہہ سے چاک کریں جیسی تجویز اوسکی آلائش نکلنے کے واسطے مفید نظر آے۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہو خواہ غشا کے نزدیک واقع ہوا ہو اوسکے چاک کرنے میں جلدی کرنی چاہیے قبل ازانکہ نضج اس پھوڑے کا مستحکم ہو جاے تاکہ ریم پڑنے سے اعضا اور اشیاء مذکورہ بالا میں کسی طرح کا فساد واقع نہو میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئیں اوسوقت کی ہیں جب سواے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نبن پڑے اور اگر اسکی امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جاےگا اور جسقدر زمانہ اسکے پھوٹ جانے میں درکار ہے اوسمیں کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا پھر ہرگز چاک کرنے پر جسارت کرنی مناسب نہیں ہے۔ اسیطرح اگر ادویہ منفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جرأت کریں۔ کبھی بعض ادویہ منفجرہ ایسی ہوتی ہیں کہ اونکا استعمال قایم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوائیں جلد کو کسیقدر چاک کرکے پھر دوبارہ سبب اونکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتی ہیں اور اندر کیطرف خوب دراتی ہیں **پھوڑوں کی شگافتہ کرنیوالی دوا** جو پھوڑے سلیم اور سریع الانفجار ہوں اور زیادہ حرارت اونمیں نہو آب گرم سے اونکی تنقیح ہو جاتی ہے اور فقط گرم پانی سے اونکا انفجار ہو جاتا ہے اور جنمیں عفونت ہوتی ہے اونکو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیے کہ آب گرم کی تہہ سے مادہ اونکی طرف کھنچتا ہے۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاے اوس پھوڑے کے جید ہونے پر اعتماد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا خبیث المادہ نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیخ نرجس کے ضماد کرنے سے [illegible] ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن میں پختہ کریں یا بیخ سے تر و تازہ ہمراہ شہد اور زرفت یا انجیر اور [illegible] اور تیل کے [illegible] قسم شہد [illegible] چھتے میں ہوتا ہے۔ یا مرہم اولوطیوس یا [illegible] مرہم اور زرنیخ اور مسکہ مرداسنگ [illegible] اور موم [illegible] پانچ اوقیہ شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملاکر استعمال کریں اور دوا سے [illegible] بہت عمدہ اور خوب [illegible] یہ ہے کہ اشق ۲ اوقیہ موم چار اوقیہ [illegible] چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کریں مجرب [illegible] ہے۔ لب حب القلقل اور جزرنج جوشل پیاز [illegible] ہمراہ انجیر [illegible] اور کبریت مطبوخ جو دودھ وغیرہ میں جوش دیا گیا ہو اور [illegible] مطبوخ اور خردل [illegible] تجال کبوتران سب کا ضماد بناکر استعمال کریں بہت جلد توڑ دیگا ایضاً داخلیون کا لعاب [illegible] اور [illegible] ملاکر ضماد کریں [illegible] اون ادویہ کے جو قائم مقام ابلے چاک کرنے کے ہیں ایک یہ دوا ہے کہ زرفت رطل اور عسل بلادر [illegible] آگ پر پکائیں [illegible] بعد ازاں نصف یوم تک پھوڑے پر اوسے لگا رہنے دیں یقین ہے کہ ٹوٹ جاے۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ [illegible] گیا ہو ان دونوں کو دیڑہ گز [illegible] پانی میں بھگوئیں اور [illegible] اور پھر [illegible] اور بھی اوسی پانی میں [illegible] تاکہ اثر شوریت کا اس پانی میں اچھی طرح پیدا ہو جاے بعد ازاں تانبے کے برتن میں آتش پر جوش [illegible] اس پانی کو [illegible] کہ نمک ہو جاے۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر [illegible] گھول لیں اور کسیقدر عسل البلادر بھی [illegible] شریک کریں اور استعمال کریں۔ خواہ زرنیخ کو پیسکر تھوڑا زیت کے [illegible] داخل کرکے کوئلے کی آنچ پر جوش دیں [illegible] تاآنکہ [illegible] ہو جاے بعد ازاں مثل مرہم [illegible] اور ضماد کریں خصوصاً اگر [illegible] داخل ہو یا [illegible] بعض اطبا نے [illegible] یعنی [illegible] کے واسطے [illegible] ذکر کیا ہے۔ [illegible] کسی عضو [illegible]

لگائی جاسے بشرطیکہ پہلے اوس عضو کی تسخیف اور تخلخل کی تدبیر ہوچکی ہو بذریعہ ایسے کمادات کے جو بھی اثر پیدا کرتے ہین اور اونمین طوخ جارہ موجود ہے — الغرض ایسی دوا کے بکرار استعمال کرنے سے اثر ہین ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلیل پیدا ہوا باقی مادہ کیواسطے پھر ضماد کا استعمال اور تکمید کرنی چاہیے اور جو بار بار کیجای اوسمین ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور ہے کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جاے اور مادہ اسکے بعد پھر اگر مادہ کا زوال ہوجاے اور تحلل ہو جاسے اور صلابت کسیقدر پھوڑے مین باقی ہو اوسوقت فقط ادویہ ملینہ کا استعمال واجب ہے اور ملینہ اور محلل مادہ کی یہ ہین جیسے بورہ ارمنی خردل پنچالی کبوتر نورہ زرنیخ قردمانا اور آمیزش انکی کندر علک البطم مصطگی اور دراق لینہ لا سے بھی ہوتی ہے اور جمع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے — جو دوا بذریعہ لیسون کے طیار ہوتی ہے — خواہ اقحوان سے بنائی جا ہے یا عاقرقرحا اور میویزج اور بورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہین یہ سب دوائین ایسی ہین کہ انکے استعمال سے بھی پہلے موضع خراج کو پانی گرم سے دہو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوا مارقشیشا اوسکا نسخہ یہ ہے مارقشیشا بارہ درہم انسق بارہ درہم دقیق باقلا چھ درہم آٹا تازہ ملا کر جلد پر لگائین اور جہان پردہ ہو وہان اتنی دیر تک رکھین کہ خود بخود سوکھ کر چھوٹ جاے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو فوراً استعمال کرین کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے — ایک دوا نوشادر سے بناتی ہین اوسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو دردی ایک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے لطوخ طیار کرین اور جب دواؤن سے کچھ فائدہ مترتب نہو پھر موجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے **اندرونی پھوڑون کی تدبیر** باطنی دحیلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرار کا ہوتا ہو اوسوقت تدبیر استفراغ کی ضرور ہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون مین مرارت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہو جاے اور طبیب بحس صناعی دریافت کرے خون جید ہوچکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور آب فاسد خون اوسیقدر باقی ہے جو بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے — پس بعد استفراغ کی نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہین جیسے شراب رقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جاسے — اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اوس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پاسے ایسی ادویہ پر ہے جو ملطف او مخفف ہون جیسے مرد اور دارچینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل بحامض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ مین سے تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کرین **دمامیل کا بیان** دمامیل جمع دمل کی ہے — دمل بھی پھوڑے کی قسم سے ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا مرارت منضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہون — بدترین دمل وہی ہین جو اندر کیطرف زیادہ غائر ہون **علاج دمامیل کا** جب دمل ظاہر ہو جاسے اوسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج اورام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی متحلل ہو جاتا ہے مگر اندکمتر پیدا ہوتا ہے اور بیشتر یہی ہے کہ اوسمین نضج پیدا ہوتا ہے — مگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار مین اسکے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس ضرر سے اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلین — اور اگر دمل مین ہمزبان ہو اور جڑ بھی پکڑ چکا ہو اور بدون نضج کے چارہ نہو اوسپر توجہ کرنی چاہیے — جو کوئی کثرت خروج دمامیل مین مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے — اور غذا کے ذریعہ سے آدمی کی جلد مین تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کرین — منجملہ منضجات دمامیل کے گندم دودہ مین کوٹ کر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کرین — گیہون چبائے ہوے کی انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

سفید ہین۔ اسیطرح زبیب کو بورہ اور انجیر مین گوندہ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین۔ اور دبل کی جو دوائین مشہور ہین اون مین سے ایک دوا یہ بھی مفید ہے کہ باسانی نضج پیدا کرتی ہے مسکہ ڈیڑہ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزرقطونا ہر ایک ڈیڑہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان ملکہ پانچ درہم دودہ مین جوش دیکر استعمال کرین کہ دوا معتدل ہے اگر دبل بہت سخت کہ اوسمین ریم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اوسکی ٹہری ہوئی ہو اور ثقل اوسمین زیادہ ہو جانے جسکی رگ سے اوسمین مادہ آتا ہے اوسی کی فصد کہولین بعد ازان مقام دبل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتداے ورم مین نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جائیگا اور خون غلیظ باقی رہے گا اور اوس مقام مین قرحہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دبل مین نضج پیدا ہو جاے اور از خود مونہہ نکرے چاک کرنا چاہیے خواہ ادویہ حادہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان مین۔ دبل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے کہ تخم کتان اور سنجال کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین **توثہ کا بیان** یہ ورم قروحی ہے گوشت زاید سے ایسے گوشت مین جو سخیف اور کمزور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہے۔ کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہے **علاج توثہ کا** جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہو اوسے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اوسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی جو توثہ کہ اوسکی جڑ باریک ہوتی ہے اوسکی جڑ بریشم خواہ گہوڑے کے بال سے تنگ باندہنے سے کٹ جاتی ہے۔ اور کبھی و یک بریک ادویہ ملذعہ وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین

مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ اور چیزین جو بدن مین قائم مقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سودا اور جو ریح ان دونون سے مرکب ہو اور ان سب چیزونکا بیان فن کلیات مین بخوبی ہو چکا۔ بہرحال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص ہی سے پیدا ہو اوسکو ورم رخو یعنی ڈہیلا کہتے ہین۔ خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بسبب پانی جمع ہو جاے جیسے استسقاے مائی مین یہی کیفیت ہوتی ہین خواہ دلات لینہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنی گہوری جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت پہوڑی، خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس اور سرطان مین جو فرق ہے اوسے ہم آیندہ ذکر کرینگے یا اورام ریحی ہون اونکی دو قسمین ہین تہبج اور نفخہ تہبج اوسوقت پیدا ہوتا ہے جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدائیش اوس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد مین مجتمع اور گڑہی ہوئی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہین اور کبھی انکی ترکیب اورام حارہ سے بھی ہوتی ہے **ورم رخو بلغمی** جسکا نام **اوذیما** ہے یہ ورم سپید اور بستری ہوتا ہے اور اوسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اوذیما بہی زیادہ ڈہیلا ہوتا ہے اور اوسیقدر اونگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اسمین استقدر ہوتی ہے جو تہبج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اوسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر یہ قسم اوذیما کے بخار بلغم سے پیدا ہوتی ہے اوسوقت یہ ورم از قبیل تہبج ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہے کہ اوذیما کی سختی اور کمودت یعنی تیرگی کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہے سواے بلغمی کے اپنے موضع خاص کیطرف اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا ہے اور اسی وجہ سے سواے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی درد سے خالی نہین ہوتی **علاج ورم رخو کا** استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اوس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر ضرور

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا مین اس ورم کا رجوع ایسی دواؤن سے جنمین تخفیف اور تحلیل دونون ہون واجب ہے اور ضرور ہے کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب یعنی مالش کرین اوسکے بعد استعمال مجففات کا کرین اور پانی کا چھو جانا ابتدا ہی مین ہرگز جائز نہین ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل ممزوج مین خواہ ماء بورق مین ڈبو کر ورم پر پھیرین اسلیے کہ جوہر اسفنج مین تخفیف اور تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑہتا جاے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پرانا اور ترشی مین کمتر اختیار کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہو اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرین گے اور اوسپر وہ روغن جو بقوت شدیدہ محلل ہین ملا دین ۔ اسی منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ مین ڈبو کر استعمال کرین اور ضرور ہے کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جاے کوئی جگہ چھوٹ نجاے ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین ریزش کرے ۔ کبھی بروقت نکلنے اسفنج کے خرقہ ہاے پیچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکستر ہاے مذکورہ مین ڈبو کر استعمال کرتے ہین اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہے ۔ اب آہک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہے اور نخود آب کبریت کے ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے تافسیا ابتداے ورم مین تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات حارہ کے جید ہے اور رباط کو تاکید بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش مین اسفل سے شروع کرین اور اطراف فوق کے ملتے چلے آئین عصارہ اس کا استعمال زمانہ ابتدا مین خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ مین اور ادویہ ملا کر استعمال کرین ۔ اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف مین پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر مین عارض ہو اوسوقت دوا مین ایسی چیزین ملانی چاہئین کہ جنمین تقطیع کے ہمراہ تلئین بھی ہو اور اگر باانہمہ کہ ورم ایسے مقامات مین پیدا ہو بوجوہات مذکورۂ بالا اوسمین درد بھی ہو تو پہلے تسکین وجع کی زردۂ رطب اور بنفشج اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جاتی ہین کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرے اوسکے بعد استعمال ماء الرماد وغیرہ کا کرین ۔ بہت عمدہ ایک طلا یہ ہے کہ مر اور حضض اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر کھرل اور آب کرنب مین گوندہین ۔ ایضاً برگ جہاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد و طلا کرین ۔ ایضاً جس ورم کہنہ مین بہت درد دونون سے ہو نخالہ کبوتر کو جوش دین اور جونہین قوام درست کرین یعنے اسقدر جوش دین جیسے نرم خمیر کو گوندہتے ہین اور بعد ازان طلا کرین ۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کرین اور اسفنج خواہ صوف کو سرکہ مین بھگو کر باندہین دواے خمیر بھی نافع ہے ۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ مین بریان کرین اور رطوبت اوسکی نچوڑ کر ورم پر لگائین کہ عجیب النفع ہے ۔ اسیطرح شبت اور حضض دونون کو سرکہ مین پیسکر خواہ ماء الرماد مین پیسکر طلا کرین ۔ منجملہ قوی طلاؤن کے یہ ہے کہ سرگین گاو اور کندر اور میعہ اور اشنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور افسنتین یہ سب نافع ہین اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے مفردات ادویہ مین مذکور ہین خواہ جو قرابادین مین مذکور ہین اونکا استعمال کرین اور کبھی زنان حاملہ کے پاؤن پر جو ترہل عارض ہوتا ہے اوسے زیرہ سفید کا جسکی جہاڑو بناتے ہین سرکہ مین پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کوٹنے کے بعد برامد ہوا اور قیمولیا سرکہ اور پھٹکری مین ملا کر بھی مفید ہے ۔ نطولات مین آب کرنب اور شبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال کرین ۔ جو ترہل تابع استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے تابع ہے اوسکا بطلان اور زوال اوسی علاج سے مناسب ہے جو دافع

اوسی مرض سے کہ ہے

سلع کا بیان

ٹہوری دنبلہ بلغمی کو کہتے ہین کہ اوسمین اخلاط بہرے ہوے ہوتے ہین وہ اخلاط بلغمی ہوتے ہوتے ہین اور بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہوکر ٹہوڑی ہین بہر جاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیچدار خواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصًا وہ ٹہوڑی جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق سوداوی سے بعید نہین ہے مگر چونکہ اوسی بلغمی اسپر غالب تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور اوپر [illegible] ہونے پوست کی غلیظ ہو گئی ہے اور کبہی بیٹھے کو البتہ کسی کے مشابہ سلع کے کر دیتی ہے اگرچہ واقع ہین وہ سلع نہین ہوتی اوسمین اور سلع مین فقط اسیقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہے سلعہ ہین اور لیبا رہین سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا ہین بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جاوے زائل ہوجاوے گی اور تحلیل ہوجاتی ہے سلع کا علاج جو سلع غدودی ہو اوسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیطرح خوشگوار علاج اوس ٹہوڑی کا جو ہیلی ہو یا مثل اوسکے اور اقسام کی ٹہوڑی جو ذکر ہو چکے ہین۔ انطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اسطرح کرین کہ پہلے اوس جلد کو کہینچین جو ٹہوڑی کے اوپر ہے اپنے ہاتہ سے اور جسطرح پر اوسکا کہینچا ممکن ہو اوسیطرح اوسے کہینچتے ہین اسلیے کہ اوسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ ٹہوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہونے پاوے کہ اگر پہٹ جاویگا چہلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بہ نرمی کہینچے جدا ہوجاوے اور اوسوقت ٹہوڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اوسکے ہمراہ کہچ جاتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہوجاوے۔ بعد ازان جلد کو دونون طرف سے کہینچین موچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چہیلنا شروع کرین یعنے گوشت سے اوسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اوسکا چہیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونے کیسہ کے گوشت سے چہیلنا دشوار ہوتا ہے اوسوقت اوسکو قمادین لینے رائی وغیرہ سے او دہیڑ لینا چاہیے تاکہ ٹہوڑی کی تہیلی ہین جو شے ہے صحیح اور پوری نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے۔ جب اخراج اسکا ہوچکے اور جلد وہان کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ چہوٹے ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو بوجہ کہ زخم کو ماء العسل سے دہو ڈالین اور ٹانکے لگا کر ملا دین اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہو یعنے بوجہ ٹہوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑہ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوسے کاٹ ڈالین بعد ازان علاج کرین اور اگر ٹہوڑی ٹہہ خواہ رگ سے تجاوز کر گئی ہے مگر چہیل جانا اوسکا آسان ہے اوسکی چہیل ڈالنی مین کچہ حرج نہین اور اگر محتاج اودہیڑ کا بذریعہ قمادین کے ہو اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سوای سلعہ کے اور بہی کوئی چیز کٹ جاویگی پس جسقدر نکل سکے اوسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اوپر دواے حاد رکہکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کہلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گر جاوے اور کسیقدر بہی اوس سے باقی نرہے کہ پہر عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی ٹہوڑی نکال لینے سے گڑہا مقام سلع مین پڑگیا ہے اوسدن اوسمین روئی بہر دینی چاہیے اور بذریعہ دوا کے انشاء اللہ اوسکا گڑہا بہر جاویگا اور اگر چاک کیا ہے اوسوقت واجب ہی کہ سارا کیسہ جسمین ٹہوڑی ہے نکال لینا چاہیے گو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر تہوڑی سی مقدار بہی باقی رہ جاوے گی پہر عود کریگی اور اگر اودہیڑنا اوسکا ممکن ہو اور ٹہوڑی تہیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہ جاے دواے حاد اوسمین لگا کر باقیماندہ کو بہی گرا دینا چاہیے۔ جو سلع عسلی ہو یا بشکل عسل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کرین کہ اوسکا کیسہ پہٹنے نہ پاوے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی لگا دین کہ سلع مع کیسہ کے نکل آوے اسلیے کہ ایسی ٹہوڑی کا کیسہ اگر پہٹ جاویگا پہر اوسکا اخراج بہت دشوار ہوگا بہتر یہ

بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جاسے اوسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسمین جو باقیماندہ ہے اوس سمیت ٹانکے لگادین تاکہ یکجا اور مجتمع ہوجاے۔ اور مضبوط اور مستحکم ہوجاے اور اوسی رباطات کی ذریعہ سے باندہ دین اگر اوسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روان ہو مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے۔ اور سوتے وقت اوسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اوسپر غشی طاری ہوجاتی ہے۔ واجب ہی کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اوسکا علاج مناسب حال کیا جاے۔ اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اونہین تحمل سلع اور اوسکے چیرنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کی بھی اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اونہین مناسب نہین ہوتی اور سواے چاک کرنیکے اور کوئی تدبیر اوسکی حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہی کہ ایسی بیمارون کے تہوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچہ اوسمین سے نکل سکے اوسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سی متعرض نہوون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچہ مجتمع ہوجاے اوسے نکال کر نیمگرم روغن زرد ڈالا کرین کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑیگا سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اوسکی شروع کرین بعد ازان زبیب خستہ بر آوردہ کا ضماد کرین اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اوسکے اوسپر مرہم وغیرہ رکہین کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہی اوسیقدر چہیل ڈالتے ہین۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے پھوڑے کی توڑنے والی دوا مین ایضاً چار حصہ چونہ اور دُرد شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایکدرہم چند بار آب الرماد مین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بہر رکہین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے خشک ہونے نپاے۔ یہ دوا ثآلیل یعنی مسون اور غدد کے واسطے بکار آمد ہے۔ خربق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنی تانبے کا چھلن جو خراد سے پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغنگل مین ملا کر لطوخ طیار کرین یا تخم اوتنگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغنگل مین ملا کر طیار کرین سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پھوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اوسمین کوئی خلط لین نہین ہے۔ لاذن قنہ یعنی شورہ اشق مقل شہد مکہی کے چہتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین۔ پگھلائی ہوئی ادویہ مین ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہے بورہ ارمنی اور اوسکا نصف حصہ خربق لیکر روغنگل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کر کے استعمال کرین۔ جو غدد کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی تعقد اور بستگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل تہوڑی کے نکل سکین اور اور اونکے اخراج سے پٹہے وغیرہ کو کچہ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل اونکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر غدد ہاتہ پاؤن مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہی پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدد سے ہو اوسکے نکالنے کے درپے نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام کے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہوجاتا ہے بلکہ اوس غدد کو پارہ پارہ کر کے کوئی وزنی شئے اوسپر باندہ دینی چاہیے کہ اوسکو منہضم کر دے اور نابود ہوجاے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اوسے دبائین عضو مین خدر پیدا ہوتا ہے

غدد کا بیان کبھی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھہ کا پہل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہے کہ اگر دبائین جدا ہوجاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہے

علاج غدد کا اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اوسے توڑین اور ریزہ ریزہ کر ڈالین بعد ازان اسقدر حرکت دین کہ بہین سا مادہ اوسکا بہول جاے اوسکے بعد اسرب وزنی اور لنگوار چیز سے اوسے اونچا کرین یعنے اس شے کو اوسپر باندہ دین تاکہ منضم ہو جاے خصوصاً اگر اسکے نیچے کوئی طلای یا ضماد لگا کر باندہین جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور بعد منضم اور سٹ جانے کے بھی بہت دنون تک بندش اوسپر چلی جاے کہ اسکی وجہ سے دوبارہ عود نہین کرتا ہے **بثور غددیہ کا بیان** کبھی چھوٹے چھوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہین **علاج** اونکا یہ ہے کہ توڑ کر جو رطوبت اونمین ہو نکال ڈالین اور خوب سا نچوڑین اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اوسپر کرین **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم پس گوش ہو اوسی کو فوخیلا کہتے ہین ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسے اورام کے کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج اون اورام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہین ۔ اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان یعنے سنکہہ کی راکھہ پرانی چربی جو نمک سے آلودہ نہو ملا کر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے ۔ ایضاً گھونگے کی راکھہ روغن سوسن مین ملا کر پرانی کرین یعنے زمانہ دراز تک رہنے دین اور جب کہنہ ہو جاے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا مثل ہتوڑی کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے ۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے ۔ اور کبھی خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدہ خنزیر سے بہت سی خنازیر پیدا ہو جاتے ہین ۔ اس بارہ مین خنازیر اور ثالیل یکسان ہین ۔ اور کبھی گرہین سی پڑ کر مثل گردن بند خواہ گٹھلی کی ہو جاتی ہین جیسے انگو کسی ڈورے مین گوندہے ہوے ہون خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد سنگروسی ہوتے ہین اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور ایسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اوسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر ایسی خنازیر کے علاج مین چاک کرنے کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے ۔ اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اونمین استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا رقبہ اور زیر بغل ہے ۔ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین ۔ خواہ شحم اور فساد مین مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے ۔ خنازیر کی ایک قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکونکو عارض ہوتی ہے ۔ اور زیادہ شدید اور پرخطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے **علاج** قاعدہ اصلی جسپر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ مین ہے استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ مین عمدہ طریقہ قے کا ہے ۔ اور جب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بھی ضرور ہے خصوصاً جو حب بنام واصل معروف ہے ۔ ایضاً تربد زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درہم کے استعمال کرین یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر مین نافع ہوتی لیکن قیفال کی فصد کھولنی چاہیے اور تلطیف تدبیر یہ ہے کہ غذاہاے غلیظ سے اور اوسکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کرین اسیطرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تا امکان احتراز کرین اور جو چیزین کہ اونکے استعمال سے مادہ سر مین پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دین اور جتنی حرکات ایسی ہین کہ اونکے سبب سے سر کیطرف سیلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ مین دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع مین دیر تک سر جھکاے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچھونا جس سے سر بطرف

زمین کے مائل ہوا وسیر پر رکھنا ان سب امور سے احتراز کرین خواہ جن افعال سے مواد بہ طرف سر کے منجذب ہوتے ہین جیسے کلام کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا انہین بھی ترک کرین حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہین ہوتی اور اکثر مضر ہوا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ حجامت مین اسقدر قوت نہین ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہو اوسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کرکے غلیظ کر دیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہوجاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے ۔ اور جو خنازیر قبول اور تحلیل خود بخود پیدا کر چکے ہون اوسکی کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس جوہر مشابہ سقیروس کے ہے ۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہون اکثر جراح اونکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دواے حاد سے نہین کرتے ہین بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج مین لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہین باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقرح خنازیر کی ہوتی ہین ۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم مین خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بہ نرمی کرین ۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخین حکیم ہے اور اوسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے ۔ خنازیر قادحہ متقرحہ مین بہت موثر اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے ۔ جن مراہم سے تسخین خنازیر مین پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم داخلیون اور کبھی اس مرہم مین ایک اور دوا شریک کرتے ہین کہ اوسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اوس خاصیت کے جو بیخ مذکور مین ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور زبیب کہ ہے اور جو انجیر قبل پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہوجاے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائین اوس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہین ۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اوسکی صفت یہ ہے ۔ آرد باقلا آرد جو بط کی چربی مکہ بیخ و بیخ حنظل شب یمانی اصل السوس زفت رطب بنصف جزو مجموع اجزا کو زیت کہنہ مین بطریقہ معلوم سحق کرین اور چربی اور زفت کو زیت مین گداختہ کرلین ۔ ایک اور مرہم ہے ۔ جو خنازیر سخت کو ایکہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن مین تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس ہے کہ اوسنے قاطاجانس مین تجویز کیا ہے ۔ رائی اور تخم اونگن کبریت اور سمنہ بزرین زراوند مقل اشق زیت کہنہ موم مجموع ادویہ سے مرہم درست کرین منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہین یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ عسل مین آمیختہ کرکے استعمال کرین خواہ بیخ کرنب مسحوق او بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ سرکہ اور شہد کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ مرکین گاو یکجا یہ سب اجزا اکیلے کے خواہ مرکہ مین جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کرکے استعمال کرین ۔ یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد مین یکجا کرکے استعمال کرین ۔ ایضاً بیخ کریلا ورق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خواہ دونون کے خاکستر لیکر استعمال کرین ۔ ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصاً پہاڑی لیکر پیشاب مین پیسکر لطوخ طیار کرین ۔ ایضاً یہ دوا ہے مرکی دس جزو اشق ستات جزو دقیق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بھی کہتے ہین اور شہد کی مکھی کے چھتے کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کرین ۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ مین ورق مصطوع یا مضوع اور ریتانج ہر واحد ایک رطل قنہ تین اوقیہ سب کو یکجا کرکے استعمال کرین یہ لطوخ بہت نافع اور جید ہے ۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمین نمک کی آمیزش نہو فراسیون زنجار سب اجزا ہم وزن لیکر لطوخ کرین ۔ ایضاً تخم ایک جزو قشور نحاس دو جزو شب یمانی او نیم بیخ ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے لطوخ طیار کرین ۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دواے قیطران اور دواے قثار الحمار اور دواے کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسندوس ہے

جو دوا حیات یعنے سانپ سے بنائی جاتی ہے اوسمین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اوسمین رکھکر سد وصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہوجاوے سرکہ اور نصف وزن اوسکے شہد ملاکر استعمال کرین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے وہ دوا ہے جو قردمانا سے اور حرف اور پنجال کبوتر ہمراہ زیت کی بنائی جاتی ہے۔ اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتی ہین ایسطرح آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور ضماد دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب جبلی اور انزروت اور سکبینج اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین۔ بابونج سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے پنجال کبوتر بحسب حال اور بمناسب وقت اور مرض کے ملاکر استعمال کرنا چاہیے کہ اوس سے بطور ضماد کے بنالین عجیب النفع ہے پیشاب اونٹنی کا اور اوسکو بستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہوچکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین شتر کی چربی وغیرہ ملاکر استعمال کرین۔ مقات یعنے میدہ لکڑی بھی ضماد عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کی مثل ہے۔ حکیم کندی کا قول ہے کہ گوسپند کے سینگ کی نرم نرم ٹکڑے جو اوسکے سرے پر ہوتے ہین وہ بھی اسطرح مفید ہین کہ اونکو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درہم پلائین غالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہے گا۔ واجب ہے کہ ہر مہینے مین ایک ہفتہ پلائین۔ تا اینکہ زائل ہوجاوے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل مین ملاکر چند روز تامل کرکے استعمال کرین تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاوے اور جو خنازیر زیادہ گرم مزاج ہین اونکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دوچند وزن اوسکے حضض جو آب کشنیز مین تر کی ہو اوسکا استعمال کرین۔ اور آب کشنیز جزو غالب رہے خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنے ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اوسکی کمی بیشی مناسب ہو اوسکا لحاظ رکھین خستہ شفتالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے۔ اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ لوہے کے ہو چاہیے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اونہین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب کے ہین اونکو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر اوسکے چاک وغیرہ سے کسی طرحکا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچاکر چاک کرین۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جراحی عصب راجع یعنے جو پٹھہ کہ دونین بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہوچکا ہے اوسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہوگئی۔ کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک جراحت نہین پہونچتی لیکن پٹھہ کسیقدر نمایان اور ظاہر ہوجاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اوسکا مزاج نادرست ہوکر فعل خاص عصب کو باطل کردیتا ہے تا اینکہ پھر جب اوسکی تسخین کماینبغی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اوسکا فعل پورا اور درست ہوتا ہے۔ کبھی جراح کی خطا سے نشتر وداج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ تر ایسا جب ہوتی ہے کہ وداج ظاہر تک نشتر کا صدمہ پہونچے اسواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کشط اور چھیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جسقدر اوسکا متصل خنزیر کے ہے اوسی کو چھیلے اور باقی کو بذریعہ دواے حاد کے ساقط کردے۔ اور بجانب مادون کے چھیلنے پر بسبب جو ہنود و غیرہم کے تجربات مین سے ایک نبات ہندی ہے جسے پھپھی کہتے ہین اور وہ بیٹی اکثر ٹیلے اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جسکو چیونٹا پالی کہتے ہین اوسکے سوا ہے اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے مثلاً اگر خنازیر مین سرطانیت بھی اور ناسور کی نوبت پہونچے اور زخم کامل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بار ہا تجربہ کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہ ہے جسکا سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جسکے ہمراہ حس نہ ہو اور الم نہو اور اگر تھوڑی سی بھی حس باقی رہ جاوے اوسکو سقیروس خالص کہنا چاہیے اور سقیروس غیر خالص اوس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس نہ ہو بہر درجہ مین اوسکو حس نہ ہوگا یہ ورم سقیروس کبھی سوداے عکر الدم سے پیدا ہوتا ہے یا سوداے اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آباری یعنی بشکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا حدوث سوداے مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنی جس بلغم مین کسیطرحکی صلابت عارض نہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کی ہوتا ہے اور اوسمین تمدد شدید اور صلابت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی اوسمین جفنتے سے پڑتے ہین اور کھرکھرا ہوجاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین ہے کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف ہوتا ہے اوسکا نام فرنوس رکھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت او عظیم ہوتا ہے نہ اوسمین بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جو سقیروس ہے یا بلندی ہوتا ہے یا مستحیل سقیروس بلندی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس مستحیل فلغمونی ہو یعنی ورم سے پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد ورم حار کے ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات بالزوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہوجاتا ہے سقیروس اور سرطان کا فرق اور علامت بموجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاء ضربان کے اور ظہور رگون کا واگرد ورم کی رگونکا ظاہر نہونا اس سے دریافت ہوتا ہے **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اوسمین حس ہو اوسکا علاج کرنا چاہیے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اوس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہو کرلین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین اگر خون مین کثرت سوداکی ہو اوسکے علاج مین اعتماد ایسی دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلیین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اوس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تجفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور واجب ہے کہ اوسکے علاج کی دو دورے کیے جاوین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دوا سے جسمین زیادہ تجفیف کی قوت نہو اسواسطے کہ دواے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جس دواؤن ترطیب کا اثر ہو اوس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دواے محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو اور دوسرا دورہ معالجہ کا تلیین کا کرنا چاہیے اور یہ دو دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اوسکی غذاے خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اوسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرحپر کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرین اور اوسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذاے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اوسکی غذا کو بھی جذب کرلے اور جب دورہ تلیین کا آوے غذا سے عضو متورم کو سیر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کرین اور زفت کا طلا کرین ادویہ محللہ اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضاً شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوسمین دونو قوتین مجتمع ہون حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمار کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر سخت

[illegible]

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام میں نہیں ہے کہ مادہ کثیفہ کی تحلیل پیدا کرے۔ جن محللات میں کسیقدر تحلیل ہے وہ بھی ہیں
جیسے شحم دجاجی اور مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاو اور نرگاو ان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی
اور گدہے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانوروں کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور چیتا اور ریچھ وغیرہ کی از قسم لومڑی اور
سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور باشہ جرہ۔ واجب ہے کہ ان چربیوں میں مثل شیح یعنی اشق اور مقل وشورہ
اور میعہ اور مصطگی کی بروقت آمادگی تحلیل کے ملائیں اور تنہا یہ دوائیں بروقت آمادگی تلیین کے مستعمل ہوں سب چربیوں سے بہتر
شحوم مذکورہ بالا میں شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ انمیں تحلیل اور تلیین دونوں کی قوت ہے
۔ واجب ہے کہ ان چربیوں میں اور بھی دیگر ملینات میں نمک کی شرکت نہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت
زیادہ بڑہتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور دہوپ کے ہو کہ جسطرح دہوپ میں موم گہل بھی جاتا ہے اور نرم بھی
ہوتا ہے اوسی طرح ان دواؤں میں بھی قوت ہو کہ تلیین اور تذویب دونوں پیدا کرے اور درجہ تجفیف تک نہ پہونچیں ۔
منجملہ ان ادویہ محللہ کے جنمیں تلیین بھی ہے مقل صقلی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور
میعہ سائلہ اور زوفاے رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سنگی میں زیادہ نہو اور رطوبت میں اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے
ہے اور روغن حنا روغن سوسن اور انجرا ہلی اور روغن بید انجیر میں تحلیل و تلیین ساتھ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات
کے تیل چہینٹ روغن بزر اور تیل چہینٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونوں کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینیکے اتار لیں اوسپر ڈالیں
اور استعمال کریں دوامی جیدہ جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہوتی ہے کہ قثاء الحمار اور خطمی کی جڑ دونوں کو پیس کر نطرون ملاویں
اور دونوں کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جسوقت ورم میں نرمی ظاہر ہو جاے کہ بڑا اثر کریں اشق کو محلول کریں سرکہ
دونوں نمک اور نطرون کی طرح استعمال کریں اور پھر دوبارہ تلیین کی تدبیر کریں ۔ خواہ شورہ اور جاوشیر کو پگہلائیں یا شورہ اور اشق اور مقل
کو یکجا کرکے پیسیں اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملاکر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کرکے جب مثل مرہم
کے ہو جاے اوسوقت استعمال کریں چونکہ حمام بھی اس بارہ میں زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کریں اور اگر حمام
دستیاب نہ ہو اوسکے عوض میں خطمی اور نطرون داخل کریں ۔ اضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہیں جو خنازیر کی
تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارسس اور تقویاوان بھی مفید ہے اگر ورم میں غلاظت زیادہ ہو اوسوقت سرکہ کا
استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرے کہ قوت میں عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ
استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل مادہ کا اوس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ
میں اثر کرنے والا ہے اوسکی اطاعت کرنے میں مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ
کا اور شرکت اوسکی ادویہ مذکورہ میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیے اول زمانہ میں اسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور جسوقت
تلیین میں مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دورات تلیین میں تحلیل کی فترات ہو چکے ہوں اوسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا
کرنا چاہیے ۔ اگر سرکہ کے استعمال میں نرمی کا لحاظ نہ ہے گا ضرر سکو سخت ہو گا اور تحجر پیدا کریگا زیادہ تر جراحت طلبہ کہ استعمال
میں سرکہ کے اوسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی میں پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم سقیروس ہو گیا

کبھی محل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہین اور تنجیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہین بعد اوسکے جاوشیر کو طلا کرتے ہین بعد ازان اشق کو طلا کرتے ہین۔ لیکن ابتدا مین بہت کم اور ہلکا لیپ کرتے ہین اوسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین بعد اوسکے رفتہ رفتہ بلیغ تک پہونچتے ہین۔ واجب ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگائین جسمین قبض مطلق نہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہے خصوصا روغن شبت جو تر و تازہ سوکہی طیار کیا جاے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم متقرر پیدا ہوا ہو اوسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیے۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ تفتیدہ سے تنجیر کرین خصوصا حجارۂ رحی یعنی سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہے کہ سرکہ سے تنجیر کرین اوس سے بہتر یہ ہے کہ مارقشیشا پیس کر سرکہ مین ملاکر تنجیر کرین اور واجب ہے کہ تنجیر اور تدخین مین اسقدر مبالغہ اور اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جاے اور بغیر مارقشیشا بیکر ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین وہ بھی نفع کرتی ہے۔ اور سرکہ کے استعمال مین رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور ہے ایسا نہو کہ ترقیق مادہ لطیفہ کی اور تحلیل مادہ کثیف کی پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جاوے۔ اور حد افراط پر استعمال سرکہ کا ابتدا مین ردی ہے لہذا مناسب ہے کہ اوسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین تلئین کی قوت ہے جب منتہی کو پہونچے تنجیر عضو کی ایسی دواؤن سے کرین جو اوپر مذکور ہوئی اور طلا ادویہ مناسبہ سے کرین اور یہ ترکیب عضو لحمی کے ورم مین انشاء اللہ تعالے بہت اسلم ہے **صلابت مفاصل کا بیان** کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اوسکی تحریک کو منع کرتی ہے اور باسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہوسکتی ہے اور حس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سبکا وہی ہے جو معلوم ہو چکا **مسامیر کا** مسمار ایک گرہ گول اور سپید ایسی پیدا ہوتی جیسے کیل کے سرے پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدوث کا مقام پاون اور پاون کی انگلیان اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہین واجب ہے کہ اوسے چاک کرکے نکال لین خواہ تا سے تر بھی کرتے رہین اور اسرب کو جو زنی ہو لگائین اوس مقام کے مسمار مین جہان اخراج ممکن نہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہین کرتے ہین بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے **سرطان کا بیان** سرطان ورم سوداوی ہے اوسکا تولد اوس سوداے احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اوس مادہ کے احتراق سے جسمین مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور اوسمین احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سوداء عکری سے یعنے جو سوداء عکر دم ہے۔ سقیروس مین اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ سرطان کو درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اسمین زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکے مادہ مین جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے ایک فرق سرطان اور اور سقیروس مین یہ بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگین ایسی چھوڑتا ہے جیسے کینکڑے کے پاون ہوا کرتے ہین اور یہ رگین ویسی سرخ نہین ہوتی ہین جس طرح فلغمونی مین پہیلتی ہین بلکہ سرطان کے پانون خواہ رگین مائل بہ سودا اور کمودت اور سبزی ہوتی ہین۔ کبھی سقیروس اور سرطان مین یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنے سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال

کے ورم حار سے ہوتا ہے۔ اور سرطان مین حس باطل نہین ہوتی اور سقیروس خالص مین حس باطل ہوتی ہے اگر عروض سرطان کا اعضاے مستخلخلہ مین ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات مین یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضاے عصبیہ مین بھی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اول ظہور اسکا بہت خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہولیتا ہے اور اسکے بعد اوسکے علامات نمودار ہوتے ہین ابتدا مین ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اور اسمین شدید حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام مین سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام مین درد کم اور ساکن بعض اقسام اوسکے تا بہ تقرح پہونچ جاتے ہین یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کو عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور متقرح نہین ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان مین تقرح پیدا کرتا ہے اور اوسکی بار بیشتر ہوتی اور سخت بوجہ استعمال حدید کے پیدا ہو جاتی ہین۔ اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو مین انتشار ورم کا تشبث اور رنگ کرنا مثل تشبث اور پھیلانے سرطان کے اوس آلہ سے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کرین جیسے شست اور جال وغیرہ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اوسکی صورت استدارت وغیرہ مین اور رنگ مین اور پاؤن وغیرہ مین جو گرد اس ورم کے ہوتے ہین مثل سرطان کے ہوتی ہے۔ **علاج** جو علاج کارگر اور جسکے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا مین ہوسکتی ہے اور جس سے سرطانی کی روک اور ٹھہرا دینا اوسکا جس قدر ابتدا مین نمودار ہو کہ اوس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متقرح نہ ہونے پائے اور اگر ایسی ادویہ اگر ابتدا مین استعمال کیجاتین شاید صحت بھی ہو جاتی ہے۔ مگر جب مستحکم ہو جاوے پھر امید صحت کی نہین ہوتی اور اگر عروض سرطان کا باطن مین پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اوسکے علاج مین درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کرین اوسنے کہا ہے کہ ہرگز اوسکی تحریک کرنی نہ چاہیے اسلیے کہ اوسکی تحریک کرین گے منجر بہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اوسے چھوڑ دین گے اور کچھ علاج نہ کرین اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذاے صالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ ماویہ کو یعنی جس مادہ مین نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیمبرشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی مین حرارت بھی ہو مخیض بقر جسطرح جمایا جاتا ہے یعنی اوسکا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو۔ اور اسیطرح جو غذا از قبول مرطبہ سے طیار ہوتی ہے حتی کہ ترکاری کدو کی بھی یہی فائدہ دیتی ہے۔ کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہین کہ قطع کیے جائین۔ اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ بیٹھ جاوے اور کچھ اوسکا اثر باقی نہ رہے اوسکی تدبیر یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو اوسکو ایسی طرح قطع کرین کہ جو چیزین گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہین وہ بھی کٹ جائین اور جن چیزون سے سرطان کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہے اونکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان فنا ہو مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہو جاوے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اوس سے جاری ہو کہ رہا سہا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جاوے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذاے جید کمیت اور کیفیت مین دینی چاہیے اور تقویت عضو کی کرنی چاہیے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور نیز داغ کرنے مین خطرہ عظیم ہوتا ہے جس وقت سرطان قریب اعضاے رئیسہ کے ہو۔ بعض اوایل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو مستور ہم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان مین پھر ورم سرطانی پیدا ہوا۔ میرا

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہین ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان مین سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان مین پہلے سے مادۂ سرطانی جمع ہوتا جاتا تھا اور بسبب اتفاق اس مرض کا ظہور اوس پستان مین اوسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان مین کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام مین پیدا ہو چنانچہ انتقال پستان سے ورم سرطانی کا یہی ہے ۔ تدبیر اسہال کی ورم سرطان مین یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنون تک تھوڑے تھوڑے دنون کا فاصلہ دیکے طبیخ افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء العسل کے پلائین خواہ طبیخ افتیمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج مین اونکے واسطے ایارج [illegible] کا استعمال کرین ۔ بیان ادویہ موضعیہ کا خاص ورم سرطان پر لگانے والی دواؤن سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتی ہین ابطال سرطان کا اصل سے اور بیخ اوسکی مٹانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے ۲ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے نہ پائے تیسری ۳ یہ کہ منفرج نہونے پائے چوتھے ۴ یہ کہ اگر منفرج ہوگیا ہے تو اوسکا علاج کرنا ۔ جس دوا سے ابطال سرطان کا کیا جاوے چاہیے کہ اوسمین قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اوس مادۂ ردی کے جو بالفعل سرطان مین حاصل ہوگیا ہے اور قوت دفع کی ہو بہ نسبت اوس مادہ کے جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان مین حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسی دوا مین قوت شدید نہو اور نہ تحریک شدید کرے اسلیے کہ قوی دوائین جتنی ہین سرطان مین شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہین ۔ اس وجہ سے واجب ہی کہ ادویہ لذاعہ سے اجتناب کرین اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیاء مغسول کہ اوسمین روغنہاے معلومہ بھی ملائی جائین جیسے روغن گل یا روغن خیری ۔ جس دوا سے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اوسمین قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذاے مریض خواہ عضو خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویہ اوس عضو کی بذریعہ ادویہ رائجہ مشہورہ کے کرے اور استعمال لطوخات معدنیہ جیسے لطوخ برادہ سنگ آسیا اور برادہ حجر المسن یعنے جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑ رکھتے ہین جسے سان کہتے ہین اوسکا استعمال کرین اونکو اول رگڑنے سے کف سنگ اور اسرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلاً روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کرین جیسے صیقل گر لوگ ان وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہین اور اوسکا استعمال کرین اور یونہی انگور کو پیسکر ضماد کرنا بھی نہایت درجہ نافع ہے ۔ جس دوا سے منع تقرح مطلوب ہو اوسکے واسطے وہی لطوخات مذکور کافی ہین جو واسطے منع زیادتی اوسکے مذکور ہوئی اور جن لطوخ مین لذع نہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور نافع بھی ہونگے خصوصاً اگر ایسے لطوخ مین لعاب [illegible] وغیرہ کا بہین اور کف بھی اوسمین داخل کیا جاوے اور اگر ان سب دواؤن مین گل مختوم اور گل ارمنی اور زیت انفاق اور آب حی العالم سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کاہو لعاب اسپغول سپیدہ قلعی بھی داخل کرین یہ ترکیب بہت ہی جید ہے سب اون دواؤن کے جو زیادہ نافع ہین اور اوسکا نفع بہت ہے یہ بھی کہ سرطان نہری تازہ کا ضماد لگائین خصوصاً اگر اوسمین اقلیمیا بھی شریک کرین زیادہ مفید ہوگا ۔ جو سرطان متقرح ہوگیا ہو اوسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اوسپر پارچہ کتان آب عنب الثعلب مین ڈبو کر رکھا رہے اور جب خشک ہو لگا رہے یہی پانی اوسپر ٹپکاتے رہین خواہ آب قمح یعنے گندم اور لبان اور سپیدہ قلعی ملا کر مرہم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول [illegible] کو ملا کر کے اگر سرطان مین رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال کرین اور خشکی سرطان مین ہو تو بطور مرہم کے استعمال کرین روغن گل کی شرکت سے اونکا مرہم طیار کرین کبھی خاکستر سرطان اور زنگار کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور اچھا ہے کہ بہوزن یا زیادہ سرطان کے اقلیمیا بھی داخل کرین کبھی [illegible]

توتیا اور توتیای مغسول آب خرفہ اور لعاب اسپغول ملا کر نافع ہوتی ہے سرطان جسم کو بذریعہ بعض مجربین کے مرہم اکسیر جسکا نسخہ اکثر لکھا جا چکا ہون ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ ہشتاد سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہے فقط اوسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ مین اوسکا استعمال افعال اور آثار لایقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات مکررہ سے یہ دریافت ہوا کہ اب اس مرہم کی صحت مین کسی طرحکا تردد نہین ہوتا والحمد للہ علی منہ وکرمہ

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان

بعض اورام ریحی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اورام مشابہ تہیج اور مقام تہیج کے ہوتے ہین اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہین اوسکا نام نفخہ ہی اور اوسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر ہاتھ کی ضربت اوس پر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جگہ جسقدر متورم ہے سب پر صدمہ ہاتھ کا نہ ہو نیچے اور عضو متورم مین کسیقدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ او امعا اور درمیانی جگہ اون جھلیون کی جو کہ ہڈیون کے ہین خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو عضا محیط ہے اسیطرح جو پردہ اور جھلی گرداگرد تار کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ اعضا متصلہ کو پھاڑ کر اپنی جگہ پیدا کرتا ہے اور بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہے خواہ بیچ مین پیدا ہو کر اون اعضای متصلہ کو باضطرار شگافتہ کر دیتا ہے یہی ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کی محتبس بھی ہو جاتی ہے اور غلاظت ریح مین بوجہ کثافت اوس عضو کے ہوتی ہے جیسے ریح محبوسہ ہوتی ہے اور اوس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہے جب اوسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور پھر کچھ اثر باقی نہین رہتا ہے علاج جو ورم ریحی مشابہ تہیج کے ہو اوسکا علاج مثل علاج تہیج کے ہے اور نفخہ کا علاج با محتاج تخلخل جلد کا ہوتا اور تحلل اوس شے کا جو کہ جلد مین موجود ہے اور شاید قیام اوسکا موضع مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تا کہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنی اجزا کے بخوبی غواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت نفس نفخہ کی ہے اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغن ہای گرم مثل زیت لطیف الاجزا کہ اوسمین سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرفس و رانیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیے خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضای وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضای عضلیہ مین لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی طنجیر مین رکھکر ایک آب نارسیدہ اوسپر اسقدر ڈالین کہ اوسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین کبھی خمیر اور نورہ سے مرہم طیار کرکے استعمال کرتے ہین ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ یہ ہے جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے ۔ زوفای خشک پیس کر ایک قیروطی جو موم اور روغن سوسنی کا بنا ہوا اوسپر زوفای سائیدہ کو چھڑکین اور اوسکا مرہم طیار کرین خواہ مطبوخ بنا لین ۔ جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل مین کسی کوفتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اوس ورم مین ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کرین تا کہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہو اور نہ استمرار یعنے ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کرین اوس دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے منفخ زیت ملا کر صوف زوفا اوسمین ڈبو کر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو تو شکل مین صوف زوفا ڈبو کر خواہ زوفا سے تر کو روغن گل مین محلول کرکے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ نیم گرم مائل بحرارت مستعمل کرنی چاہیے اور اتنی دیر نہونے پائے کہ دوا سرد ہو جائے

اسلیے کہ برودت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ دہن مستعمل ہون جنمین تسکین درد و جمع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جسمین کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسیقدر خفت پیدا ہو دوا مین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اور سکے بعد بارالمیاد اور سکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہوئے

عرق مدنی کا بیان

ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اور سکی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہے اور سکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اوس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بسیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شے مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے تا اینکہ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور مین نے دونون ہاتھ اور پہلو مین بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن مین اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر بیجا رہے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اوسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نجاوے جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اب تک اوسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اوسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت کہ اوسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہین دیکھا مین کہتا ہون کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت یبس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کی بھی براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاؤن سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہین اور جسقدر زیادہ ہو لمبا نارو اور تیز ہوتا ہے اوسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس و پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہین اور باینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین اونمین تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہین اونکے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا کے باشندون کے ابدان مین زیادہ نکلتا تھا اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی بڑودہ گجرات اور کوہ ابو جودھپور ملک مارواڑ اور ہو جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین انکی کوئین سنی جاتی ہے علاج اول تو نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اون بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین کہ مخالفت سبب اور مادہ کے کیجاوے مثلا خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کرین اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاوے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور

جو مقامات گذشتہ میں مفصل مذکور ہو چکی ہین اونکا استعمال کرین۔ جب نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس عضو کی تبرید ضمادات مبردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن سے کرے ایضاً خاص موضع ماؤف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر اخراج مادہ پر بدولین۔ منجملہ طلاہای مفیدہ کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور حبروا اور بذر قطونا شیر تازہ مین ملا کر لیپ کرین اگر مادہ پلٹ جاوے اور دانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیر دینے والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کے اور موجب تخفیف ایذا و تکلیف کی یہ تدبیر ہوتی ہے کہ بعض نے درپے تین روز برابر ایک درہم یا صبر کو استعمال کرے خواہ ایک وزن نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑھ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے سونہہ پر کھیکوار کے لعاب اور رال وجبت کو لگاوے اور اسیطرح ابتدای ظہور مین نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر ہو اور نارو نکل آوے اوسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسکی بند اور پیچیدہ کرنے کی درپے ہو اور کسی چیز سے بہ رفق اور نرمی اوسے تھوڑا باندھے اور یہان تک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر نکل آوے اور ٹوٹ کر رہ نہ جاوے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جاوے کہ اوسی کی بوجھ پر اقتصار کرین اور وہی وزن اوسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین ہے اور بآسانی نکل آنے مین نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طور پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اوسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات مبردہ کے اور ادہان کے جو بارد ہون اور حرارت لطیف بھی اونمین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون کہ اونکے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہو جاوے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی کہ روغن خیری خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تطلیخ کرین اگرچہ کبھی مرہم خواہ زفت کا استعمال کرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر حدس طبیب مقتضی اسکا ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جاویگا اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کرکے نارو کو نکال ڈالین۔ اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اوسکا آسان نظر آوے اوسوقت نارو کے تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنے روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کی باب مین مندرج ہو چکی کہ سڑنے سے کر تمام اور کمال نکل آئیگا۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مال کار اکثر بطرف آکلہ کے ہوتا ہے۔ اگر اواخر مین اسکے تھوڑی تھوڑی نمک کی بجای نطرون کی مالش کرین اور ہمیشہ بہ لطف اور نرمی اسیطرح ملا کرین تمام و کمال نکل آوے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اوسکو چاک کرین اور ایک سلائی کو اوسی مقام پر داخل کرین اور اوٹھاتین یعنے اوٹھایا کرین اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالین کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نارو نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کیطرف رہجاوے اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہو گا چاک کرکے اوسکا پتا جب لگ جاوے اور پھر از سر نو اوسکا سر نظر آوے پھر وہی تدبیر کرین گے اور اسیطرح نکالیں گے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاوے فقط فصل فی الجذام۔

بائیسوین ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا

جذام ایک مرض ردی اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن مین ہوتا ہے یعنے مرہ سودا تمام بدن مین پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور اکثر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے

جذام کے مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن مین پیدا ہوا ہے یعنے کبھی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہین بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ خلط سودا کبھی ایک ہی عضو مین کیطرف دفع ہوتی ہے اوس وقت صلابت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوتی برش پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوبا یعنے داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط مین پیدا ہو تو حمی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہوکر ٹھہر جائی اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر ہو سوء مزاج کبد کا یعنے جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون احتراق پیدا ہوکر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونون ملکر سبب جذام کے ہوتے ہین اسطرح کہ خون بسبب ان دونون سوء مزاج کے کثیف اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤنکا جو مولد سودا ہین اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اوسوقت ہوتی ہین جب کہ درپے تخمے بعد استعمال اون اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اونمین عمل کرکے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسیطرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہین کہ مسامات کا انسداد ہو جاے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہے اسیوجہ سے خون مین برودت پیدا ہوکر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنے مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال مین ضعف پیدا ہوکہ جذب سودا بخوبی نکر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہو سکے خواہ قوت دافعہ احشا مین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اوسکا دفع عروق مقعدہ اور رحم کیطرف نہ کرسکے خواہ مسامات راہ اندفاع کی بند ہون۔ کبھی ان سب ضعیفون کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اون سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کی ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اوس رحم کے جہان اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اوس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا + ایام حیض مین ہو جسوقت حرارت ہوا غذا کی رداءت کے ہمراہ جمع ہو جاے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت خچر کا خواہ سور کی غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جسطرح کہ اسکندریہ مین چونکہ اتفاق ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہو بھی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیے کہ خون مین اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط مین بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اوسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اوس خون کی تجفیف بآسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجذومین کی خونکی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد اونکی کھولی جاے خونکی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہین وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول ہے کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور رنگ مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور

[illegible]

سحنۂ چہرے کا مشابہ سحنۂ اسد کے ہوتا ہے اس جہت سے اسے دار الاسد کہتے ہین اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہین کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اوسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام دار الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مزمن ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہین ہے۔ جب یہ مرض شروع اور زمانہ ابتدا مین ہو اوسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہین رہتا ہے۔ جو قسم جذام کی سوداے صفراوی سے پیدا ہوا اوسمین ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اوسکی نہایت سخت اور سوزش مین شدت اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سودا ثفل خون ہے وہ نہایت الم اور اوسکے اعراض مین سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہین ہوتا ہے جو قسم جذام کی سوداے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سوداے صفراوی کے اعراض مین ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر مین کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا جاتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنے برودت اور یبوست خلاف کیفیت مابہ الحیوۃ یعنے روح کی ہے کہ وہ حار رطب ہے تا آنکہ جب اس مادہ کا اثر اعضاے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضاے نرم سے ہوتی ہے کہ اوس مقام کے بال پراگندہ ہوکر بالونکا اور اون مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بیشتر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن مین پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہان تک کہ اگرچہ اول تو اول اس مادہ کا احشا مین ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہین اور مادہ کا اثر قبول کرنے زیادہ مستعد ہین بلکہ مجذوم اکثر مرجاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہین پاتا یعنے باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہان تک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہین اور اسیطرح اعضاے رئیسہ بھی سالم ہوتے ہین مگر اطراف سب خواہ اکثر ماؤف ہوتے ہین اور موت ایسی مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے جذام کو کہتے ہین اور جس عضو مین سرطان پیدا ہوا اوسکی صحت اور اوسکا عود حالت اصلی پر میسر نہین ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اوس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام مین ایک ہی چیز تمام بدن مین ہوتی ہے یعنے مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرین اشتغال رفع مرض مین ہوگا اور جو اعضاے ساذج ہین یعنے سوداوی خلط سے سالم ہین اونمین مادہ نہ ڈالین گے اور سرطان مین یہ بات نہین ہوتی ہے **علامات جذام** جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھ مین تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے سانس مین تنگی آواز بیٹھتی جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہین۔ آواز مین غنہ پیدا ہوتا ہے جیسے عوام لوگ ناک مین بولنا کہتے ہین اور بیشتر ناک مین سدہ پڑجاتا ہے اور خشم یعنے فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالونمین کمی اور دقت یعنے باریکی پیدا ہوتی ہے سینہ اور چہرے کے اطراف مین پسینا زیادہ نکلتا ہے بوی بدن خصوصا پسینا اور سانس کی بو منتن یعنے بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی سے ہین سب نمودار ہوتے ہین مثلا نیت فاسد اور حقد یعنے کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اوسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اور اوسکے بالونمین انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید بھی ہو جاتے ہین خصوصا جو بال

چہرے پر ہوتے ہین خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہین کہ وہ ضرور سپید ہو جاتے ہین اور کبھی بالون کی جڑون مین شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہین صورت بُری اور خشن ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ بھربھری اور تشنج کے بدنما اور پھیلا سا نظر آتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام مفاصل بدنی کے خون مین انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گرہین سی آ جاتی ہین اور صورت مین شبیہ اوس حیوان کی ہو جاتی (جسے یونانی زبان مین ساطوس کہتے ہین) پیدا ہوتی ہین دونون ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہو جاتے ہین ضیق نفس کی اسقدر ہوتی ہے کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور بحہ جو ایک دمہ کی قسم خاص ہے کثرت سے ہوتی ہے آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اوسکے بعد بدن مین قرحے پیدا ہوتے ہین۔ اگر جذام ساکن نہو یعنے مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسیطرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین اونمین بھی تاکل پیدا ہوتا ہے اور قرحون مین یعنے رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جھڑ کر گر جاتا ہے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین اسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویح کی بوجہ برودت مرض کے کم ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو تواتر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فن کلیات مین ثابت ہو چکا ہے **علاج** واجب ہے کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ خون کے کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کرکے اخراج اوس خون کا کرین اگرچہ دونون ہاتھ کی فصد کیون نہو اور اگر یہ بات یعنے کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پھر فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگون کی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور اوسکی مضرت بہ نسبت منفعت کے بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دینی چاہیے کہ چھوٹے چھوٹے رگون کی فصد کھولی جاوے جیسے عرق جبہہ اور دواجین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بارد ظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسیطرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک یہ بھی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبھی وداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا نہو جاوے۔ جب مجذوم کی فصد کھل جاوے پھر اوسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغاذیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کرین اور اون مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودوس بسفائج بلیلہ سیاہ بلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچھ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سودا کے ہو ضرور ہے کہ اجزاے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کرین اور بادرنجبویہ ان چارون کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اوسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسیقدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین گرمی کی فصل مین واجب ہے کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ مین کوئی دوا قوی الاثر نہ ملاوین تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش مین لاوے اور بعد اسکے تعدیل مین خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کرین جو

تو ان خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کیواسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر یک دس درہم نانخواہ پانچ درہم ہیر اہینگ نصف درہم زبیب خستہ برآوردہ نصف درہم تین ابلوت پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجای نچوڑ کے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص داخل کر کے استعمال کرین — بدن مجذوم کی تمریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تاکہ روغن پگھل جای خواہ شتر قدم ٹہلے اور داہنے بائین اولٹے پلٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بل لیٹے اور روٹی شہد کے ساتھ کھاے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیے اور ہر روز طبیخ جدید درکار ہے — جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ اونکو کافی نہین ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے — کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہین کہ ایک مدت خواہ دو برس تک آرام پایا کرین وہ دوا اوسی قسم کی ہے کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کرکے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہو چکین انہین مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے — جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوا سے غیر قوی بمقدار کثیر اوسکا استعمال سال بھر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو تین مرتبہ استعمال کرتے ہین — مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اون غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین ضرور ہے اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دار فلفل مامیران شیطرج جوز برنج کابلی ایک ایک درہم عصارہ حنگست تین قوال پانی مین جوش دین تا آنکہ سب پانی جل جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہو چکے جس سے خشکی پیدا ہوتی ہے تو سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے — یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو مجفف اور محلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی اونکو بچانا چاہیے — اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کیطرف جو مخالف اثر ہوا اول کے ہو اونکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال شہر کرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ تدبیر اوسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہو چکا ہو اور یبس کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو — اور مجذوم کو اسباب قلت حاجت اور رفع فضول امعا کی ریاضت اونسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ گویائی اور مشق آوازی کرنا اونہین ضرور ہے اور آواز اونکا کر اوسی رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین — اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اونکے بدن کا کیا جاے جب پسینا نکلے پوچھ ڈالین اوسکے بعد گرمی مین ادہان معتدل سے تدہین کرین اور جاڑے مین ادہان مرطب سے اور اکثر اوقات مقویات ادہان کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوایل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور بادام ہمراہ مربی کرکے اور بعد تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کے دودہ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے سبب یبس زیادہ بڑہ جاے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے — اگر کھجلی کا ہیجان ہو تو فصد کرانی چاہیے — بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کرین اور اسکے بعد تمریخ کیا جاے جب استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن مصطگی اور روغن قفاح کرم یعنی شگوفہ انگور سے اور روغن دار شیشعان اور روغن قسط سے اطلا بھی کرنی چاہیے اوسکے بعد معالج کو چاہیے کہ اوسکو [illegible] اونہین راحت دے اور پھر غذا بذریعہ پرند وغیرہ کے کھلا کے بعد ازان کسی قدر افسنتین پلاے اور اگر اسکے بدن کی تمریخ مین حاجت ملطفات کے جیسے نطرون اور گندھک پڑتی ہے اور [illegible]

اور سیر لش جو نجار بذریعہ اوسکے زندہ خواہ آری وغیرہ سے کے برادہ نکالتے ہین بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا عود برنج اور خردل اور جندبیدستر اور فرفیون سے کی ہوتی ہے اور انہین ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت ان لوگون کو او نکے بدن سے کہ اوصال پر وینی چاہیے بلکہ پینے پر اسپیاج فرفیون تک کی ہوتی ہے اور یہ تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے جب بہ تکلف اونسے استحمام کرایا جاوے تاکہ اونکے فضول کی تحلیل ہوا اور پسینا اونکے بدن سے بہ آسانی اسلیے کہ پسینا مجذوم کے بدن سے نکلنا قاعدہ جید ہے مجذوم کے علاج مین کبھی اسکے بدن کی ترشیح سریا اور سلیتا اور قفار غان لینے قفطار غان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے ترشیح اسکے بدن کی تیز دھوپ مین نظر ہوتی ہے بہت عمدہ اونکے حمام مین نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمین حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو ۔ مجذوم پر واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائین اسکے پینے کے لائق ہین سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار ہوتی ہے اور قفار غان اور تریاق اربعہ اور دیگ برونگ چنانچہ اوسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انہین ادویہ سے سفوف بھی کراتے ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ انہین اقراص کو طلا کر استعمال کرتے ہین اور اقراص عنصل بھی مفید ہین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس چیز مین ہو اور اثر ایسے گوشت کا بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے ۔ مگر مناسب نہین ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ ریگستان سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ مین زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی اور شائد ایسا سانپ زہر دار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہین جو پرانے ٹیکرے پر رہتے ہین نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دم اوسکی ساتھ ہی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اوسے ترک کرین اور جسمین یہ صفت نہ پائی جاوے اوسکو اختیار نہ کرین کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دم کاٹنے کے بعد دیر تک تڑپے اور خون اوسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازانکہ اوسکا تڑپنا برطرف ہو آلایش سے پاک کرکے اوسی طرح پختہ کرین جیسا ہم آگے بیان کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے ۔ جس شراب مین سانپ مرجاوے خواہ کچھ نبیذ پیدا ہو اوسکے استعمال سے ایک قوم نے بعض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے ایک مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مرجاوے اور اوسکے گزند سے رہا ہوجاوے مگر بتقدیر خداے عزوجل مجذوم کو شفا [illegible] خواہ شراب [illegible] مرگ مفاجات [illegible] یا ایسے سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی شراب اور روٹی کے کھلا [illegible] افاعی کا گوشت بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساختنی کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر [illegible] صاف کرکے اندر [illegible] آلایش سے [illegible] اور حمص اور تھوڑی سی نمک کی شرکت کرکے پکاتے ہین بہت سے پانی مین تاکہ مہرا ہوجاوے اور [illegible] اور [illegible] کرین اور گوشت [illegible] کھلاتے ہین اور اسکے اوپر شوربا پلاتے ہین اسطرح جیسے کہ [illegible] روٹی کا [illegible] شوربا پلاتے ہین خواہ ایک [illegible] کا [illegible] کرکے پی جاوے ۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے ہین تاکہ خوش ذائقہ ہوجاوے ۔ اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعۃً اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہوجاتا ہے ۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہوجاتا ہے ۔ علامت ظہور

فائدہ سے کہ اس مرض مین بعد معالجہ مذکور کے اور نیز علامت پختگی اوسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کی کرین پہر کہ مجذوم کا بدن پھوسنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد انتفاخ کے عقل اوسکی زائل ہوجاتی ہے اوسکی بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہے پھر اچھا ہوجاتا ہے۔ اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہو اور نہ بدن اوسکا پھول جاسے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجاسے۔ اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک یہی دوا بیان کی ہے کہ سو دسالہ یعنے کالا جو کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین یہانتک کہ اوسمین کیڑے پڑجاتین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہے تین دن ہرروز بوزن ایکدرہم کے کھلاتین اوسکے اوپر شراب عسل پلاتین۔ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے اوسکی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے۔ کالا سانپ جو کینچلی ڈال چکا ہے اوسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور بڑا سا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شبت ترو تازہ بیخ لوف یعنے اردی ملکر ہر اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا آنکہ سانپ خوب پہرا ہوجاے بعد ازان اوسکی ہڈی پسلی نکالکر بدن کے بال تراشوا کر مالش کرین اور آٹھ دن تک یہی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہے کہ ادویہ افعونیہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گرجاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گرتی ہے اور اوسکے بدلے جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے ادہان مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب بہت زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین۔ ایضاً چربی درندہ جانور وحشی اور چربی گدھ سیاہ اور سپیدکی اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دار شیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ مین سے نبیذ عسلی اور دواء سلاجہ دودھ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا عسر النفس خواہ بخار اوسکے سبب سے پیدا ہوا اور جو زمانہ فترا اور آرام دیکی دو استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اوسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہے لیکن واجب ہے کہ دودھ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو بہتر گدھی کا دودھ زیادہ مفید ہے اور اوسقدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہوجاسے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین لیکن بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر ادرار دودھ کے ترک سے پیدا نہو وہ بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سواے چیز نقی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کے ٹکڑے امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملاتین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کی مقدار درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودھ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لاتین کہ جنسے [illegible] اشیا کی جہت سے تا کسی اور شئی کی ضرورت نہو اور استفراغ اون چیزون سے کراتین جو اوپر مذکور ہوچکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت ہو دودھ کا استعمال پھر کرین اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اور واجب ہے کہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین۔ جن بیمارونکا مرض مستحکم ہوچکا ہے اونکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونمین مسہلات قویہ دینے کی ضرورت ہے اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط تنقیہ اونکے مواد کی اس واسطے کیجاتی ہے تاکہ بطرف اعضا کے

امالہ بھی اور ادرار اسہالات خفیفہ اس غرض کو پورا کرسکتے ہیں اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلیل پیدا کرے مثل شربات صالحہ ہیں سے اوسکے واسطے ایک یہ دوا ہے سرکہ ڈیڑہ اوقیہ قطران ڈیڑہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب ملاکر صبحکو استعمال کریں اور شام کو بھی برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کریں خواہ بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ عسل لوبزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ کندر سفید پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کی مثل لعوق کے استعمال کریں۔ عصارہ فوذنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک اسکے واسطے مفید ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف اور تیز چیزوں سے اجتناب کریں مگر واسطے قے کرنے کے اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر وہی چیزیں جو مصالحہ گرم ہیں بری ہیں اور تیز بھی ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضاء مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درمیان سر کے اور بیخ حنجرہ صدغین اور قفا اور دونوں ہاتھ کے مفاصل اور پاؤں کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہیں۔ کہ ابتداء مرض جذام میں مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہاں بال سر کے بطرف پیشانی نہیں اوگتے ہیں ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنے گدی کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزوں کے جنکا قشرتین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک و باریک سے لگائے جائیں اور سر پر اگر داغ لگایا جائے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھلجائے گو یہ بات چند بار ہیں پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کردے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ سبک نہیں ہوتا اکثر انکو ہلاک کرڈالتے ہیں۔ **مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہیں** بزرجلی اور جنتینی جو قائمقام لحم افاعی کے ہے اس مرض میں اور منجملہ اونہیں ادویہ کے دواء السلاحف ہے بزرجلی کے نسخے بہت سی ایسی ہیں کہ انکو حکماء ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ میں اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر ایک دس درہم دار فلفل پانچ درہم بلیلہ سپید اڑھائی درہم کوٹکر روغن گاو میں لت کرکے بذریعہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کریں تو اسکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواء المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اوسکو جوانذران دارو کہتے ہیں جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور [illegible] اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے بھی مفید ہے اور غشی کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے علماء ہندوستان نے اپنے بادشاہوں کے واسطے ایجاد کیا ہے اخلاط اوسکی ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوزبوا قشور کندر اور منورتو۔ اور فلفل دار فلفل فلفلمویہ تار تیسر یعنے ناگیسر اور نارمشک اور کندس اور عصارہ اسقیل ساذج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بچ کبود بہمن سفید چار مثقال بیش سب دوائیں کوٹ پیسکر چھانی جائیں اور بیش کو جداگانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا منہہ اور ناک کے نتھنے بند کرکے اور قبل بند کرنے کے روغن لگا دے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اوسکو پیسے اوسکے بعد قند جرائتی بہت عمدہ خواہ قند سنجری بوزن اڑھائی من بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک مٹی کی دیگ میں رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جس میں قند گھل جاوے اور سفیدی

قوام بھی پیدا ہوا اوسکے بعد آگ پر سے اوتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ کو چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور بعد خوب ملانے ادویہ کو رکھ لیا بوزن ایک مثقال سے ملیا کریں اور نہار منہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کریں صفت معجون سلاحہ کہ وہ بھی دوا **ہندی ہے از قسم بزر جلی کی اور یہ دوا بھی نافع ہے** کہ بالونکی پراگندہ ہونے کو اور بال کے سفید ہو جانے کو اور بہر یعنے دمہ کو اور خفقان کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام میں اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہو یا زحیر اور ناسور کو مفید ہے اور پیری میں لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکہ اور قروح کو بھی سود مند ہے صفت اوسکی سلاحہ بول بزنر کوہی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاحہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکرا جن دنون ہوتا ہے ایک پتھر پر اوس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاحہ نام ہے اسکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہے اور مثل قار کے چکنا اور رقیق ہو جاتا ہے الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلاحہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہمشت یعنی غار اور قرفہ جوز بوا بسباسہ اور عود اور بالہ اور زنگار اور طباشیر اور کہ بجوہ اور برنج اور راقیس اور نار قیسر ط یعنی ناگیسر کد چار مثقال اور مقل یعنی گوگل دو سو ساٹھ مثقال شکر طبرزد ایک سو چالیس خواہ ۱۴۴ مثقال زر سرخ چاندی خالص نحاس احمر لوہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال اجساد فلزات کو جلا کر کشتہ کریں اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانیں اور سب دواؤنکو شہد کے ذریعہ سے ملائیں اور کسی سبز رنگ کے برتن میں رکھیں اور ایک مثقال اسکے مقدار شربت ہی شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اوسمیں شہد کف گرفتہ چہارسو مثقال اور روغن زرد چونتیس مثقال داخل کریں بہتر ہے اور اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کسیقدر آنچ بھی دکھا دیں نہایت عمدہ ہوگا اسلئے کہ پکانے سے کچھ مقدار بھی بڑھے گی اور اکیس دن میں بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لائے گی **صفت حراق فولاد کی** لوہے کی تیر بنائیں اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانیمیں جوش دیں اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کریں اور تانبہ کی دیگ میں رکھیں اور اوسکو نرم آنچ کریں اور فولاد کے تیر کو اوسمیں گرم کریں جب سرخ ہو جائیں اوسی پانیمیں بجھائیں پھر دوبارہ آگ میں سرخ کریں اور پھر بجھائیں اسطرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھاریں جو کچھ ثفل اسمیں نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازان اوس دیگ کو پھر آگ پر تپایا [illegible] چڑھائیں اور فولاد کے ٹکڑے گرم کر کے اوسمیں بجھائیں اکیس مرتبہ اور اوسکا بھی ثفل جو کچھ ہو جدا کریں تا آٹھ مثقال اسکا ثفل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلی بار آئیں اور سب سولہ مثقال ہو جائے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائیں کہ اوسکا ثفل بھی آٹھ مثقال کو پہونچے اور چاندی کی احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے ایسا باریک برادہ کریں جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اوسکے بارالملح خواہ نمک طعام میں کسی لوہے کے برتن میں پکائیں تاکہ بخوبی جل جاسے اور فقط نمک کی پانیمیں پکانے سے احراق نہو کسیقدر زر گندھک اوسمیں [illegible] کہ اب ضرور سوختہ ہو جائیگی اور آٹھ مثقال اسمیں سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادہ کر کے ایک مثقال [illegible] سوہن سے برادہ کریں اوسکے بعد کسی ظرف آہنی میں دونون کو رکھکر بارالملح ڈال کر جوش دیں تاکہ سب پانی [illegible] سیسا باقی رہ جائے اوسکے بعد پانی دستہ میں اسقدر پیسیں [illegible] ہو جائے اور بعد ازان ادویہ میں [illegible] سلاحہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور بول بقر دونون کو سلاحہ پر کسی ایسی جدید برتن میں ڈالیں کہ سلاحہ کے اوپر [illegible] آجائے اور دھوپ میں تمازت کی رکھیں پورے ایک گھنٹہ تک بعد ازان خوب ملیں اور پانی اوس سے جدا کر کے کسی [illegible] برتن میں رکھیں اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ میں رہنے دیں اور جو کچھ ثفل اس پانیمیں ٹھہر جائے اوسکو الگ کریں پھر بارہ دیگر

اسی طرح آب خشک اور بول بقر اوپر ڈالین اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کرین حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کرین اور بعدازان اکیس روز دھوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہوجای اور بمشابہ شہد کے ہوجاے قوام مین اور سیاہ مثل قار کے ہو **صفت سلاحہ صغرے** اور اوسکے منافع بھی مثل منافع سلاحہ کبرے کے ہین۔ سلاحہ مصفی ایک جزو ادرکوزہ یعنی مقل چار جزو لیکر دونون کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملاکر کسی شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیر بادہ گاو نیمگرم کے ہمراہ استعمال کرین **صفت دوائی جو نافع ہے جذام کو** ہلیلہ سیاہ خستہ براوردہ ہلیلہ زرد ایضا خستہ براوردہ زنجبیل ہر یک دس درہم نانخواہ ۵ درہم ہیر ابینگ تین درہم زبیب خستہ براوردہ نصف مکوک بارہ رطل بغدادی مین جو ہموزن تین دوارق کے ہے جوش دین اور جب دو ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جلجاے اور چار رطل باقی رہجاے اوتارلین اور صاف کرین اور خوب نچوڑین اور صاف کرکے شہد بقدر ضرورت ملالین اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہے۔ اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدون تحریک اوسکے بدن کی مالش روغن گاو سے کرکے اوسے دھوپ مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا برامد ہو اور اگر طاقت وفا کرے سو قدم ٹہلنے کی تکلیف اوسکو دین اور تھوڑی دیر تک اوسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور کسیقدر پیٹ کے بھل اور اسیطرح پیٹھ کے بھل لٹائین اور روغن اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کرین **صفت طلا کی واسطے جذام کے** کالا سانپ جو کینچل گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اوسے رکھکر اوس پر پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اور شیطرج ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف ہر یک دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہوجاے بعدازان اوسکو وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈیاں اور پسلی وغیرہ جدا ہوجائین اور بعدازان ثفل کو کسی شیشہ کی ظرف مین رکھدین جب ارادہ استعمال کا ہو یکبارگی دونون ابرو اور سر کے بال منڈوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین **دوسرا طلا** مویز اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت الانفاق مین پختہ کرین۔ اور مقام مناسب پر لگائین۔ لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جو ستاندہ [illegible] اور گلنار سے اوس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے **غذا مجذومین کی** وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت اون طائرونکا جو معروف اور مشہور ہین اور اونکا شوربا طیار کرکے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوسمین ابازیر کی بھی شرکت کرین جو ضرر دیتی ہین جیسے اوپر اونکا بیان ہوچکا بہتر غذا مجذوم کی جو تشمیز کی روٹی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حریرہ جوان دونون سے بنائے جائین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوس غذا مین چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائین۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصا نقل تنقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور کراث وغیرہ اسلیے کہ ان دواؤن سے اونکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذائی تنقیہ ہوجاتا ہے اور فضول کو اونکی اندفاع بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس فن مین غذای جیدہ ہے اور ہم مریض کو زیادہ ارادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اوسے قے کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اوسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کہ شب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہے۔ اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام بریان اور قرطم اور حب صنوبر اور جو چیزان ادویہ سے بنائی جاوے وہ بھی نافع ہے۔ اگر ہضم ہوجاے

دن بھر مین دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیے ایکمرتبہ کی غذا انکو مضر ہے اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہین ہان تھوڑی سی شراب کا مضایقہ نہین ہے اور جب ہیجان مرض مین سکون ہوا اوسوقت اگر شراب رقیق سفید جو کہنہ نہو مقدار معتدل تناول کیجاے جائز ہے جو بال بھون اور پلکون وغیرہ کے گرگئے ہین اونکا علاج داء الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیے اور جملہ وہ چیزین جو باب زینت مین ہم بیان کرینگے اونکے علاج کے واسطے مفید ہین **فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان** سواے اون چیزون کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہین اور اس فن مین چار مقالہ ہین **مقالہ پہلا جراحات اور زخمونکا بیان**

بیان عام تفرق اتصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات مین بیان تفرق اتصال کا جسقدر اوس مقام کے مناسب تھا کردیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملا چند احوال ایسے بیان کرتے ہین جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے سو اب ہم کہتے کہ ہمکو اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور اونمین تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اونمین اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اونکا اتصال بر طرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اوسیطرح کا ہوجاے اور یہ بات لحم زاید مین مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال مین اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نکرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال مین مقصود ہوتی ہے ہان اگر کمسنی کی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہین اونمین کبھی حالت سابقہ پر عود کرنیکا خیال اور اصلاح کامل کی آس ہوتی ہے بچون اور لڑکونکا یہ حال ہے کہ بعض اطبا اونکا بھی دوبارہ جوڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہین بلکہ وہ کہتے ہین کہ اونکی اصلاح اسقدر ہوسکتی ہے کہ تماس اتصالی محفوظ رہے یعنے دونو ٹکڑے آپسمین متصل ہوکر ملجاتین اور بیچ مین کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہین کہ جوڑ کر ٹکڑے واحد مثل حالت سابقہ کے ہوجاتین اور ایک قوم کی یہ راے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایکذات ہونا فقط شراین مین ناممکن ہے بچون مین چندان دشوار نہین ہے۔ جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس راے کو باطل سمجھ کہ انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شراین کا التحام اور ایکذات ہونا مشاہدہ اور تجربہ عقلی دونون کی مخالف نہین ہے مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کی شاخ جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کی خود جالینوس نے جڑتی دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کی ایسا عضو ہے کہ بدن مین اوس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہین ہوا ہے گویا آخر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سواے اطفال کے وہ بھی بقلت التحام نہین قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی مین واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ نادر ہے اوسیطرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شراین نرمی اور سختی مین ہڈی اور گوشت کی درمیانی ہین قیاس مقتضی اسکا ہو کہ اس صفت مین بھی بین بین رہین یعنے بہ نسبت گوشت کی قبول التحام مین کم ہون اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہی ہے کہ اگر بمقدار قلیل کا شق عروق اور شراین مین ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جڑ جاے اور اگر ایسا نہو التیام نہو سکے۔ مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہین ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چندان اعتماد کے قابل نہین ہے اعتماد اس مقام پر فقط اوس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس مین آچکا ہے

فصل پہلی بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہین کہ اونمین اگر جراحت واقع ہو مرض عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعاے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی خفیف جراحت کیون نہ پہونچے اوسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہین ہوتی اگر جس
شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے سبب اوسکی ادبکائی اور ہچکی یا روانی شکم عارض ہو مر جائیگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی و
اور ورم کی شدت فزون ہوگی جیسے رگون عضل خواہ عضلات آنکی تمامی سے کے مقامات جو عصبانی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو
یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اوسکے ہو ایسی جراحت کے واسطے کسیقدر زیادہ
نہین پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے — جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین اونکا تامل بھی جراحات کی تدبیر مین درکار ہے
اسلیے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہین اور یہان تک اون احکام مشترکہ کا ذکر ہمنے فقط اس غرض کیا کہ مناسبت
اور موافقت دونون مین تھی بیان عام جراحات لحمیہ کا گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور
ذو اضلاع ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ فقط ایک گوشت اکسیقدر کٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کیطرف زیادہ
اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحات کو خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور
یہ تدبیر سبکو واسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے — کبھی سیلان خون
کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اوتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تہیج یعنی بھڑکنا
ہونا اور تپ بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پاوے اور جب ورم پیدا
نہو گا ہر طرحکا علاج اور ہر ایک طرحکی تدبیر ہو سکے گی — پھر اگر زخم کی جگہہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو نہ زخم کو
کسیقدر خون ایسا جمع ہو گا جیسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ قیح بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون استفراغ اور تدبیر
خون کی ممکن نہو گا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے — اگر مقام رض مین کسیقدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اوسکی معتدبہ
بھی ہو بہت جلد اوسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح پر کرین کہ اوسکا احالہ قیح کیطرف ہو جاوے اور تحلیل بھی اوسکی کرنی
چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شی جاذب اور مرہم سے پوری ہوتی ہے اور اون اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے
کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون کے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو — پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسیقدر
گوشت ساقط نہوا ہو اوسکی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کے استعمال سے بچنا چاہیے اور
امر کی ضرور ہے کہ دونون ہاڑھون کے بیچمین کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جاے جو مانع التیام کی ہو اور مزاج اوس
عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سواے خون طبعی کے کسیطرح کا خون غیر
طبعی کا جذب اوس مقام تک نہونے پاوے — اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپسمین نہ مل سکین اسوجہ سے
ہے اور دور دور بوجہ پھیلنے کے ہو گئے ہین یا اوسکی شکل مختلف ہے خواہ کسیقدر جوہر لحم کا اوس جگہہ سے کم ہو گیا ہے اوسکا
علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر چاہیے کہ اوسمین کسیطرح کی رطوبت جمع نہونے پاوے
استعمال رادعات مخففہ کا اور استعمال ملصقات کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا — اگر زخم گہرا ہو اوسکی
بندش کبھی کافی ہوتی ہے اوسکے الصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور بعض بشرط امکان ہوتی بھی ہے اور یہ
ضرورت اوسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سی کچہ زخم کو فائدہ نہو چنانچہ آیندہ ہم تفصیل بیان کرینگے خصوصاً جہانپر درست بندش اصل غور یعنی

یعنے خاص مقام پر گرتی ہے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہونے کی انصباب مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف عضو کا معین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہین جنکا ذکر ہم باب قروح مین کرینگے۔ جب کسی زخم کے کھولنے کی ضرورت ہو اوسوقت روئی وغیرہ اوسکے مونہہ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم پونچھنے کی ضرور رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام پر درست نہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اوس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کی ممکن نہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم پھٹ کر ناصور ہو گیا ہو خواہ اوسمین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اوسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا

عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے یکجا ہو جاتین اوسی وقت ہوتا ہے جب ارادہ الصاق اور التحام کا کیا جاوے لیکن اگر ارادہ یہ ہو کہ اوسمین از سر نو گوشت پیدا ہو اوسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے مونہہ پر ہے نکل جاوے اور پھر اکثر تبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہے تاکہ دوای لحم اوس مقام پر ٹھہری رہے۔ اوسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو کہ اودھر سے گمان چرک دفع ہو سکنے کا ہے اوسے کسقدر چاک کر دین اگر یہ چاک ٹھیک وسی جگہہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کر دین کہ بآسانی اودھر سے مادہ نکل کر اوسی مکان تک پہونچ جاوے۔ وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دئے ہین کہ اونکا گڑہا زانو مین تھا اور مونہہ بطرف ران خواہ ران مین اونکا مونہہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ مجھے اسکی حاجت نہوئی کہ اونکے واسطے کوئی اور مونہہ پیدا کرتا جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑہا زخم کا اوپر ہو گیا اور مونہہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی۔ اسی طرح کبھی ساعد اور کف کو مین نے اسطرح لٹکا دیا ہے کہ زخم کا مونہہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اوسی مونہہ کیطرف سے نکل جایا کیا یہ قول جالینوس کا تھا۔ مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسی مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کو جدا کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹکر نکل گیا ہو اوسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا کرین اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور مانع ہو اسواسطے کہ جس مادہ سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو رجوع کرتی ہے۔ کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑہا تمام بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑہا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذای محمود جید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کرین۔ کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اوسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کرے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہہ سخت گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوسپر بال نہین اوگتے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اونکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے اونمین انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کے ایسے ہین کہ اونمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطراف عضل مین واقع ہون اونکا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہین جسطرح کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی

پہونچتی ہے

پہونچتی ہے اور قوت ساقط ہوجاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ زخم جو زانو کے آگے نزدیک صفحہ یعنی اوس ہڈی کے جو بطور ڈھکنی کے واقع ہے پہونچکر اسکے بعد یہی اعراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض مہلک ہیں کمتر اوس سے جان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات میں جو عضل پر واقع ہوں تشنج واقع ہو اور قبول علاج کا نہو سکے اوس عضلہ کو عرض میں قطع کردینا چاہیے اور اوسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نکرینگے یہی حال رکبہ یعنے زانو کی جراحت کا ہے اور یہی ضرر اسکے بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنے اس شکل کا + چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے اورام اور قروح میں فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کریں تا اینکہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور پھر تدبیر التحام کی کرینا

ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان

دواء منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کرکے گوشت بنادے اگر ایسی دواؤں میں تجفیف زیادہ ہو خون کے ورود کو موضع جراحت میں روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہوگا اور اگر دواؤں میں قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کرکے جو مادہ موجود لحم ہے اوسے مفقود کردیگی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلا شدید ہو اور نہ زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور اسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کردے اور زیادہ قبض معتد بہ کی ضرورت نہیں ہے اور حرارت اور برودت میں یہ دوا بقدر احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالضد کریں کہ زوال ہوجائے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اوسکا زوال بقدر معتد بہ نہوتا ہو بلکہ کسیقدر باقی رہی ہو اوسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہے اوسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہوجائیگی۔ ادویہ ملحمہ وہی ہیں جو زخم کی دونوں باڑھوں کو اگر پھیلی ہوں ملادیں اور اوس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کرکے بوجہ اوسی نداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے ہے وصل پیدا کردیتی ہے اور اگر کسیقدر خون موجود ہو یہ دواء ملحم خون کی تجفیف کرکے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ قیح نہیں پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اوسمیں زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اوسمیں قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا او التحام میں ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اوسمیں لس اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کے بہہ جائیگا اور جس مادہ کی پیدا ہونے سے امید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہوجائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا وہ بھی کم ہوجائیگا یہ دواء ملحم تجفیف کی نقصان کے محتاج نہیں ہے جیسی کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کرکے اسکی طرف آئے او تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دواء ملحمہ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوسی میں اثر کرتی ہے لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے۔ جو دوا مدمل اور خاتم ہے یعنے زخم میں پیٹری چڑھنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسی احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اوس سطح کی جو بالطبع خشک ہے یعنے جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اوسکے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو اور قشنت

تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونون کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینون اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہین اور رطوبت اصلی مین اسیقدر خشکی پیدا کرنے کی اونکو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جاے اور جوہر اصلی رطوبت مین کمی نہونے پاوے۔ جو دوا اکال ہے اور گوشت گرا دینے کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسمین جالی زیادہ ضرورت ہے کہ زخم غشیرہ کا چاک کرنا کھولنے کیواسطے جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اوسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہان سے چاک کرنا چاہیے اور شگاف کا طول نہ اوسطرف ہو جدہر زیادہ قیح وغیرہ جاری ہو کہ نکل جاے اور اوسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنے مین استرہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اوس عضو مین ہین اونکو بچاکر اور اونکے اور سیدھی تو رہے کا بچاو جیسا اوپر مفصل بیان کر دیا ہے سب اچھی طرح سمجھ لو۔ اور خراجات اور پھوڑے چاک کرنے مین جو جو تدبیر اور قواعد لکھے گئے اونکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے سوا ہی اون مقامات کے جنکو مستثنی کر دیا ہے کہ وہان ضرورت اس حفاظت کی نہین ہے اور سب جگہ ضرورت ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھین۔ ان الجملہ اونسے یعنے کنج ران اور زیر بغل مین چاک اسطرح کرین کہ جلد کے ہمراہ کسیقدر اندروار بھی چاک کا اثر پہونچ جاے بعد ازان اوسپر مجففات ایسے رکھین جنمین لذع نہو اور وہ مجففات جدول ادویہ مفردہ مین بخوبی اور بتفصیل تمام بتلا دی گئی ہین۔ دقاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے اسلیے کہ دقاق کندر مین قبض بہت زیادہ ہے۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کرین افضل یہ ہے کہ پانی اوس مقام پر نہ لگنے پاوے اور اگر مریض کو بے استحمام کئے ہوے چارہ نہو تو پیوند وغیرہ لیس واجب ہے کہ زخم کو موم وغیرہ سے چھپا لین تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل مین کپڑا ڈبو کر زخم پر رکھ لین جو آب حمام اور رطوبات حمام مین اور پانی مین حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اوسے کرین۔ تدبیر اون زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہین اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہین ہو سکتا ہے اور ورم کی تسکین اوسی چیز سے ہوگی جسمین اول تبرید اور تخفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر رخا کا بھی اوس دوا مین موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج عموماً وہی ہے کہ اورام کا علاج جسطرح ہوتا ہے۔ اور خاص علاج ایسے زخمونکا از سر تا پا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا مین فائدہ اوسکا یقین ہے یہ ہے کہ ایک انار شیرین لیکر شراب مفص مین اوسے پختہ کرین اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کرین واجب ہے کہ حال ورم کا بغور تامل دیکھین کہ انجام کار اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کرین اور اوسکے استعمال سے سرخی اوسکی بڑھتی جاے اور چھالے پیدا ہونے لگین اوسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہو جانا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کرین

جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان باطن مین کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ جلد سے التیام ہو جاے اور اندر کی طرف لون منجمد ہونے نہ پاوے اور ترشح خون کا طرف خارج کے بھی نہ ہونے پاوے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اکلیل الملک یعنے خشخاش زبدی کو سرکہ مین پختہ

کرکے استعمال کرین برابر کار ہوجائیگا یا نفطر یون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کرین جب بھی مراد حاصل ہو گی اور گل مختوم ایسی شے ہے کہ اوسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہین رہتی۔ اور تیسری غرض یعنے منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزرالبنج بارالعسل کے ہمراہ استعمال کرین خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم مین مذکور ہو چکین اونمین سے جسے چاہین اختیار کرین جو زخم اور شگاف ظاہر بدن مین ہو اوسکے واسطے قول بقراط عالم کا یہ ہے اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اوسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر اپنی جگہ مین ملائی جائینگی اور اونکے انضمام کی کیا تدبیر ہے اور اونکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اوسوقت اسکی تدبیر مین خیال واجب یہ ہے دیکھین کہ استوار بندش سے اوسکی بندش مناسب ہے یا نہین اور اس بندش سے جراحت مین اتصال ہوگا یا نہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجایش ہے یا نہین جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح مین اوسکا بیان کر دیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہے کہ اگر موضع بہرہ یعنے وسط بدن مین خرق اور شگاف عارض ہوا ہے موضع غضروف مین ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کچھ خطرناک ہے اور خصوصًا ان دونو جانب داہنے اور بائین طرف مین بمقدار چار انگشت کے بہرہ یعنے درمیان جسم سے واقع ہین۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع بہرہ مین واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئینگی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا ایسا ہے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھی جو طول بدن مین اوتری ہین سینہ سے تا استخوان عانہ اور یہ جو ہے کہ جب ایک عضلہ بھی ان دونون مین سے منحرف اور زخمی ہوگا بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگے اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین نتو اور بلندی پیدا ہو گی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ مذکورین مین ہے اوسکی تنگ گیری سے بڑی ہوئی تھی اور وسط مین کوئی اور عضلہ قوی البنا نہین جو اسے روک رکھتی پھر اگر ایسے اسباب آمادہ ہوجاوین کہ جراحت عظیم ہوجاوے چند امعا باہر نکل آئینگے اوسوقت اونکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نکیا جاوے لیکن غلیظ ہو جاتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے ادسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہے اور اسیوجہ خرق اور شگاف اندر داخل نہین ہوتا اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجودیکہ مراق کو اوسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اوسکی عظیم اور نہ صغیر مین معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کیطرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہے اوسے اپنی خاص جگہ پر پہنچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ بعد اسکے کہ آنت کو اسکے اصلی مقام پر پہنچا دین ٹانکے لگا دین۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اوسپر دوا کے موافق اور مناسب لگا۔ چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاے کہ اعضای شریفہ کو ان تدبیرات کیوجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے۔ اب مین کہتا ہون کہ اگر زخم چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر بیٹھ نہ سکے اوسوقت معالج پر واجب ہے کہ تحلیل اوس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا تحلل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسفنج کا ٹکڑا آب گرم مین ڈبوئین اور نچوڑ کر سینک کرین۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع

ہوگی اسواسطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور امعا کو قوت بھی دیتی ہے - پھر اگر امعا متحلل ہوا اور یہ علاج کچھ اثر نکرے اوسوقت زخم کے بڑہانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑہائین وہ آلہ ہے جو بنام میل نواصیر معروف ہے اور وہ چھریان اور چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اوسیطرح جنکے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اونسے حذر کرنا چاہیے - بہت مناسب شکل مریض کی کھڑی کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ مین ہے یہ شکل ہے کہ اوسے اولٹا کھڑا کرین اور اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہے اوسکے ٹھرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کے ٹھہرانے کی یہی ہے کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے اوسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا مریض کو بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین جانب ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے اوپر اور خلاف جہت مرکز ثقل نہین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم النفع ہے - اور آنت کا اوسی مقام پر محفوظ رہنا جس موضع سے اوسے خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کردی جاے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کو پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا بستہ ہاتہ مین گرفت کرے کہ دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائین اور آنت کو اندر داخل کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے رہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین اوسے بھی زور سے گرفت کیے رہین ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ جاے خواہ ڈھیلا ہو جاے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی - اب مین اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اوسطور سے زخم اندرونی کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے - پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ باہم صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کیطرف دبائین اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کیطرف سے کرین جب سوئی ڈوب جاے اور اوس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن مین سیدھا ہوتا ہے اوسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی باڑہ کیطرف واقع ہے اوسمین سوئی کو زیادہ نافذ نہ کرین بلکہ اوس سے نکالکر دوسرا سرا صفاق کا اندر سے لیکر سوئی کو اوسمین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری باڑہ مین مراق کی سوئی کی نوک داخل ہوا اور باہر نکل آسکے اور جسطرف زخم ہے اودھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے اودھر کا سرا اوسپار ٹانکے مین داخل ہو جاے ایسا نہو کہ اودھر اوچھا ڈوب رہے کہ اوسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اوس جانب مین لگا کر باہر کیطرف جلد کے سوئی کو نکال لائین اور دونون سرے کو مع اوس جلد بیرونی کے وصل کردین جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کیطرف لیجائین اور دوسرا سرا صفاق کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اوسے دوخت کرین اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جسطرف زخم مائل ہے اودھر کا سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے رہین اور اوسکی دوخت مین اسکا کام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والی اس ترکیب کو اپنے محاورہ مین کہتے ہین کہ ایک طرف زیادہ دبا دے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے - دو ٹانکے کے درمیان مین فاصلہ مین ڈوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جسقدر گھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون وہی بہتر ہے - پھر زیادہ اتصال مین یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ سوزن کے متصل ہونگے - احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک ہو جاے

اور چاک سا پیدا ہوکر فائدہ دوخت کا برطرف ہو جاوے یعنے سب ٹانکے کھل جائین اور دونون بارھین الگ الگ ہو جائین جیسے بہت دور ٹانکے لگانے مین خوف یہ ہے کہ بخوبی وصل پیدا نہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائین ۔ جس دوڑے سے ٹانکے لگاتے ہین اگر سخت اور مفتول ہوگا تقرر اور دندانہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچے تاگے کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا دوڑا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنے کسیقدر بٹ لیں کہ اوسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح اگر پوری جلد مین سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھپ جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سی اجزا ایسی رہ جائینگی کہ اونکا التحام درست نہوگا اور بہت سی اجزا چھوٹ جائینگی کہ اونمین وصل پیدا نہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے ۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے مین غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہو جاوے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے مین دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے ۔ بعض لوگ اسطرح ٹانکے لگاتے ہین کہ جو پارہ مراق کے خارج کیطرف ہے اوسمین سوئی گھوسکے اندرونی پارہ مین اوسے داخل کرتے ہین اور دونون کنارے صفاق کو چھوڑتے ہین اور پھر جب ڈوب پورا ہوگیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہین اور کسی ٹانکے مین صفاق کا کسیقدر جزو شامل نہین رکھتے اور بعد ازان دوسری طرف سے صفاق مین بھی ایک ٹانکا جداگانہ اسطرح لگاتے ہین یعنے مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہین ایسا نہین کرتے کہ چارون تہ صفاق اور مراق کی یکجا کرکے انکی ٹانکے مین داخل کرتے ہون اور اسطرح کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہین ہوتا ہے زخمی کو تکلیف زیادہ اوٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چارون تہ کو یکجا کرکے انکی ٹانکا لگاتے ہین گو وہ جلد لگا دیتے ہین مگر اوسطرح کی خیاطت مین وہی ضرر تقرر اور چھپ جانے کا جو ہمنے بہت منفصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اسمین بھی منظنون ہے جیسے بعض درزی کپڑا جو تہ ایک ہی ڈوب مین سی دیتے ہین کہ اوس دوخت کا بھی وہی حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے مین کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے ۔ پھر اوسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت مین زیادہ ہے اور صوف کو سرکہ اور روغن زیت مین بھگو کر البین اور حالبین پر اسطرح لپیٹین کہ چارون طرف سے لپٹ جائین اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادہان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے ۔ اگر جراحت امعا تک پہونچی اور آنت نکل کر باہر پہونچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے ۔ مگر اوسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض سے کرنا چاہیے چونکہ ہم ہے خصوصاً اگر جراحت نافذ ہوکر معاء صائم تک پہونچی ہو اوسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہین ہوسکتا اسلیے کہ جسم اوسکا رقیق ہے اور رگونکی اوس مین کثرت ہے اور طبیعت معاے صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب مرار کا اوسپر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلیے کہ معاے صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہو سکتا ہے ۔ اور اسافل بطن کی جراحت مین ہمکو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین کہا ہے کہ غرض معالجہ کے بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانکے لگائے جائین تاکہ

صفاق اور مراق مین باہم اتصال پیدا ہو جاے اسلیے کہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر مین قبول کرتا ہے اور یہ غرض اوسی طرح کی ٹانکے سے پوری ہو سکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگاے جائین جو ہمنے بیان کر دیے ہین کہ اون ٹانکون سے جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ڈوب مین واجب ہی کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہے وہ کہتا کہ جب کوئی آنت باہر نکل آے شراب اسود قوی لا کر گرم کرین اور اوسمین صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھین تا کہ اوسکا انتفاخ کم ہو جاے اور سمٹ جاے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو تو عفص اور سیاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہین اونہین استعمال کرین اگر وہ بھی نہ ملین فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تا کہ انتفاخ امعا کا برطرف ہو جاے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی ہی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہو گی اور ثرب مین یہ بات بہ نسبت اور امعا کی زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج مین ٹھہرین گے تا ہم برودت خارج بھی اونمین اثر کر سکے اونہین سرد کر دے پھر بھی جب اونہین اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پور جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کیطرف عود کرینگی اور ثرب کا حال ایسا نہین ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج مین ٹھہرے گی اور پھر جب اوسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائیگی اسواسطے اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اوسے فوراً کاٹ ڈالتے ہین اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اوسکو ہرگز اندر کیطرف واپس نہین لیجائے اگر کسی کے ثرب مین اس خاصیت کی خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جاے بہت قلیل اور نادر ہو گا اور غالب یہی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جاے اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہین اور اوسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہے یا نہین اور اگر سیا جاے تو کیونکر دوخت کرین پھر اگر زخم بھر مین یعنی وسط البطن مین ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اوسی جگہ اطراف اون عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ ٹھیرے ہین اور شکم اون سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خصر مین یا ہو اور خصرین دونون جانب مین وسط بدن کے داہنے اور بائین بقدر چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہے کہ اوس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہے لیکن موضع بھر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت دشوار ہین اسلیے کہ اکثر معا اونچی ہو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اوسکا اندر کیطرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ معا کو جو پھیلائے اور گرفت کیے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول البطن مین دراز ہو رہے ہین اور خود طمی ہین اور سینے سے رکبہ تک یعنی استخوان عانہ تک اونسے تہین ہین اسواسطے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دیتی ہے اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ خصر مین اسی معا کو قائم کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ جو بقوت اسا کی عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئین اور اونچی بھی ہو جائین اون کا اندر کیطرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہو گا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اوس عالم کا یہ قول ہے کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہو جاے بشرطیکہ زخم بڑا ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہوا ہو ایک پٹی اوسکی

کرداگرد لپیٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اوسکی بندش کے واسطے زیادہ مثلث درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا ممتلی ہو اور خالی جگہ نہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت بندش زیادہ مربع کے تمام اقسام میں جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلث کی فقط چاک اور شگاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش اس صورت پر ہوتی ہے 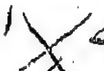 اور 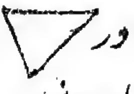 اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونوں مثلثوں کے ہو اور دونوں زیادہ بشکل مثلث کے اونمیں سے فرض کرو ایک ب ہے اور دوسرا ج ہو اور یہ دونوں درست باندھے جاتے ہیں اوسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوتی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہوجاے اور دونوں سروں سے رباط کی استواری ہو اوس صورت میں گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانیکے واسطے سوا ہے دوسرے واسطے رباط کے اکثر احتیاج نہیں ہے اور انہیں زیادہ مثلثہ کہتے ہیں اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اوسکا غار قریب ارنبہ کے پہونچا تھا اور زخم کا مونہہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اوس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوسکے رکبہ کے نیچے مخاد یعنے آلہ ایسی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہیں جیسے قلبہ خواہ پھاوڑا رکھکر رکبہ کو اونچا کردیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اوس زخم کا مونہہ اونچا ہوگیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہمنے بہت سے زخم جو ساق اور ساعد میں تھے اونکو بھی باسانی اچھا کردیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اوسے ثابت معلوم ہوجائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہیں کہ اونکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹھہر رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اوس مقام پر ہے بطرف مدہ کے متغیر ہوجاے بہت عمدہ ہے اور بغیر حالت زخم کی واسطے بسرعت موثر ہے اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کھنچے ہوئے ہوں پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونوں سرے آپسمیں مل جاتے ہاں اگر سروں کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اوسوقت البتہ یہ تدبیر مناسب نہیں ہوتی خواہ اگر زخم میں ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سخت سے وجع پیدا کریگا اگرچہ بندش نرمی سے بھی کیجاے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضو ایسا عرض میں گوشت پھٹ گیا ہو کہ وہ کبھی جمع نہو سکے تو اوسکا علاج اوسکے اندر ایک فتیلہ رکھیں گے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد میں التحام اور وصل پیدا ہو یعنے منہ کا زخم ہنوز بھرنے نپاے اور جلد مندمل ہوجاے اور اندر پیپ رہجاے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی خیال ہے کہ جسوقت ہم جلد سرکو چاک کریں اور کھینچیں دونوں سروں کے کوئی رشتہ ایسی رکھیں جو اوس چاک کو پھر دوبارہ بھی زخم کی طرح دونوں سروں کی جلد بطرف اندر اونکے قرحہ کے ضیق ہوتی ہے اوسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اوسکو باہر کیطرف کھینچ لاسکے۔ اگر جراحت طول میں واقع ہو اوسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کردیتی ہے اور اگر جراحت عرض میں ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہو وتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کو بھرنے کے کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں جبکہ وہ جراحت نیچے کیطرف ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اوسکو طول نہ دینگے تو ریم کی جا بیجا اوس عضو کی بھر جائیگی اور اندر کیطرف جمع باقی رہیگا [illegible]

بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کی ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اوس سے نکلنا اور روان ہونا مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اوسکے اندر کوئی دوا داخل ہوسکے گی اور اگر اوس شکل پر اسکو رہنے دیں جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا پس لحاظ ہم مقدار اوسکے چاک کرنے کیطرف ہوتے ہیں اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہیں مگر مجملاً اسقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کی عرض میں واقع ہوا اسکی دونوں باڑھوں میں بُعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونوں سروں کے ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر میں اور بغیر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے چارہ نہیں ہوتا ہے اور بدون استعمال رفادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہوچکا اسکی درستی ممکن نہیں ہوتی ہے — خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہوا اور جو زخم طول میں واقع ہوا اوسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہیں ہوتی ہے ادویہ ملحمہ خراج کے ایسی دواؤں کا بیان ہمنے بخوبی کردیا ہے اور اونکی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کردیا ہے اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ جو دوای لحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے اوسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہیں ہے بہ نسبت ادہان اور قیروطی کے اور ادہان اور قیروطی کیطرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائیں خصوصاً جیسے مردارسنگ خواہ اور ادویہ معتدل قعر زخم میں در نہیں آتی ہیں اور نہ مسامات میں در آتی ہیں جب انہیں ادویہ سے قیروطی بنائیں اب ونکا اثر بآسانی اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان دہن کا جہاں تک اثر دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہاں تک پہونچادیگا — یہ ادویہ ملحمہ کبھی ازقسم معدنیات کے ہوتی ہیں اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہیں اور کبھی ازقسم حیوانات کے ہوتی ہیں اور ہر قسم میں سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے جیسے نباتات میں شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور حیوانات میں ہر عضو خواہ تمام اعضاء علی ہذا القیاس معدنیات میں بھی جیسے سفیدہ کو روغن اسمیں اور موم میں داخل کریں اور نباتات میں اوراق یعنی برگ بلوط الذکر کا ضماد کریں خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ صنوبر سبز اور پوست ریشہای باریک اور برگ سرو اور اوسکی شاخیں اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے مسحوق میں علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کے ہو ثمرات اور حبوب میں جوز تازہ یا کہنہ پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی میں جوش دیں اور اوسمیں اتنا فائدہ زیادہ ہوگا کہ نم نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور ثوم جلا کر اور غبار آسیا اور لوبی سوختہ خصوصاً منشار کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے بھونین جیسی بندھی ہوئی کلی زعرور اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب پشتو کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے سروں کے قریب زخم پڑگیا ہو حیوانات میں جسکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات میں دوا رہار و فیش اور دوای ذہبی اور دوای سفولاوس اور دوای الخلاف ہمراہ مشکطر امشیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤں کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہوچکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ ذرور میں اتنی قوت درکار نہیں ہے جسقدر مرہم میں ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اسطرح کی دوائیں اوسوقت استعمال نہ کیجائیں جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہوجای — جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہوجاتا ہے لیکن جب اوسمیں خشکی پیدا ہوتی ہے بعض جز کی طرف اوتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑدیتا ہے — بلکہ ایسی ادویہ کو اوس گوشت میں استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہوجائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ دقت اسکی شناخت میں نہیں ہوتی — لہذا واجب ہے کہ دوای مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کریں کہ زخم میں گوشت نیا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا نہوا ہو کہ

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہو جاوے۔ اس واسطے کہ دوای مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہو جاوے اور قوت طبیعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے۔ بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجاے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے اوسوقت طبیعت اتنا گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہوتی ہے دوای مدمل اپنی انتہای فعل کو پہونچ جاوے تاکہ جلد اور گوشت دونو ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کر دین اور تاہم مقدار مناسب پر بڑھکر ملجاوین اور کوئی جراح اسوقت اوس صفت کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہو جاےگا دوای خام استعمال پہلی تری اور رطوبت کی ساتھ کرنا چاہیے اوسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پڑی زخمکا قریب ہو پہونچے مناسب اور ایسے وقت اوس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے۔ ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور تنک خستہ صنوبر کا کہ اوسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جاوے اور زر یابس و میسوسم بریان قسور نحاس دقاق کندر مرداسنج قنطوریون صغیر اور عروق یعنے ہلدی خصوصاً آنبا ہلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور پھٹکری مازو خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے اس دوا کو کنایۃً رجل عقعق کرکے تعبیر کی ہے جیسا بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڈیان کھاتا ہو اوسکی پلیدی اور سوسمار کی مینگنی اگر اسمین بہ نسبت کتے کی پلیدی کے قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اوسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی۔ اور پوست باریک اصل جاوشیر اور توتیا سے کیا جاوے۔ قروح پاک کرنے والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اونمین پیدا ہو سنبل اوسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف مقعد اور مذاکیر مین اور کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگرچہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کر دیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اول یہی کرتے ہین خصوصاً اگر پھٹکری کو جلا کر استعمال کرین اوسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم نہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت اندمال کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اونکا استعمال بدون اصلاح اور تدبیر قوی بغرض اندمال کرنا نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو اونہین جراحات مین جائز ہے جنمین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے کے دھو دیا جاوے اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواؤن کی ساخت کی کیفیت یہ ہے کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جاوے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلا کر اوسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین ترکرین کہ جذب ہو جاوے اور بیشتر زاج سوختہ بھی قوت زیادہ کرتی ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اوسکا نفع عجیب ہے پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اوسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہو جاوے اوسکے بعد زیت جو قوی القبض ہو یا روغن آس کو لیکر اوسمین تھوڑا سا شورہ ڈالکر کھولاوین اور کھولانے کے بعد کتان سائیدہ اوسمین ملا لین اور مرہم طیار کرین اور استعمال کرین۔ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہو اضافہ کر دین۔

ذرور خفیف سپیدہ اور مرداسنگ ملا ایک حصہ خبث رصاص اور مر اور ہانڈ ہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کرین **ذرور دوسرا** صدف سوختہ بارہ عدد انار کوچک جو درخت ہی سو کھ کر خود بخود گر پڑین سولہ عدد فلفل لین ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قیسور اقلیمیا اینانج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو یکدرہم **دوسرا ذرور فوہ** استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت ماثیا ایک ایک درہم **ذرور کی صفت** ورد اسفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن [illegible] اصل السوس جاوشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال **صفت مرہم** کے جو مشابہ ذرور کے واسطے اسفیداج ہی جو کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کر کے قیروطی بنا لین **ادویہ منبت لحم خراج اور قروح** کے اوپر کے ابواب مین صفت ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے یہان پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اوسوقت کرنا مناسب ہی کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام انتہا ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کرین اور اسطرح کی کدورت خواہ کسی طرح کا فساد ہڈی مین سرایت کر چکا ہو اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نہ رہی کہ اوسکی تخفیف کر چکے ہون خصوصاً اگر یہ ہڈی سر مین ہو اسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی ملاست اور اوسکی رطوبت منجملہ اون اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کی ہڈی پر ہوتی ہین اور جب ہڈی کو چھیلین اور خشونت اوسمین پیدا کرین تو مادہ اوسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہیگا اور پھسلنے نہ ہوگا کہ پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دوائین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہی اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن مین زیادہ تخفیف پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے انبات لحم نہین کرتی ہی اور یہ بات خواہ مزاج دونون بدنکی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکی مانع اور متعلق ہون اور دوائی قوت انبات نہ ہوتی ہین اور کبھی کوئی دوا بعض بدن مین بافراط جلا پیدا کرتی ہی اور کسی بدن مین افراط جلا نہین پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اوس سے ظاہر نہین ہوتا ہے اگر اس دوا حاجت کسیقدر تخفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تخفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہی نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تخفیف اور جلا کے اس دوا کو ہو پھر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کی مختلف ہو بالضرور اوسکی تاثیر بھی ایسی چیزون مین یکسان نہوگی جنمین قوت انفعال کی مختلف ہے یعنے یہ دوا بھی اثر مختلف ہر مختلف بدن مین پیدا کریگی اور جو دوا مجفف ایسی ہو کہ اوسکا اجفاف بہ نسبت اوس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدنکا علاج اوسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہیگی بلکہ ضرور ہے کہ دوا سے منبت لحم کا جفاف زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا منظور ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتی جسکی یبوست درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا ٹھہرنا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور وسخ کا ٹھہرنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دریافت ہو کہ اثر تخفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اوتنی تخفیف مین انبات لحم کا ہونا دشوار ہے تو اوسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو تو دوا

یابس کی زیادتی درکار ہے اور جبس زخم مین انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اوسی بحال خود اور بر قوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دوائین چند قسم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کرکے استعمال کرین مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے کیسی دوا مین فقط ترطیب پر اختصار کرنا جائز نہین ہے اور نہ فقط تجفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیون کی رعایت ضرور ہے جسطرح سے کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور نہ ترطیب اور تجفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیون کی ضرور ہے بلکہ باینہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہے کہ دوای ضعیف کا استعمال کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا کی ہے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اون ادویہ کے جو منبت لحم ہین یعنے جسقدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہین اوس سے زیادہ قوت تجفیف کی اوس دوا مین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ بالا کے رہی اوسمین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس کبھی بعض دوا مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ اون اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف ان ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہ ادویہ بنظر شدت تجفیف کے اوس چرک کو حبس کرتی ہین جو زخم مین پڑتا ہے اور اوس مادہ کو جو سیلان مین مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کی نوبت اسکی یہ پہنچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیز ہین کہ ملکر مستعمل ہو۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت مفرط کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اوسوقت اسی مجموع مرکب مین خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے واجب ہے کہ زنگار جب اقیروطی خواہ مرہم مین شریک کیا جاے تو بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اوسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جنکی یبوست زیادہ ہے اور بارہوان حصہ کل کا زنگار اوس بدن کے واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے ریشناخ کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنمین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ یعنے سٹر کا آٹا اصل السوس زراوند اقلیمیا چوب جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اسپنے فائدہ سے ممتنع ہو جاے یعنے کسیطرح کا فائدہ اوس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہے اوسکا استعمال کرنا چاہیے

جراحت سحاج کا بیان ہڈی کے شکستگی کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہوتے اونکی تفصیل اور اصلاح کے واسطے باب پانچوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اونکے التحام کیواسطے فقط وہی چیز کافی ہے جسمین تھوڑی سی تجفیف ہو فقط ادوا کے اسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوای راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہے اسیطرح دیگر ادویہ مجففہ جو پھوڑونکے علاج مین مذکور ہو چکین اگر اوس زخم سے خونکا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکورہ در باب نزف الدم سے خونکو بند کردین۔ غذا ایسے شخص کو دماغ ہریسہ بریان کرکے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضرور ہے کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے جمیع کا

بھیجا بھنا ہوا مقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہین اسیطرح آب انار میخوش کا استعمال غذا مین کرنا چاہیے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیے ایک دوای جدید کہ جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہوئی ہے کہ خمیر ترش اور خشک کو پیسکر زخم پر چھڑکین اور اوسپے ترنگ بین ـ اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو جو بیسیدہ زدہ فای تر مین ملاکر استعمال کرین خواہ آرد جو اور فوتنج کے ہمراہ استعمال کرین اسکو رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بتفصیل مذکور ہے دوسرا مقالہ

رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین

کتاب اول مین مذکور ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہین اور وثی کے معنے یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جای لیکن بتمامہ جدا نہو اور اوسکا اوترنا خواہ زایل ہو جانا بخوبی ظاہر نہو ورنہ خلع کا اطلاق اوسپر ہوگا اور روہی بنسبت وثی کے کبھی کمتر شئی کو کہتے ہین شاید وہین اوس اذیت کو کہتے ہین کہ رباطات مفصلیہ مین کسیقدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا ہو پہنچے اور اگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اوسمین پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل مین ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا ہو اوسکا نام وثی ہے بعض اطبا دونون کو اور اوس شئی کو جس سے معنے وثی مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب کعب کی پیدا ہو جای خواہ رسغ یعنے باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اور اوسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف مین عضل کے عارض ہو

فسخ اور ہتک کا بیان

جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اوسکے اجزا مین جسطرحکا تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اوسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کمتر ضرر اوسکے احوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہو کر متعفن ہو جای اسلیے کہ اکثر امیداد اوسکی تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصاً دو راہین جبکہ صدمہ فاسخ سے تنگ ہو گئی ہین خواہ وہ تنگی بوجہ حدوث ورم کے داخل کیطرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اوسکا تدارک بخوبی نہ کیا جای فساد اوس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنے کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیے کہ اوسکے علاج مین مبادرت کرین ایسا نہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جای اور ہتک کے علاج مین دوبارہ اتصال اوس لیف کا جو منقطع ہو گئی ہے کرنا اور اوسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض مین سوای فصد کے کوئی اور چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی فصد ضرور کھول دیتے ہین اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمدہ مانعہ اور مشدودہ کا کیا جای پھر وہ خرابی پیدا نہو گی جو محتاج علاج مخوف ۱۰ اور گداختہ سے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر مین تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل مین شروع ہو جای اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اوسکے علاج مین اس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون مانع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہو اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ ادویہ سیاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جای بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہو جاے یا خود ہی قبل از تدبیر ہذا کے سخیف ہون چوٹ کی مقام پر جو چیزین لگائی جاتی ہین اونکا یہان بھی استعمال کیا جاتا ہے ـ ایضاً جو ادویہ خون مردہ کے نشاف ہین اور اوس خون کو فنا کر دیتے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادویات محللہ اعیاء اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین بلا کی (۱۱)

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اوسکا بھی استعمال ضرور ہے اور اوسپر اقتصار بھی ہوسکتا ہے۔ جو شربت وغیرہ معین تحلیل پر ہین سب جیسے قفصہ الیہود اور قسطا اور فنطوریون غلیظ ہمراہ اسکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مردار خون کو نشف کرتی ہین جیسے آرد جو اور زوفای رطب اور مسیدہ پانچون گوندہ کر اور اس سے زیادہ قوی جیسے فودنج کوہی ہمراہ آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخا اور حرارت لطیف موجود بکار اند ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بھی اوس سے پیدا ہوگی اس لیے کہ جس چیز مین تحلیل اور تخفیف شدید ہو اوسکی تاثیر بعجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے پس مضر ہوگی۔ لہذا دہی سبک دوا اوس مقام پر اکثر کافی ہوجاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر کیطرف غائر نہو اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہو خواہ چند درجہ کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کیطرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے دور ہو اور بدون نشتر لگانے کے چارہ نہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی اسکی کیفیت نہ ہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال جس سے ہم بحث کر رہے ہین غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع ادویہ خفیفہ کا نہین ہوتا ایسے وقت مین استعمال غذا قوی کا ضرور ہے کہ مبضع یا نشتر لگائین اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف متورم ہوجاتا ہے اور خارج ورم نمایان ہوجاتا ہے ایسے وقت مین واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم متقیح ہوجاوے اور ریم پڑ جاوے اور جسقدر مادہ مجتمع ہوچکا ہے اوسکا مادہ بن جاوے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہوجاویگا اسلیے کہ یہ ورم بہر حال کبھی نہ کبھی متقیح ضرور ہوتا ہے پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیب کے متقیح ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کے متقیح ہو کبھی تحلیل ورم کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہوجاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی اچھی کرے اور مسامات مین وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ مسقطہ اور صعوبتہ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی چاہیے اور جو بندش اور پٹیان فسخ کیواسطے درکار ہین اونکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہوا ہو اوسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط النفس موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کیطرف دور تک پہونچانا چاہیے اور نیچے کیطرف بہت کم پہونچانا مناسب ہے اور زیادہ جبیرہ اور زیادہ کی یہان کچھ حاجت نہین ہے اور نہ اوسپر زیادہ گرم جبیرہ طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ ہر جبیرہ محتاج اسکا ہو کہ خون مردار کی تحلیل ہوجاوے اور اوپر کیطرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کیطرف پٹی کا لیجاتے ہین لازم ہے کہ اوسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور پتلا خواہ منقبض ہو تاکہ بندش سے چھٹ نہ جاوے اور بہت جلد انصال بطول کا اوس سے ہوجایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کیطرف اونچا کر دیں تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتے ہین اور اوس علاج یعنی بندش کا وقت قبل ورم کے ہے اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سوای بندش معتدل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کر سکتا ہے چنانچہ اگر کوئی بذریعہ بندش کے دباوین گے اوس وقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسیواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے علاج کرتے ہین۔ جو عقد تابع فسخ کے ہون اونکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اوسپر چھو

ہین تاکہ غدد مین زیادتی پیدا ہو (اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے اور چھپاکر کے سینہ کو ڈوری سے باندھتی ہین) کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہین اور اونمین فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور اونکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہے اور اونمین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا ہے خواہ اوس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو اعضا کی جھلی یا عصب یا عروق کے بارے مین واقع ہو ایضاً اسمین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہو گا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بار بار گرتے ہین مگر اونمین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسی کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے — اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکے تدارک مین بھی احتیاج اونھین تدبیرات کی ہوتی ہے جو پہلے اوپر بیان کیے ہین کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ دل کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہے خواہ صدمہ کہ کوئی شق قطع ہو جاتی اور آدمی فی الفور مر جاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند ہو جاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر مین اور طحال مین ہے اوسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہو جاوے اور اوسکا سر نیچے جھک جاوے اور سانس اوکھڑ جاوے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہو جاوے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہو جاوے ایسا شخص گویا مردہ ہے بمشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر مین مرا جاتا ہے — لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ اور کسی قسم کی ضرب اور صدمہ کھایا ہوا جسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جاویگا اسلیے کہ حال اوس شخص کا جسے قے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برابر ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر کبھی ورم باطن مین بھی پہونچ جاوے اور ٹھہر جاوے اور بعد سکون کے قے بند ہون اور اوسکے مادہ برابر ہو وہ بھی اوسی جگہ مر رہیگا جہان قے کی ہے اور اوس جگہ سے مہلت اوٹھنے کی نہ پاویگا جس شخص کے سوراخ گوش یا خود کان مین چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو لابد یہ ہے کہ ورم پیدا ہو اور بعد ورم کے ہلاک ہو جاویگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اگر اوسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تیسرے روز تک اوسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کی کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اوسکی احتقان کی تدبیر کرین اور ساتوین روز تک انتظار کرین لیکن کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نکرین جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ نہو جاوے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہے علاج اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو صدمہ رسیدہ کی فصد لین خواہ جس عضو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اوسکی تدبیر بعجلت کرین اور کوئی ایسی چیز اوسپر رکھین جو عضو کو سفید کرے یا انصباب سیالات کو روکے ضرور ہے کہ بخوبی شناخت کرے اور ثبات حواس اور باطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہے جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہو گا پس اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضای حال کے لحاظ سے فصد واجب ہو لازم ہے کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے — اور حقنہ لینہ رقیقہ کا استعمال کرین اوسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استفراغ وسیع کی کر سکے اور بندش بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہو جاوے بشرطیکہ اوس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بشرط امکان

بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے یہ جو اوپر ایسی جگہ اونکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ شدید ہون اور شدید اور عضوی بھی ہون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخا سے کرین جیسے کہ فسخ ہین درکار ہوتی ہین اور دوائے مجمد اور الصاق پیدا کرنیوالی کام ہین مع روغن گل مین بھی درکار ہین جو دوائین چپنے اور چپکانے کی لائق اوس شخص کے ہین جسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ ہوا ہے اون مین عمدہ مومیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اوس روغن کے جو بنام روغن رستق کے مشہور ہے نمذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہین کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پانی سے زیادہ چاہیے کہ مع ایک مثقال فوہ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہین شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اور اوسکے بدلا ئی جو خاص مٹی ہو اور ارمنی اور سماق اور عنزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اوسکا زیادہ ہے۔ زرنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر فوائد درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آیندہ سب کو مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اوسکا استعمال کیجاے عصارہ قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مثل جب ہمراہ سکنجبین کے پینے جزا مستعمل ہون نافع ہوتے ہین۔ اطلاق طبیعت کیواسطے القاس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین قرص جید ریوند چینی تین جزو لک مغسول فوہ چار جزو گل مختوم تین جزو ان سب کی قرص طیار کرین اور یہ موضعہ بین ہے زیرہ اور مرہی اور مصطگی اور مغاث سے جس وقت ضماد کرین خواہ پلائین اوسکی بھی خاصیت عجیب ہے اور فلج اور کبیر اور وثی اور فسخ اور حزم اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگئی ہو سخت اور قوی کردیتی ہے اور یہ [illegible] بھی عجیب النفع ہے اور دنی الجنسم بہت عمدہ ہے اور ضماد اوس گل ارمنی اللالی اور گل مختوم اور مونگ اور سماق اور برنج اور اور چونا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے مقصدات سے انزروت ہی اور کمادات سے برگ مورد پانی مین پختہ کرکے اور بخور کرزمق ملاکر اسیطرح برگ اثل پینے جھاڑ اوسکی مانند ہے اور اوسمین شب یمانی داخل کرین۔ صفت دوائی مرکب مغاث تین جزو خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جزو زعفران تھوڑی سی سب کو ملاکر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع ہے کہ اسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوای درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف البتہ ورم عظیم پیدا ہونے کا نہو جسکی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تفرق کا ہو اور نہ اوس چوٹ کے مقام پر کوئی عضو مجوف اور تہی شکم ہو اوسوقت واجب ہی کہ بہت جلد تدبیر ارخا کی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور انکے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی تسکین درد اور [illegible] غایت مفید ہوتی ہے بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب سوم مین ہم اسقدر بیان کر چکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز کیجاے جو لطیف اور سہل الہضم ہو جیسے لبلاب اور سرمق یعنی سلمہ اور خبازی اور بقولات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین ضماد مبرد جنمین کوئی جزو [illegible] مین بھی داخل ہو جیسے فنشرد عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ المصابن کے استعمال کرین [illegible] اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسپغول ایک جزو لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران

ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ خواہ اجزای مذکورہ ذیل سے باین ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیای مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھہ جزو اکلیل الملک دس جزو مصطکی چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آٹھہ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین اگر یہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے دیگر تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تا کہ پانی جذب کر کے نرم ہو جای اور بآسانی پس سکے اور اوسمین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سی بیس جزو گل سرخ سولہ جزو سنبل مصطکی اقاقیای مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ اور آب کزبرہ جو پسند زیادہ ہو اوسمین گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضماد کرین **بیان حال اوس شخص کا جو کوڑی اور زینہ سے مارا جاے**

جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جای اوسی پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیے اسطرح کہ چنے بھگو دین اور اوسکا پانی نتھار کر پلاوین اور جو ادویہ مصدوم اور ساقط کو تجویز کیجای خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہے۔ ایضاً ریوند چینی زنجبیل آس مجموع ڈیڑھ درہم ہمراہ آب گرم کے پلاوین چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً اودھیڑی ہو اور ہنوز اوسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو وسی زخم پر لگاوین تا کہ چسپیدہ ہو جای اور اوس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کر دیتی ہے اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس پوست کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کر کے چھڑکین۔ کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہے اور اوسمین بھی کسیقدر شوریت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنج اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بناوین ایضاً کتیرا او زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجای تو زرنیخ کے لگانے سے اوسکا ابطال اور زوال ہو سکتا ہے کہ ہڑتال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اوسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین واقع ہو یہ ہے کہ آلیا اور نمک کو اوس پر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہو جای ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین کہ وہ سب کے سب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب خدا او نکو ملاحظہ کرے اگر اس مقام پر درد باقی رہجای بعد درستی وثی کے اوسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے **موزے وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان** سحج کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شی کے چھونے سے اگر عارض ہو اوسکو اصطلاح مین سحج کہتے ہین کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑنے سے چھل جاتی ہے اور چھلکر منقطع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اوسکے الصاق اور ملانے کی حاجت پڑتی ہے اوسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہو چکی ہین اور تا امکان واجب ہے کہ جلد کو قطع نہ کرین بلکہ جلد پھیلاتے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہو تو بذریعہ مراہم کے ملائی جاوے گی یعنی جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد مین اگر سحج کھلا ہوا واقع ہو اوسپر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہو اوسکی تخفیف

بذریعہ ادویہ ممنوعیت ہوا سکے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت سے دوا مخفف کا اثر اوسپر پہونچے یعنے کھلی ہوئی رہے خفیف سحج جیسے موزے وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو سحج پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ راکھ یعنے خاکستر کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا یعنے اریکا اوسپر لگا دیں وہی اچھا کردیگا اور اگر ورم پیدا ہوا ہو پرانی چمڑی کو جلا کر خواہ روغن گل اور سیرا ل سحج کا استعمال کریں اور کدو سوختہ عجیب النفع ہے اور قابل اعتماد سب سے سوزہ کی رگڑ کے واسطے منجملہ ادویہ خاتمہ اور ملحمہ اور مدملہ کے کل دوائیں ہیں جنمیں تھوڑا سا قبض ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصاً مازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سحج پر کریں شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحج مشبہ یعنے جو رگڑ شبیہ کے عارض ہوئی ہو اوسمین بھی ہے اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات مین فقط مرہم اسفیداج کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا یہ ہے کہ سفیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول کرین اور ان دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق سے کہ ... خفیف ہوتا ہے اور سحج اوشکی خفیف کر مرہم کو منع کرتا ہے منجملہ مطلوبات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ سحج کے پیدا ہوا ہو یہی کہ آب عدس کا اور طبیخ کشن یعنے اور آب ... مرہم استعمال کرین اور تضمید ... خشک کرین لیکن تمام جلد اوڑ گئی ہو اوسوقت منع ورم کی ... حاجت ہوگی جسمین ... اور ضعف قوت ہو اور اوسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہین ہے **بیان ذخر اور خرق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان** ... کی کریچ چبھنا ذخر یعنے نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب ہین اسلیے کہ دونون صورتون مین ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اوسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ کوئی شے باریک چبھیگی اوسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی بڑی موٹی چبھتی ہے اوسوقت شگاف بڑا پیدا ہوتا ہے پس ذخر باصطلاح اطبا وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہوا اور خرق بڑا جو ... عظیم ہوا اور جسکا حجم بڑا ہو اور شاید ذخر باوجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے پس چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد بڑھ کر گوشت تک نہ پہونچے اور ایسا ذخر کم رکھتا ہو اگر اوسکے درپے نہ ہون اور چھوڑ دیں کیونکہ باتین کہ اگر اوسی حال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہو ہان اگر وہ گوشت شدید الحرارت ہوگا البتہ ورم اوس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور ضربان بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر بدن اور ذخر شدید ہون اور بطور چبھنے کے ایسی واقع ہو کہ اوسکا وصول گوشت تک ہوا ہو تو ایسی صورت مین بڑا علاج از روے فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجائے اور تدبیر جراحت کی چندان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہے اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر کافی تدبیر ہے سب کا ذکر باب جراحات مین تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر ... خرق سے ... بات ہے کہ بدن مین جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کے اوسکا پہلا نکالنا ضرور ہے اس کو کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے انتزاع نصل کا یعنے تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہے جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح نکل آئے اور قاعدہ عام یہ جس لیے نوک وغیرہ کو نکالتے ہین اوسکی نوک ٹوٹ کر رہ جانے کا خوف نہ ہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہے وہان تک راہ اوسکا

اگر رگ پہونچنے کی وسیع ہو کہ آلہ سکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کیطرف تو سہل ہین کو اختیار کرین اور اگر دونون طرف سے نافذ ہوئی ہے اوس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدھر سے اوسکا نکلنا اولی ہے اور بقدر حاجت اوسکو پھیلانا چاہیے اس آلہ کا خواہ موچنے کا ٹوٹ کر نہ جانا اوسکا حیلہ یہ ہے کہ دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اوس نوک کا چبھنا اندر کی طرف ثابت ہو اوسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین آکر سیدھی نکل آئے۔ اور اکثر یہ بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اوسے نہ چھیڑین تاکہ خود اپنے مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے بعض علماء نے اس بارہ مین جو کچھ کہا ہے ہم اوسی بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے سے پہلے اقسام سہام کو دریافت کرین اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہے اور کانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نے وغیرہ کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ کانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے اور کسی مین ایک ہی انی خواہ دو تا تین ہوتی ہین اور کسی مین ایک ہی انی نوکدار ہوتی ہے اور کسی کی انی مین نوک نہین ہوتی اور نہ کانسی مین نوک ہوتی جیسے تعلیم تیراندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خوارہ ناک سکھا کی ——— کہ اوسکی نوک پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر بعد در آنے کے جسم مین اوسے کھینچین جب تک نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کیطرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اوسکا ہوسکے اور بعض کی انی مشابہ لولب کے ہوتی ہے جب اوسے باہر کیطرف کھینچین انبساط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اوسکا کنارہ بقدر تین انگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہے اور اوسکا نام زنابیہ یعنی دنبالہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزہ کی ڈانڈ نکال لین یہ کچھا لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئین مین گری ہوئی برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہین اوس شکل کی یہ کانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی کانسی خواہ نیزہ کی انہین سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی سری اور ڈانڈ مین پیوست ہوتی ہے بعض کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ مین استواری نہین ہوتی اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدن مین گجاے اور باہر کھینچین سری اور ڈانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہجاے بعض انی اور کانسی کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتی الغرض جب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اوسکو نکالنے کے دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسقدر کہ بچا ہو اوسکا نکالنا بذریعہ جذب کے ہوتا ہے اسیطرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم مین در آئے اور جس مواضع مین تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جاے نزف الدم مہلک حادث ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اوسوقت نکالتے ہین جب گوشت مین پیوست ہو اور جن اجسام مین اسکی گرانی پیدا ہوئی منفذ اون کم ہون اور اوس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور شریان وغیرہ کے نہو پھر اگر ہڈی مجروح ہوئی ہو اوسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اوسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے۔ کہ اگر زخمی کو اوس شکل پر باقی رہنا دشوار نہو جس شکل پر زخمی ہوا تھا ابتداء اوسی صورت پر صبر کرسکے جسوقت انی خواہ کانسی وغیرہ نکلے کی یعنی بروقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کی ہاتھ

بالون سے ٹھیا اور ترپنا وغیرہ اوس سے صادر نہو پس مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اوسکو
چیت کرین اور جہان تک ممکن ہو اوسکی شکل ایسی درست رکھین کہ نکالنے مین حرج اور دقت نہو بعد اوسکے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ دبانے
اور سیدھا کرنے کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوست ہو گئی ہو چاہیے کہ ہاتھون سے خواہ لکڑی سے جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی کیا یعنی ہڈی خواہ
دانتہ الاثہ ہو گئی ہو خصوصاً اگر دانتہ دوسری نکی ہو پھر اگر لکڑی کہ ٹوٹ جائے چاہیے کہ بذریعہ سوچنے یا سفنی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے انی
اور گانسی نکالتے ہین نکال لین اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دو بار یا زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے
سے نکلنا ممکن نہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کو آگے نکل گیا ہو اور جلد سے پیوست ہوا ہو اوس طرف سے نکلنا ممکن نہو واجب ہے کہ وہ
مقامات چاک کرین جدھر کو توڑ کر نکلا ہے اور اسی طرف سے نکالین بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس لکڑی وسی کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالین اور مناسب یہ ہے کہ اوسکے دفع کرنے
مین کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کرین اگر پیکان دوسرا ہو اور ٹٹولنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اوس آلہ کے اخیر مین
داخل کرین جس سے کرنا مرکوز ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اوسے دیکھین کہ اوسمین چند مواضع مجوف ہین یعنی گڑھے گڑھے پڑنے مین اندیشہ
اس سے زیادہ عار اور نکلین اونمین عیار یک باریک ہون جو نظر نہ آتی ہون اوسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش
کرکے اوسے نکالنا چاہیے اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اوسے بھی نکالنا چاہیے اونہین چاقون اور تدبیرون
سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اوسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائین
بشرطیکہ قریب اوسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منہ کھلجائے آسانی ہم اوسے نکال لین
بعض آدمی اس چاک کو ایک تل مین داخل کر دیتے ہین تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے پھر اگر زخم مین سکون ہو اور تدورم نہ ہوگیا
ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگا دے اور اگر جراحت مین ورم گرم عارض ہوا ہو
مناسب ہے کہ اوسکا علاج نطول اور ضمادات سے کرین زہر مین بجھائے ہوئے تیر کی تدبیر اول یہ ہے کہ جہانتک گوشت
مین اثر زہر کا پہونچا ہے اور جلد سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالین اور کاٹ ڈالین اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم
کا رنگ اچھے گوشت کی رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ
گیا ہو اوسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لین گے اور اگر اوس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اوسے تراش
لین اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالین اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سیدھا
ہوتا ہے اور جنبش نہین کرتا ہے اور جب ہم اوسے ہلاتین کسیطرف کو نہین جھکتا ہے لہذا ہمپر واجب ہے کہ پہلے ہم اوتنی ہڈی کو قطع کر ڈالین
جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اوسکے گرداگرد اوسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ ہو اور یہ ترکیب
اوسی ہڈی مین کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ثخین اور کندہ ہو اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین در اسی جیسے دماغ خواہ قلب یا ریہ
یا امعا اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت کی نمودار ہون لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کرین اسلیے کہ ایسے
وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہے اور باہم محل بلا مشت جہان کی ہون اور با اینہمہ کچھ نفع بھی نہین بلکہ بسا اوقات
مریض کبھی جاذب پیکان کا اسیوقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہون ایسی تدبیر اختیار کرین جسکے کہ عصب اور مجوف نہ کا ہم کو

از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف سے اوس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور مین کر چکے ہین اور جو امور مہلک اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہین اون سبکا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہین اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہین اور اگرچہ زخم اعضای رئیسہ میں پہنچا ہو اکثر لوگ ایسی زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہین اور جانبر ہوتے ہین اگرچہ سبب سلامت نہین ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسیقدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور شہر سیاہ در رحم پر واقع ہو اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہین ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا مین بعینہ چھوڑ دین فقط اوسکی باقی رہنے سے کبھی پر موت بہر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہین عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہین اور اگر اسکا خیال نکرین اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکال لین اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے ادویہ جاذبہ واجب ہے کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا ہے اوسی جگہ پر اشق کو رکھین کہ وہ جاذب قوی ہے خواہ سرگنڈے کی جڑ پیسکر ضماد کرین اور کبھی روئی اور شہد مین گوندہ کر استعمال کرین۔ ایضاً برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر النبج خصوصاً ہمراہ فلفلیس کے اور اسیطرح بنگ کا پھل سلم اور اسپغر خیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل النرجس ادویہ حیوانیہ بہت سی ہین مثلاً سینگ کہ اوسکی کھال اوتاری ہو ہڈی اور جمیع ہڈیاں پیکان کے لیے عجیب النفع ہے اسیطرح داڑہ کے اوکھڑنے مین نہایت سودمند ہے اسیطرح سرطان کو پیسکر استعمال کرین اور دونون قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کی انفحہ بعض کی رای یہ ہے عصایہ جو ایک جانور مشہور ہے اوسکا قیمہ [illegible] کبھی پھنسی ہوئی چیز کی جذب مین بہت مؤثر ہے ادویہ مرکبہ مین عصابہ کا سر اور زراوند طویل اور سرگنڈہ کی جڑ بصل نرجس آپس مین ترکیب دیکر استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیون کے نکالنے والی دوا قرص مندملہ کے نسخہ سے جسقدر ہین اونکا ذکر ہڈیون کے بیان مین آتا ہے **قانون علاج آگ کے جلنے کا** آگ کے جلنے کے علاج مین دو غرضین متعلق ہوتی ہین اول تو یہ ہے کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پاے دوسرے جسقدر جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے سے مانع دوا وہی ہے جو تبرید کرے اور لذع سے پاک ہو اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہے جنمین جلا بھی کسیقدر ہو اور اوسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اوس دوا مین لذع کسیقدر ہونی چاہیے اور باانہمہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونون قسم کے علاج کی ہو پہلے چھالا ابھی نہ پڑنے پاے اور جلنے کا بھی علاج ہو جاے پہلے مبردات سے تدبیر کرین بعد ازان اگر دوسری قسم کی دوا کی حاجت باقی رہے اوسے بھی استعمال کرین ورنہ کچھ حاجت نہین۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام پختہ ہو جاے اور چھالا پڑ جاے اوسوقت دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہے اور اوسکے واسطے ادویہ یہ ہین کہ قیمولیا اور جو مٹی کہ اوسکا حجم سبک ہو جیسے چولہے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنی روشنائی جو ہندوستان مین طیار ہوتی ہے اور اسی قبیل کی ادویہ کا استعمال کرین اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہین رکھتے اسلیے کہ بعض ان ادویہ مین سے نہایت گرم ہین اور قوت لذع سے خالی نہین ہین اور بعض مین رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول کے یہ ہین صندل اور فوفل اور خشت سپید جدید خواہ ٹھیکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب اور گلاب مین مخلوط کرکے ضماد کرین یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اوسکے بعد چونے کو خوب صاف ہو کر سپیدہ اور

اسفیداج

افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودھ بھی شریک کرین ایضاً برگ خبازی ایکر پتھے پانی مین ڈالین اور اوسکے ہمراہ چربی
اور سمین از قسم [illegible] ہین اور نسے پاک کرین اور اوسکے بعد مرداسنگ بریدہ اور سپیدہ قلعی ملا کر ڈالین جبر اور روغن گل
جبر اور آب برگ مکو اور آب برگ کشنیز ایک ایک جبر داخل کرکے استعمال کرین اور یہ بھی قیروطی موافق غرض [illegible] کے
اس غرض کے واسطے مرہم ہونیکا ہے اور اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چونہ کو ایک سات مرتبہ دھوئین تاکہ اوسکی تیزی اور حدت
دور ہوجاے اور اسکے بعد روغن گل اور زیت مین گھسین اور تھوڑا سا موم بھی ملادین اگر اوسکی واجب ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی اس
پر اضافہ کرتے ہین اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ بھی داخل کرتے ہین دوسرا مرہم نورہ کا جو کہ نورہ مذکور
مذکور خوب ہوا الین اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملاکر طیار کرین اس مقام کے مناسب [illegible] جہان
تبلہ اور تنفط کا خوف نہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ چھاؤ کی پتی اور حب الآس خوب ملاکر چھڑکین اور [illegible]
[illegible] دس درہم مرداسنگ تین درہم خبث الرصاص چار درہم خبث قصدیر چار درہم ایک صندل آب [illegible] پانچ
درہم قیمولیا پانچ درہم طین قبرسی اور [illegible] اور ارمنی اور سپیدہ قلعی ملکہ سات درہم صبر العراقی کوفتہ دس درہم [illegible] فارسی خواہ [illegible]
چینی چھ درہم توتیا [illegible] سات درہم [illegible] دانہ لبلاب خواہ برگ لبلاب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر دو [illegible]
دس درہم سوسن آزاد [illegible] زعفران [illegible] پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور [illegible]
حاجت ملاکر مرہم طیار کرین ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الرطوبت ہے اوسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہے کہ برادہ [illegible]
اور برادہ آہن کو طین خواہ [illegible] سرکہ ملکت کر کے کسی ظرف خواہ [illegible] مین جلاتے اور [illegible]
تجفیف کی حاجت ہو [illegible] خواہ روغن گل ملاکر طلا کرین [illegible]
لپیٹ کر جلاتے ہین تاکہ جل کر خاک ہوجاے اور روغن گل ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہے جن مقامات مین بعد جل جانیکے قروح پیدا
اور [illegible] خواہ [illegible] اور [illegible] آس [illegible] نہایت نفع ہوتا ہے اگر اسکا نفع ظاہر نہو
چھاؤ کی پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی ملا کر استعمال کرین اور اگر اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہو اور [illegible] قروح خبیثہ کا استعمال کرنا
واجب ہے پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوئے پانی کے [illegible] خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے
اور وہی اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے [illegible] مناسب یہ ہے کہ اسکے علاج مین عجلت کرین قبل ازانکہ [illegible] آبلہ پڑ جا
اور صندل اور گلاب اور کافور کو طلا کرین اور دوا کو خشک نہونے دین بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف
مین بھگوے ہوئے کو پھیرتے رہین [illegible] آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی [illegible] اور [illegible] درست [illegible] اس مقام پر آب [illegible]
خواہ آب [illegible] چھڑکتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ ان دونون پانیون مین سے کسی ایک کو آرد جو مین [illegible] استعمال کرین اور [illegible]
بھی مفید ہے اور جو دوا [illegible] سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اوسکا ابھی مذکور ہوچکا ہے عجیب النفع ہے اور ایسے جلنے سے جو قروح
پڑ جاتے ہین اونکا علاج کرات [illegible] خواہ کرات [illegible] کرتے ہین اور یہ سب [illegible] دوا ہے اور جسطرح [illegible] اور دوا آگ سے
جلنے کی اوپر کے باب مین بیان ہوچکے ہین وہ سب بکار آمد ہین نزف الدم اور [illegible] کا بیان فن کلیات مین بیان
ہوچکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا منہ کھل جاے بسبب ضعف اوس رگ کے خواہ اوس [illegible]

امتلا ہی خون زیادہ حد معین سے ہو جاے خواہ کوئی حرکت قوی سخت کہ کھینچنا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا مونہہ کھل جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو برودت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جاے اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا قساخ خواہ کسی طرح کی سُرا بن ذرانی خواہ بُرانی اعضا مین پہنچے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلا کے حادث ہو یا رگ سے خون بطور ترشیح کے ٹپکے بوجہ اسکے کہ جرم اوس رگ کا ڈھیلا ہو جاے اور صفاق جو اوس رگ پر ہے اوسمین تہلہل پیدا ہو نہایت ادلی اور اقدم واسطے سیلان خون کی بہترا ملنے راہ کی ان رگون مین سے شریان ہے کہ اوس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکا جرم متحرک ہے اور جو کچھ شریان مین ہے کبھی سمٹتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان مین شریان کی تنگی واقع نہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہو انجام کار ابورسما کیطرف ہوتا ہے جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اوس قسم مین سے ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اوسکا التحام ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہے اور جو چیز گرد شریان کے ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور جب گرد کی چیزین بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان مین تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور زیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہین ہونے پاتا ہے بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر رسانس باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہین ہوتی ہے اوسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہے جب اسکی تدبیر یہی بذریعہ غمز اور دوائی کی کرین پھر خون کا سیلان رک جاتا ہے اور جہان کا نشان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور منتشر وہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہے اور بذریعہ نبض کے اوسکی جنبش کے معلوم ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم رہتی ہے اوسوقت جلد کے نیچے ابورسما پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہے اور اوس ورم کا سکون بوجہ غمز اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ارنبہ یعنے کش ران مین عارض ہوتی ہے اور بالبض مین بھی خود بخود کبھی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اسکا عروض بسبب کسی امر خارج کے ہوتا ہے اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے اکثر اطبا نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتا ہے بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور بہ ابورسما پیدا ہو جاتا ہے اور خود شریان بعد شق ہونے کے کبھی نہین جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع مین نہین ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین اونکی دلیل قیاسی بھی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہے اور غضروف کا التحام نہین ہوتا ہے پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہو سکتی اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہین دیکھا جالینوس نے ان لوگونکا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کیا ہے خلالی ہے یعنے اوسکا صغری از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہے صورت اوس قیاس کی یہ ہے کہ شریان بین بین ہے گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہے اور ہڈی مطلق نہین جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگونکا علاج کیا کہ اونکی شریان کا التحام ہو گیا اور شاید یہ بحث ایسی ہے کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہو چکے اور اوپر کے ابواب مین اسکو ذکر کر چکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت امعات خون کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہے اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جاے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہین کہ اوسنے کم نکلتا ہے اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پُرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پُرخطر نہین ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برامد ہوتا ہے پھیپھڑے کا خون نکلنا پُرخطر ہے اور ناک کے کسیقدر خون برامد ایسا ہو خطرناک نہین ہے اور جیسے برامد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برامد ہوتا ہے بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بد کیطرف پہونچتا ہے رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین ہین کسی شریان کے خون برامد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے شرائین کہ انسے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہین ہوتا ہے اور بعض شرائین کا خون ایسا پُرخطر نہین ہوتا جیسے شریان قحف یعنی جو استخوان سر کے پاس ہے کہ اوسکے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندہ دینا اوسکا کافی ہے اور اکثر چھوٹے چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون وریدی کے نہین ہوتا ہے اور نہ اقتم ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جای اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہے اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہے اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو باعث جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہے اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم** کا نزف الدم کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ پڑ گیا ہے اوسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اور اوسکا بند کرنا ممکن نہین ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجرای خون کا ہے کہ جبتک ازالہ اوس سبب کا نہ کرین سکے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ سے اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو حابس خون کی ذریعہ سے ناچار اوسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول مین ہوچکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسیقدر ذکر کرینگے۔ واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہین کہ بہت خرج کو بدل دیتے ہین خواہ ایسے ہین کہ جسطرف سے خون جاری ہو اوسی طرف آنے کو روکتے ہین اور مقام جریان تک پہونچنے نہین دیتے اور بعض حابسات ایسی ہین کہ خاص مقام جریان خون سے اوسکو نکلنے نہین دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہین اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہین خواہ تینون فائدون کے جامع ہوتے ہین پہلی صورت یعنی جو جہت خون نکلنے کی جہت بدل دے اور خلاف جہت کیطرف مائل کرے اوسکی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بطرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری راہ براند خون کی جہت مخالف مین پیدا نکرے جیسے جگر پر موضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کرین داہنے نتھنے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہین ہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رعاف کی اوس ہاتھ کی فصد کھولی جاے جو محاذی اوسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنی روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اوسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اوسمین یا بہ سبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تکثیف کے ہوتی ہے اور جمود زیادہ ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدنکی سے

غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی واقع ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے تیسری قسم یعنی جو خاص موضع نزف دم پر خون کو روکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کر دے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھر دیں یا فقط رخنہ بندی کریں اور سوراخ میں کچھ نہ بھریں خواہ موضع نزف الدم میں خشکریشہ پیدا کریں داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائیں جس سے پپڑی پڑ جاوے خواہ جمود اور بستگی ایسی پیدا کریں کہ خون رک جاوے خواہ کوئی دوا اسفنجی اور چسپندہ لگائیں خواہ تجفیف پیدا کریں خواہ ادویہ ملحمہ کا استعمال کریں خواہ اوس گوشت کو جو کہ رگ کے ہے اوس میں تنگی پیدا کریں تاکہ اوسے بند کر کے تہ بتہ مسدود کر دے ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کی ہمراہ ورم بھی ہو اگرچہ یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اونکا کیا دشوار ہوگا اسلیے کہ اوسوقت نہ بندش بذریعہ ڈورے کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور نہ دشواری سے بندش ہو سکے گی ہاں اوسوقت استعمال ادویہ مغریہ کا ضرور ہو سکتا ہے اور قبض اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسیقدر غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو کیا جاوے وہ نہایت ردی ہے اور جو نشست برخاست ایسی واقع کرے جسکی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اور تھامنا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو باتوں کا ہو اول تو درد نہونے پاوے دوسرے جسطرف خون کا سیلان ہے اوسکی جہت مخالف میں لٹکا کریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنی ایسی طرح اوس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا آسانی ہو جاوے اگر ان دونوں غرض کو حاصل نہو سکے ضرور ہو یعنی درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اوسی شکل پر اوٹھا رکھیں نہیں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون آسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس اوسوقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوسی اختیار کریں اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور بہر دست جو صفت زیادہ ہو اوسی کا لحاظ زیادہ کریں اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازان کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی نشانات جو اوپر جہندگی خون اور رنگت وغیرہ کے بیان ہو چکی اونکے ذریعہ سے اطمینان کر لے تاکہ اگر شریان سے اجراء خون کا احتمال خواہ یقین ہو اوسکی تدبیرات کو جو ذریعہ ورید کا ہے اور ورید کی نزف الدم میں چندان اہتمام زائد نہیں ہے لہذا اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم ہو اوسکی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مخرج کو الم اور ایذا بذریعہ رباط و اور بندش کے پہونچانی چاہیے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کیطرف جذب کرنا ہو واجب ہے کہ وہ عضو عضو ماؤف کا شریک اور دونوں ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہوں اور یہ دونوں جہت عرض اور طول میں جو دوری ہو بہ نسبت عضو ماؤف کے اوسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کیطرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب مخالف سر کے دونوں طرف کا کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اوسی ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب قریب ہیں انکا چندان فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انصراف اور جذب نہوگا اور یہ قواعد ایسے ہیں کہ بروقت انکے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہان پر قوانین استفراغ کے بیان کیے ہیں۔ بندش خواہ دوا لگانا وغیرہ جو کچھ کریں واجب ہے کہ اوس عضو کے قریب ہو واقع ہو

خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اوس سے اوتر کر دوسرے مقام پر کرین اور شریانین سکے شگافتہ ہونے مین ان تدابیر سے
اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہین اور حابس خون فقط انہین تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو
معین ٹھہراکے استعمال کرین اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہے جو العبد قطرین مین کھولی جاتی دوسری قسم کی ایک صورت
یعنی خون کے غلیظ اور جامد کرنے کی صورتوں مین ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اوسی
اغذیہ غلیظ الکیموس کھلاتے جو خون کو غاڑا اور غلیظ کرین جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ کہ تبریدات اور
اشیاء سرد کا استعمال کرین اور بدن ہوا اور پانی سرد مین رکھین اور کبھی غشی بھی خود بخود واقع ہو خواہ کسی تدبیر سے پیدا کیا جاوے ایسی غشی بھی ہوتی
ہے کہ حرکت الدم کو بند کر دیتی ہے تیسری قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اوسمین فقط ایک ہی مادہ کی رعایت درکار ہے یعنی مثلاً اگر
کوئی شریان متصل قلب کے ایک ہی جانب سے کٹی ہوئی ہو اور دونون جانب اوسکی متصل نہین ہوئی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے
کر دین روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جاوے اور اگر شریان دوسری جانب سے بھی ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا اگر
ڈوب جاتا ہے اور خون اوسکی طرف ہو کر نکلتا ہے اور شریان کو بند کیا ہے اوسکی دوسری جانب سے خون اوسمین پہونچتا ہے اور شعبہ
دوسری بندش کرنی پڑے گی اور قبل از بندش اوس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جو اس رگ کا مبدا ہے اور جہان
سے یہ رگ پیدا ہوئی ہے بعض مواضع مین مبدا اوسکا اسفل کیطرف ہوتا ہے جیسے حلق مین اور بعض مقامات مین مبدا انکا
کا اوپر کیطرف ہوتا ہے جیسے ران اور پانون مین جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاوے اوسوقت تسد اور ربط کا استعمال کیا
چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ اوسی چمٹی وغیرہ سے رگ کو باہر نکالین اگرچہ اوسکا نکالنا بدون چاک کرنے خود ہی سے گوشت
ممکن نہ ہو اور گوشت اور وہ گوشت جو محیط اوسی رگ کے ہے اور اوس رگ کو چھپائے ہوئے ہے اوسکے بعد اون ادویہ کو جنکا
ذکر ہم کر چکے ہین استعمال کرے اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اوسکی حرکت محسوس ہوتی ہو مناسب ہے
یہ ہے کہ خود قیر کو ان سے اوسکی بندش کرین اسیطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اوسمین سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند ہو نہ سکتا ہو
اوسکا بے تدبیر کے فراغت حاصل ہو اور بعد ازان استعمال دواؤنکا کرین اور پٹی نہ کھولین خواہ چار روز تک اور اس اثنا مین اگر دوسری
سری کو دیکھین کہ خوب چسپان ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اوسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہین ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام
کرے کہ اوسکی گرد اوسی قسم کی دوا لگا دین جو کسیقدر چپکنے والی دوا کے خشکی کی وجہ اپنی رطوبت کو کم کر دے اور اگر دوا کے اوپر پٹی
خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کی چھوڑانے سے وہ دوا بھی اوکھڑ جاوے موضع دوا کو اونگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کرین کہ خون
کا وہ چھلکا نکلنا ترک جاوے اور جسقدر دوا چھوٹ کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو گئی ہے اوسے جدا کر دین اور اوسی جگہ
اوس دوا کو وہ ٹکڑے کرکے گرا دین اور دوسری دوا اوسکی جگہ پر بدل کر رکھین اور ہر وقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو اسی
طرح اوٹھاتین جیسا اوسکی نسبت مناسب ہو اور وہی تدبیر رہین جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زخم کا موضع
ہو نیچے سے بلند کرکے ہو اونچا ہو مثلاً اگر پہنچے کے اسافل مین ہو خواہ رحم مین ہو ایسا فرش بچھایا جاوے کہ اونچی کر اعضا کو اونچا کر دے اور
اوپر کے اعضا پست کر دی اور بانہہ اس شکل کی پیدا کرنے سے درد پیدا نہو جب ایسا عضو ان اوسکی لیٹنے خواہ بیٹھنے کا درست
ہو جاوے پھر تین روز تک مریض کو اوسی انداز پر رہنے دو تا وقتیکہ خون بند ہو جاوے۔ گوڈ وغیرہ بھرکے خواہ اور کوئی چیز زخم سے لگا

داخل کرے کہ جو تدبیر ہو اوسی وقت چلے گی جب کہ شریان عظیم ہو اوسکی ترکیب یہ ہو کہ ابریشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا پورانا کپڑا کتان کا لیکر اوسپر ادویہ وغیرہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکیں اور فتیلہ یعنے بتی سی بناکر شریان کے اندر داخل کریں اور اوسکے اوپر پٹی باندھیں اور کبھی فقط ابریشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جب تک التیام پیدا ہو کھل نہ جاے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اوسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے ۔ ردم بلا التقام یعنے زخم کا مونہہ بند کرنا اور اوسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اوسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے مونہہ پر رکھیں اور اندر رگ کے داخل نہ کریں اوسکے اوپر گدی رکھکر باندھیں خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھیں اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو ۔ اور جذب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلی اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا مونہہ بہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہاں پر یعنے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا البتہ جبکہ ضعیف ہون اکثر اونسے ضرر شدید یعنے جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت سد کی یعنے حبس اور ردم کی حاصل نہیں ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اوس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جاے نہ اینکہ الم اور ایذا ہو پہنچے ہان اگر پہلی ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ سختی سے بندش کریں بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائیں ۔ اکثر احتیاج اسکی بھی پڑتی کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیئیں اور دونون بازوین یکجا کرکے اوسکے بعد پٹی وغیرہ باندھیں اور بیشتر فقط دونون بازوونکا ملا دینا اور ایسی گدی اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہوں جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے ۔ لہذا اوسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو ملحمہ ہین اگر کوئی رگ مثل وداج کے پھٹ جاے واجب ہے کہ اوسے ابتدا میں ایک ہاتھ کی انگلیون سے ملاکر ادویہ اور پٹی وغیرہ اوسپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائیں اور لگائیں ۔ ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو مونہہ پر شگاف کے لٹکی ہوا اور ہر وقت اوس مونہہ کو سیٹتی رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمیٹتا ہے کہ آخر کار مین خون کو بستہ کر دیتا ہے اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہے خواہ کوئی شے زیادہ تبرید پیدا کرے اور خون کو منجمد کر دے اوسی مقام میں گوشت پیدا کرکے شگاف میں تنگی پیدا کرنیکا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ مثلاً رگ کو عرض میں قطع کریں پس دونون طرف سے وہ سمٹ کر پہلے ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرینگی کہ اوسپر گوشت دوڑ جاے گا اوس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوسی مقام میں درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کی کنارہ سے ہوتی ہے تاکہ دخول اوسکا اندر کیطرف باستواری ہو بعد ازان اوسپر دوا لگائی جاتی ہے ۔ اکثر التحام مجری کا بدون ام الدم کے ہو جاتا ہے پڑی پڑنے کیوجہ سے استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کے اقسام اور اقسام زرنیخ سے اور کمون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہین کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہین اسیطرح زبد البحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر یہ دوائین چھڑک کر موضع ماؤف کی بندش کر دیتے ہین ۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اسمین خطرہ یہ ہے

کہ اس تدبیر سے جو خشک لیشہ پیدا ہوتا ہے بآسانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اوسنے تفاوت ہو کسی جسم کی پپڑی اودھڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر آکر پپڑی کی مدافعت کرتا ہے فقط اوسی خون کی روانی سے کہ صدمہ سے یہ پپڑی الگ ہو جاتی ہے اور تھوڑے تھوڑے سبب سے بھی اس خشک لیشہ کا زوال ہو جاتا ہے اور اسکے گر جانے کی بابت بعد میں بھی دشواری پیدا ہوتی ہے اسیواسطے اطبا نے تجویز کی ہے کہ آگ کے سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی مطلوب ہو تو چاہیے کہ کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اوس سے داغ دیکر سینکیں تاکہ خشک لیشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور اوچھا اور کم زور نہو اور بآسانی گر نسکے اور بہت دنون تک گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اوسپر ثابت ہو گیا ہے اسلیے کہ اگر داغ خفیف لگاتے ہیں اوس سے جو خشک لیشہ پیدا ہوتا ہے اول تو ضعیف کہ اوسکے سبب سے گر جاتا ہے اور بائیمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے۔ اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اوسکا قشر اور رخنہ جلدی خشک لیشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگافت کو زائل کر دیتی ہے اور اگر شگافت وسیع ہو اوسکو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے منجملہ داغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ کی آہک آب نارسیدہ سے ملا کر ابریشم خرگوش وغیرہ اوس میں آلودہ کریں اور مقام شگافت پر رکھیں اور باندھ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے۔ کہ زیرہ اور چونا باہم مقام شگافتہ پر رکھیں اور ان دونوں میں قلقطار بھی اضافہ کرتے ہیں زاجیات یعنی جملہ اقسام پھٹکری ہوں کہ بھی اسی قبیل سے ہیں کہ اونمیں قبض اور کوی دونوں کی قوت ہے اور چونہ میں فقط کوی کی قوت ہے اور قبض کی قوت چونہ میں بہت کم اور مقدار نہیں ہے۔ جو خشک لیشہ ایسی دواے کاوی خواہ محض کی ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اوس میں قبض بھی ہو ایسا خشک لیشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے کیونکہ کے غلیظ کا عروق چھوڑا ہوا اور وجود بھی غلیظ باوجود کی بجدت کی نفری کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائین جیسے جبسین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صمغ اور کندر اور ریتیانج ایضاً زبیب عنب اور ضفدع یعنی مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ کہتے ہیں ایضاً کولنیاموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تخفیف اور التحام کے حبس خون پیدا کرتی جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پسا ہوا ہو اور مازو ہمراہ روغن کے کہ اوسمیں جلائیں اور جب شعلہ دینا موقوف ہو جاوے تو بجھا ڈالیں اسیطرح بردی سوختہ اور ریتیانج اور صدا الحدید بریان یعنی زنگ آہن اور گھوڑے کی لید اور گدھے کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیوں کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھوکر انکا نمک جدا کیا ہو اسلیے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہو جاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو اور ڈبونیکے بعد اوسے جلا ڈالیں اسیطرح بالونکو جلا کر استعمال کرنا۔

بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہیں

اور جالینوس نے اونہیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اونکے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کی بعد اور لوگوں نے اونکا تجربہ کیا درحقیقت اونکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ اون ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جزو کندر سولہ جزو صبر علک البطم خشک اور فلفل اور علک یابس ہر یک آٹھ جزو زرنیخ چار جزو جبسین۔ سب پیسکر چھانیں اور بیس جزو داخل کریں اور کل ادویہ سے وزن پر طیار کرکے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کریں خواہ موضع نزف پر چھڑکیں عجیب النفع ہے۔ یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکیں اور باستواری باندھیں۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ ابریشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے استعمال کریں۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے استعمال کریں۔ اور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کریں ۔ یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کریں ۔ خواہ قلقطار زنجار اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزو اور زاج آٹھ جزو جسمیں محرق آٹھ جزو خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور بہتیری بیان ہوئی ہیں استعمال کریں ۔ عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہو یہ ہے کہ صبر ایک جزو اوس بدن میں جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اوس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور دقاق کندر خشک میں ایک جزو اور خود کندر جب بدن لین میں ایک جزو اور اونہیں دونوں پر اقتصار کیا جاوے خواہ انکے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کریں اور سب کو سپیدہ بیضہ میں گوندہ کر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ موضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کریں ۔ مقالہ تیسرا قروح کے بیان میں **بیان عام قروح کا** قرحہ جسے ہندی میں گھاؤ خواہ زخم کہا کہتے ہیں اوسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہے اور پھوڑوں کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیوں کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک رہے خواہ زیادہ بڑھ جاوے اور اوسمیں ریم پیدا ہو اوسوقت اوسکا نام قرحہ رکھتے ہیں ۔ ریم پڑنے کی وجہ یہی ہے کہ جو غذا اوس مقام تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف ضعیف ہوتا ہے اور اوسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اوسکو پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر افساد غذا کے اوسکی طرف فضول اعضای مجاورہ یعنی قریب کو منجذب ہوتی ہیں اور متحلل ہو کر اوس عضو کیطرف آتے ہیں ۔ خواہ علاج اوسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہموں سے کیا گیا ہو کہ اون مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور پتلا کر دیا ہے اور اون مرہموں کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہے ۔ ریم کی جو قسم رقیق ہو اوسکو صدید کہتے ہیں اور جو قسم غلیظ اوسکو وسخ کہتے ہیں اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل سپیدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہے یا مثل دردی کی ہوتی ہے ۔ صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظہ سے ہوتی ہے ۔ صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج تجفیف کا ہوتا ہے اور وسخ کو حاجت بطرف دوای جالی کے ہوتی ہے ۔ قروح کبھی ظاہر میں زیادہ اوبھری ہوتی ہیں اور اندر کیطرف زیادہ نہیں غائر ہوتی ہیں اور کبھی اندر تک گڑہا پڑ جاتا ہے ۔ جو قروح غائر ہوتے ہیں اگر اونکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اونکا نام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے نل عضو کو اندر سے کھا گئی ہے اور اگر اونکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اوسکا نام مخبئی ورکہف یعنی غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطبا اوسکا نام مخبئی اسواسطے رکھتے ہیں کہ زیر جلد اونکا نفوذ ہو گیا ہے اور جلد اوس سے جدا ہو گئی ہے اور کہف اسواسطے کہتے ہیں کہ بدن کی تہ میں کے بیچ خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہو گیا ہے اور اوسکی وسعت بڑھ گئی ہے ۔ اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہیں اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اوسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے میں کچھ نزاع نہیں ہے جسوقت صلابت اور سختی گوشت وغیرہ کے قرحہ ظاہری میں ہو اوسکا نام قرحہ خرقیہ ہے ۔ ناصور بڑا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جسقدر حس لمس سے دور ہے اور اوسکو چھوٹا کہتے ہیں اوتنا ہی زیادہ بڑا ہے ۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہے ۔ اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اوس ناصور کے سلائی وغیرہ سے چھوئیں اوسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا ۔ کبھی جس عضو میں ایسا ناصور درد پیدا کرنیوالا پڑتا ہے اوس عضو کے فعل میں دشواری

پیدا ہوتی ہے اور اوسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اوس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہونچا ہو یا کہ ہڈی مین پیدا ہوا ہو — جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی یعنے رقیق اور لطیف مگر ہڈی اور رباط کے ناصور مین درد زیادہ نہین ہوتا ہے — جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ ہڈی تک پہونچا ہے رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہے — اور جو ناصور ورید اور شریان تک پہونچا ہے اکثر اوسکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور ورید تک پہونچا ہو اوس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہونچتا ہے اوس سے خون اشقر بطور نزف کے برآمد ہوتا ہے خواہ بطور رشح اور دفعہ کے یعنے اوچھلتا ہوا — اور جو ناصور گوشت تک پہونچا ہے اوس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ یا کدورت اور خام برآمد ہوتی ہے — کبھی ایک ناصور کے بہت مونھ پیدا ہوتے ہین اوسکے علاج مین دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہ نہین دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہین اور کسی مونھ سے اوس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہے — اسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سوراخون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلے گی اور اگر چند ناصور مجتمع ہین رطوبت بھی چند اقسام کی نکلیگی — مترجم کہتا ہے اگر ناصور مختلف سے رطوبت واحدہ نکلے اوسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد اون سب کو واسطے کافی ہے — اکثر ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہے — قروح کے بھی اقسام بہت سی ہین بعض قرحہ مین درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ مین درد مطلق نہین ہوتا ہے کسی مین ورم ہوتا ہے اور کسی مین ورم نہین ہوتا ہے کوئی قرحہ آلایش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور پلپلی ہو اور اوسمین خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو — بعضے قرحہ مین وسخ ہوتا ہے اور بعض مین صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بہی نہایت مضر ہے (جیسے ہمارے بلاد ہندوستان مین پروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور مزاجون کو کسقدر زحمت اوسوقت عارض ہوتی ہے) بعض قروح متآکل ہوتے ہین یعنے سڑ جاتے ہین اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہین سرد ہون خواہ گرم ایسے نرم قروح مین جو بال اوسکے متصل ہوتے ہین اونکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے — کبھی بعض قروح رشاحہ ہوتے ہین یعنے اونسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت ٹپکتی ہے اور اسقدر گرمی اوس رطوبت مین ہوتی ہے کہ اوس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے — یہ قرحہ مہلک اور ردی ہے — بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن ہے متآکل نہین ہوتا اگرچہ دونون پھیلتے ہین اور اوس جگہ کو خراب کرتے ہین اور کبھی کوئی قرحہ ایسا آکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو وغیرہ کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اوسمین نہین ہوتی اور نہ گرمی اوسمین یقینًا ظاہر ہوتی ہے — لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اوسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتی ہے اور یہ حرارت اوس سے جدا نہین ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متآکلہ کا نام رکھتا ہے اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان کرینگے — جو قروح صلب اور سخت ہون اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہون اور اسیطرح

۔ اور جو قروح نرم اور ڈھیلا اور سرد اور سپید رنگ ہوں اونکی راحت ادویہ مسخنہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخت اور حار بالفعل ہوں اور ان قروح کی رنگت سرخ مائل ہو جاتی ہے ادویہ باردہ سے اور ہوای بارد سے انہیں راحت پیدا ہوتی ہے۔ قروح ردیہ کے ہمراہ اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہو جاوے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جاوے فساد مزاج کبد اور فساد مزاج اوس خون کی دلیل ہوگا جو قرحہ کی طرف آتا ہے اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا۔ جس قروح کی جڑیں باریک اور تیز ہوں اور ان میں کھجلی بھی ہو وہ فصل گرم میں پیدا ہوتے ہیں اور جنکی جڑیں موٹی اور سپید رنگ اور کھجلی اونمیں کم ہو انکا مزاج سرد ہوتا ہے۔ جو قروح بعد امراض کے پیدا ہوں وہ بھی ردی ہوتے ہیں اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف ان قروح کے دفع کیا ہے۔ جو قروح اپنی گرد کے بالوں کو پریشان کردیں وہ بھی ردی ہیں **علامات موت کی جو سریع ہونے والی ہے** اونہیں سے بعض اطبا نے یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن میں اورام اور قروح لبنیہ ہوں اور اوس وقت اوسکی عقل زائل ہو جاوے فوراً مر جاتا۔

۔ قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پاتی ہے یا انمیں خواہ کوئی تدبیر فاسد اوس بدن میں ہوئی ہو بعد اوسکی جراحت پیدا ہوئی ہو کبھی قروح خبیثہ تابع بثور ردی کی ہوتی ہے اونہیں کوئی قرحہ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہے بعد تبثیر کے یعنی بعد پھنسی خواہ دانے پڑنے کے۔ خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اوسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور دیر دشواری سے اچھا ہونا باوجودیکہ علاج میں خطا نہ ہو یہ سب امور دلالت کرتے ہیں **افضل دلائل** جو سلامت قرحہ پر دلیل ہوں خواہ قرحہ کے اچھے ہونے پر دلالت کریں انجام کار میں مدہ کا پڑ جانا ہے چاہیے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوای منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اوسکو پیدا کیا ہو۔ اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضای مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہیں ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ بری اتفاق قروح ردیہ کے پیدا نہیں ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اوسکا نضج تمام ہوچکا ہو اور اوسمیں بو نہ ہو اسلیے کہ عفونت اوسمیں نہیں ہے اور کبھی کسیقدر بو بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی مساعدت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اوس کا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہے۔

۔ جو قرحہ کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ جربیہ اور قرحہ متاکلہ و نیز ازیں قبیل اور قروح ہیں کہ اونمیں مدہ پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ جس وقت قرحہ میں مدہ خواہ ورم ظاہر ہو یہ علامت بہتری کی ہے اور اب اوسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نکرنا چاہیے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا میں ہو جہاں کے قرحہ میں خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہاں باوجود ظہور ورم اور مدہ کے پھر تشنج کا خوف اوس وقت ہوتا ہے کہ سبب کوئی امر عظیم پیدا ہو اور حد اعتدال سے تجاوز کرجاوے کہ اوسکا تحمل بہ نظر طاقت کے نہو سکے اگر کسی قرحہ کا ورم دفعتہً غائب ہو جاوے اور بعد قیح نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور یہی قرحہ خواہ ورم قریب اعضای عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قریب ہیں عضلات اور نخاع کے ہوتے ہیں خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم میں پیدا ہوتے ہیں یا مقدم رکبہ پر اونکو تشنج حادث ہوسکتا ہے کہ یہ قروح ایسی اعصاب سے متصل ہوتے ہیں جو ان اعضا میں واقع ہیں لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قروح رگ دار اعضا میں واقع ہوں اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن میں ہوتی ہیں ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل میں تنور بدن کے واقع ہوں اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب اور تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف تنور بدن میں واقع ہوں۔

سکے مفصل ابتداے کتاب سوم یعنے فن اول کتاب معالجات مین بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم مین اخلاط افضل کا بھی ہوتا ہے **منجملہ علامات جید ہونے قروح کی** یہ ہے کہ اونکے گرد کے جو بال ہین تر اور پوشیدہ ہوگئے ہون وہ بال اوگ آئین بہت لایق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہین جنکا مزاج اچھا ہو اور جنمین رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی اون ابدانمین موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اوسمین یبوست زیادہ ہو اوسکا قرحہ علاج کو بدیر قبول کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکون کے بدن اوسمین قابلیت اثر پذیر ہونی علاج کی بہت کم ہے بہ نسبت اوس بدن کے جسمین یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور اوسمین خون پاکیزہ اور ردی نہ ہو اور بالجملہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اسی جہت سے جو لوگ مریض استسقا مین مبتلا ہون اونکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہی اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اوسکے فضول او بوجہ بند ہونے خون حیض کے مجتمع اور زیادہ ہوتے ہین اور مشائخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہین ہوتے اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر بعد اوسکے کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوسمین جو گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہوا اور یہ ہے کہ جو اندمال بنا پیدا ہوا ہے اوسمین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھے ہوگئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مسامات اور خشکی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہی اور اکثر کو طبیب معالج کی ایک قناعت سی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اسے صحیح اور درست ہو گیا اسلیے کہ اوس وقت اوس نواصیر کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جو مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ اوس حالت بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کرنے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے سینے سے یا فضلہ کا انسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے خواہ بری طرح پر لیٹنے سے پھر اوس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت ہو جاتی ہے جو قبل گمان صحت کے تھی یا اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے جس قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ از حاجت پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے۔ اور غالباً جن قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہے وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا اونمین کیا جاوے۔ اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اونکا تنقیہ کرکے استعمال مدملات کا کیا جاوے۔ جب کسی قرحہ کے بھرنا کا زمانہ دراز ہو جاوے اور سڑ جاوین اور متعفن ہو جاوین اور جوہر اصلی عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اوس قرحہ کا اندمال متوقع نہین ہوتا ہے ہان اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطریق غور اور عمق بدن کی کم ہو گیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اوسکے اندمال کی امید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً امید کی نسبت اندمال قروح کے اوسیوقت زیادہ ہوگی کہ قرحہ کہنہ ہو جاوے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اونکے قرحہ منحرف ہو یعنے اوسمین اعضو چھپنے لگے۔ اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہے ضرور اوسکی ہڈی گل اور سڑ جاتی ہے اور ہڈی سے تجاوز کر جاتی ہے جو گرد اوس قرحہ کے ہے۔ قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہان اگر ایسے قروح سوداویہ مین جسقدر ریشے فاسد متعفن ہین سب کی سب نکالڈالی جاوے اور جو فساد اونکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کر ڈالا جاوے اور گوشت اور ہڈی دونو صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہوون

اوسوقت اونکی صحت کی امید ہوسکتی ہے جو اسباب ایسے ہیں کہ اونکے عروض سے قروح میں فساد پیدا ہوتا ہے اونہیں اسباب میں سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے برا ہونا اوس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اس خون کی یا کیفیت میں ہو یا کمیت اور مقدار میں کیفیت میں خون کی ردائت بجہت خراب ہونے مزاج کبد کے ہے اور اس وقت خون کا رنگ سپیدی مائل بہ صافی خواہ زردی مائل ہوتا ہے ۔۔۔ خواہ ردائت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی ہے اوسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہیں سپید اور کہیں سیاہ ہوتا ہے یعنے نقطہ ہای سپید اور سیاہ قطرات خون میں نمودار ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت نہیں بن سکتا ہے اور اوسکا استحالہ بطرف لحم کے نہیں ہوسکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے چرک زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔ کمیت خون کی ردائت یہ ہے کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو ۔ کم ہونے میں یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا نہ ہوگی جس سے قرحہ میں گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہیگا کہ قبل از وقت مناسب کے ایسی پپڑی پڑسکیگی اوس سے نشکاری حاصل نہوگی اور جب تک کہ خم لبریز نہ ہوجاوے خشک پپڑی ٹھہر نہ سکیگا یا اوکھڑ جاویگا اور یہ ضرر اوسوقت پیدا ہوگا جب ان میں مواد ردی کی زیادتی نہو اور خون کی اونمیں بہ قلت پیدا ہوتا ہو ۔ تیسرا سبب سوء فساد قروح وہ تحجر ہے جو قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ میں عارض ہو ۔ چوتھا سبب اون رگوں کا اتساع اور پھیلا ہونا جو اسمیں واقع ہیں اور منتشر ہیں اون بدنوں کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہیں خواہ فساد قروح کا اسطور ہو کہ اونکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل ہو جاوے ۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اوس قرحہ کے ہے اوسکا مزاج فاسد ہو ۔ ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور اونکی صحت میں دشواری ہوتی ہے جیسے قروح متعدیہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہوچکی اگر لڑکون کے بدن میں پیدا ہوں قاتل ہوتے ہیں اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہیں ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کرسکتے اور نہ صعوبت قروح کی اونہیں برداشت ہوسکتی ہے **قانون علاج قروح کا** پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تخفیف کے محتاج ہیں سوای اوس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہے اور باوجودیکہ قروح اولا محتاج تخفیف کا اکثر احوال میں ہوتے ہیں پھر بھی کبھی اور احوال کیطرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہوجاوے اور بیرونی عوارض کیوجہ سے ایسے اسباب پیدا ہوتی ہے نفس قرحہ کو ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہے ۔ جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تخفیف کی اوتنی زیادہ ہوگی اور اوسکے اجزا متشنجہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ کی تخفیف دوا میں ہوگی اور سینے جراحت کا منفوحہ اور اوسکے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی لیکن مقدار حاجت کا لحاظ کرکے بمبالغہ تخفیف اور جمع اجزا کی تدبیر میں کوشش کرنا چاہیے اور اونہیں قواعد کی رعایت بوباب جراحات میں بیان ہوچکے ہیں یہاں بھی کرنی چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج میں کبھی محتاج ادویہ سیالہ نافذہ کے ہوتے ہیں جو بذریعہ پچکاری کے پہنچائی جاتی ہیں اور دیگر راستے بھی ہوں ایسے وقت میں ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہے ۔ پھر چاہیے کہ علاج قروح میں وہ دوائیں مجفف کامل ہوں یعنے اثر خشکی کا پیدا کریں خصوصاً جو دوا قروح ناصورہ کے علاج میں مستعمل ہو

اونکے پیوست کی قوت رطوبت جذب پر زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ کبھی ان قروح کی دواؤں میں حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہے جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزج اور التصاق پیدا کرنے والی پیدا کرے اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح محتاج پٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہیں ۱ اول چرک کو بہاتا ہے اور روان کرتا لہذا واجب ہے کہ استواری بندش کی ابتدا اور ابتدا اندرون قرحہ کے عمیق حصہ سے ہو اور منہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ چرک نکلنا اور رفتہ رفتہ نکلنا آسان ہو۔ دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہے کہ دوا متصل کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور جو قوت التحام اور گوشت پیدا کرنے کی دواؤں میں ہے بوجہ التزام محل کے اوسمیں کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج اوس بندش کا نہیں ہے کہ اگر قرحہ بندش ہی میں چھوڑا ہوا ہو تو قرحہ کے دونوں سرے آپس میں ملکر کھلا ہو جاتے ہیں اس فائدہ کی وجہ سے لازم ہے کہ دونوں باروں کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور درستی سے اتصال پیدا ہو مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہیں ہے کہ اوسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو سوم الحاق واجب ہے کہ ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہونے پائے اور جو چیزیں مانع ورم ہیں اور طبیعت کی اعانت کرتا ہے اسلیے کہ اسکے بعد ورم کے تا زوال ورم قرحہ کا علاج نہیں ممکن ہے پھر اگر ادویہ متورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہو جائے اوس وقت علاج خاص ورم کا کرنا چاہیے بلکہ اعانت قرحہ کی بھی چلی جائے تا اینکہ علاج سے ورم کی فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسی طرح اگر اطراف کروپیوں کی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً سبز ہو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اوسکا علاج بذریعہ کھینچنے کے کرنا چاہیے اور اون کا کو نکال ڈالنا ضرور ہے بعد ازاں اسفنج خشک اوسپر چسپاں کر کے اور اوسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کریں۔ جب قرحہ خالی رہ یا قرحہ صاف ہو یا مادہ ہو پہلے زائل کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے یا کہ جو طریقہ قرحہ کے کرتی تھی اسباب اوسکا انصباب طرف موجود ہو گیا ہے اگر اوسکا انصباب منقطع ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی انصباب کسی رطوبت وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اوس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے ——

اسلیے کہ تنقیہ ایسے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے اگر قروح کے اندر کی کوئی چیز ہڈی کی خواہ ہڈی کی چھلی وغیرہ کے ہو خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اوسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیے بلکہ دوسری تدبیر کرنی چاہیے جو عظام میں بیان ہو چکی ہے۔ پہلے جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ بھی ہے کہ اوسمیں قیح پیدا ہو جائے بذریعہ استعمال کی دوا کے پھر اوس قیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازاں انبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک و صاف ہو گیا وہ صحیح ہو گئی اور نیا ہوا زخمی اوسمیں نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اوسکا اندمال کافی ہے مگر ایسی نہ ہو۔ اور جو قرحہ چرک آلود ہے سے دوای جالی اور لاذع کا استعمال اوسمیں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اوسکا کیا جائے لاذع کا محتاج ہوگا اسلیے کہ حصول اسکا اور اک بخوبی نہیں کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع میں کمی کرنی چاہیے جوں جوں حس اوسکا کم ہو تا اینکہ جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا استعمال ہونا چاہیے جسمیں کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال اور اہتمام اسکا ضروری ہے خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہو سکے تو جو اسباب درد کے ہیں اونکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا اور ایک کچھ ذکر کیا

کہ وہ سبب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرتے ہین اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن نہوگا اور اگر کارگر ہوگا ــ اکثر چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہے وہی اصلاح قرحہ کی بھی کردیتی ہے اور اگر جب قرحہ مندمل اور ڈھیلا ہوتا ہے اوسپر گوشت ردی پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور متعفن ہوتا ہے اوسکا علاج ادویہ مبردہ لحم سے جو کہ گذر چکے ہین کرنا چاہیے جیسے آب برگ کاکنج اشنان اور سرکہ اور طلاے صندل خواہ وہ طلا جن مین کافور کی شرکت ہو اور بہت سی مذکورہ آگے کا استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ مندمل ہو جاوے اور بھرتا ہوتا ہے ــ جو قروح ایسے ہون کہ اونمین درد شدید ہو اوسکے علاج مین پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد مین کرنا ضرور ہے اور درد کی تسکین اونہین ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہین اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہون لیکن اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نکرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہون گے اور جب درد مین سکون پیدا ہو جاوے تدارک اوس ضرر کا بھی کرلین کہ جو ان ادویہ مسکنہ کی استعمال سے پیدا ہوا ہو ــ چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہین یہ وہی قروح ہین جنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اونمین رہتا ہے ــ کبھی شہد کے ذریعہ سے ایسی قروح کی صفائی پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی ذرورات کا استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جب تک قروح چرک سے پاک نہ ہوجاوین کوئی دوا اونکی خاص جگہ تک پہونچ نہ سکیگی خصوصاً جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتے ہین کہ اونکی رسائی بہت دشوار ہے لہذا اول یہی کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اونکی کرلی جاوے پھر انبات لحم یعنی گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جاوے ــ جو دوا منقی ہے یعنی رطوبت کو پاک کرتی ہے اوسمین جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اوسمین جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب اور ردی بھی پیدا کرتی ہے لہذا واجب ہے کہ کھانے کی دوا اور تیز اختیار کیجاوے اور طلا کی دوا خارج بدن مین ذرورات ادویہ مین سے اختیار کرین پھر اس طلا کو اونمین تدبیر دان سے جو ہوتین جن سے خشکی یا تیزی کو گھٹاتے ہین بعد ازان علاج مناسب کرین اور یہی علی التقدیر بنایا اور اصیر کہ علاج کا بھی ہے اسلیے کہ ہم کو احتیاج پہلے اونکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین ــ ایک ہی دوا بہ نسبت بعض بدن کے منبت لحم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور نہ منبت لحم اسیواسطے دوا کی قوت کا اوتارنا خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اوسکا وزن کم وبیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اوسکی قوت کم اور بیش کیجاوے خواہ کسی دوا کی ملاوٹ گھٹائین خواہ اوسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اوسمین تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی وہ اکال ہوجاوے یہان تک کہ اوسکا وزن کم ہوجاوے خواہ اوسکی قوت بہ نسبت زیادہ ہوجاوے خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اوسی دوا پر اضافہ کرین ــ زیادہ تر لائق دواے قوی کی وہی قروح ہین جنکا اندمال دشوار ہو واجب ہے کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اوسکو چھوڑا دالیوں اسلیے کہ اب اگر یہ دوا بعجلت استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی ــ روغن کو قروح پر متصل نہ کرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہو روغن بید انجیر اور روغن آس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرح کی خرابی نہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اوسمین قرحہ پڑ گیا ہے بہ رفق اور نرمی علاج اوسکا کرنا چاہیے اور دواے قوی سے اوسکو ایذا نہ پہونچائین ــ اور جس عضو کی حس بلند ہو اوسکے معالجہ مین جو واجب ہے درگذر نہ کرنا چاہیے ــ جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑے خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ بڑا پیدا ہو خواہ وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمین عضو کی الحس کے حکم مین داخل ہین اور انکے اضداد کا حکم بالعکس ہے

داخل ہے خواہ ضعیف الحس میں اور اسکی وجہ سے قروح باطنی متحمل دوای سخت کی نہیں ہوسکتے جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوا کہ
زیادہ جذب ہوجاتی ہیں اور بدن کی اندر ڈوب جاتے ہیں۔ اور یہ قروح باطنہ مقربات ادویہ کے زیادہ محتاج ہیں جیسے کتیرا اور صمغ عربی خواہ
وہ دوائیں جو اندر متحقق زیادہ ہوتی ہیں خواہ انکی خاصیت دریائی ہے۔ اور ایک علاج قروح میں یہ ہے کہ اعضای متقرح ساکن رہیں
اور حرکت نہونے پاسے اور حرکت دیسے جائیں اگر پہلے زمانہ میں حرکت ملائم اور خفیف دیجاے اور اسکی مضرت بہت کم ہے بہ نسبت اسکے
کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل ویسے کرایا جاے خصوصاً اوس بدن میں جسکے اخلاط ردی ہوں۔ واجب ہے کہ علاج قروح میں
اسکا خیال رہے کہ قریب کے اعضا میں التحام پیدا ہو جاے جیسے ملتصق ہوا ایک قسم کے قروح زائد درمیان انگلی اور ہتھیلی کے پیدا ہوجاتا
خواہ وہ دو انگلیوں کی باہم گوشت یا کھال پیدا ہو کر انگلیاں نکو منفصل کردیتی ہے۔ کمی سے یعنی غار کا قرحہ اور جو قرحہ لطافت عضو سے کہ زیادہ
مستحیل ہوتا ہے اور جو قروح خبیثہ ہیں اور وہ سے تجاوز کرگئے ہیں اونکی بہت سی قریب کہ گوشت نرم وغیرہ میں ورم پیدا ہوجاتا
جیسے کنج ران میں ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پس گوشت بھی سبب جیسے خارش کا اثر بالا تک پہنچ جاتا ہے
اور بعینہ یہی علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن میں حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اسوقت ورد بھی پیدا
ہوتی ہے اور نوبت قرحہ کی بدبختی ہے۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کریں اور جو زیادہ بیشتر اپنے مقام خاص سے
بدن کو رجوع کیا ہو اوسکو استعمال کریں اور جب تک ورم کا تنقیہ نہ ہوگا اوسکے علاج کی امید نہیں ہوسکتی ہے اور اس علاج
اسکی بھی حاجت ہے کہ اسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہیں اگر تنقیہ بدن کا ہوچکا ہو اور تنقیہ کر چکے
وقت بھی ایسی تدبیر کریں کہ ایذا قرحہ کو نہ پہنچنے پاسے ایک حیثیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جو
دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہے یا تو موافق ہوگی یا غیر موافق اور دوای موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی اثر ظاہر نہو لازم
ہے کہ اوس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہو۔ اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اوسکا عمل ضعیف ہے اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہیں کہ
غرض جو استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اوسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر غرض تجفیف یا تنقیہ سے استعمال کیا ہے افزونی رطوبت کی اور
زیادہ ہوتی جاے خواہ کوئی اور فساد سوای ان دو فساد ونکہ کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اوس دوا کی قوت بڑھائی جاے۔ یا تحقیق
اس دوا کو اور وجوہ سے ہو مثلاً اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جہت سے حرقت اور التہاب بھی پیدا ہوجا
اوسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جاے اور اوسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیے جیسے کسی مرہم سرد کی وجہ
سے خواہ اس دوای ناموافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کمودت کی مائل ہو جاتا ہے اوسوقت معلوم ہوگا
کہ دوا قرحہ میں تبرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ اوسکی تسخین کی زیادتی
زیادہ کیجاے۔ خواہ وہ دوای ناموافق تر ہو اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اوسوقت واجب ہوگا کہ اوسکی قوت قابضہ زیادہ
کیجاے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اوس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اوسکا تدارک ایسی دوا سے کریں جو ہم آگے
ذکر کرینگے خواہ وہ دوای ناموافق قرحہ میں تاکل پیدا کرتی ہے اور عمق اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آئندہ سطور میں اوسکا ذکر آتا ہے
لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت بجھا کر ڈالی جاے اکثر دوا اس سبب سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص میں
حد افراط کو پہنچا ہوا ہے اوسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مقام پر مستعمل ہو اوس کیفیت کی ضد بمقابل ہو تا کہ مزاج اوسکا معتدل

ہو جاے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاج قروح صدیدیہ کا یہ قروح صاحب احتیاج استعمال ادویہ مجففہ کے ہوتے ہین کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جاے اوسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہون اور گوشت اوگانیوالی دوا کا استعمال کیا جاے زیادہ زخم غائر ہو جائےگا اور عفونت بڑھ جائےگی اسلیے کہ اسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہین بلکہ واجب ہے کہ پہلے انکی تجفیف کرلی جاے تاکہ انکے سختی پیدا ہو اوسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنیوالی لگائی جاے اگر ایسی دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جاے اوسوقت یہ دریافت ہوگا کہ اس دوا مین اتنی قوت نہین ہے کہ اس بدن مین جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اوسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی جلا کی قوت بھی اوسمین بڑھانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت روغن کی بہت کرنی چاہیے اور اگر کوئی روغن اوسمین پڑے تو ایسا ہو جسمین قوت تجفیف کی ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر قرحہ کی خشکی حد افراط کو پہونچی ہو اور تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا اور قبض کی قوت مین کمی کرنی لازم ہے اور اسمین ادویہ کو جملہ ادویہ منبتہ لحم مین یاد رکھنا چاہیے۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال مین شدت اور تعطیل نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود غلط اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اوسکی مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیے مثلاً دوا مین قدر حاجت سے زیادہ جلا نہ ہو اور اگر ہوگی عضو مقروح کو کھا جاےگی اور اوسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کریگی جو مثل اوس صدید کے ہے جو قرحہ مین پیدا ہو رہا ہے اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھاتا جاے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی ذکر ہوئی کہ اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم کے اور مشابہ پیپ ہوے خواہ ترچھے ہونہ کی کردیتی ہے اور جلد کھو اس دوا کا استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہے یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہین انمین سے بعض ادویہ مین تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ اور افیون اور بیخ تفاح اور بعض ایسی دوا ہین تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے ریتیانج اور زفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور ترکیب مثلاً مرہم جزوی مرض اور دوا کی مرکب کرے ۔ جو دوائین صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتے ہین وہی دوائین ہین جو خشکی پیدا کرتی ہین جیسے پھٹکری اور بازدادر اور پوست انار اور فشار کندر اور مرداسنگ اور جو خواہ سویق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البوجف اور اگر برگ خرنبانہ خواہ جو تازہ کا ضماد کرین کہ مسلم جو کو پیسکر لگاتے ہین خواہ اوسے شراب مین جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور رطوبت کو خشک کریگا بدون کسیقدر ایذا کے مرہم جسمین مرداسنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے ملا لیتے ہین تاکہ پیپ ہو جاے بعد اوسکے سرما اور بنج اور ہلدی اور بازدادر اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیا اور قشور سب کو برابر لیکر باریک کوٹین اور بار باریک پیسکر ہر دوا کے چھٹا حصہ برابر مرداسنج مذکور ملا کر سب کو استعمال کرین ۔ وہ ادویہ جو قرابادین مین ذکر کیے ہین اونکا استعمال کرنا چاہیے۔ اکثر ریم وغیرہ غسل کی حاجت سیال چیزون سے ہوتی ہے چنانچہ اوسکا بیان قروح خامہ کے علاج مین ہم کرینگے منجملہ اون سیال اور رواں چیزون کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی چرک کو دھو ڈالتا ہے اور وجع اور تخفیف بھی پیدا کرتا ہے یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئین ہر وقت ورم کے مفید ہوتی ہین ۔ اگر ناکہ موضع کو پانی مین بھگاکر چرک کی دھونی مین استعمال کرین تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جو شافی ہے [illegible] اور

جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے **علاج قروح وسخہ کا** وسخ کے معنے اوپر مذکور ہو چکے ایسے قروح کے علاج میں ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کریں جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ پیدا کرے جسطرح قانون عام میں ہم نے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹاتی چاہیے مثلاً شیلطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اوسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ اور گیاہ جاوشیر مرکبات میں سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہوں یا اوسمیں اشق وغیرہ داخل کیجائے اور مراہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم زنگاری یہ قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام قرص حالس مشہور ہے خفیف ادویہ میں سے ایک یہ دوا ہے وردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر ہموزن لیکر استعمال کریں خواہ سپیدا ور جعدہ یعنے عنبر بید ہموزن اور جب وسخ زیادہ پڑنے لگے اوسوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون کلم یعنے نمک ملا ہوا اور یہی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ میں مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دوا کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائیں بوقت درد قرحہ کے مفید ہیں **علاج قروح غائرہ اور کہوف اور رشحانی کا** قروح غائرہ سے مراد گہری قروح اور کہوف سے بھی غار کے ہے اور رشحانی یعنے چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینوں اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہیں اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی غذا کے ممکن نہیں ہے اور یہ غذا ان میں پیدا ہوسکے خون سے کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دواؤں کی ہوتی ہے جنمیں تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کریں اور لگانا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رکنے نہ پائے بلکہ بخوبی جاری رہے اگر ایسا مقام بسبب اتفاق بہم پہنچے اور قرحہ کی جگہ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور موںھہ قرحہ کا نیچے کی جانب میں ہو تو یہی مطلوب اور اگر اسکے برعکس اور اولٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بہ تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جائے جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اوٹھانا اور بیٹھانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو اوسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اوسکی جڑ تک چاک کریں اور چاک ایسا کریں تاکہ کوفت یا اثنا بھر کسیقدر ایسا باقی نہ رہ جائے کہ اوسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور چھری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کریں اوسکی جڑ میں اور جو موںھہ اوسکا پہلے سے ہے اوسکے علاوہ دوسرا موںھہ پیدا کریں بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید موںھہ کے پیدا کرتے وقت حال میں عضو کے تامل کریں کہ اسلیے موںھہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہیں ہوتا ہے جب یہ موںھہ بنا چکیں قرحہ کی بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح کریں کہ موںھہ کی طرف سے شروع کریں اور جڑ کیطرف پہونچیں یعنے وہ مقام جو کھلا ہے اور پہلی صورت کی قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہیں ہے اوسکی بندش جڑ کی طرف سے شروع کرکے موںھہ تک باندھے جائیں اور زیادہ ہمواری بندش کی دونوں صورتوں میں اوپر کیطرف درکار ہے اور اتنے زور سے بھی نہ باندھیں کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جاوے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا موںھہ نکالنا ممکن نہ ہو تو فقط قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کریں اور وہ فتیلی جو مناسب لگی ہیں اونکو اندر دار داخل کیا کریں اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے چرک وغیرہ کو بھی پاک کر دیتے ہیں اونکا استعمال کرتے رہیں تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہو جائے

اسلیے کہ دونون قوتونکا اجتماع اونکی قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہی اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قیروطیون اگر قرحہ مین بھردی جای عجیب النفع ہے اگر اوسکے بعد سعوطون بعد اوسکے ایرسا اوسکے بعد آرد کرسنہ ۔ اگر مجاری کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جای کبھی اونکی جلدین التصاق پیدا نہین ہوتا لیکن اتنا ہوسکتا ہے کہ جلد مین خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کردین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہوجای گہرے قروح اور چوڑے زخم اور کہنہ کا تنقیہ کامل دواؤن سے نہین ہوسکتا ہے اور نہ اونمین گوشت پیدا ہوسکتا ہے ہان اگر تر چیزون کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ مین بھر کر ڈالا کرین خواہ اونمین ہر وقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اونکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جای خواہ نچوڑنے سے وہ ریم اور چرک نچوڑ جای خواہ دھونے کیوجہ سے اونمین صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اونمین شراب ملاہین خاکستر کا پانی بھی بہت قوت سے چرک کو دھوتا ہی مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل اسکا نہین ہوسکتا ہی آب دریا بھی اسی کے قریب ہی کہ چرک کو بھی دھوتا ہے اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باینہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اوسکا مانع بھی ہے ۔ اگر ورم ہوگا انمین سے کوئی چیز قابل استعمال کے نہین ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی ۔ ان سب قروح کی دوا کو مناسب یہ ہے کہ پٹی کے اوپر پھاہے ڈبو کر رکھی جائین ایسی دوائین جسکی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح مین محتاج ہو اور اون مرہمون کی قوت کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہین تاکہ موہنہ پر قرحہ کے وہ پھاہا رکھا جای جسمین دوا ضروری الاستعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اوسمین سے کم برامد ہو پیچھے اوسکے جو اعضا ہین اونمین آرام اور سکون پیدا ہو اور اکثر قرحہ سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعۃً رطوبات کثیرہ برامد ہوتے ہین بعد ازان خشک ہوجاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے **قروح کے کیڑون کا علاج** عصارہ فودنج نہری قروح کے کیڑون کو بہت ہی نافع ہے اور جو دوائین کان کے کیڑون کے واسطے کتاب سوم مین مذکور ہوچکین اونکو اوسی مقام پر ملاحظہ کرو **قروح مین گوشت پیدا کرنے کی تدبیر** جبتک تنقیہ قروح کا نہوئے ہر ایک گوشت اوگانے والی دوا کا استعمال جائز نہین ہے اور جبتک بطرف قرحہ کو غذا جید کا جذب نہوے اور اگر غذا قرحہ کی مقدار قلیل ہو اوس تک نہ پہونچیگی جبتک چرک وغیرہ سے پاک ہوجاے پھر کوئی دوا لذاع اور جلائی اور لگانی درست نہین ہے کیسے ہی قروح کیون نہون اور کسی مقام پر کیون نہون واجب ہی کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم مین وہ وصیتین جو ہمنے اوپر بیان کی ہین سب کا لحاظ رکھین کہ زیادہ رطوبت پیدا نہونے پاے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیرین قروح صدیدیہ کے باب مین مذکور ہوچکی ہین اونہین پر عمل کرین مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہین ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہوجای اور اونمین خشکی پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونون باتون کے یہ بھی غرض ہو کہ اوسمین گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہوگی گوشت کیونکر پیدا ہوگا منجملہ اون چیزون کے جو قرحہ مین خشکی زیادہ نہ کرین اول تو یہ ہے کہ اوسے بہنے دیا کرین اور روغن اور موم زیادہ کرین اگر دوا بطور مرہم کے مستعمل ہی اور اگر تغلیظ مادہ کی کرین خواہ اوسکے خاثر کرنے کی تدبیرات کرین اور چکنائی دوا کی کم کر ڈالین اور مقدار دوا کی زیادہ کردین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ مین زیادہ کیا جاتا ہے ۔ گوشت پیدا کرنیکی غرض سے مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر مین پیدا کرتا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونون تدبیر یکجا کردین پہلے ذرور چھڑکین

اور گرد اوسکے مرہم لگائین اور شراب خصوصًا شراب قابض دواے جید جمیع قروح کی جلا دو یہ سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا ریم وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدہ اوس سے ہوتے ہین اونکو ہمنے باب جراحات مین ادویہ منبتہ لحم کے ذکر کردیا ہے اور اب مناسب ہے کہ اونمین سے جو جو ادویہ اچھی اور اس مقام کے لائق ہین اونکو بیان کرین۔ سرمہ سوختہ اور انزروت اور سریشم ماہی اور حلزون سائیدہ اور توبال سار پورقان اور الابان محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اولون اور سعد خصوصًا واسطے چرک کے تاکہ سوکھا اور جعدہ بہت قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اوس سے حاصل ہوتا ہے **علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ** کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکل اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین یا اوس عضو خاص کا تنقیہ جسمین قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح پر کہ اوسمین پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اوس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذاے صالح اوسکی تجویز کرین اور اسمین اسقدر تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اسلیے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہ ہو اوسکو آب سرد کی تبلیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہ ہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کی اسیطرح اور بھی میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو۔ اگر قرحہ مین عفونت ہو تو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزین جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان مین اونسے نطول وغیرہ کرین پھر بانہمہ عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہے جو تبرید بھی پیدا کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطکی اور تخم گل اور شوکہ مصر اور حب الآس اور وہ نطولات جنمین یہ ادویہ داخل ہون اور انکی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندھکر یا کدوی خشک سوختہ اور بارتنگ وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین ملاکر **علاج قروح متعفنہ ردی** کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدن کا تنقیہ کرین اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین وسکی تنقیہ خاص ہو جو از قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کرین اور غذاے جید کا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے چنانچہ قرحہ کہنہ ہوگا اوسیقدر اوسمین فساد اور ضرر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھین تسکین ایسی قرحہ کی بھنگ اور سویق وغیرہ سے بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور ایسی قسم کے قروح مین جب فساد بافراط پیدا ہو جاوے کبھی اونکا استیصال اور بیخ دین سے دور کرنا بذریعہ آگ کو داغ دینے سے ضرور ہو جاتا ہے خواہ کسی دواے حار سے یا کاٹ ڈالنا کہ سواے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سواے اوس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی اوسکا گوشت صحیح کا ہے اور سواے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے پاکیزہ ہے کچھ باقی نہ رہے۔ دواے حاد جمیع خرابی گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہے اور اس دوا سے جو الم اور [illegible] پیدا ہو اوسکا تدارک روغن زرد رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتًا فوقتًا رکھتے ہین اور بستے لیتے ہین ایسے قروح اگرچہ بحد لااصلاح نہ پہنچے ہون اور کیسے ہو گئے ہون جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہین اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ رہے سے جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے اونمین سے آب دریا اور جو باب نواصیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین یہ قروح وغیر

اور اقسام قروح کے سب مین یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چندروز بحال خود چھوڑدین تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار بار اسکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو ادویہ خاص قروح متعفنہ کی ہین جیسے دقیق کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا او سمین کسیقدر پھٹکری یا گوشت مچھلی نمکین کا جو مقعد دہو یعنے نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر ثلث جزو اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ قثاء الحمار تخم کتان جو ہمراہ قلقدیس یعنے سبز پھٹکری اور حاشا کے پیسی جاے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا انطرون اور زیرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد بصل الفار یعنے پیاز کی جڑ شہد مین اور کرنب تنہا شہد مین خواہ کدوی خشک اور برگ زیتون تازہ **دوائی مرکب** زراوند دو حصہ شنفا لو ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤن سے نطرون پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کرین کبھی احتیاج اسکی تقویت کی عصارہ قثاء الحمار اور سوری یعنے سرخ پھٹکری سی ہوتی ہے اور خشک قروح پر ڈالتے ہین ایضاً زراوند اور بازو اور زیت برابر لیکر اسطرح طیار کرین کہ اوسکو پورانی سرکہ مین اوزان نصف تو طولی سے پختہ کرین تاکہ تمام سرکہ جل جاے بعد اسکے اوسکی سلائی سی بنا کر قروح پر لگائین ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک بیس بیس جزو افیون چہار ۴ جزو بازو جسمین سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک جریش یعنے کنکر سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیصوم سوختہ نصف جزو ہمہ ہم حصہ انزروت اور [illegible] اور رمان دا اور زنگار اور زراوند کسیقدر علک البطم کے ہمراہ ملا کر سایا ہین تاکہ اوسمین لزوجت اور چسپ پیدا ہوا [illegible] کے استعمال کرین یہ دوا نہایت مجرب ہے [illegible] جزو اور [illegible] یعنے ایک آب نارسیدہ [illegible] جزو پھٹکری [illegible] جزو پوست انار [illegible] جزو کندر اور بازو ایک سو تیس [illegible] جزو موم ایک [illegible] جزو ایک تہائی رطلی زیت کہنہ دوسری دوا یہی ہے [illegible] سوختہ [illegible] کے ذریعہ سے خاک کیا ہو یا جلایا ہوا اسپیدہ قلعی کندر [illegible] زنگار اقلیمیا اشق جاوشیر [illegible] ہر واحد دو دو درہم [illegible] ریتانج [illegible] ہر واحد [illegible] درہم [illegible] والی چیزونکو [illegible] مناسب ہے کہ [illegible] پگھلا کے اور [illegible] والی دوائین ہین اونمین [illegible] طیار کرین **جالینوس وغیرہ** نے اس **دوائی مفید** کے اجزا جمع کیے ہین توبال نحاس ایک اوقیہ [illegible] ایک اوقیہ موم نصف رطل روغن گل ڈیڑھ اوقیہ بطور مرہم سوم مرہم طیار کرین یعنے پیسنے والی چیزونکو [illegible] پگھلنے والی چیزونکو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اسی طرح کرین اس جگہ اطبا نے پسند کیا ہے کہ روغن دعالبس کو مخلوط کرین اور جالینوس نے اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے – اگر یہ قروح مثلاً مقام ذکر پر واقع ہون اونپر دواے کاغذ سوختہ اور دواے اندرون اور کدوی خشک جلا کر اور صوف وسخ جلا کر یا ضماد برگ سرو خواہ برگ ولب یعنے چنار سوختہ کا استعمال کرین

علاج قروح عسیرۃ الاندمال اور قروح جردنیہ کا پہلے واضح ہو کہ بعض جو قروح بدشواری مندمل ہوتی ہین یہی قروح ہین کہ متآکل و متعفن ہون جیسے ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متآکلہ و متعفنہ پہلے تین [illegible] یہ قروح عسیرۃ الاندمال پہلے نہین ہین اور ایک ہی حال پر بہت تک رہتی ہین اسطرح یہ قروح لا علاج سی ہی الگ ہین لیکن یہ قروح ضرور کیسے ہوتی ہین خلاصہ یہ کہ جو قروح متعفن خواہ متآکل خواہ لا بواسیر ہو سکے یہ عسیرۃ الاندمال ضرور ہو گا اور کچھ ضرور نہین ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن [illegible] بھی سبھی ہو قروح جردنیہ وہی قروح ہین جنکا فساد درجہ ثابت کو پہونچ جاے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسی قروح کی علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوے ہین پس غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت مین اور اگر قلت خون کی سو سبب ان قروح کی ہو غذا مین

کثرت کرنی چاہیے اور غذا سے جید مین لو کرنا چاہیے ـ پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہونیکی وجہ سے یا قروح پیدا ہوئے ہون جو علاج خاص ترہل اور وسخ کا ہے وہی کرنا چاہیے اور اگر بسبب یبوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہے اور ابھی تک قرحہ ناصور کو نہین پہونچا ہے بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح مین پسینا پیدا کرین اور اوسکی تکمید اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنے پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اوسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہے اور نہ مناسب ہے کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھینچ لیگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگاتین جسمین تجفیف کم ہو کبھی فقط نیم گرم پانیمین ترکیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہے اور کبھی احتیاج قرحہ کی کھجلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جسمین زفت یعنی رال پڑی ہو ـ اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گردہن کے گوشت وغیرہ کی ہو اور اوسکا علاج بذریعہ پچھنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہے اور خون فاسد اوس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ بڑھنے کا از قسم دوالی کی ہو اوسی قرحہ کو قطع کر ڈالین اور خون اوس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلاء بدنی ہو ابتدا فصد سے کرین اور خلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہون اور اوس سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالیہ سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکور کے وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہے لہذا اوسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اوسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہو سکتا ہے بلکہ وہی سوء مزاج جو بحد افراط ہوا ہو اور اوس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت ہے جو چیزین تابع مزاج کے ہوتی ہین تخلخل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنے تخلخل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہے اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جاوے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوسکا استعمال کرین اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرتی ہو خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ کا ناصور ہوا ہو اوس وقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اوس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہو ہڈی کو کھولکر اور نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث دوارت قرحہ کا ہوا وہی چھیل ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اوسکی الگ کر دین گے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالین گے اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے سینے مین ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنی وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہے پہونچ گیا تھا مین نے استخوان سر سینے کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد وعروق وغیرہ جو گرد اوسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہہ تھی کہ علاقہ قلب اوسپر مستقر تھا اس بات کو دیکھنے سے نہایت درجہ رقت قلب عارض ہوئی اور اوس فاسد ہڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو بہ نظر ضرر قلب کے ہرگز بھی نہ چاہا اور درد والے نے اجازت نہ دی اور جو جھلی اوس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے بھی اوسکے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ یہی تھا اور مجکو مرکوز خاطر تھا کہ جس طرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بجائے خود سلامت رکھی جائے حالانکہ جو چیز اس ہڈی سے بطرف استخوان سرسینہ کے ملی تھی وہ بھی سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جب مین قلب کی طرف دیکھتا تھا اوسکا کھلا ہوا یہی تھا جو بنظر ظاہری استخوان سرسینہ کا دکھائی دیا تھا آخر یہ بیمار ہی مین نے اوس ہڈی کو مع متعفن چیزون کے کاٹ کر جدا کر ڈالا اس جراحی سے اگرچہ گمان غالب یہی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں پھر ایسا گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی اوسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سے غلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ کرنے مین کام دیتا تھا اسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کچھ اون جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ تھا جن زخمون سے سینے مین سوراخ پڑ جاتا ہے (مراد اوسکی شاید یہ ہوگی کہ اون زخمون کے بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہین) اور مین کہتا ہون جب قروح متعفن ہو جاتی ہین اور گندہ ہو جاتی ہین راے مناسب یہی ہے کہ سینگی کے ذریعہ سے خون اونکا بہا دیا جاوے جسقدر مناسب اور لایق اوسکے ہو جو دوائین مختص واسطے عسر اندمال کے ہین اور اکثر حالات مین بکار آمد ہوتے ہین وہ یہ ہین توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سابورقان اور توبال سائر الحدید یعنی لوہن اور لصاق ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بناتی ہین اور قلقطار اور زاج اور جو چیزین اسکے مشابہ ہین مع اون چیزون کے جو مانع پہنچنے مادہ کے طرف عضو متقرح کے ہین اگر مادہ کچھ گیا ہو جیسے پھٹکری اور مازو ایک جو دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح عسیرة الاندمال کا علاج کرتے ہین اقلیمیا اور لزاق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو چھوڑا کر کے چھوٹے اور شب یمانی ہر ایک سے آدھ جزو زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سرو چار جزو موم اور روغن بقدر مناسب حال اور وقت کے ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریای شور مین سرد کر کے خواہ آب انگور مین یا اسمین پانچ دن تک اور پھر پانچ دن بھی دیا گو خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اس پانی مین ڈالین اور دھوپ مین رکھیں کہ بیس دن کے دنون مین اور جب مدت مذکور کے بعد صاف کر کے جدا کرین مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا ذرا بھی کے پانی کا نمک اوس مرہم پر نہ جاوے ورنہ شوریت سبب جدا ہو جاویگی ایضاً نحاس محرق اور زرنیخ اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو دو اوقیہ موم اور روغن بقدر کفایت کہ ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہین جسوقت وہ دوا خشک ہو کر ہین ڈالی جاتی ہین از انجملہ زنگار اور زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی یا وران مختلف جیسا ہر ایک ہین جس وزن سے کہ لائق ہو وہ دوا اسی قدر برادہ مس اور برادہ آہن پھٹکری کے پانی مین ڈالین اس شرح سے جیسے گرد غیرہ کے گل حکمت کر کے تنور مین جلائین اور بعد جلانے کے نکال کر خوب صاف پیسین اور بطور ذرور کے استعمال کرین یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کرین صفت اس مرہم کی جو اور یہ مرہم بھی جید ہے مرداسنگ ہی ایک من اور موم اور پیہ نار ہیون چھتیس مثقال زنگار سولہ مثقال اور برادہ جی چالیس مثقال برادہ مس لیکاو کر رانحہ مرداسنگ چالیس مثقال دیکھو مفردات اور قرابادین کو رانحہ کے معنی مفصل بیان ہو چکے ہین روغن کہنہ مین پہلے مرداسنگ اور ذہب اور زنگار کو ڈالین بعد ازان باقی ادویہ کو داخل کرین۔ ایضاً تنور کی پھٹکری اور خاکستر یعنی روئی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اس سے مرہم طیار کرین روغن آس ملا کر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے

اوسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ بہ نرمی ملا کر اسقدر حرکت دیں کہ مرداسنگ اسمیں آمیختہ ہو جائے اور گاڑھا ہو کر لیجاسے اور سوختہ خواہ اور قروح حیرونیہ کے واسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار ایک مثقال جو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب ہی ذرور طیار کریں خواہ شب یمانی ہے پیسکر ذرور طیار کریں مازو فا چار جزو قلقطار دو جزو اس سے ذرور بنائیں اور پہلے زخم میں شہد آلودہ کریں اوسکے بعد اس ذرور کو چھڑکیں قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو قیر دلمی دس جزو اور نشاستہ [illegible] ملا ہو جیسے زبان [illegible] میں بھی [illegible] کہتے ہیں دھوپ میں مالش کریں اور بعد ازاں استعمال کریں یا سپیدہ پھٹکری آٹھ جزو قشور نحاس ملح اندرانی کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزو نورہ ایک جزو موم دس جزو اور روغن آس بقدر کفایت کے اور ایک نسخہ مرداسنگ زیت ایک ایک اوقیہ زراوند بارہ سے سوراخ کیا ہوا ایک ایک وقیہ افتیمون ایک وقیہ دقاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر نطوخ طیار کریں اور سر کنڈہ کی چھڑ سے ہلاتے جائیں **علاج نواصیر کا اور ان جلد زخموں کا جو پوشیدہ ہوں** نواصیر کی ماہیت اور اوسکے احکام جو مقام حدوث میں ہوا تھے وہ سب بیان ہو چکے اب جو تدبیر اوسکی علاج میں درکار ہے اور اوسکے صدید اور ریم نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے نکلتی ہیں اونمیں لطوبت ثقیلہ یعنی اوسکا جا ہے خواہ پاک کرکے اور جسطرح باسانی اونکا اخراج ہو سکے اوسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر کے بیانات میں کیا گیا ہے۔ اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہیں نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہیں اور بعض کہنہ اور سخت ایسی ہوتے ہیں کہ اونکے دار اور تجاویف گوشت تک پہونچ جاتے ہیں اور زیادہ تر اونکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہیں ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر خار اور [illegible] گی انکی جہت سے واقع ہوتے ہیں پہلے اوسکو بذریعہ قطع تیز بدسکے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالیں چھری وغیرہ سے خواہ آگ میں جلا کر اور داغ دیکر خواہ کسی دوائے تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناسور قریب پٹھہ کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تا اینکہ یہ علاج کیا جاوے اور جسقدر ایذا اور تکلیف پہونچتی ہے اسکی برداشت کیا جاوے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف کریں اور جسقدر چربی بڑے گوشت کی ہے اوسی کو اندر گھلاتے دور کریں اور گوشت کو باقی رکھیں اور خشکی اوس مردار گوشت میں پیدا کرکے اندمال کی تدبیر کریں اور تھوڑی دیر [illegible] سنبھال جو دو سال سے رہتے ہیں اور اسی زمانہ میں الحق اندمال تام ظاہر ہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کریں جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلا ناسور کو گوشت فاسد سے پاک کرے اور جو چیز اوسمیں لطوبت سے فاسد نظر آتی ہے اوسے الگ کر کے اوسکے اندر خشک دواؤں کو بھرے اور تھوڑے دنوں تک اسیطرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور غلط از قسم امتلا اور رطوبت فرج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اوس تک پہونچے خواہ تیزی کی شکل ایسی بڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب طبیعت بطرف زخم کے ہو جاوے خواہ کوئی ایسی بیقراری کے طور پر او [illegible] یا جنبش بدن میں ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچا سکے۔ نواصیر کے قطع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اوسکی دوا سوائے قطع بد گوشت وغیرہ کے خواہ داغ وغیرہ کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں ہے چنانچہ ہم آیندہ بیان کرتے ہیں اور جو نواصیر ترچھی اور ٹیڑھی سوراخ اور منافذ پوشیدہ اور پیچ میں اوسے چاک کرنا چاہیے اور داغ لگانے میں شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہاں تک پہونچیگا اور اوسمیں احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا داغ لگایا جاوے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار

کشتہ پارہ بھی انہین ادویہ مین داخل ہے اور انہین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہے اور برادہ آہن اور نصف وزن اوسکی گندھک اور اوسکی نصف چونا لیکر قدر الاثال مین تصعید کرتے ہین اور اس تصعید سے پارہ اوڑ کر قریب گردن اوس دیگ کی جو شدہ وصل کرکے آگ پر چڑھائی گئی ہے منخنق ہو جاتا ہے اور پارہ ریخ خواہ پارہ تصعید ونہین جب ادویہ مجففہ مذکور ملا کر تصعید کرین خاک ہو جاتا ہے جیسے ارباب اکسیر کی کتب مین مفصلا اسکا بیان ہے اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصًا نواصیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہے داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہین کہ اونکا ذکر مبالغہ سے خالی نہین بہرحال اجزای مذکورہ بالا مین یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے جب استعمال کرتے ہین ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصًا وہ چیز جو مثل چربی کے تری اور فاسد گرد گوشت کی ہوتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اوس فاسد چیز کو کلبتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالین اور ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہین جب تک کہ سب فاسد چیز نکلجاے اور فقط گوشت مردار باقی رہجاے اور ہمیشہ روغن زرد اس عضو پر چھڑکتے رہین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہوا اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کرین جو ناصور تر و تازہ ہو چاہیے کہ پہلے اونکو ادویہ قویہ سے دھو ڈالین اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے مین مستعمل نہین ہے اور آب خاکستر اور آب دریای شور اور آب صابون جسمین زرنیخ اور نوشادر ملا ہو اور جو پانی زرنیخ اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جای بوقت خشک ہونے دونون کے خواہ دونون کو فقط اور تر کئے ہون گئے اسقدر کہ سیلان مین آجائین اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جسمین سجی اور چونہ پوست بیضہ کا اورہ ملے ہو تاکہ اس سے بھی تنقیہ ناصور کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصور پاک ہو جای اوسپر دوای خردہ بھی لینے جسمین مغز ارنڈ شتر پیسا ہوا اور مرہم زرنیخ سوزنو غرب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوای جالینوس جسمین کاہنہ پڑتا ہے اور جو دو دویہ مرکب زاج اور قلقدلیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سوسو سفوطون — تجربہ ہے اسقولوقندریون کی جڑ بھی مفید ہوتی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھر دین فورًا بھر جاتا ہے اسیطرح اگر خربق سے ناصور کو بھر دین اچھا کر دیتی ہے بشرطیکہ تین روز تک دوا کو اوسیطرح بھری رہنے دین اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ علک البطم یا عصارہ بیخ محروث یعنی بیخ الحذر اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ اشج اور قلقدلیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ اگر کوئی نکالول جو سن صبی کو پہونچے ہون یا سن طفولیت کو پہونچے ہین اور ایک کھرل مین پیستے پیستے قلعی کے دستہ تا اینکہ گاڑھا ہو کر سوکھ جای اور اوسکو اہل اسکندریہ استعمال کرتے ہین بیخ جاوشیر پھٹکری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو ذراریح نصف جزو اس سے ذرور طیار کرین خواہ مرہم بنائین یا ہمراہ خل یعنے سرکہ کے جسمین ذراریح کو لگایا ہو اور بعض نسخون سے ذراریح کو حذف کر دیا ہے اور داخل نہین کرتے اور کبھی اوسکے ہمراہ شہد ملاتے ہین ایضًا صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بیضہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا اور آپسمین مخلوط کرکے استعمال کرین ایضًا اور بہی ادویہ قوی ہین جنکو ہمنے قروح عسیرۃ الاندمال کے باب مین ذکر کیا ہے جب گوشت جیسے اور اچھا ہموار ہو جای اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو چسپیدگی پیدا کرین اور گوشت نیا اوگائین اور اگر اوسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد ہو گئی ہو واجب ہے کہ اوسکی اصلاح کرکے علاج کرین اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہو جائین اور بطور ردہ کے رطوبت بر آمد ہونے لگے اب شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا

جراحات پر گوشت زائد کا بیان جو گوشت زخمون پر زائد ہوتا ہے اوسکا علاج محتاج ادویہ جالیہ مجففہ کا ہوتا ہے اور جسقدر ان دوا مین لذع کم ہوگا اوسیقدر خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کو کم کرنے مین طبیعت

بدنی سے معاونت طلب کی جاوے جسقدر سے گوشت کو پیدا کرنے مین طبیعت کو اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ نیا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبعی ہے اور اوسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہی فقط دواے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون مشقت دوا کے مخالف فعل طبیعت کو صادر ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتی ہین جب تک پورانی نہون اور تازہ رہین جب ہی تک اونکا اثر باقی رہتا ہی اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکین چاہیے کہ اونکی حفاظت بذریعہ تسریش اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین کی جاے ۔ اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہین ہے اور نہ مین اس راے کو صحیح جانتا ہون بلکہ اوس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اوسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور وافی ہے ۔ اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ بقاے قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زریخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی ہے یہ تجویز ادنی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہوجاتی ہے اور ہواے مفسد ادویہ کو افساد قوت پر مستعین ہوتی ہے ۔ جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح باقی رکھتی ہے ۔ وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید ہی اور یہ فائدہ کچھ بنظر قوت اوس دوا کے نہین ہے بلکہ اسلیے کہ قوت مین کبھی دواے لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دواے غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اوسمین تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اوسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ ادویہ جیسے قشور نحاس اور صدف سوختہ اور دونون قسمین قنفذ یعنی خارپشت کی جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قنفذ کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو مقدار مناسب سے گھٹاتی زیادہ ہے منجملہ ادویہ معدودہ کی زہرۃ النحاس جو مسمی بہ اسپیاب ہا اور اوس سے زیادہ قوی سرخ ٹھیکری اور نیز اقلیمیا اور قلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونون کم ہوجاتی ہین اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہے اور زہرۃ النحاس بھی اس عمل مین قوی ہی لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاے سچ مچ بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کردیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دریاے شور مین کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی مین گرد انک گھولا ہو وہ بھی اسفید رسفید ہے کبھی سجی اور آہک آب نارسیدہ کو سات گنا پانی ملاکر دھوپ مین سات دن برابر رکھتے ہین اور ہر روز کسی وقت خاص مین اوسکو ہلا دیتے ہین تا اینکہ غلیظ ہو جاے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اوسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت اونہین اقراص کو استعمال کرتے ہین اسیطرح جیسے قرص بنطلقس اور مرہم سنجر عجیب النفع ہی اور سنجر مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا ور جس مرہم کا نام اسفرلیاطی ہی وہ بھی گوشت زائد کو بدون لذع اور گزندگی کے اوڑا دیتا ہے اور دواے دردیا اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہی اور دواے ذفاق کندر اوس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل جھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو ۔ اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون پردہ بینی کے پھول جانے اور بڑھ جانے کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین **تدبیر اون قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین** جو قروح بعد اندمال کے پھول جائین اونکا علاج یہ ہی کہ جسقدر گوشت بڑھا ہو اور جسقدر ہڈی بڑھی متصل و ملحق قرحہ کی ہے پہلے اوسیکو دور کرین اور اوسکے بعد قروح کو خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسی اوپر بیان ہوچکی ہڈی نکالنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو جسوقت ورق سرو اور سویق بزرالبنج کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن سرداکے قلقدیس بھی داخل ضماد مذکورہ کرین بعد قروح

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہون بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہین خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتا ہے اوسکو دور کرنے مین حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اونمین زیادہ ہو اور اونکی قوت کو قابل قوت اوس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے اونکا استعمال کیا جاے۔ اور جس دوا مین قوت جلا کی کم ہو اوس نشان کے دفع کرنے مین مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اون کے کم ہو اور ادویہ منقیہ جو قوی ہون وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہین اور اونکی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ لک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقی ماندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لوہے کا زنگ اوس سے بہتر ہے اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کر کے اندر پہونچاتے ہین اور اوسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کرین اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ فوتنج اور سپیدی انڈے کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوست ہو اوسکے مٹانے کے واسطے ہڑتال اور تخم فلفل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سبک ہین اونکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور زرونیہ یعنے بھسیڑا اور طین رخو یعنے چکنی مٹی جو مخصوص اور بوری ہو اور پوست نبر لوز گدھے کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب وسمین بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہین شریک کرین خواہ انہین ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرین تار سنے سے جو نشان پڑ جاتا ہے اوسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے اب ادویہ جو باب زینت مین مذکور ہونگی اونہین بھی دیکھنا چاہیے جو تھا مقالہ پٹھہ کے تفرق اتصال کو بیانمین اور ہڈیون کا تفرق اتصال جو درست نہین ہو سکتا ہے

فصل بیان مین جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح اونہین اجسام کے

پٹھہ مین چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہی لہذا اسکی جراحات سے دردہای شدید عارض ہوتے ہین اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اوس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زاید محسوس نہین ہوتی اور اسکی جراحت مین ضرور ہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کی عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھہ کے زخم سے عارض ہون یہی ہین کہ حمیات پیدا ہون اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع مین عارض ہون جہان زیادتی حرارت نہین ہوتی اور پیاس اور سہر یعنی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اوس جگہ ورم پیدا ہو جاے ایسا ہی حال اوتار عضلہ کا ہے خصوصاً جب عضلہ کے بیچ پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہو جاے اور اوس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اوس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائیگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسی عضو کیطرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہے اور برودت نے اوسے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کیطرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اوسمین پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھہ کے ہے لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنے روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جنمین روغن کی شرکت ہوتی نہین ہے کر لیتی ہین اور ادویہ پختہ مفیدہ جسکے استعمال سے مدتہین کانٹے سے چبھین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہین کبھی مجروح جراحت عصب

سے عصب کے بدن میں ظہور ورم کا دیر میں ہوتا ہے اور اوسکا علاج اور اوس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصبی کے التیام اور نضج دیر میں قبول کرتے ہیں جو زخم پٹھہ میں لگے یا بطور خرش کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہو جانا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ پٹھہ کھل جاتا اور نظر آنے لگے اور کبھی پٹھہ کھل نہیں جاتا ہے اور یہ سبب زخم یا طول عصب میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم پٹھہ کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہے بہ نسبت اوسکے جو عرض میں لگے اسلیے کہ زخم عریض کی اذیت لیف صحیح میں پہونچکر بوجہ اتصال عصب کی ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے اور دماغ میں پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا ہے بہ نظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنی چور ریزہ ریزہ ہو گیا ہے اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اوسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے اعراض ردی ہوتے ہیں خواہ جنکے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں بہ نسبت اوتار کے زخم کے مگر پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہے یعنی نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم اکثر تشخص آنکہ سے دیکھہ سکتا ہے اور باب تشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اونسے بھی جھلی کا حال بخوبی عیان ہے اور چونکہ جھلی خالی ہوتی ہے اور اوسمیں طولا مسالک لیف کی دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے زخم میں چندان ضرر نہیں ہے اور وتر غشائی میں مسالک لیف کی طولا نظر آتے ہیں اور وتر غشائی فمی میں زیادہ ہے اور جھلی اسقدر سخت نہیں جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہے لہذا اوسکی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ پھٹ جانا اون رباطات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہیں اوسمیں چندان قباحت نہیں ہے اور نہایت سخت علاج کا تحمل اوس جراحت کو ہو سکتا ہے جو تفرق اتصال عصب کا بطور نہر کے یعنی عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت تشدیخ یعنی طولی تفرق اتصال کے اوسمیں زیادہ خوف نہیں ہے اور اسیطرح یہ انقطاع بعض اعصاب کا بعض سے جو عرض میں واقع ہو اوسکی بہ نسبت بھی نہر میں خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح اوجہ نہر کے انکار رفتہ ہو جاتا ہے مگر اور اعراض مہلک پیدا نہیں ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب کا** دوائیں جو کہ زخم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت میں اسقدر ہو جنکا لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اوسمیں جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو جس چیز میں حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب سے خالی ہوگی اور قبض کے اثر سے جراحات عصب کے علاج میں پرحذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جالی کے پایا جائے جیسے روسختج اور توبال نحاس وغیرہ میں ہے اور اوسکی تلطیف بذریعہ پیسنے کے اچھی سرکہ میں جو زیادہ قابض نہو پیدا کرکے استعمال کرنا کچھ مضائقہ نہیں ہے اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اوسکی تلطیف خاص سے کسی دوا کی کیفیت حرارت کامنہ کا اظہار مترقب ہو جاتا ہے اگر کبھی دوا کی قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب میں ہوتی ہے اوسوقت سرکہ کا ملا یا جانا بوجہ غالب کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر کیونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اوسکا الا ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کردے پس سخونت بڑھانے میں بہ نظر مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بہ نظر قوت کی اگر عصب مجروح کھل گیا ہو اوسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی ہوگی جو حدت شدید پیدا کرے اسی دوا کا ضرر اوس سے زیادہ پہونچیگا اوسطرح جو دوا دیر تک لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہیں اور بار بار بالفعل ہوتی ہیں اونکا ضرر بھی عصب زیادہ پہونچتا ہے۔ جب زخمی کے پٹھہ میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جاتی ہے اوسکے التحام التیام میں جلدی مناسب نہیں ہے مگر ابتدائی تسکین وجع میں البتہ کرنی چاہیے یعنے گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغنہائے گرم سے بانیت الاتفاق سے تکمید کریں کہ اوسمیں کسیقدر قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اوسکی سخونت تکمید گرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیے کہ آب تکمید گرم قسم بارد میں داخل ہے

اسیطرح کرسنہ یعنی مٹر اور نخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائین بھی قبل ازانکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیین اور کبھی کبھی استعمال دواء خفیف کر بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہی جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور نیز انصباب فضول کیطرف سے بوجہ کھولنے فصد اور کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہوجاے اوسوقت تدبیر التحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہین ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزا ہو اور اوسمین کسیقدر قبض نہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہو اسلیے کہ جو چیز بافراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہو یہ دونون پٹھہ کو مضر ہین اکثر زخم پٹھہ کا قریب بصحت ہوتا ہے اور کسیطرح برد کی مضرت اوسکو پہونچتی ہے پس اوسمین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اوسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا ہے کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کرین اور بذریعہ ادہان گرم تحلیل کرین۔ پھر یہ پٹھہ شق کیا ہو اور قطع جانب طول مین واقع ہوا ہو اوسکے چھپانیکی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کرین اور وہی دوائین اوسپر رکھین جنکو ہم اوپر بیان کرچکے اور چوڑی پٹی سے اوسکو خوب مستحکم باندھین کہ دونون سرے زخم کے مل جاوین اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو قریب مجروح کے ہے اوسکو بھی بقدر ضرورت شامل کرلین اگر زخم مذکور عرض مین ہو اوسمین ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے لگانے مین درد ضرور پیدا ہوتا ہے جیسا امر عظیم اور کار دشوار واقع ہوا اور عرض مین عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت اوسکا ڈالنا عرض مین ضرور ہے اور جہانتک ہوسکے ورم سے اوسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اوسکا محفوظ رکھنا بہت ضرور ہے اسلیے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہی اسواسطے واجب ہی کہ زخم کا سر پہلے پہل جوڑنا اور درست کردینا اچھا نہین ہوتا ہی جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جاے اگر زخم مین تنگی ہو اور اوسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا چاہیے اور کشادہ کردینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہی چونکہ اوسمین اجتماع صدید کا ہو کر ایک بقدر زائد اکٹھا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور یا جو متعفن ہو جاتی ہے درد بھی اوسمین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ منہ جذب ہے اوطراف زخم کو ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتا ہے پس چاہیے کہ تدبیر التحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اوس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہو جاے گا یا بین لفظ پٹی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولدیا کرین گو دوسری جگہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات دن مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسی دن کی رات مین خواہ اوسی رات کی دن مین پٹی کھولدین جسوقت شبانہ روزی مین پٹی باندھی گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس مقام پر لذع بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہو چکی ویسی نہو پھر اسکی چندان ضرور نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا کافی ہوگا واجب ہی کہ اوسکی دوائین رعایت اسکی رکھین کہ نہ حاجت سے زیادہ تسکین کرنے پاے اور نہ تسکین مین اوسکی کمی درجہ ضرورت سے ہو اور اسیطرح جلا اور تخفیف اور ان دونون کی ضد مین اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جاے فوراً تبرید سے اوسکی اصلاح کردینی چاہیے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جاے اور بقدر ضرورت باقی رہجاے۔ کبھی فیروطیات فربیونی کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہین بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اوسکا اور مریض مجروح کا مزاج یکسان ہو اور سخنہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر یہ فیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کرکے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کریں۔ سو بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اوسپر تجربہ کرے کیونکہ دوا کا ایک تخمینہ سا حاصل کر لیں اوسکے بعد مریض پر تجربہ کریں اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کرکے پھر استعمال مریض پر کرنے میں زیادہ تفتیش اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ باانہمہ پھر بھی اگر پٹھہ کھل گیا ہے اور زخم چوڑا اور وسیع ہے اشیاء حارہ قویہ مثل افربیون وغیرہ کے مستعمل نہو گا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسطرح جو ایک مغسول ہے فوراً طیار کیجاے اور دیر میں جو نا دھویا گیا ہو اسلیے کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن قیروطیات میں عصب کے خواہ لطوخات میں مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کے ہو اور نمک کا لگاو اوس میں نہ ہوا ہو اور علک یعنی گوند وغیرہ جیسے اشیا کا اوس میں استعمال کیا ہو وہ بھی مستعمل ہوں اور توتیا کو مغسول کرکے استعمال کریں اور کسیطرح کا لذع اور کسیقدر حدت باقی نہ ہو اور کھلے پٹھے کے علاج میں اگر کسیقدر قبض ہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اوسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیز اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اوسی پٹھہ کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اوس پٹھے میں بہت کم ہے جہانپر اثر ان اشیا کا بواسطہ پہونچے۔ بخلاف اوس عصب کے جسپر بلاواسطہ یہ اشیا پہونچ جاتی ہیں اور گرد پیش کی چیزوں کے ذریعہ کچھ انکی مضرت کے پہونچنے میں دخل نہو۔ لیکن اگر ایسے کھلے ہوے پٹھے پر بیرون سے پہونچی برودت وغیرہ سے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر ذکر ہو چکی ہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کی اعصاب خلقت اصلی میں قوی ہوں تب خطر اقراص بولیداس اور اقراص قانطا اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون ہمراہ مسخنہ خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہئیں جاڑے دنوں تو ہمراہ زیت لطیف کے اور گرمیوں میں روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزد لیکن مقدار میں بہ نسبت کھلے پٹھوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے۔ کسی قسم کی جراحت کیوں نہو تدبیر مناسب یہی ہے کہ پہلے دوا لگائیں اور اوسکے اوپر نرم سی لتی زیت میں ڈبو کر لپیٹ دیں۔ بطرح سے کھلا ہوا پٹھا لائق بچاؤ اوسکے یہی ہے کہ دوا میں نرمی کیجاے اور سخت قسم کی دوا وسپر نہ پہونچے۔ اسیطرح رباطات جو ہڈیوں کے درمیان میں اوگتے ہیں لائق بہ حال اوسکے یہی ہے کہ اونپر دوای قوی کا تحمل کرایا جاے اور جو رباطات متصل بہ عضل ہیں اونکا حال بین بین ہے۔ اسیطرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب میں پہونچے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیوں نہو پٹھہ کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اوسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں بجز تسکین درد کہ اوسوقت گرم کرکے لگانا جائز ہے۔ پٹھہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اوسکو کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سے جو نہایت نرم ہو صاف کر ڈالیں اور اسفنج سے بھی اوس زخم کو دھونا ضرور نہیں ہے ہاں اگر چرک کے ضرر سے اطمینان ہو جاے اوسوقت کیا مضائقہ ہے۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھے کے اوپر پہلے اسفنج لگا کر پھر زیت کا استعمال کریں۔ جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو صدمہ پہونچا اور کوفت کا اثر اوسکے گٹے سے جسکا سرا باریک تھا پہونچا اور بازو کا پٹھہ کسی قدر پھٹ گیا اور زخم ہو گیا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب جس سے چند زخموں کا التیام اور پورا زخم کا مشاہدہ کر چکا تھا اوسپر رکھا اور پہلے بھی اوس زخم کو اوس مرہم سے درست کر چکا تھا لیکن مرہم کے رکھتے ہی مقام زخم میں ورم پیدا ہوا اور [illegible] جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت وغیرہ کا

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اوسکا ہاتھ شل ہو گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے۔ اگر یہ قروح کی تشنج عارض ہو بشرطیکہ جلد مین شگاف ہو گیا ہو اوسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا ان قروح کو بالخصوص نافع ہون کہ اونمین تجفیف پیدا کرین اور لطافت زیادہ رکھتی ہون اونہین کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاے اور اگر جراحت بطور چبھنے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اوسمین نخس بھی پیدا ہوا اور ورم نہ ہوا اوسوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضع علاج کرین اور حرارت اور تجفیف اونمین قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اوس زخم کے جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کیطرف بآسانی پیوست ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ تدبیر عصب مجروح کی تلطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو پھر طعام وغیرہ اقسام اغذیہ سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہین ہے خصوصاً اگر جراحت عرض مین ہو کہ اسوقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف ضرور ہوتی ہے۔ اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہے کہ بستر خواب اوسکا شیر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہون اونکی نگاہداشت ہواؤن وغیرہ سے حفظ رکھنی چاہیے۔ اسیطرح سر و گردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو۔ اسیطرح پیڑو اور کش ران کی تدہین واجب ہے خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ مین ہو اور اطراف ساق مین واقع ہو اور [illegible]

عصب اور قروح عصب کی علک البطم نہایت اچھی دوا ہے پٹھے کی جراحت کے واسطے لڑکے اور عورتین خواہ جنکا مزاج مرطوب ہے اور بشدت رطوبت مزاج کے اونمین موجود ہے ایسے لوگون کو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہے کہ اوسمین تھوڑا سا زیت اسقدر ملا ہین ہو اوسے نرم کر دے اور کسیقدر چسپیدگی اجزاء دوا مین پیدا کر دے اگر خشکی زیادہ ہو اور بدلہ اس دوا کے راتینج بھی بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج سخت ہے اور اوسکا گوشت زیادہ سخت ہے اوسکے علاج مین تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا کہ وہ تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جسقدر مزاج ہر ایک کا ہو اور جسقدر دوا کی سختی ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اوسکی مقدار بارہوان حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنی اگر ۱۲ جزو قیروطی ہو ایک جزو دوا ہے قوی اور تازہ اوس قیروطی مین ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا منظور ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اوس مرہم وغیرہ جسمین روغن گل کی آمیزش کرین۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین [illegible] فربیون کے اور شیر دار ادویہ نباتیہ بھی شریک کرتے ہین اوسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی ہے۔ صندید الاثر دوا ایسے وقت مین جیسے بورہ ارمنی اور اوسکا کف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ [illegible] اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ اونکو بطرف خارج کی جذب کر لاے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے تانبا جدا کرتے ہین اور اسرنج اور لصاق ذہب اور کبھی ابتدائی جراحات مین سواے خمیر کے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کر کے باہر کیطرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون بہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہین اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شلیم یعنی پیچ جو گیہون مین ہوتا ہے اوسکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ راکھ کے پانی مین بسکے ضماد کرتے ہین۔ استعمال علک البطم کا علاج اوّلی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اور اسکے بعد مرہم باسلیقون کو اور وہ محتاج الیہا سے قوی کہکے خواہ اوسی سے اور بیرکی ہو دواؤن کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ مین بغرض تسکین کے چونہ بھی ملا دیتے ہین۔ لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر ہے کہ آب دریا سے اوسکو دھویا ہوا اور خوب گرم اور تیز [illegible]

دھو کر خشک کیا ہو اور جسقدر زیادہ دھوئینگے اوسی قدر نفع اوسکا بڑھتا جائیگا ۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہے جسکو جالینوس نے ذکر کیا کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فربیون اور زفت یعنی رال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو ۔ روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہے مگر زیادہ گرمی پیدا نہیں کرتا ہے **میں کہتا ہوں** اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت متحلل ہو جاتا ہے اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہیں کرتا ہے ۔ اگر زخم بطور چھینے اور کرٹنے کے پیدا ہوا ہے اور اوسمین ورم یا عفونت نہیں ہے اوسوقت مرہم افربیون اور چوال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے ۔ اور جو بدن لطیف ہے اوسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کے واسطے چوال کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کی ہوتی رہیگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی تغیرات ہیں اختیار ہے اور یا نہیں زخم گہرا ہے اور چھینے کا موہنہ بند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا موہنہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر موہنہ تنگ ہو تو بڑھا دیا جاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دواؤں میں حاجت قوی ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اوس زخم کے جو بطور شگوفہ جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر خون میں عفونت پیدا ہوا اوسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا ہو تو آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کو اونکو یکجا کرکے استعمال کریں اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو اور آرد کرسنہ اور آرد باقلا بھی آب خاکستر میں پختہ کرکے خواہ آب خالص میں جسمیں تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال اسفنج کا او سفیدہ کرنا چاہیے اور دوا کو اوسی میں بھگو کر گرم کرکے ایک نرم کپڑے میں لگا کر زخم کے اوپر رکھیں **بیان اون ادویہ کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہیں** اور معلوم ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کی علاج کا کیا ہے اور اگر اوسمین ورم پیدا ہو اوسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب ہمکو منظور ہے کہ بشرح و بسط اس معالجہ کو بیان کریں اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب قاطاجانس میں لکھا ہے اوسے ہم ذکر کریں جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحات عصب میں ہوں خواہ اعضائی عصبیہ میں ورم عظیم پیدا ہوا اور اوسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہے کہ اوسکے علاج میں وہ ادویہ استعمال کریں جنمیں سرکہ اور اجبار معدنی داخل ہوں اور وہ اجبار ادویہ کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم میں اسی کتاب کے مذکور ہیں یعنی کتاب قاطاجانس کے دوسرے مقالہ میں اونہیں ادویہ میں سے ایک دوا یہ بھی ہے ۔ قلقدیس ایکدرہم اور ربع درہم زاج لونے دس درہم توبال نحاس دو اوقیہ اور اڑہائی درہم قشار کندر ڈیڑھ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا ادہ رطل خشک دوائیں پیسکر سرکہ میں دس دن تک بھگوئیں اور گلانے والی چیزونکو گلا کے سرد کریں اور کسی دیگ وغیرہ میں سب کو ملا کر ملائیں اور خوب ملا کر جب سب اجزا یکذات ہو جائیں اوتار لیں ۔ عضو مجروح اور بستور مرہم پر دن بھر میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو ٹپکائیں اور جسوقت یہ دوا مذکور اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت میں تر کرکے گرم گرم رکھیں بشرطیکہ اوسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہو اسلیے کہ پٹھے کے حق میں خصوصاً جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑھ کر کوئی چیز مضر نہیں ہے ۔ پھر اگر کسی حال میں ایسے اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اوسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہے کہ ایسے کو یکا کے استعمال کریں اور آٹا اوسمین مٹر کا داخل کریں اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اوسکی جگہ داخل کریں خواہ آرد جو کو ملائیں **پٹھہ کا کوفتہ ہونا اور پچ جانا اور بیکار ہو جانا** کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہوا اور ورم بھی پیدا نہ ہوا اوسکا علاج تسکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو تسکین کا فتہ کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اور

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہے کہ تحلیل کرین اوس عضو پر روغن گرم کی اور پیہم تنطول کرتے رہین اور جس روغن سے تنطول کا چاہیے کہ اوسمین قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے۔ اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہون۔ اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کوفتہ پر رکھین اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس مہرا سے بھی اسکا علاج کرتے ہین۔ پھر اگر ورم پیدا ہوگیا ہے اوسکے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کرین اور معتدل گرمی بھی اوس عضو کو پہونچائین اور میلا صوف اسی دوا مین ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھین اور اگر یہ صدمہ اور الم بمواضع مفاصل مین پہونچا ہو وہان کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جنمین قوت تحلیل اور تنفیع درد کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی اوسمین ضرور ہو کہ مقابلہ ورم کا کرسکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے۔ پھر درد کا بھی لحاظ چاہیے اور ورم کا خیال کرنا ضرور ہے ان دونون مین جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اوسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو تو تنہا استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم مین طول ہوا ہو دوائے قوی کا لگا کرین اور قوت تحلیل کی دوا مین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائین کہ اوسمین تقبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہے۔ خواہ جو دوا چرک کبوتر صحرائی سے بنتی ہے۔ اور اگر جلد مین زخم بھی ہو اوسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمین قوت تجفیف اور جمیع اجزائے متفرقہ کے اوپر ہموار کرنا اور ملانا اجزای کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ مرض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو زخم کا بھی اثر جلد مین نہ ہو اوسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتے ہین اونکا استعمال کرنا لازم ہے اور یہی دوا یعنی ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اوسمین زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھادین اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اوسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہی نہ ہو بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جاوے گا فقط تنقیہ کا علاج ایسی قسم کا کرو جو اوسکے ورم کو نافع ہو اور جسم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے۔ اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اوس [illegible] سے کرتے ہین جسمین کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونون حالت مین عموماً نفع کرتے ہین اور اگر ان دونون صورتون کے ہمراہ درد شدید ہو تو بھی واجب ہے کہ دوا کو رفت ہی سے ملا کر ضماد کرین اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ ٹھیک سے جمیع اقسام وقی ہین یا نکا کسقدر لگاؤ نہ ہونے دین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ ادہان قویہ کا استعمال کرین جنمین پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہون اور جسکے مزاج مین سخونت ہی یا وہ دوائین گرم اور خوشبو جنمین گرم مصالحے پڑتے ہین کہ اونکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی رگ مین ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال ڈالین جیسے بازو کو نکال ڈالتے ہین عصب کا سخت ہونا اور چھیدہ ہو جانا بہ ضرب کسی چوٹ لگنے سے خواہ کسی ٹوٹ جانے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر درستہ دیا بعض سا معلوم ہوگا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اورام صلبہ کی اور تشنجات کی ہم ہر دو ل ادویہ مفردہ مین اور قرابادین مین خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی تفصیل لکھی ہین اور اس مقام پر جسقدر دوائین ہم ذکر کرتے ہین وہ سب مجرب ہیں اور خصوصاً المنتن ہیں جیسے مقل الیہود [illegible] وزن درہم کے پانی مین گھول کر خواہ گولی کر کے استعمال

کرین یا گوندہ کر استعمال کرین مثل اسی کے خطمی کی جڑ ہیں کہ ضماد کرین یہ بھی بہت خوب ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دوشابہ انگور زمین معجون کریکے اور اسیطرح اشنج اور شورہ اور فربیون اس سب کو روغن زیت کے ہمراہ جمع کرین ایضا تخم مر ہمراہ سکنجبین کے ضماد کرین ایضا داخلیون اور اوسکی نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے

ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کا سبب اخلاط حادہ ہوتے ہین جو ہڈیون مین نفوذ کرتے ہین اور ہڈی کو سڑا دیتے ہین کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت مین ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان مین پیوست ہو جاتا ہے اور اوسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہو کر سڑتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ شوکہ تمام بدن مین تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل نہین ہے

علامات فساد استخوان کے جسوقت کسی ہڈی مین فساد عارض ہوتا ہے اوسکے اوپر کی ہڈی مین ترہل اور بودا پن پیدا ہوتا ہے اور سبزی ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگتی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ اوسمین باسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اوسکی بندش بھی اوسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرح کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اوسکی گرد پھیرین دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہین ہے جو چپکی ہو کہ اوس سے ہلنا ممکن ہو بلکہ اوس سے کسیقدر چمٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز غیر ثابت سی معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی بالکل ردی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائے نہ ہو اسلیے کہ ابتدا مین بذریعہ ہو سینے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا ہے بلکہ بتیر افراط ریق سے اوسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اوسپر سے الگ ہوگئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اوسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اوسکو کھول دین اوسکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آویگا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اوسکی پہلے سے ہو جاتی بعد ازان ہڈی کا فساد دوڑتا ہے

علاج ہڈی کے فساد کا علاج یہی ہے کہ اوسے کھولدین اور چھیل ڈالین اور جسقدر فاسد ہو چکی ہے اوسکو دور کردین اور کاٹ ڈالین اور پراگندہ کردین تا صور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اوسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا بقدر کہ بقدار فاسد پیوست ہو کر گرنے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہجاے اور کبھی ہڈیون کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گر جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیون کے پوست گرانے مین خواہ اور مقامات کی ہڈیون کی یہی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند ایرسا مر صبر زلیقہ برگ جاوشیر فلفل سوختہ توبال نحاس قنتوریون سنوبران سب اجزا کو یکجا کر کے استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست ہڈیون کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو بعوض اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر تمام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اوسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سواے قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہو سکے اوسوقت موضع اور اوس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے جہان تک کاٹنا ضرور ہے اور اوسکی شناخت اسطرح کرین کہ چاکو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیرین تا اینکہ جہان ہڈی گوشت سے ملی ہو وہان پہونچ جاے یہی حد انتہای فساد کی ہے اور اوسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر یہ ہڈی سرین خواہ راس میں سر کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اوسکے علاج سے معافی اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہین ہو سکتی ہے اور اگر ہڈی کی فساد سے اوس گوشت کا فساد منظور اس امر کا ہو کہ تابع اوس گوشت کے فساد کی ہے جہان یہ ہڈی واقع ہے اوس کو

بعد اگر و بنا بس بھی اوسکا علاج ہے۔ واجب ہی کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونہین طلاؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین کرتے رہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور یہ علاج جو گوشت کھلا ہوا ہے اوسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیے **صفت نشتر عظم فاسد کی** حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوسپر اوٹھاوین اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے پر ایک وٹرا باندھکر اوپر کیطرف اوسی کھینچین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اوس عضو کو کھینچین نیچے کیطرف تا کہ آری وغیرہ کے دانت اوس عضو مین نہ لگین بعد ازان تراشنا شروع کرین اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے ہو جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہی جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اوسوقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لین تا کہ دندان ارہ کا گزند اوس شریف تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مستدیر کھلا ہوا ہو اوسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالین اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہے پر اوسپر گوشت نیا نہین اوگتا ہے اور اگر اجزای گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل سے اونکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جاوی اوسکا علاج نہین ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور ٹوٹ جو قروح مندملہ مین رہ جاتی ہین بہتر یہ ہے کہ اونکے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی اعانت تھوڑی سی جذب کے ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کردے اور بذریعہ دوا خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک نہ کرین اسلیے کہ کرچ بانسکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اوسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑ جاتا ہی اور جب طبیعت اوسکو خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچا دے اور نکلنا اوسکا شروع ہو اور کسیقدر جدا ہو گئی معلوم ہو اوسوقت گوشت کسیقدر جدا کردین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کی زخم کا التحام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ جھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجای کہ اوسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی یا بانسکراہ طبیعت نکالین گے خطرہ تشنج کا رہے گا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہیگا اور اگر خود ہی چھلکہ نکل آئیگی اوسمین چندان مضرت نہین ہے ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا گو اوسکا استعمال بہ عجلت ممنوع ہی اگر اوسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی کھریونکا میل اور چرک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر سبکو گھلا کر ایک جزو فربیون اور ایک جز شیر یتوع اور تین حصہ زراوند ان سب اجزا سے مثل قیروطی کے طیار کرین۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو قیلتان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو پیس کر مرہم درست کرین اور اوسی جگہہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رہگئی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر آجاتی ہے **ہڈی کا ٹوٹ جانا** بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اوسے ہم آیندہ سطور مین لکھینگے اور اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہی اوسی ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مغاث یعنی مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جز صبر خطمی سپید اقاقیا ہر واحد پانچ جز گل ارمنی پیسکر مرہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو۔ ایضاً برگ طرفا یعنی جھاو کی پتی اور برگ سدر برگ آس برگ بید سب تازی اور ہری ہون اوسبکو کوٹ کر عرق نچوڑین اور مشک اور ورد اور بصل نرجس اور

اور بافیلون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور فوفل برادہ چوب طرفا خطمی مونگا اقاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور ورد اوسمین زیادہ کرین اور اگر حاجت تسکین کی ہو مرزنجوش اور آس اور مر کو اضافہ کرین اگر ہمراہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دوا ہی۔ مونگا پیس ورہم مغاث جلنار اقاقیا انہین کا ضماد کرین کہ یہ زیادہ قوی ہی منجملہ ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سنگ دسے زعفران اور طین ارمنی ہے ایضاً وثی اور رض دونون کے واسطے مفید ہے اور رتینا یعنے سستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور وثی کو نافع ہے اور خلع یعنے ہڈی اوتر جانے کو بھی مغاث ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر آس کے ذریعہ سے طلا کرین

فن پانچوان جبر کے بیان مین

اور اسمین تین مقالہ ہین

مقالہ پہلا خلع کا بیان

بیان عام خلع کا خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جاوے اون چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گرد و پیش کی چیزین ہین اور نکلنا اوس ہڈی کا پورا ہو یعنے کسیقدر اپنی اصلی موضع اور وضع طبعی پر باقی نہ ہے اور اگر تمام و کمال نہ نکلے گی اوسے زوال مفصل یعنے جوڑ کا سرک جانا خواہ نکل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کیطرف اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار ہو جانی کے ہین اور اگر فقط ایذا ہو اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اوسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہو اوسکا نام بھی اور وہن قسم مین وثی کے داخل نہین ہے کبھی مفصل مین ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اوسکا زیادہ ہو جاتا ہے اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچتا ہے لیکن اوسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے بعض آدمی براہ خلقت کے خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑھے اونکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اوتھلے ہوتے ہین اور گرفت جوڑونکی بخوبی اونکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنے جوڑون کے پاس کے غدود اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے وصل اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جاسکتے اور نہ گنجایش اونکو جانے کی ملتی ہے۔ اسیطرح رباط وغیرہ کی بندش اونکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ خلقت اصلی مین ضعیف اور نااستوار ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اونہین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ فضلیہ گرا کرتے ہین اور نوکین گٹھون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا ہے وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوتر جانے مفاصل کی ہین اونکے جوڑ و بخین نہین ہوتے ہین اسیوجہ سے اکثر اوسکے جوڑ اوتر جایا کرتے ہین مفاصل کا اپنی اصلی خلقت مین حال تین طرح کا ہے ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اونکا انخلاع اور اوتر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اونکا اوترنا بہت دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ جو مفاصل بآسانی اوتر جاتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہو چکے اسیوجہ سے زانو کا مفصل بآسانی اوتر جاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلکہ کا ہو اور جسطرح سے یہ جوڑ بآسانی اوتر جاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی آتا ہے۔ اسلیے کہ بآسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل بآسانی اوتر جانے کے ہے یعنے جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی بآسانی قبول کرے گی اور جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اونی ہی اصلی ہیئت سی پھر جانے مین ہوتی ہے مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اونکے مونڈھے کا جوڑ ایسا نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگلیون کے جوڑ کہ بیادتر ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور اسیطرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اوترنے کے پھر اونکا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے جو لفاصل انخلاع اور اوتر جانے مین متوسط ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل آسانی سے نہین اوترتا ہے کسی امر خارج کیوجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ با سانی اوتر جاتا ہے اور درست بھی آسانی سی ہوجاتا ہی جسطرح حق الورک یعنی ڈھکنی ورک کی رطوبت زائدہ سی بھر جاتی ہے اور اسیوجہ سے اونکا اوترجانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی اوسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہر وقت اوسکا ورک اوترتا اور چڑھتا رہتا ہی اور تھوڑی سی حرکت خواہ دوڑنے سے یہی کیفیت اوسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جسمین کونے پٹھے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اوسکے سرے منقطع ہوجاتین اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہے اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹون مین کعبین کے نزدیک اوترجانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اوترنے کے بعد پھر اصلیت پہ عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر ہوسکے **علامات خلع کلی** کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوترجاے اوس جگہ پستی اور گڑھا سا پڑجاتا ہے اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہی جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر ہین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت نظر آتی ہے اور اس سب سی زیادہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ سے اسطرح ہوتا ہی کہ جو مفصل اوسکے مقابل ہو اوسی اور اوس اوترے ہوئے کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہوجاے اور حرکت نہ کرسکے اوسوقت ضرور تعین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات مین جیسی ہمیشہ کرتا ہو اوسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال اور اوترجانے کا مرض نہین **علامات میل** یعنے جھک جانے کی علامات وہ یہ ہے کہ تقعر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری جانب مین نظر آئے اور حس لامسہ سے جو بلندی اندوارتل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات بھی عضو زائل سے صادر ہوسکین **مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع** کے اوسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصلی لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوسی مقام طبعی کیطرف دبائین بلاتکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جاے پھر جب دباو کے زور کو برطرف کرین اوسیطرح نادرست ہوجاے اور یہ شکل بامرض حاصل ہوتی ہے وہی پھر پلٹ آئی اور ایک گڑھا سا پیدا ہوجاے کبھی اوسمین انگلی سما جاتی ہے جبتک انگشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہے **علاج مسل اور خلع** کا خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی اوسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی شامل ہے اوسوقت خیال کرے کہ خلع اتنا خفیف ہو کہ تھوڑی سے دبانے سے اوترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کیطرف پلٹ جاتا ہے اور قرحہ وغیرہ مین درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم عظیم اسکی وجہ سے پیدا ہو اوسوقت خلع کی درستی پہلے سے کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد ہونے ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرحہ اور زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین اونمین یہ مرض لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین پیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفاصل میں سو جو قریب اعضاء شریفہ کے واقع ہیں اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہوں ۔ انحصار تدبیر الیہ وقت رہی یہ ہے کہ ہم تجربہ کریں اگر امر آسان ہو یا اوس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہ ہوتا ہو اور بہ دشواری ردکرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جب اور بستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تاخیر دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اولاد رپے نہ ہونگا اور اگر ہم بیم تشنج میں ابتلال رہنے کا یا شرطیکہ موجب ہو اور درد پیدا کرتا ہو نہ کرینگے اور اگر آسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی اوسکے کرینگے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھ ہی عارض ہوں اور شکل اکثر یہی جہت میں ہو اور دونوں کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونوں تدبیر ساتھ ہی کرینگے بعض اصحاب صناعت نے حکایت کی ہے کہ ایک [illegible] ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونوں جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اوسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جہال نے جو کہ جسری اور بیباک زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کر کے گوشت اور جلد وغیرہ اوپر چڑھا دیا اور ملا کر بندش کر دی اوسوقت تو کچھ معلوم نہوا آخر اوسکا حال یہ ہوا کہ گوشت میں سڑاہند پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اوسکے قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہو گئی اور رنگت ہڈی کی سبز ہو گئی اور اس جاہل نے تدبیر کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ پہنچا اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا مقام ماوفت کو نیچے سے داغ دینا چاہیے تھا ۔ اسلیے اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلیں اوسکے بعد درستی خلع کی کریں اگر خلع ہو اور شاید نیچے کو لاہوا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اوتر گیا ہے اور جدھر سے زایل ہوا ہے اوسکے برعکس دوسری جانب کھینچیں تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجاوے بعد ازاں اوس مقام تک پھیریں جہاں سے نکل گیا ہے پس اسی تدبیر سے چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اگر چڑھ جاویگا تو بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اوسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جاوے پھر بندش رباط سے کریں اسلیے کہ ہڈی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا ہونے پر معین ہوتی ہے اور احتیاج منع ورم خفیف اور درشتی کی زیادہ ہے اسلیے کہ درستی اوترتی ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اچھی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کی ممکن نہیں ہے ۔ خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لپیٹنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے اسلیے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور درد ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اسکی اصلاح اور درستی میں مستعمل ہو واجب ہے کہ قیروطی سرکے تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو سے بھگو لیا ہو ۔ علاوہ یہ ہے کہ ابقراط کی وصیت میں یہ امر ہے کہ اوترے ہوئے عضو کا چڑھانا اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہے کیونکہ اعضا میں کہ ہمیشہ تشنج کرتا ہے ۔ مسل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہے نیچے اوترنا بھی تاخیر اسقدر درکار ہے اوسکے بعد پھر ہڈی کی بندش کرنی چاہیے ۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت میں اوتر جاتا ہو اور جب دیگر چڑھائیں اور درست کریں پھر نہ ٹھہرے اور اوتر جاوے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانے کی تدبیر کریں ۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجاوے اور مثل ورم کے محسوس ہو جاوے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا استعمال کریں جو ملین ہوں اور ابتدا میں حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے ۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کریں اور عورات کی علاج میں روغن گرم کی مالش جو مقوی ہوں اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے ۔ غذا انخلاع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرا ہوا واجب ہے اوسی صورت بوجہ تقویت کے کر دیتی ہے **علاج طول مفصل** کا واجب ہے کہ استخوان مسترخی کو اندر کیطرف پھیریں اور جس جگہ سے مسترخی

ہوکر طولانی ہوگئی ہے اوسیطرف پھیر لیجائیں اور ایسی دوائیں ضماد کریں جنمیں قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملاکر استعمال کریں کہ اونمیں کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور شونیز بھی داخل ہو ایضاً جوز السرو اور ابہل پر اقتصار کریں اسیطرح وہ سب ادویہ جو ضماد عنق میں پڑتی ہیں بعد اوسکے بندش ایسی کریں جیسے سر کی بندش ہوتی ہے **جبڑہ کا اوتر جانا** کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رقبہ سے اوتر جاتا ہے اوسوقت مونہہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہے پوری واقع نہیں ہوتی ہے لیکن اوترجانے کے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف اوس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے اور نیچے کا جبڑہ اوتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اون عضلات کے ہے جو نیچے کے جبڑے میں آئے ہیں وہ حرکت معدوم نہیں ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہے اوسوقت اوسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت کرتی ہے یا ٹھوڑی کا او جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی لیکن اوسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کیطرف بدشواری عود کرتا ہے اگر آسانی اپنی شکل کیطرف واپس آجاوے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور ٹالجائیں اور پوری تدبیر نہ کریں سخت ہوجائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھنچ جائیں گے اور حمیات لازم اور صداع تشنجی پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہیں اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسویں روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور محض فضول صفراوی دستوں میں دفع ہوتے ہیں اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج میں مبادرت واجب ہے اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اوسکے مونہہ میں ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہہ بہت سے عضلات واقع ہیں کہ اگرچہ جبڑا اوتر گیا ہے جب بھی اونمیں تعرض بشدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کر دیگا ہوگا اوسکے مونہہ کو داہنے بائیں حرکت دیں پھر دفعتہً اوسکے مونہہ کو کھینچیں لیکن بعد ازان جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دیں یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہوگیا ہے اور اوتر گیا ہے اوس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنے کے ایسی طرح اوسے اوبھارے کہ جب سنبھالنے لگیں پیچھے کی طرف اگر ٹھہر جاوے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور شناخت یہ ہے کہ رباعیات یعنی چار دانت جنمیں چار چار جڑ ہیں لہذا آسکے ہیں وہ برابر اور سیدھے ہوجائیں اور مونہہ بھی سیدھا ہوکر بند ہوجا[illegible] اسکے بعد ٹھوڑی سے بندش کردیں اور قیروطی موم اور روغن گل لگائیں پھر یہ جلد درست ہوجائیگا اگر بسبب اتفاق جلد اسکے چڑھانے کی تدبیر نہ کی ہو اور تشنج پیدا ہوجاوے اب اسوقت واجب ہے کہ [illegible] کی تدبیر کریں اور نطولات ملینہ سے جیسے [illegible] اور روغن سے تدلیل حمام میں کریں اور نطول بھی بہت زیادہ کریں تاکہ نرمی پیدا ہوجاوے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہوکر چڑھ جاوے اور استوار ہوجاوے اور اوسکے بعد مریض کو چت لٹائیں گدی کے نیچے تکیہ سخت پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پاوے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اوسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہوجاوے اور کسیطرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے **مہرہ گردن کے اوتر جانے کا بیان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ مہرہ

اندر کی طرف سے جدا نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوس سے جدا نہین ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس طرف اوسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جوکھم پہونچے اور نادر ہو جاے اوسکی درستی ہو سکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہاں وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دونون طرف ہین اوسکو اوتر جانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ مین تفرق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جاے اور اسی واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ پیدا نہین کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اوسکے خواہ اور کسی طرح سے پھر اوسے درست کر دینا اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہے خواہ گدّی اور بتّی سے بندش کرکے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اوسی بندش سے باندھتے ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کیطرف پھیر لایا جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہڈی غضروفی ہے کہ دُبلے بدن مین موٹی ہوتی ہے اور جب وہ ہٹ جاتی ہے نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر شانہ کا اوسوقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہان گہرا اوسا نظر آتا ہے مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ اوطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہے اور اسیطرح منکب کا بھی حال ہے۔

منکب کے اوتر جانے کا بیان کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہے اور شانہ کے اوترنے مین کسیقدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوتر جاے ہاں کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اوتر جاتے ہین اسلیے کہ نقرہ اور رباط ان عضل کا زیادہ گہرا نہین ہے اور رباط اوسکے غیر موثق ہین بلکہ سلس اور نرم مخارق ہوتے ہین اور ایسی خلقت نرم اونکی فقط بغرض آسانی حرکات کے ہوئی ہے اور اس عضلہ کا اوتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہے اور اوسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیے کہ اوپر کیطرف اسمین انخلاع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ بلندی بازو منکب کی اوسنے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کیطرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اودھر کتف اور شانہ آگے روکتا ہے اور نہ اوطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دو سرے والا آگے کی طرف سے اسی مانع ہوتا ہے اوسی طرح سے جیسے راس منکب مانع ہے ہاں انخلاع عضد کا فقط اوطرف جانب اندرونی اور بیرونی کی زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال اوسکو عارض ہوتا ہے اور جانب اسفل مین خروج کثیر عضد کا جو لوگ کہ بہت لاغر اور نحیف ہین کہ ان لوگونکو عضد مین خلع بھی باسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر بھی وہی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور موٹے آدمیون مین دونون باتین دشوار ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی جو ولادت دشواری سے ہوتی ہے جیسے کہ معلوم ہے خواہ بروقت چاک کرنے جنین کی اور جیسے پیٹ درست نکالا جاے پھر بعد اس صدمہ کے نشوونما اس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق پتلا اور دقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ صلاح بخوبی اوسکی کر دین اور کبھی بعض لوگونکو [illegible] اصلاح بھی نہین کرتا ہے اگر عضد قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہے اور عضد اور ساعد دونون باریک ہو جاتے ہین اور اکثر لوگونکو بہمین تعجیل اصلاح کر لیتا ہے اور اچھا خوشنما ہو جاتا ہے لیکن ہر ایک خلع [illegible] کوتاہ اور مشابہ قائمہ [illegible] ان کی کیفیت کہ سب طرح کو بدن خالی از نقصان نہین ہوتی ہے اور جس وقت عضد مین

پچھانب ترچھی سے کے عکس پیدا ہوا اوسکے بعد درست کیا جاوے پھر بطرف خلقت اصلی سے کے رد کیا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا **علامت**
عضد کے اوتر جانے کی یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور بتولی بھر جاتی ہے اور ایک
گہرا و سا واقع ہوتا ہے سوا اوسکے یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے
اوس کتف کی بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ مسکہ کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اوس کنارہ کو زوال کسی
طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑ ہی اسکے سرے پر ہے اور نہ صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہو اور جب
غیر علاج کے اوس صدمہ میں سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے اور
بیمار بطور کہنہ کے باقی ہو جاتا ہے بطرف بغل کے اور عضد کا التصاق بھی خوب نہیں ہوتا ہو اور اوسکا پہلو بھی ٹھیک نہیں بیٹھتا
ہے پسلیوں کی طرح اور درست ہاتھوں میں التصاق پیدا ہو جاتا ہے اور بغل اوسکی قریب ہوتا ہے بدون گردن کے سہارا ہوسکا اور بدون
ربع شدید کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کرین اوپر کیطرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اوسی میسر نہین ہوتی اور اسطرح اور
قسم کی حرکات بھی ہم اوسکی واسطے تجویز کرینگے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہین یہ سب علامتین کبھی بوجہ وثی یعنی بیمار ہونے
اور ورم کے یا بوجہ کھلجانے کے بھی پیدا ہوتے ہین علاج اگر ان کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہین چونکہ اونکا علاج آسان
ہے فقط ہاتھ سے کھینچا اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کردینا چاہیے بلکہ اوس مقام کی گرفت کرکے خواہ او
قریب بکلیہ کے بجانب فوق کے ہاتھ کو وضع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضد کو نیچے کیطرف کھینچنا چاہیے اور بیشتر بعض اطفال
کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو بیچ کی اونگلی سے برابر کرکے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہین پس فقط اسی طرح سے درست
ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہین اور خلع شدید اونمین پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اونکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست
کرنے والا اپنا پاون پہلو مین علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے گرے خواہ کوئی چیز گولا مثل کرے جسپر تیل لگا ہو یا روغن
کیا ہوا ہے وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اوسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اوسکو
اوکھاڑتا جاتا ہے کہ شانے پر سے اوکھڑ جاوے اور اپنے ہاتھ کو تیرا سا اندر ایڑی سے جھکا لے پھر اوپر عضد کے جھکانے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقون سے
اصوب اور عمدہ ہے ــ ایضاً ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قد آور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو اپنا مونڈھا علیل کے بغل کے نیچے
رکھکر اوسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھائے اسطرح کہ اسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اسے لٹکائے رہے
یا اوسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن ہلکا ہے بہ نسبت اوس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ
اور ثقل اوسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا رہیگا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے
قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہین اور اوسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے ہین اور اوسی جگہ ہے
جو آدمی کے مونڈھے سے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہین اسیوقت مجبر یعنی جراح وغیرہ اپنی ہاتھ کو
دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پاؤن کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہو اور جب عضد کا چڑھانا
دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اوسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے تطول اور استحمام وغیرہ تلیین
بخوبی کرکے ایک ڈنڈا مثل ہراوہ کے بناتے ہین جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے سرے پر گول گول

بناسکتے ہین اس شکل سے بہتر اور آسان یہ ہے کہ یہ گول مونہہ کدو وغیرہ سے بناتے ہین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کو مدلوہ بھی اور اس گول شے کو بیچ بغل کے رکھکر اس اوتر سے پٹھے کو چڑھاتے ہین جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہے چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہراوہ کو پکڑکے اوسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اوسے اوپر کیطرف کھینچتا ہوا خواہ وہ آدمی مجبر یعنی درست کرنیوالے کے زور سے مقاومت کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک اور آدمی اوسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعۃً اوٹھ کھڑا نہ ہو خواہ اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنے درست کرنے والا اونچا کرے اسطرح کہ اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے ہاتھ کو دوہرا کرے خواہ دوہرا کرکے اوکھاڑ ڈالے اور اندر کیطرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے جوڑ مین آجائیگا پھر اوسوقت اوسی گول مونہہ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوسے دبایا ہو یعنے راس عضد کیطرف سے یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کیطرف نہو ورنہ عضد ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اوسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہین ہوتا جیسا معلوم ہوچکا کبھی تسلیم کے ذریعہ سے تدبیر کرتے ہین اور تسلیم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبۃ السلم یعنے چوکھٹ پر رکھتے ہین اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب گدگدی اور نرم کرلیتے ہین اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اوسکی صورت ایسی درست کرلیتے ہین جو قابل کام کے ہوجاے اور آدمی دوسری جانب سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع مین داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکنا اور عتبہ یعنے سوراخ بازوی سلم یعنے چوکھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کی ہو تاکہ ٹوٹ نہ جاے۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اورکبہ کے ایک ستی جو یہی کام دے تجویز کرتے ہین اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہین اور اس مقام سے اوترکے دوسری جگہ سے علاقہ نہین رکھتی ہین کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے۔ اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن اون طریقون مین تعب اور مشقت زیادہ ہو اونہین طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہین ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہہ پر پہونچ جاے اور اچھی طرح بیٹھ جاے اوسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے کے ہمراہ باندھین اور چوڑی چوڑی پٹیان ایسی باندھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہہ سے زائل نہ ہوجاے اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری ابار کے دوسرے شانہ تک لیجاتین اور خوب سخت اور کھنچی ہوئی رکھین اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازان عضد کو پہلو کے ہمراہ نیچے کیطرف کسدین اور جکڑبند کرین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کیطرف بجانب گردن کی خوب کھینچکر باندھین اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولین اور غذای مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہوچکی ہے۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہہ کو باستواری گرفت نہ کرسکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوترجانا اور اسکا بیان اوپر ہوچکا ہے کہ ناممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہین چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوترجانا کبھی وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہے اپنی جگہہ سے اوترجاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑجاتا ہے جیسے خلع مین اسی طرح کی تقعیر پیدا ہوتی ہے علاج اسکا یہی بمقدار کھینچنے ٹوٹے ہوے کے اسے کھینچنا نہ چاہیے مگر تنگ کرکے اور اونگلیون سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہہ پر اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنے چنبر گردن پٹی اور گوسلے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اوسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہے اسلیے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہہ پر پھیر لاتی ہے اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کی ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہہ پر نہین آتی ہے بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہہ پر بیٹھ کرتی ہے اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے اکثر قووں کی بندش مین خوف ہوتا ہے مرفق کا اوتر جانا یہ جوڑ ایسا ہے کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہے اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اسلیے کہ اسکے رباطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہین اور نقرہ یعنے گڑھا جو اسمین ہے وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا ہے مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہے اور جب اوتر جاتا ہے اسکے اوترنے پر ایک جانب کا محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہے بہت برا وہی اوترنا ہے جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہے اور اکثر جو پہونچا اوترتا ہے وہ زند اسفل مین صدمہ پہونچاتا ہے اور یہ اوترنا بہت ہی بد قوارہ اور بد شکل ہوتا ہے اسلیے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زند کم اوسکا خلع حاصل ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اوترنا بد نما اور بد قطع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکے اتصال کی سمت دور سے زیادہ ہے اور حرکت اوسکی بعید ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ زند اعلی خواہ اسفل اوتر جاوے اور بہ نسبت پہلے کے اوسی دوری اتنی مقابل کے زند سے ہو یعنے اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے والے زند سے دور ہو جائیگا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کی اوپر کے زند سی دور ہو جائیگا

علاج کٹے کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم حار اس جگہہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور بعد اسی ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہو جاتا ہے اور اگر بعد ورم بعض چڑھانے اور درست کرنے کے کھینچین اذیت شدید ہوتی ہے اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور پھر درست بیٹھ نہین سکتا ہے جب تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہہ اصلی پر عود نہین کرتا ہے اگر کٹا تھوڑا سا ہٹ جاوے اوسکے درست کرنے کو ادنی زور کرکے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بیٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اوکھڑ جاوے اوسکی دو صورتین ہین یا تو آگے کیطرف ہٹ جاوے اوسکی تدبیر آسان ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑے اوسکی دوسری تدبیر ہے جو کہ آگے کی طرف اوتر گیا ہو اوسکے درست کرنے اور بیٹھانے کی تدبیر یہ ہے کہ اوسکے ساتھ مونڈھے پر چوٹین لگائین تھپڑ خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائین اور ہاتھ کو خوب دبا کرین اور اوپر کو اوٹھائین اور دونو ہاتھ سے اوٹھانے مین مدد چاہین اسی تدبیر سے اپنی جگہہ مین درست بیٹھ جائیگا اور اگر کٹا پیچھے کیطرف اوتر جاوے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کیطرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر ہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور زور آور ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور ہڈیون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہو جاتی ہے کٹا درست بیٹھ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخاے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب کٹا درست اپنی جگہہ پر بیٹھ جاوے لازم ہے کہ بندش اوس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جو کہنی مین ایک زاویہ پیدا کرے اور وقتاً بوقت اوس اوڑسے وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہو جاوے

فصل

پہونچے کا اوتر جانا

رسغ مقام باریک جو جسم پر حیوانات کے ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاون کے جوڑ ہین اونکا بعد خلع کے اپنی جگہہ پر رد کرنا اور درست بیٹھانا چندان دشوار نہین ہے مگر بیٹھانے کے بعد اونکا ٹھہرنا دشوار ہے اسلیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائین بآسانی آجاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا دوسرے مین مشکل

دشوار ہے اور دشواری کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اجسام واقع ہین اونہین لجہ زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہوجاتا ہے اور ورم کی وجہ سے بخوبی دبانا ایک ہڈی کا دوسری مین دشوار ہوتا ہے اور جگہہ رک جاتی ہے — طریقہ کھینچنے کا یہ ہے کہ ایک آدمی گٹہ کو پیچھے کیطرف کھینچے اور بٹھانے والا جراح وغیرہ کف دست کو خلاف مین اوس کشش کے کھینچے یعنی آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اونگلی کو اسیطرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جاوے اسیطور سے کھینچنے سے درست ہوجاویگا بعد اوسکے ضماد مناسب کرکے بندش کردے **اونگلیون کا اوتر جانا اور اوسکی علامات کا بیان** جب کوئی اونگلی اوتر جاتی ہے باطن کف کی جھکتی ہے اور اوسی جگہہ اندر وار ایک بلندی سی پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف کھینچنے سے درست کردینا چاہیے اسیطرح رسغ کی ہڈیون کا حال ہے ہر وقت اوتر جانے کے علاج اونگلی لمبا اوتر جانے کے پھر اپنی جگہہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہے اور راحت نہین ہے کیونکہ پیدا ہے کھینچے رہین اور بٹھایا کرین چاہیے اوسکو رکھے اور سابہ کو اونچا کرے کہ اوسی ہاتھ سے جو اوسکی جڑ کے نیچے اوسی جگہہ ہے جہان سے گرفت کیا ہے اور اوپر کیطرف اس طرح اوٹھاتین جیسے اونگلیون کو اوکھاڑنا منظور ہے اسی ترکیب سے وقت اوتری ہوئی اپنی جگہہ پر درست بیٹھے گی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اوس آواز سے شناخت اوسکی درست بیٹھنے کی کیجائے گی **انفکاک رسغ کی ہڈیون کا** واجب ہے کہ جہانتک ممکن ہے اونکے درست کرنے کی تدبیر کرین اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اوسکے خلاف جہت مین درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہین اوپر رکھکر بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑ دین اور سیسہ کا لنگر جس سے ہمواری اور درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر اون ہڈیون کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کرلین جیسا کہ اوسکا فائدہ اوپر کے ابحاث مین بخوبی بیان ہوچکا ہے اور کسی قسم کی حرکت نہ پہونچاتین **مہرہ گردن کا اوتر جانا اور نکل جانا** فقرہ پشت اور گردن کی اگر بالکل اوتر جاتین پھر ہلاکت مریض مین کچھ شبہہ باقی نہین رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جاتین بلکہ اپنی جگہہ سے زائل اور دور ہوجاتین اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتی ہین وجہ یہ ہے کہ نخاع مین اونکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جو انفری کرے اور اوسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اوسکے گردن کا خواہ اوسکے متصل کا فقرہ اوتر جاوے سانس کی آمد و رفت بند ہوجاویگی اور وہ ذی روح فوراً مرجاویگا اسلیے کہ عضو نفس مین اوسوقت تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہین کرسکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوتر گیا ہو اوسکا بھی علاج ممکن نہین ہے اور بہت جلد مہلک ہوتا ہے شاید اگر کسی جبر سے مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہو اول اور پھر بند ہوجاویگا اور جسم سے بھی نقل کریگا پھر اوس ورم کا بھی حال ہوجاوے اور نخاع مین زیادہ تنگی پیدا کرے خواہ تنگی ہو یا ورم پیدا ہو خواہ ورم ہو کسی قدر سکون ہوجاوے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع مین اور بھی اوس [illegible] واقع ہو ضرور ہوجاویگی اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اوس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اوسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچے گا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو پٹھے اوسکے نیچے ہین آفت اون کو ضرور پیدا ہوگا اور [illegible] ضعف عارض ہوجاویگا اور فضول رکنا اور [illegible] ضعف عارض ہوگا او قوت محرکی اور دفع شدید کیطرف اس فقرہ کی بدولت کے پھر نہین حاجت ہوگی اور ایسی زد سے ہو جو ڈگڈگا کو پڑینگے اور اثنا [illegible] ہوگا کہ شاید جو [illegible] گرفتہ کو کاشکی اس فقرہ کی شکستگی نہ ہو اپنی جگہہ پر بیٹھے اوس سے پہلے لوٹ کر کیجا جاوینگا اور یہ فائدہ بعض ہر کہا گیا ہوگا یا آگیا

یہ فقرہ اپنی جگہ پر نہ پہونچے گا اور ان ٹھوکرون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جاتین گے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اوکھڑ جاتا ہو اور یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید ہمنے حدب اور کوزپشت کے مرض مین اچھی طرح کر دیا ہے اوسی مقام سے اسکی تفصیل دریافت کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور بدشواری رد کرنیکا ویسا ہی ہے جیسا اوس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے خلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہے اوس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیع یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہے مگر فقرہ کے اوتر جانے مین خوف ہلاک کا ہے علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوتر جاوے اوسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی طرف اوتر جاوے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ دونون گھٹنے جا کر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لا کر درست کرین جس طرح حمامی مشت مال کرتے وقت زور کرتا ہے اوسیطرح اوسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بل لٹا کر اوسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین سرموزی سے جس طرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہے اور مشت زنی کرتا ہے اور اس تدبیر سے کشود کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو لاچار ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ دوکانچہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اوسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کیجانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اوس ایک پرچوبا برابر علیل کے قد کے بچھائین اور علیل کو حمام کرا کے اوسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پاؤن پھیلا کر مونہہ کے بل لٹائین اور سینہ پر اوسکے ایک نہالچہ وغیرہ بچھائین اور اوسکو اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اوس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اوسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو سرہانے علیل کے کھڑا ہو اوسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کیے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اسے لیکہ کہ اسکا نیچے والا کنارہ کسی ایسی ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اوسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اوسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونون پاؤن علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے ایک اور نہالچہ سے باندھے جائین اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اسی طرح جو موضع بلند ہے اوس مقام پر جہان انکا اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھین اور ان سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھ دین جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب علیل کے پاؤن کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسیطرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اور اسکے اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض آدمی اس کھینچنے کے واسطے اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اوسی لکڑی پر چڑھتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اوس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونون کنارے جو متصل اور دونون پاؤن کے ہین جیسا یہ سہام اور لوگین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھنچ جاتے ہین ۔ اور سزاوار ہے کہ کشش اس درجہ پر پہونچے جس حد پر کالبتہ جسقدر

کوبڑ کا دبنا یہ اصل کشفین سے دفع کیا جاوے اور اگر احتیاج اوسی کوبڑ اور مقام تحدب پر کھینچنے کی ہو نہ ہو تو بھی اس فعل کو کرین گا اور کچھ خوف نہ اوس سے ضرر پہونچنے کا سے نکرینگے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر نہ پہنچین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہون اور علیل کو تحمل تنگ گیری اور چونفرہ کا بھی نہو تو مناسب ہے کہ ایک گڑھا کھودین کسی دیوار میں جسکا طول شبیہ پرنالہ کے ہو سامنے اسی کو پشت کی اور طول اوس گڑھے کا بقدر ایک فقرہ کے ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ گڑھا ایسا اور برابر ہو اور بعضے اطبا نے اسی سے اور یہ بھی کہا ہے کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی جسکا طول و عرض مناسب ہو لیکر ایک کنارہ اوسکا اسی گڑھے میں داخل کرین جو دیوار میں بنایا گیا ہے اور اوسکے وسط میں رکھین خواہ جس مقام کی رسائی اوسکا کو پشت تک ہوتی ہے اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کیطرف رکھین تا انکے فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جاوے کہ درست ہو گئی اور فقرے اپنی جگہ ہو گئے ہین **بقراط نے ذکر کیا ہے** کہ فقرہ کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہے اور یہ بھی اوسکا قول ہے کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہے تو پھر کیا حاجت ہے کہ ہم ویسی کشش جیسی بیان کر چکے ہین ابتدا میں اوس قسم کی استعمال کرین جسکا امر زوال فقار ہے اور اسقدر استعمال اوس کشش کا ہو تختہ بندی کی نوبت پہونچے کرین اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اوسکا اوسقدر ہو کہ کل پشت پر برابر بیٹھ جاوے اور تمام فقرات کو محیط ہو جاوے بناوین اور اوسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی پشاقہ اور ہوائی کپڑا لپیٹ کر باندھین تا اوس لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نکرے اور گلوبند پر اوسی تختی کو رکھ کر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذا لطیف کھلاوین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہ جاوے اور کسی قدر حدبہ یعنے کوبڑ باقی رہے سزاوار یہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی دوا سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھے رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہین بجاے اس لکڑی کے تختہ کے اور اگر خلع ایک ہی جانب میں عارض ہو پہنچ درست اور برابر کیا جاوے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہون اور جبارہ اوس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درستی اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور اوس سے بندش کیجاتی ہے سو خلع فقرہ کا عنق میں بطرف خلف کی ہو اور یہی قسم ایسی ہے جسکا علاج ممکن ہے پس واجب ہے کہ مریض کو مستلقی کرین اور اسکے بعد سر کو اوپر کیطرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ منخلع کو برابر اور درست کر دین و بالا کر کے جب برابر بیٹھ جاوے اوسپر ضماد مقوی رکھین اور پٹی دوتون کے اونچا کرکے اوسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کی ہو اور طول میں بھی گردن کے برابر ہو بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچاوین اور بہت دنون بعد اس بندش کو کھولین اور جبین ڈوروانسی اسکی بندش کی مناسب ہے کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہوئے ہون جو کنارے اور استری کپڑے سے چلتے ہو جاتے ہین اسلیے کہ گول ڈورا اذیت زیادہ پیدا کرتا ہے **عصعص کے اوتر جانے کا بیان** عصعص استخوان دمچی کو کہتے ہین جس پر زور دیکر آدمی بیٹھتا ہے یہ ہڈی جب اوتر جاتی ہے بذریعہ حس کے اسکا اوتر جانا دریافت ہوتا ہے اور ہڈی کا اوبھرا اگر ہو بذریعہ حس دریافت ہوتا ہے اور اسطرح بھی دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاؤن پھیلا نہین سکتا ہے نہ موضع خلع میں اور نہ قریب رکھ سکے بلکہ دوسرا زانو کا اوسپر بہت ہی شاق اور گران ہوتا ہے تدبیر اسکے بٹھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی انگلی مقعد میں داخل کرکے اسقدر درست اور ہموار کرین کہ سامنے مقام خلع کے انگلی پہونچ جاوے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کیطرف انگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی دبا کر

رہین اور دباتے جائین تاکہ ہڈی عصعص کی برابر ہو جاوے خواہ اوسپر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذا ے علیل مین تقلیل کرین تاکہ براز بھی کم برآمد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائین جس سے قوتین طبیعت مین بنی رہین ورک کا اوتر جانا کبھی ران مین بھی وہی صدمہ پہونچتا ہے جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اوتر کر مثل مسترخی کے ڈھیلا ہو جاتا ہے اور جب ران اوتر جاتی ہے پاون کا دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے نہ اوس مقام کے قریب سے جہان خلع عارض ہوا ہے اور نہ زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کیطرف بھی اوتر جاتی ہے اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اسکا انخلاع باہر کیطرف ہوتا ہے اور اندر کیطرف کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوتر جاتی ہے اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہین جو اور اعضا کے خلع مین بیان ہو چکے ہین

اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کر کے نکالتے وقت اوتر جاوے اوس پاؤن کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہے اور ساق یعنے پنڈلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اوٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہین ہوتی

علامات ورک کے اندر کیطرف خلع سے کبھی وہ پانون جسکا ورک اوتر گیا ہے بہ نسبت دوسرے پانون کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کشش ران کی نہین ہوتا ہے اور راس یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہے اسلیے کہ سر ورک کا اوسمین دھسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اوتر جاوے پانو چھوٹا اور قصیر ہو جاتا ہے اور کش ران مین عمق اور اسکے مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے گڑھا پڑا ہوا ہے اندر کیطرف اور اگر آگے کی طرف اوتر جاوے پاون اطول ہو جاویگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاون کو دراز کر سکتا ہے مگر دوہرا کرنا پاون کا بدون الم شدید کے اوسے ممکن نہین ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اوس سے نہین ہو سکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاون دوہرا ہو جاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران مین ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول مین احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوتر جاوے پاون اوسکا قصیر ہو جاوے گا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونون متعذر اور دشوار ہوتے ہین لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دھسے کے کش ران کے ممکن ہوتا ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی دوہرا کرنا ہے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہے کہ کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہین ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہین ممکن ہے جس طرح متشنج لوگ خواہ جو لوگ ران کو آگے کیطرف دوہرا لیتے ہین جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کر لیتا ہے اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کیے ران کے دوہرا لیتا اور اب اسوقت اسی قدرت نہین ہے کہ ساق کو بدون دوہرا لیے ران کے دوہرا کرلے اقتن ران کی جڑ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر انسی کا کسیقدر کج ہو جاتا ہے علاج بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نکرین گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اکثر اوسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہو کر فساد عضو تک نوبت پہونچاتی ہین اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہین اور اسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہین ہے ران کے پیچھے کیطرف اوتر جانیکی درستی اسطرح کرنی چاہیے کہ پاون کو کھینچ کر اوسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاون کو داہنے اور بائین اسقدر ہلائین اور حرکت دین تاکہ سامنے اوس مقام کے آجاوے جہان پر اوس کا بیٹھنا مطلوب ہے اور تنگ اسپ کیطرح ایک تسمہ خواہ دوال تانت کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر بشکل رکاب کے ایک چیز بنائی جاوے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جاوے اور پھر ران پر مضبوط کر کے بندش کرین اور چند پھیرے اسیطرح باستواری لگائین

اور ایسی طرح مضبوط باندھیں کہ منکب ران کو لٹکا دیں ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو اگر خلع ورک اندر کیطرف ہوا ہو اوسے کھینچ کرنے کی اجازت دینگے اور ایک آدمی قوی اوسے تھامے رہے ایک طرف سے اور [illegible] ران کا والا اپنے دونوں ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک اربیۃ الورک کے لائے اور اندر کیطرف اوسے کھینچے اسطرحپر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کیطرف جانے میں دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تکیہ پر بھی مدد کرے اور کسی پٹی خواہ ریسمان کی مدد سے قادر اعانت پہونچا وے تو بہت ہی خوب ہوگا اور بعد ازان ران کو جوڑ جانے کے بندش کر دی جاوے اگر ران بطرف خارج اترگئی ہو درست کرنیوالی کو چاہیے کہ ران کے اوس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک الورک کے ہے اور اوسے حرکت خلاف جہت خلع میں اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت متصل ول کی حرکت دے اور سہارا اس دوسرے کو رسی اور عصابہ وغیرہ سے ملا ہو ران اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنی آگے کیطرف اترگئی ہے خواہ پیچھے کیطرف اور کھڑی ہے تو مجبر کو چاہیے کہ بیخ ران کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط باندہ کر اور [illegible] کر اوس جہت میں سے بعد ہر ران کو جو خلع کی مائل ہو اور پاؤن علیل کا دونوں کنارے نہالچہ سے گرفت کرے اور پھر سب کے سب جتنے آدمی درستی پر لگے ہوں اور ایک سنبھالی ہوئے ہیں [illegible] کھینچیں اور زور کرین اور علیل کو ہوا میں معلق کردیں اور اسی ترکیب سے اور صورتیں خلع کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اونمیں بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ برم کے جو ایک آلہ خاص ہے اوس سے بھی درستی انکا اوتر جانیکی کیجاتی ہے ۔ برم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اوسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھودیں اور وہ گڑھا مستطیل ہو کسی لکڑی میں کھودا جاوے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑھے کا تین انگشت سے زیادہ نہو اور جسقدر گڑھے اسی لکڑی میں کھودے جائیں اونمیں آپسمیں دو دو چار انگشت سے زیادہ دوری نہو تاکہ برم انہیں گڑھونمیں سے کسی ایک گڑھے میں رکھا جاوے اور باندھ دیا جاوے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا برم کا اوسی طرف ہو جدہر اوسکا دفع کرنا مناسب ہو اور وسط میں اوس لکڑی کے خواہ کسی دوکانچہ کے بیچ میں ایک اور لکڑی نصب کیجاوے اور عمود علی الافق ہو اور اون لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اوسکی بقدر چوب دستی تبر کی ہو تاکہ جب علیل بیٹھ کے بل لیٹے یہ لکڑی درمیان ردوہائی معلومہ اور اس فخذ سے گھوم جاوے اسلیئے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاؤن کیطرف سے کھینچتے ہیں اونمیں جھکنے خواہ گرنے سے روکتی ہے اسلیئے کہ اکثر حاجت اوپر کیطرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے اور باینہمہ یہ جسد [illegible] نیچے کیطرف کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لائق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کیطرف اوسی طور سے کھینچیں اور ہم بیان کر چکے ہیں خصوصاً پاؤن کو اوسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ پر داخل نہو اور درست ہوکے بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکالکر دو اور لکڑیاں دو طرف اسی لکڑی کے نصب کریں ہر طرف ایک لکڑی مثل پٹیان در درازی کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اور اسکے بعد اون دونوں لکڑیوں پر ایک اور تیسری لکڑی لگائیں تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنی چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینوں لکڑیوں کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اوس حرف کی پیدا ہوجے یونانی میں تبطا کہتے ہیں اسلیئے کہ یہ شکل اوسی وقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی بیچمیں دونوں کنارے رکھی جاوے گی بعد ازان علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائیں اور چہ ران صحیح اور اپنے [illegible]

اوسے کھینچین انہین دونون پشتیبان کے درمیان مین جو نیچے اوس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہے اور جو ران علیل ہے اسی پشتیبان سے اوپر رہے گی تاکہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار ہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کرکے بچھا دین تاکہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اوسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور طول اوسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جاے طیار کرکے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سر ران کا کعب تک اس ڈنڈی کی گرفت مین آجاے اور خوب طرح اس سے پاون کو باندھ دین اوسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہے جسکا استعمال کوبڑا در حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہے خواہ اوسطرح کھینچین جو ہمنے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے لیکن یہان پر مناسب ہے کہ ساق کو نیچے کیطرف مع اوس ڈنڈی کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہے کھینچین تاکہ سر ران کا اپنے موضع اصلی پر اس حد شدید کی وجہ سے آجاے ایک اور بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے راس فخذ اپنی جگہ پر درست ہوکر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی پر علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی مدح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونو ہاتھ کسی نہالچہ وغیرہ سے باندھین اور دونون پاون بھی اوسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنے نہالچہ وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا کعبین اور رکبتین پر نہ پہونچے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسری ہاتھ یا پاون کے چار انگل سے زیادہ نہو اور جو ساق اوتری ہوئی ران سے ملی ہے وہ دوسرے پاون کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو اسلیے چار انگل اسکا پھیلانا زیادہ ہو اور اوسکا کم ہو اور زمین سے تقریبا دو ذراع کی اونچی ہو اوسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لے اور زور پہونچائے اوتری ہوئی ران مین اوس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہین پر ران کا سر ابھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکا دے کہ اگر یہ حرکت بجا ہے تو کریگا بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع مین درست ہوکر بیٹھ جائیگی اور داخل ہو جائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت نہین ہے جو جو باتین اور پہلی ترکیبون مین درکار ہوتی تھین اسصورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین کر سکتے اور خوب مشاقی سے اسکا عمل درست اونسے نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ سستی اور تہاون کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اس سے باز رہتے لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کیطرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران اوسکو جسطرح کہ ہمنے کہا ہے دراز کرے اوسکے بعد طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ مرہم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے مریض کو کسی گدے وغیرہ مین رکھدین تاکہ کیا اوس جگہ نہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کیطرف سے ہون کہ اودھر سے بھی دفع کیا جاے اور تھوڑا تھوڑا اٹھالین اگر زیادہ دفع نہو جاے اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اوکھڑ گئی ہے اوسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک مرد قوی زور اور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی جڑ کو کشش ران علیل پر رکھکر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب اوسکے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو اوسوقت بیمار کی ران کو پیچھے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ اوسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اوکھڑا ہو اوسوقت بھی اسیطرح کسی سخت چیز پر رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوز پشت کو دفع کرنے مین بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دوکانچ وغیرہ پر رکھکر کھینچین اور رباطات خواہ ڈوری وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو اونہین ورک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے ابھی ہمنے کہا ہے اور مناسب ہے کہ استعمال کبس یعنے خاک آلودہ ہونے اور لوٹنے کا اوسی تختہ پر متصل روز دون کے ہو اور متصل اوس مقام کے جو جدا ہو

متصل

نکل گیا ہے پس ہمکو اسیقدر اقسام خلع مین ورک کو بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو ورک کو کسی ایسی علت کو عارض ہوتی ہو جو اوسمین ہو اور پہلے سے ہے لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کو بھی ورک اوتر جاتا ہی جیسے کتف بھی اسی وجہ سے اوتر جاتا ہو ایسے وقت مین لازم ہے کہ داغ دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہو **خلع رکبہ** کا رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب ظاہری کے بھی اوتر جاتا ہو اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اوتر جاتا ہو جیسے لچی بھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہو بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اوتر جاتا ہے سواے آگے کی جانب کی بسبب فلکہ یعنے چرخہ کے اور اوسکی معاودت ہوا کرتی علاج یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کے دونوں پانوں اوسکے تھوڑے سے اوٹھائین اور بلند کرین بعد ازان اوسکے دونوں پانوں اوپر کیطرف اور نیچے کیطرف اوٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کرینگے فی الفور مفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف اوسکے بعد [illegible] اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہو اور بعد ازان اوسپر بندش کردین **رضفہ کا خلع** اور یہی زانو کا ڈھکن ہے جب اسمین خلع عارض ہوتا ہو واجب ہو کہ پانوں کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لاوین اور اوسکے بعد اوسکے شکم کو خرقہ وغیرہ سے مضبوط باندھ دین [illegible] ہونے سے منع کرین اور اوسپر جبیرہ اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل مین درست کرکے باندھ دین جب [illegible] اگر فلکہ سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرے پھر زانو کو جلدی دوہرانا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنوں بعد [illegible] ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا ہو کہ دوہرانے سے پھر اوکھڑ جاے **پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوکھڑ جانا** کبھی [illegible] بھی اوکھڑ جاتا ہو اوسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت [illegible] وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہو پھر جب عود کرآے تو چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب فراش [illegible] تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نہ جاے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہو اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر [illegible] اور اگر تمام وکمال جدا ہو جاے اور اوکھڑ جاے۔ پس واجب ہو کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور سطح بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر واپس آسکے جیسے حکما اوائل نے کہا ہو اوسی طرح تدبیر کرین اونکی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر پیٹھ کے بل زمین پر دراز ہو جاے اور تکیہ لگائین اوسپر جو درمیان دونوں ران کے ہے اور [illegible] کے ہے اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گڑا ہوا ہو تاکہ اوسکے سبب سے بروقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہ ہو اور جسوقت اوسکا پانوں کھینچا جاے یہ تکیہ جسم کو ہٹنے سے روکے اور چاہیے کہ اس تکیہ سے اعتماد قبل از استلقای علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہے جو اوسپر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے۔ پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہو کہ اور کوئی مددگار بدن کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ سے باندھکر خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسرے پانوں کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت قدم کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انہین دونوں مقام پر انکی بندش کردینی لازم ہے اور جو پٹھہ پاشنہ پا پر واقع ہو بندش کیوقت اوسی بچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اوسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ پٹھہ آجاے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور چالیس دن تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے اسلیے کہ اگر

یہ لوگ قبل صحت تام کے چلیں پھریں گے اچھی طرح سے عضو درست نہوگا اور علاج میں یا فساد پیدا ہوگا اگر ہڈی یا شظیہ کی وجہ کو دسلے خواہ او چلنے کے زائل ہوا اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اوتر جانے سے ورم گرم عارض ہوا لازم ہے کہ اس عضو کو اصلاح درست کریں کہ مریض کو مونڈھے کے بغل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو نطولات اور ادہان تسکین پیدا کرتے ہیں اونکا استعمال کریں اور ہموار اور مضبوط پٹیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دیں اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جائے کسی قسم کی حرکت جسم مریض کے واقع نہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندہ دیں اور انگلیوں تک بندش کریں مگر پاشنہ کھلا رہے قدم کی ہڈیوں کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیوں کے اوتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی میں فقط اسقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب یا جراح اپنے قدم سے اونکو روندے اور انہیں گڑھا کرنے کی سی طرح پامال کرتی تا درست ہو جاتی ہیں بعد درست کرنے کے ضماد کریں اور بندش با استواری کریں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے واللہ اعلم دوسرا مقالہ قواعد کلیہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کسر اوس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہیں جو ہڈیوں میں پیدا ہو اور کبھی شکست استخوان کی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کرچین بوجہ اس کسر کی ٹوٹ کے ہو جاتی ہیں اوسے رض کہتے ہیں اور کبھی متفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہیں ہوتا اوسکی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ کبھی بھی کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کسر واقع ہوا اوسکو صدع کہتے ہیں اور قسم اوس کسر کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر نہوا ایک قوم نے اصناف کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کیے ہیں پس جو کسر عظیم ہو اور عرض اور عمق میں دور تک پہونچا ہو اوسے شظی اور صوئی کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دور تک پہونچے اوسی مشطب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہوا اور اوسمیں استعراض بھی کسیقدر ہو اوسے ہالی اور قضوی کہتے ہیں اور جس کسر میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اوسے سویقی اور جریشی اور جوزی کہتے ہیں جب کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ٹکڑوں میں ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھی نہیں رہ سکتی۔ بلکہ دونوں ہڈیاں بالضرور جدا اور ایک ہو جانیگی اور اونمیں محاذات مذکورہ باقی نہ رہیگی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اور پٹھے اس ہڈی کو محیط ہیں اونمیں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس تحشش کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کو ورم ہوتا ہے پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہوا اور اوسمیں کوئی شظیہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہ ہو اوسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان دشوار نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے۔ اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جائے یہ بہت اچھا ہے بہ نسبت اوسکے کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں یہ ہے کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کی زیادہ متصل ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اندر کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو جوا جڑا یعنی رگ کی چیزیں اور حروف یعنی باریکی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جنمیں جوڑ کے سرے در آتے ہیں اور جو گڑھے جوڑ پر ہوتے ہیں جنمیں مہرے اور گریبان جوڑ کی پنہائی ہوتی ہیں وہ سب لپس جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور اوتر جانے کو ہو جاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہو جائے اور جڑ جائے تاہم دشواری حرکت بہر طرف نہیں جیسا کہ سبب اوس صلابت اور سختی کی جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور سبب اوس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اوس جوڑ کو

کھینچنے کی اسقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جاوے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیوں کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت مین تنگ ہو اوسکے انکسار مین بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری درستی اور التحام مین اوسی کسر کی ہوتی ہے جو بمشکل تدبیر واقع ہو اوسکے بعد جو کج اور مائل ہو کہ وہ بھی چسپیدہ تو ہو جاتا ہے لیکن بہت دنون تک ایک بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی ہے اور بمشکل عیب ہو اور یہ بندش بہت دنون تک بدستور جب چلی جاوے اوسوقت اوسکی درستی اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح بہت دنون تک وہ غذائین اور ادویہ ایسی مخصوص کرنی پڑتی ہین جنکا بیان ہم آیندہ سطور مین کرتے ہین تب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے۔ بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جاوے اور باہر کیطرف مائل نہو جیسا اوسپر بعضے مقولہ بقراط مین ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ شکستہ استخوان کا قطع ہو جاتا ہے بالکل ہی اس بات کے کچھ معنی معقول ہماری سمجھ مین نہین آتی اسلیے کہ استخوان کا ایسی چیز ہے کہ کھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہین ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی شکست مین اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہین اور نزف دم یعنے خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنے پس جانا اوس گوشت کا جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اوسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہے نکیجاوے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جاوے اوس سے آکلہ اور سڑ جانا عضو یا موت کا پیدا ہو جاتا ہے۔ آدمی اور سن رسیدہ کے بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اوسی چیز کے کہ جس سے پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور بیلہ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے کی زبان کی بند مین شکست اور کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اوس مقام مین درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے احکام انجبار اور ضد انجبار کی احکام انجبار کے معنے درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ درست نہو جو ہڈی ٹوٹ جاوے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی وضع اصلی کیطرف اوسی درست کرکے پھیر لاتے ہین اگر کوئی خواہ ہنگام سن قریب طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ بچہ اور نو وہ ہڈی جوڑ جاتی اسلیے کہ ایسے سن مین ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت مین تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اوس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہو لہذا اس سن مین ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس مین پیوند ہونے ہین اونکا وصل اور پیوند از قسم اوسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہین جوڑتی ہے کہ ایک فاصلہ ہو جاوے بلکہ بیچ مین ایک لیسدار عضو ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے دیتین کہ وغیرہ سے ٹوٹی ہوئی ناسنے کو جوڑ دیتے ہین اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونون کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اسقدر فرق ضرور ہے کہ جو جوڑ اون عضو ہی مین ہے۔ سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو ناقابل ہو اوسکے بعد ساعد کے ہڈی اور جنبر گردن کی اور ترقوہ اگر اندر کیطرف ٹوٹ جاوے اوسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قبیح اور بد نما وہی کسر ہے جو زندین مین نیچے کیطرف ہو اور ویسی وہی ہے جو علاج مین مذکور ہوئی۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اوسکا کسر آسان ہے اور چندان دشواری انکی ٹوٹنے مین نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انسداد موقوف نہین ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست ہونے مین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے۔ مثلا ناک دس دن مین درست ہوتی ہے اور پسلی بیس دن مین اور ذراع یا اوسکے قریب اسکے نرمی اور سختی مین ہے تیس دن یا چالیس دن مین جوڑتی ہے اور ران پچاس دن مین اور کبھی مدت زیادہ کھنچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ران مین وصل پیدا ہوتا ہے۔ جوڑنے کی تدبیر مین اگر خلل ہو اور کیوجہ

سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل ہو اور جھکاؤ اوسکا ثقیل جانب مین ہو جو اسباب ایسے ہین کہ اونکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہین ہوتے منجملہ اونکے ایک سبب یہ ہے کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا جاوے یا بکثرت پٹی وغیرہ کھولا کرین اور پھر بار بار باندھا کرین۔ خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لزج اور چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے سوداوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر مین جوڑتی ہے۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہے کہ خون ایسا برامد ہو اور اسقدر کم برامد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا بوجہ کثرت اوس چیز کے جیسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے

قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچین اور دراز کرین اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب سے کھینچین گے تشنج پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہین اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات یعنے زیادہ کشش اون ابدان مین جو رطب ہین ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہین کشش کی قبول کی استعداد اونمین زیادہ ہے اور اگر زیادہ نہ کھینچین بلکہ بمقدار مناسب سے کم کھینچین اوس سے خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہوگا یہ ضرر کم کھینچنے کا خلع اور کسر مین برابر ہے اور جب بوجہ مناسب بقدر ضرورت کشش کرین دونون ہڈیون کے برابر اور سیدھی ہوجانے کی تدبیر کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزین جیسے چاہیین اوسی اسلوب پر سب درست رکھین گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبایر کے اور جبایر کو بذریعہ رباطات کہ اونچا اور بلند کرین۔ واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین یعنے اوسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے پائے ہان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہوجاوے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضائقہ نہین ہے بلکہ بہتر مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہین تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہوجاوے اور واجب ہے کہ ہر وقت کھینچنے اور باندھنے سکے درد شدید پیدا کیا جاوے خواہ کسر کیواسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کیواسطے ہو اور اگر زیادہ سخت بندش اور دیر مین کھولنے اور اوسکی نگاہداشت مین کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدد کی قوت باطل ہوجاتی ہے اور گویا اوسکی حیات خاص فنا ہوجاتی ہے اور متعفن ہوجاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ ڈالین۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ دشبذ حاصل ہو جسمین یہ وصف نہین ہے جیسے سر کی ہڈیان کہ انمین نہین پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ خشک اور تھوڑی مقدار پیدا نہو اور زیادہ غلیظ بھی نہو یعنے جسقدر غلظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے کہ بڑا ہونا اوسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہوجاوینگے اور معلوم ہوجائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ سے دریافت ہوگی جہان غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہوجائیگا۔ جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہے کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کردین اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کرین اوس سے خون رقیق ہوجاتا ہے اور مقام گرم مین نہ ٹھہرے اور سرد مقام مین ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہین اور اونمین حرارت کی کیفیت ہو اور تغذیہ بھی ہے اوسے اعانت کرے پس ضمادات مین ایل اور جوز السرو اور کتیرا اور ادویہ قابضہ داخل کرین کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی مین یہ حالت پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جبر معتدبہ اوسمین پیدا نہو اوسکی اصلاح مین وہی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح مین بیان کی ہے یعنے وہ قروح جو بدون چھیلنے کے اچھے نہین ہوتے ہین اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھ سے اسقدر مالش کرین کہ جلد [illegible]

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہوجاے گویا وہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہین ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہوجاتے اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اور اچھا اوس مقام سے آئیگا اور اوسپر لعاب سا پیدا ہوکر رشید مذکور پیدا ہوگی اور تھم گرفت قوی ہوگی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اوس سے پوست پوست کی شکل پر چھلکون کا دفع ہونا چھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ مین جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہین ہے اور اگر ضرور ہوا اور بدون باندھے کے چارہ نہو فقط ایک رباط جید پر اقتصار کرینگے اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کیجاے یہ بات اچھی نہین ہے اسلیے کہ ہڈی سخت ہوجاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہوگی اور بہت سے احوال عظیم اور کیفیات خطرانگیز پیدا ہونگے اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہوگا اوسمین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہے اگر عضو ترچھا ہوجاے وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاے اور اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہو اسمین اور بھی خطرہ ہے عضو کے سڑجانے کا لہذا واجب ہے کہ مقام ورم شکست مین پچھنے لگائین تاکہ جو خون مقام ماؤف پر ہے سب نکلجاے اور اگر یہ خون باقی رہیگا عضو کی فوت واقع ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو بعد ٹوٹ جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اگر عفونت و ورم اور آفت جراحت کی احتیاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب اگر نکیا جاے تو فساد واقع ہوگا پس اسہال اور تلطیف غذا کرین اور کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کے کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کرین تاکہ رطوبات کی تحلیل ہوجاے اور بقراط کی راے یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اوسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب باہر او اندر کیطرف ہوگا اور جالینوس خربق کے استعمال کو جائز نہین رکھتا ہے بلکہ غاریقون پینے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمین کسیقدر اثر خربق کا داخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے مین کہتا ہون اگر جواز استعمال خربق کا مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ مین وہ کیفیت قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا کہ مقام تعجب ہے کہ ایسے قریب زمانہ مین اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونون تجویزون مین ایک کی تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی راے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونون تجویزون کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہین اونکی شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط و جالینوس مین تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی کو درست کرین اوسکے بعد درد اور قلق پیدا ہوا اوسوقت راے صائب یہ ہے کہ اوسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کرین اور جسقدر درست کر چکے ہون اوسے بھی الگ کرڈالین کہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اوسکی تسکین ہو جاتی ہے طول مین جو کسر ہے اوسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کرین اور بہت سخت اور شدید بندش بہ نسبت اور اقسام کسر کے اسمین درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کیطرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض مین واقع ہوتی ہے اوسکی درستی مین لازم ہے کہ دونون ہڈیان بہت سیدھی کیجائین اور یہان تک ممکن ہے رعایت وضع اجزای سلیم کے کرنی چاہیے یعنے جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہین جسطرح کی وضع اونکی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوئے ہڈی کو بھی درست

کرکے دیکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھیں کہ یہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہے تو اوسی کا وضع اور محاذات پہ بھی دیکھیں اور درست کریں اور اسکے درمیان میں اور بھی بہت سی چیزیں نظر کرنی چاہییں ازانجملہ شظایا یعنی نوکیں اور ریزے ہڈیوں کے اور زوائد یعنی زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بہ نسبت ہوتی ہے ازانجملہ ثلم یعنی سوراخ جو ہڈی کے بیچ میں شظایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہ پر نہ بیٹھیں گے درمیان ہڈی کے اور اوسکی درستی کے مانع ہونگی اور اگر یہی نوکیں ٹوٹ جائینگی دونوں پارہ استخوان کے ٹھہرنے کی یعنی جمنے دونوں سروں کے آجائینگے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہیں سکیگا اور اگر شظایا اپنی جگہ سے ہٹ جائینگے ایک گڑھا ایسا پڑیگا جسمین ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی متعفن ہونگے اور عضو یا ذونمین عفونت پیدا ہو جائیگی پھر پیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیے کہ استواری اوسی وقت پیدا ہوتی ہے جب نوکیں اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص میں درست بیٹھیں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے دوسری استخوان میں بنے ہوئے ہیں اور جب اپنے اپنے گھروں میں یہ چیزیں درست ہو کر نہ بیٹھیں گی تو ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ میں استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بوقت جبر اور درستی کی نوبت درستی بذریعہ ہاتھ یا رسیوں خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچیں اور جہان تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہو سکے اوسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھروں میں درست بٹھائیں جب یہ تدبیر پوری ہو چکے گی دونوں حصے ہڈی کے جو ٹوٹی ہوئی ہیں وہ اپنی اپنی سیدھ میں آجائینگی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہوں میں پیوست ہو جائینگی اور جو مقابل محاذی ہر ایک نوک اور زائدہ کے تھی وہ بھی ہر ایک سامنے آجائینگے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو اوسکے محاذی کر چکیں اور خوب یقین ہو جاوے کہ اب ہر ایک شے اپنی محاذی ہو چکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائیں اور جس وضع سے سامنا ہوا ہے اوسکی محافظت کریں ایسا نہو کہ ڈھیلے باتیں آگے پیچھے ہو جاکر یہ محاذات اور سامنا باطل ہو جاوے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی پڑے جب ایسی بستگی اور ہوشیاری ہو کہ ہر ایک چیز اپنی جگہ میں سما جاوے اور بیٹھ جاوے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کر لیا جاوے اگر کسی جگہ بلندی خواہ اونچائی خلاف حالت صحت کی نظر آئے اوسے از سر نو ہاتھ سے درست کر دینا چاہیے پھر بعد جبکہ پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیے جو عضو مجبر کی محافظت سکون پر کرے اور پٹی سخت نہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ورنہ حرکت ہوگا اور زوال عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی وخیر الامور اوسطہا متقی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان میں ہو۔ واجب ہے کہ بندش اوس جگہ سے جہان پر بل اور پیچ کا زیادہ ہے شروع کریں اگر کہ تمام ہو جسکی بندش لپیٹی ہو کہ ہڈیوں ضرور ہے کہ جبر والے جگہ کا وہیں اور ہر طرف برابر کر دیا اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدہر زیادہ ہے اودہر چند بل بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی میں کوئی شظیہ یعنی نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اوسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اوسکی اصلاح ضرور ہے جسطرح ممکن ہو سکے اور اگر اس کریچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہوتا ہو پہر اوسے چھیڑنا کچھ ضرور نہیں اور اگر اوسکو کھٹکھٹ اٹھنے کی آواز سنائی دیتی ہے کہ اوسپر چلتی ہوئی خواہ لعاب وغیرہ جم جاوے گی اور درست بیٹھ جاوے گی اور اگر کسی طرح کی آواز اوس نوک اور نوک کی سنائی دیتی ہو اور اوسکی درستی سے بیشتر اوسی قرحہ کے خواہ کسی اور قرحہ کے پاس ہو اور جس وقت اوسکو بحال خود چھوڑ دینا نہیں ہے بلکہ یہ تدبیر مناسب ہے بحال ہو اوس سے درد کم کرنا چاہیے اگر یہ نوک یا کریچ وغیرہ کے گوشت میں خرق اور شکاف پیدا ہوا ہو تو مناسب ہے کہ بچاکر رکھیں کہ جہاں تک ہو سکے اوس شگاف کو زیادہ بڑھاویں مگر واجب ہے کہ دونوں سرے ہڈی کے اسقدر درست

کھینچیں دونوں طرف تاکہ سطح کسی جانب کجی نہ ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جبکہ دونوں سرے خوب ہی ٹھیک ہوجائیں اور اسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کرچ کیطرف توجہ کرنا چاہیے کہ اوسے اپنی اصلی جگہ پر لاکر اوسکے بعد بندش کرنی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت چھیل گیا ہو اوس سے زیادہ شگاف بڑھانا چاہیے نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا آہنی کا ایسا لیویں اتنا بڑا سوراخ کریں کہ شظیہ اوسمیں پھنس جاوے اور اوس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کردیں بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے میں بھی سوراخ ویسا ہی کریں جیسے نمدے کے ٹکڑے میں سوراخ بنایا ہے جیسا کہ اور چمڑا درست ہوچکے اسی میں اس نوک کو پہنا کر نمدے اور چمڑے دونوں کو اسقدر دبائیں کہ ہڈی نکل جاوے اور وہ نوک خواہ کرچ ہڈی کی اس سوراخ میں بخوبی بیٹھ کر پھنس جاوے اور جنبش نہ کرسکے اوسکو باریک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہیں ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی شے میں سوراخ پے درپے بذریعہ برمہ وغیرہ کے کرتے ہیں جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنی شظیہ خواہ کرچ میں ہڈی کے سوراخ کرکے جب اوسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں پھر اوسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے کسلیے کہ شاید اوس نوک خواہ کرچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اوسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اوسمیں سوراخ ہوگیا پھر کیسی خرابی برپا ہوگی باہم یہ تدبیر سوراخ کرنیکی بہت سلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو ہلانے کے واسطے آلات سے کرتے ہیں اور ہلا ہلا کر اوسے نوک خواہ کرچ وغیرہ کھینچ لیتے ہیں یا قطع کرتے ہیں کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی سوراخ کرنیمیں ہوا یہ ایسی بیہودہ تدبیر کرتے ہیں کہ ادھی برما سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے زائد بقدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنی اوسمیں ایک آڑا اور روک ایسی بنی ہوتی ہے کہ بمقدار حجم اور دبیز اوس کرچ کے سوراخ ہوکر پھر وہ برما نیچے نہیں اوترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت آلات ہزاز یعنی ہلانے اور حرکت دینیوالے آلات کو اگرچہ پہلی تدبیر نمدے کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہیں اور جنہیں اس کام میں دستگاہ اچھی ہے اونکے پاس چند اقسام کی برمے وغیرہ طیار اور درست موجود رہیں اور برمے کی نوک وغیرہ خوب درست ہو صاف اور زنگ آلودہ نہوں ۔ کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن ریم اور صدمہ بیحد و بیحد ہوتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدمہ کا اور ریم کا بذریعہ تخفیف [illegible] کے کیا جاتا ہو اور اکثر ہیں جو اول سے [illegible] کر دیا جاتا ہے اوسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہیں اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا [illegible] میں گڑا ہوا ہو [illegible] اوسوقت شگاف زیادہ کرنیکی [illegible] نکالنے کی جسقدر [illegible] اتنا واجب ہے کرنی چاہیے اور اگر کوئی ہڈی بہت ہی زیادہ پارہ پارہ ہوگئی ہو خواہ زیادہ [illegible] ریزہ ریزہ ہوگیا ہو اوسوقت [illegible] نکال ڈالنا ضروری ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی [illegible] پارہ نہوا ہو [illegible] خواہ [illegible] زیادہ جگہ [illegible] جو مقام زیادہ [illegible] اور زیادہ [illegible] ہے اوتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاوے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دیں کہ اسمیں کچھ زیادہ مضرت نہیں ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے میں مضرت زیادہ ہے [illegible] اسلیے مجبر وہ شخص ہے جو شکستہ ہڈی کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان میں پیشہ اکثر کمان گر کیا کرتے ہیں ۔ الغرض واجب ہے کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹی ہے اوسکا میلان اور جھکاؤ کس طرف ہوا ہے

اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے ادہر حدبا اور کوبڑسا پیدا ہوتا ہے ۔ مراد یہ ہے کہ جدہر سے میلان پیدا ہوا ہے ادہر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جس طرف کو جھکاو اور میلان واقع ہوا ہے اودھر تقعیر اور گڑھا پایا جاتا ہے اور اکثر اس امر کا احساس ورانگلیوں کے ذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے ۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے ادہر درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ ہونے کی آواز بھی اوسیطرف زیادہ ہوتی ہے انہین علامات پر بنا کرکے کارروائی کرے گا۔ ایضاً مجبر پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا رہے اور اوپر اور نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا ہے اور بہت نرمی اور آہستگی کے ساتھ ہاتھ پھیرا کرے تا اینکہ اوسکا ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی خواہ کسی قسم کی کجی اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہوجاوے تاکہ دوبارہ اوسے بہلا کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہو اوس سے اوس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور انکے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور سیدھا پن معلوم ہونے پر فریفتہ نہو جاوے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہو گیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری پیدا نہ ہوا اور اوسکے سب آثار ظاہر نہو جاویں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کبھی ورم کیوجہ سے امر صحت مخفی رہجاتا ہے اور موضع انکسار مین راستی بوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہے اور حس بھی اوسوقت خطا کرتی ہے اور قبح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی رہجاتی ہے ۔ اگر مجبر غافل ہو اوس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہین کرتا ہے بدقوار اور بدشکل ہوجاتا ہے اور اگر بالکل کرتا ہے تشنج اور بھی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ اوسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اوسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے مین ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہوا اور اپنی اصلی سوراخ وغیرہ مین ورنہ آسکے مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اوسکے جوڑنے اور درست کرنے مین نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اوسکی درست کرنیکی در پے نہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض مین ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے ۔ اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہوا اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اوسے پھیرسکے اسمین بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصا جن ہڈیون کے بہت سے عضلے واقع ہین جیسے ران اور قصبہ یعنی کاسہ سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہوجانے پر عضو شکستہ کے سوا عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزون سے اعانت کرین اور وہ چیزین وہی ہین جو ذیل مین درستی پیدا ہونے کی ضد ہین اور سب کا ذکر خلع کے باب مین ہوچکا اور سب سے زیادہ خون بالذوجیت کا پیدا کرنا معین کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے **نصبہ مجبور کا بیان** یعنی جس عضو کو درست کرین اوسکے اوٹھانے اور اونچا کرنیکا طریقہ کیا ہے ۔ جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہین اوسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اوسکے درست ہونے کے موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اوس عضو کی ہو اور جس طرح اپنی حالت صحت مین اوٹھتا اور اونچا ہوتا تھا مثلا ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کے جوڑ مین زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کے واسطے خلقی اور اصلی ہے اور پاؤن کے واسطے دراز کرنے مین جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی اسمین دیکھنی چاہیے (کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کی ہوتے ہین کہ اونکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہو جاتا ہے

جیسے بعضے ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہو جاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن پر چڑھا کے ہاتھون کے بھل زمین پر چلنا اونمین دشوار نہین ہوتا ہے ایسے آدمیون کو واسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو نصیبہ اور اوٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہوگا) اور جس طرح کسی عضو علیل مین لٹکانا برابر اور بشکل مستوی واجب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہو کہ اوسے نہ لٹکائین لازم ہے کہ اوسکے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر ہو جو پیچیدہ اور لپیٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ نہ قابل لٹکانے کے نہین ہے اوسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جسمین خوب دبا ہوا اور سمٹا ہوا ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جبتک کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتون مین عضو مذکور پیچیدہ ہو جائیگا اور اوسمین گرہ پڑجائیگی اور کجی اوسمین اوسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اوٹھانے اور نیچا رہنے مین خطا ہوئی ہے اور جسقدر علاقہ یعنے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعہ سے وہ عضو اوٹھایا گیا اور اوسکے سہارے پر ٹھہرا ہے

رباطات اور زوائد کا بیان رباطات پٹیان جن سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد وہچیان جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ڈورے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے ٹھیرے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتا ہے اور باریک اور رتیلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جاے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اوسکا نفوذ باریک ہی خواہ گدین بخوبی ہو جاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اوسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہے اور اوسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسقدر تجویز کرنی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش زور سے کیونکر ہو سکتی ہے لیکن لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام کے ہٹ کر بندش مین داخل کرلین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنے عضو شکستہ کے حق مین نہایت مفید ہے اور اوسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی مناسب نہین ہے اسلیے کہ اوس عضو کو تنگ ہو نہ پر کرویگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کس جائیگا چونکہ غذا اوسی طرف سے آتی ہے اوسکے آمد کی راہ بند ہو جائیگی لہذا بافراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے — پھر بھی ایسی بندش کرنا جسمین کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے عضو علیل کیطرف جو رطوبت گرتی ہے اوسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر روکتا بھی ہے — چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہو اوسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین — لیکن چوڑائی اوسکی اوسی قدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ مین گنجائش ہو مثلا سینہ مین جسقدر چوڑی پٹی کی گنجائش ہے اوتنی ہاتھ کی بندش مین کہان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہے اوسمین چھوٹی پٹی کیونکر درست بندش کی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح اسکا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی — بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اونگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اونگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کی ہے اور ترقوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہے — کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ ترقوہ مین گنجایش عریضین بالا کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین بالا عریض کی گنجایش نہلو نہین بہت سے پیچ اور بہت سی پھیرے درکار ہین اور زیادہ لپیٹنا قایم مقام چوڑی پٹی کے ہو جاے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہے اوسکا عرض فقط تین اونگل کافی ہے خواہ چار اونگل کا اور طول اونکا بین ہاتہ کا ہونا چاہیے۔ رفائد یعنی گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اونکے رکھنے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر معین ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفادہ یعنے گدی کی دو قسم ہین ایک قسم سے غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو یا وف مین جو گڑہا پڑگیا ہے وہ بھر جاے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونون سرے ان ٹوٹے ہوے ہڈی کے بیچ مین خواہ پٹی اور گدی کے بیچ مین فرجہ اور ڈھیلا پن نرہے اور نہ زیادہ اسقدر زبر تہ ہو جاے کہ مثل پتھر کے سخت اور درست ہو جاے اور جسقدر فرجہ پڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے درست کر دیا جاے اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام اوسکی ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کو خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہہ سے گرفت کرے اور کسی جگہہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو اوسپر رکھی جاتی ہین اونکا لزوم اور اونکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے۔ اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہین اور دوسری کو جبیرہ اور تختے کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے۔ واجب ہے کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت اور تہ گدی کی اوسی جگہہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہے اور جسقدر استدارت عضو مین ہے اوسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جاے بہتر ہے اور جسقدر عدد نوائے کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہو جاے جس سے عضو کے استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اوسے بند کیے رہے اور طول اوس پر گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی ہو وضع یا وف پر واقع ہے۔ جو پٹی کہ اوسے دوسری اور دوسونہ کی کہتے ہین اوسکا استعمال اسطرح ہوتا ہے کہ وہ چادر سے اور کوز جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے۔ بیچمین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ کی سرکھکر دونون آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کو لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتہ سے اوسے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونون بندش مقام شکستہ کے شروع کرین اور اوسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اوسی جگہہ سب مقام سے زیادہ بندش مین استواری درکار ہے اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہان پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقام شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہے وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اوسکی وضع ہے اوسکی محافظت بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اوس صدید کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہو کے مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کر دیتا ہے لہذا احتیاج کسر اور ملتئین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع یا وف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہے کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو بالائی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہے جسوقت عضو عالی بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو۔ پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہے کہ غذاے عضو کو آنے سے منع کرے

یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے کا ارادہ ہوتا ہے قیروطیات اور ادویہ بندش کی اعانت کرتا ہے یعنے بندش بھی کرتا ہے اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور موم کے کبھی رباطات کی تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے اونکو سرد کرین تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہین کہ اس سے ورم مین تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے ۔ اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے ۔ اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور اشق حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہین گذرا ہے ورم پیدا نہوگا اوسوقت مناسب ہے کہ رباطات کتان کے ہون اور کوئی چیز پیرا اور ملوع بھی اوسپر لگائی جاے اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو تر کرنا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر دیر کی بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہے کہ اون اور اسفنج کی پٹی وغیرہ مستعمل ہون اور کبھی روغن محلل مین ڈبو کر جسمین تسکین ورم کی بھی خاصیت ہو باندھین اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی مین قیروطی وغیرہ لگا ہین وہ سب نیچے کی تہ اور پرت مین لگائی جائے کہ اوس سے ورم کی ہیجان کا امکان حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہین کہ ایسے وقت مین اگر استعمال قیروطی کا کرین اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگا دین اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہین ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ قیروطی کا استعمال نہ کرین اور اوسکے عوض شراب مذکور کو استعمال مین لائین اور وہ لابنی جیٹ گدی کے نیچے والی شراب سے تر کر دین ہمکو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوے عضو پر لگاتے ہین اونکو ایک جدا گانہ فصل مین قرابادین کے ذکر کرین جب بندش کی ابتدا کرین چاہیئے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کرین زیادتی اور کمی لپیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو پھر اوسی لفافہ کو اوسی مقام پر دو پھیرے تین بندش کرین اور اسیطرح بندش کرتے ہوے موضع صحیح تک پہونچین یہ پہلی بندش ہے پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری لے کر مقام کسر پر دو خواہ تین پھیرے او لپیٹ کر نیچے کیطرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اوترین اوسکے بعد پٹی کو اوپر کیطرف اوسی طرح سے اوپر کیطرف ڈھیلا کرتے ہوے لیجائین اب یہ دونون پٹیان دفع فضول عضو مکسور کے ایک دوسری کی معین ہونگے اور اوسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو غرض اس شکل بندش کی ہے اوسکے پورے کرنے پر دونون اسمین معین ہونگے ۔ اور اوپر نیچے دونو جانب دور تک پٹی بندش کرنی مناسب نہین ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیے کہ دور تک کی بندش سے عضو کی رگین بند ہو جائینگی اور عضو مکسور کو غذا اوسکی نہ پہنچیگی اور بسا اوقات ایسی بندش مفرط سے عفونت بھی اوس عضو مین پیدا ہو جاتی ہے کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہین کرتے ہین بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہین پھر دوسری پٹی کو نیچے اوترتے ہوے باندھتے ہین اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اوترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کر کے اوپر چڑھنے والے کہ اوپر تک پہونچاتے ہین گویا یہ تیسری پٹی دونون رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماؤف پر بندش مین کرتے ہین ان دونون رباط صاعد اور نازل مین دو غرض مختلف ملحوظ ہین اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب ہوتا ہے اوسکی بندش مین سختی اوس مقام سے سیدھے نیچے کیطرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے پہونچتا ہے ڈھیلی کر

جاتے ہین اسی کو رباط مخالف بھی کہتے ہین یہ وہ رباطات ہین کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہین اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کر اسقدر یکجا کرے جیسے قطعہ واحد ہے جس حرکت ہوتا ہے ایسا ہوجاے اور اوسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم ہونے سے منع کرے اور اگر شکست جہت عرض مین ہو اور پوری ہو اوسوقت جو پٹی باندھی جاے چاہیے کہ اوسکا احاطہ اور استواری بندش اور سختی ہر جگہہ سے برابر اور یکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب مین زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عمون کہتے ہین واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اوسی طرف زیادہ ہے جدھر کسر زیادہ ہے اور بندش گوناگون بدل بدل کر اوسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہین ہے اسلیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہوجاتی ہے یعنے وہ لعاب اور دشبد جسکا اوپر ذکر ہوچکا ہے اور ایک قسم کا روایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہے ــ بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے تشنج پیدا ہوا سلیے کہ زیادہ تنگ و سخت بندش کیجاے گی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کی نزدیک تدبیر صائب یہ ہے کہ ایک دن پٹی کھولین اور ایک دن نہ کھولین پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اسمین مریض کو دل تنگی بھی نہین ہوتی اور نہ اوسسے عبث اور بیکار کھلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور اطراف عضو کے ایک رطوبت رقیق موذی ہوجاتی کہ اوسکی صدید اور ریم ہوجانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر اوسکا اخراج نکیا جاے بندش کی درستی اور اوسکی محافظت شرائط ضروری ہے کہ انکا سب یادہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ مین دشبد اور جوڑ کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرلے بعد اوسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام مین بندش کی سانس رہنے دین تاکہ تنگ ہوکر دشبد کی پیدایش اور اوسکے فعل الحام کو مانع نہ ہو اور سواے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بیکار آمدنی کو جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے ہان جسوقت دشبد پیدا ہوکر اسقدر بڑھنے لگے کہ اوسکی .....
کچھ ضرورت نہین ہے اور افراط اوسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اوسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کرین اور قوابض کا استعمال بھی مانع اوسکی زیادتی کا ہے اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذاے ضروری کو مانع ہوتے ہین اور دشبد کو مضبوط کرتے ہین کہ پھر اوسمین نفوذ غذا کا نہین ہوتا ہے ــ یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب مین نہ دینا چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے **کیفیت بندش کا بیان** واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہے ایسی ہو کہ اوسمین سختی اور نرمی دونون ہون اور لازم ہے کہ قثے یعنے خوشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کرین انمین سے جو لکڑی نرم ہو اوسی کو کھپاچین یعنے جبائر بناتین مترجم کہتا ہے ہندوستان مین چرکی اور کتھہ اور تن اور لوبان کی لکڑی اس کام مین بکار آمد ہین **متن** یہ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ تر گندہ اور موٹی اوسی جگہہ پر ہونی چاہیین جہان کہ عضو مین شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کی پتلی اور باریک ہونی چاہیین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ اوسکے چھونے مین کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چکنے ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر کھپاچین چارون طرف سے رکھی جاوین اسمین احتیاط زیادہ ہے ــ اور کوئی مقدار اونکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اسمین کچھ خوف نہین ہے اور نہ کچھ اسمین مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب سے تا مقام فصل اور جدا ہونے کے سبب کا سبب جبائر کے نیچے داخل کرلین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرین

کھپاچیونکی طولانی جانب ہی ہے جبکہ عضو کسور زائل ہو حرکت ہو یعنی جبکہ جنبش حرکت کرے اسیواسطے کھپاچ کو لانبا رکھنا مناسب ہے کہ [illegible] سیلان کو منع کریگا پھر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ اسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور [illegible] جبایر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہیں ہے ورنہ جبایر میں اوسوقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب ایسا نہیں کوئی نقصان نظر آئے فوراً اسقدر کمی کردینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ جبایر اور کھپاچیاں اس مقام سے طولانی ہوں جو یعنے رگ ریشہ اور گوشت نہیں ہے بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور غلطی ہو

تفصیلی کیفیت استعمال جبایر کی اور تفصیل اوسکی

پانچ دن کے بعد جبایر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تا اینکہ اور آفات سے امان حاصل ہوجاوے اور جتنا کسیقدر ٹیڑھا ہو اوسقدر جبایر کی بندش میں تاخیر مناسب ہو اور اکثر کھپاچیوں کی جلد باندھنے میں ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہیں کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور زفاطات پیدا ہوتے ہیں لیکن جب جبایر کے باندھنے میں تاخیر ہوجاوے اور نہ باندھی جاویں قائم مقام جبایر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدون جبایر کے یہ فوائد پیدا ہوں پھر ضرور جبایر کو لگانا چاہیے گو اول ایام میں کیوں نہ ہو واجب ہے کہ جبایر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور تسمہ وغیرہ اسقدر پیچیان باندھی جاویں کہ خوب مضبوط گرفت کریں اور ہڈیاں اور خوب درست اپنی جگہ پر بیٹھیں کیونکہ جگہ اوسکی نزدیک مقام شکست کے اور زیادہ دباؤ اوسپر نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑھائی جاوے کہ اوسمین تحلیل کی حال کا بجائے خود ہونا ہی تدارک ہے اور اگر رباطات خواہ پٹیاں اور گدی اونچی اور بلند ہوں پھر اونمین زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نہ کرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہے کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہوجاتی ہے اور جو رباطات اوپر والی کھپاچیوں کے اوپر ہیں اونہیں اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبایر یعنے کھپاچیونکو پیچیدہ اور ٹیڑھا کرکے اپنی جگہ سے ہٹادیں اور دور کردیں اور درستی وضع سے اونہیں زائل کردیں منجملہ آفات ہے کہ پٹی کھولنے میں ضرورت کا لحاظ کریں اور حالت اختیاری میں ہرگز نہ کھولیں یعنے دوسرے دن ایکدن درمیان دیکر لیکن ضرورت کو بھی کھولنی چاہیے اور یہ ضرورت کی ابتدائی علامت میں ہو اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اسوقت یعنی بعد پیدا ہونے خارش کے وہی تدبیر جو پہلے اوپر بیان کی ہے کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جاویں پٹی کو دیر میں رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک چوتھے اور پانچویں دن کھولیں امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اوسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کردینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبایر اپنی جگہ پر درست بندھی رہیں اور کھولی نہ جاویں اگرچہ بہت روز تک بندھا ہی گذر جاوے اور کچھ ضرر نہو پھر ہرگز اونہیں کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات میں جبایر کا کھولنا کسی سبب ظاہری کی [illegible] نہیں ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کے اور زیر نگرانی اطلاع اس امر کے کہ اتنے دنوں تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ جسقدر گوشت کی کمی ہوگئی ہے شاید اوسکا رنگ اور حال کسیقدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو کسیر کے ہو اسلیے کہ شکستہ کی درستی بدون پہونچنے ان صالح کی نہ ہوگی اور جب تک وہ غذا جسمین چپچپاہٹ اور لیس ہوتی ہے نہ پہونچیگی ہرگز اتصال اجزا شکستہ میں پیدا نہوگا جبایر کا اوٹھانا اور جلد اکثر اس میں عجلت نکرنی چاہیے اگر تیسرے روز کسیقدر النصاق اور چسپیدگی ہڈی کی دریافت ہو ایسے وقت جبایر کو کھولنا اگر کہ ہیں اکثر خوف انہی شدید ہونکا استحکام نہیں تا عضو شکستہ ٹیڑھا ہوجاتا ہے اور جبایر کا بعد درست ہوجانے عضو شکستہ کی بندش باندھا اوسے بہ نسبت

اسلیے کہ قبل از استغنا کی کھول دینی ہین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جاے لازم ہے کہ مجبر یعنے درست کرنے والا جراح خواہ کمان گر بندش اور تدبیر کرنے مین نرمی کرے اور جبائر یعنے کھپاچین کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جسمین فتیلہ عفونت زائل کرنیکا ہو اوسپر رکھے ایک گروہ کی یہ راے ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر اوسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکو کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اوسکو ہوا سے بچاے اور پوشیدہ رکھے اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی اوسوقت ایک حیلہ بندش کی تشبیک یعنی جا بجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کھنچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اوس مقام پر ہو جیسا اوسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کھٹی مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی بازو پر رکھ کر نیچے کیطرف توریب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بازو پر زخم کے جو نیچے کیطرف ہے تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہو اوسی طور سے پوری کردینی چاہیے اور پھر ایسی توریب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سواے محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پا جاے اور اوس مقام سے پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پا جاے اور مقام زخم ایسا کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض سے اوسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبائر مستعمل ہوئے ہین اونمین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کردینی چاہیین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہین سوراخون کی راہ سے زخم تک پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ اونہین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہو جانے زخم کے اگر چاہیین سب کو بند کردین اور پوشیدہ کردین خواہ اثناے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کردین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولین اسلیے کہ ہروقت زخم کا کھلا رہنا بھی زخمون پر خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہ ہو اور رات کیوقت اوسے چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جاے اور کچھ اوسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنجایش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبائر کے نہ ہو اوسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اوسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولو وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور رہے لگاو بندش کی کھل جایا کرین۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی چاہیے اگر زخم شدہ تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد تفتیح کے پیدا ہوئی ہو اوسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ وسط تک پہونچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہو زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی اور سیلان مین کچھ کمی نہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بترتیب اونمین نرمی بڑھتی جاے اور ڈھیلی ہوتی جاے اور اگر زخم مین گڑھا پڑا پیدا ہوا ہے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہو جاے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکست تک

پہونچ گیا ہو اوس وقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برآمد کرنا ریم وغیرہ کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہی اور گرمیون مین اوس ہی کا مدد کرنا ضرور ہے جو متصل اور گرد زخم کے ہے تاکہ ورم کی منع ہو بعضی اور اوس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگانا چاہیے بلکہ اوسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیون مین کہ بغیر عضو یا وف متعفن ہوجاتا ہے اگر احتیاج کسی رادع کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے ۔ اگر ہمراہ کسر کے رض یعنی کوفتگی بھی ہو اور عضو [illegible] کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اوس وقت پچھنے لگانی چاہیئین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زخم جسقدر کہ مضبوط اور استوار بند ہوگا اوسیقدر بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین بند بخوبی نہوگی اور اوسکے سوا اور مقامون مین سخت ہوگی ۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہوجاے نہ صدید کا اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہونچیگی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دین گے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اس سے موت اوس عضو کی واقع ہوگی اور نوبت ایسے درد اور حمیات کی پہونچیگی جس سے ضرر بیحد پہونچیگا لہذا طبیب کو لازم ہے کہ بین بین تدبیر بندش کی کرے اور لحاظ رکھے کہ بندش سخت کیا ضرر پیدا ہوگا اوسکی تلافی پہلے سے کردے کہ ابھی ضرر مستحکم ہونے نہ پاے اور تدارک ہوجاے کسر [illegible] ہڈی کج ہوکر رہ جانا اور ترچھا ہوجانا اسلیئے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہوکر رہ جاتی ہے اوس وقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے ۔ ایسے وقت مجبر کو حال وشید کا لحاظ کرنا ضرور ہے یعنی جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین پڑتا ہے اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہے اسلیئے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہی ہوتی ہے کہ جہان سے جھک گئی ہے وہان سے نہین ٹوٹتی ہے بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہے بوجہ شدت گرفت اوس وشید کے جو پیدا ہورہا ہے اور اگر [illegible] توڑنے کے چارہ نہو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ وشید مذکور سست ہوجاے اور نرمی پیدا کرنیوالی دوا ادویہ مین جو باب صلابت مین مذکور ہوچکین اوسی مقام پر جیسے حلبہ والبہ اور تمر اور دُرد روغن کی اور امالات یعنی دھوانکی ایک خاص قسم کا تسویر یا ہو اور مخ اور لعوب حب القطن وغیرہ اور جب نرم ہوجاے تب توڑنا چاہیے اور بالنیمہ ہر وقت نطول آب گرم کے اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہو اور تجربہ اور بلانا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہے کہ اوسکے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک وشید خواہ چھلی اور لعاب دار شے سخت پیدا ہوتی ہے چھیلنے کی ضرورت ہو اور جتنی دور وہ گرم جسمین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اوسکے نکالنے کی ضرورت ہے بعد گوشت کے کھولنے اور چاک کرنے اور وشید کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اگر ایسی ٹیڑھی ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ پہلے وشید کی نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کھپاچ اور جبیرہ کے ایسی بندش اوسکی کرین جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہوجاے جب سیدھی ہوجاے اوسپر جسقدر وشید پیدا ہوئی ہے وہ بھی درست اور سیدھی ہوجاے گی اور جو بدن ورم مین جیسے اوسکی وغیرہ اونہین فقط اوتار والنا دوبارہ کافی ہوتا ہے **کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مستعمل ہین** یہ بیان بموجب عدہ سابقہ کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش اوس مقام مین پیدا ہوا ہی اوسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوتی ہے اوسکو دفع کردیتی طلا دافع ورم اور دافع خارش جیسے باب طلا اور بندش مین چند اشارات ہوچکے [illegible] مذکور ہوچکی ہین اور چند اقسام کی قیروطی اور نطولات ہمراہ شراب قابض کے مذکور ہوچکے ہین اب ہم پھر اونہین چیزون کے بیان کیطرف عود کرتے ہین [illegible] مین واجب ہے جو قیروطی کہ

ایسے وقت مستعمل ہوا اوسمین کسی طرح کی خشونت نہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسطرح کی شکست ایسے مواد پیدا کرتی ہے جو موجب عفونت کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کے ہوتی ہے ۔ اور البار حاره یعنے گوشت پستان اوسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اوسکا صفت بھی درج کی ہے کہ اونکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہین اور اوس غذا کو جذب کرتے ہین جو اوس عضو کی واسطے آتی ہے کبھی انکی احتیاج اوسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش نے اوسمین خشکی پیدا کی ہو اور تخفیف ظاہر ہون اور مقدار اسکا معلوم ہے اوپر کے بیان سے **بیان اون طلاؤنکا جو دشبد مین صلابت پیدا کرین** اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ مطولات ہین جو قابل فضل و لطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کی ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور حب الآس کی اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنے ببول کہتے ہین ۔ اور جوشاندہ بیخ درادار اور اوسکے برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ گوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بناوین خصوصاً جب اوسمین زعفران اور مر داخل کر کے شراب بجائی سی اوسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست بہار خرما یعنے جو شگوفہ ایام بہار مین ابتداً پیدا ہوتا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے **بیان تدبیر تعقد** دشبد کا زمانہ ابتدا مین جب تک تازہ ہے تو قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اوسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قوابض اوسکے اجزا کو جمع کر کے مضبوط کرین اور اوسکے حجم کو چھوٹا کرین گے اور اس زمانہ کے بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہو سے علی الخصوص جو دشبد قریب مفصل کے ہو پھر اوسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اوسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات اونھین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئین جو ملین صلابت ہون اور اور جنکی ساخت لعاب اور صموغ سے اور چربیون اور ادہان سے ہو اور اگر اونمین سرکہ تازہ اور نیا داخل کرین زیادہ پیوست ہونگے اور اسی کے قریب استعمال تمر اور البہ کا ہے اور تشریح بھی اسیقدر مفید ہے کہ یہ سب ملاکر ضماد بناوین بہت عمدہ اور سبک ہوگا ایضاً تخم ارنڈ کو پیس کر نصف اوسکا اور روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملاکر استعمال کرین اور اکثر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ انکی ہمراہ جمیع وہ ملینات جو باب تشنج مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کیجاتی اور جسوقت مزاج مین کسیقدر برودت محسوس ہو دوا مین جند بیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو ملانا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہے ۔ دردی روغن کتان اور دردی سیرج کا اور مٹھی کو یکجا کر دودہ مین اور آرد البہ ملاکر استعمال کرین ۔ دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور اشق اور جاوشیر پرانی سرکہ مین محلول کر کے طلا کرین مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہے لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن اور زوفاے رطب روغن سوسن بط کی چربی مقل لین تبریز و خالص مغز عجل یعنے بچھڑا گاو کسی روغن مین محلول کر کے استعمال کرین **صفت مرہم جید کی** جو تلیین صلابت اسی مفاصل کی کرتا ہے ۔ نسخہ اوسکا یہ ہے اشق ایک جزو مقل الیہود نصف جزو لاذن نصف جزو روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سے ربع جزو صمغ میعہ سائلہ ربع جزو موم زرد نصف رطل سب کا کوٹ کر اسکے اجزا یکجا کرین اور ملادین **مرہم مجرب** اشق ۲ موم ۳ صمغ بطم مقل فتنہ ہر ایک شی آٹھ اور یہ روغن حنا چار اوقیہ موم اوقیہ پیس کر ترکیب دین پھر ایک درہم اور اون مین جو روغن سوسن سے چکنی کرلی ہے اور اسطرح اوسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کر لین اوسمین ملکین بعد ازان مرہم بنا دین اور کبھی سنگی شدید کو پیدا ہوتی ہے کہ ہمین کیون نہ پیدا ہو یہان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہم نے بیان کر دیے ہین اور اور اگر اس سے فائدہ نہو جند بیدستر اور قسط اور بچال کبوتر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مند ہے ملین جسکی ترکیب روغن سوسن کی ایک اوقیہ علک البطم ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور فتنہ اور جاوشیر اور اشق ہر ایک نصف اوقیہ مقل لین ایک اوقیہ بچھڑے کی چربی

خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اوسکے واسطے جسکے لیے شرع مین رکھیا اور سور حلال ہے نزدیک فقہاء اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کی سے ہر ایک ان چربیون مین سے دو اوقیہ اس سے مرہم طیار کرین مترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا بروقت بدن پر رہین گے خصوصاً شحوم وغیرہ و میتہ کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہونا ان اشیا کا جو حکم اسکا ہے کہ انکا استعمال مراد ہو اوسکا قائل اہل اسلام نہین انحصار علاج کا خاص دواء حرام مین اگرچہ بعض فقہا ہین لیکن شرط زیادہ مشکل ہے اور بطلان تشریح کا یہی ہے جو لکھا گیا ہے یہان ایسی چیزون کا جو استعمال اور کرین اعضا اوسکے سوا ہین تو بعض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ایلوا اور مر وغیرہ اور بعض کثیفہ کا استعمال بروقت چاہیے کہ وہ مثل زعفران اور دارچینی اور مرکو ما دین اور اشق کی بہت عمدہ ہین خصوصاً جب اوسکو ساتھ روغن ترکی کو جوش دیا ہو اور خالص روغن انگور ہمراہ چربی کے اور ریوست بہار خیرا اور سب چیزین جو رشیدہ کو سخت کرتی ہین مذکور ہو چکین یہان بکار آتی ہین **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بروقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلیے کہ یہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین ہان قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونو انجبار پیدا کرتے ہین اور بعد انجبار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اوسے دور کر دیتے ہین اور جس شدیدہ کو رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اوسکے آسان ہو اوسے بھی مفید ہین جو اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چربیون کا اور نیز استعمال مخ کا ہوگا ان آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اوسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرمی اندام مین قریب اطفال کے ہین اونکو ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اوسوقت کرتے ہین کہ ضماد اونکے بدن پر خشک ہو جاتی ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجاے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اوسکی پٹی بھی باندھی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہو اوسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا کبھی بروقت کھولنی پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا تنطول کرتے ہین اور اس تنطول سے اونکی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کیطرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس تنطول کو بالقدر ایسا ہونا چاہیے کہ سیلان کرے بقدر وہ حرارت مین معتدل ہو اور اوسکی برداشت کر سکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا تنطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اور بدن مین جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر تنطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک تنطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہو اوس سے جذب مادہ بیشتر از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ تنطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور ترشح بھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہو جاوے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر تنطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے۔ تنطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کر دیے ہین اون احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور یہی تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سواے اوسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدا ہی کسر مین بنظر احتیاط کے اور جبکہ مفاصل بعد جبر اور درست ہونے کے سخت ہو جاتے ہین خواہ اونمین صدمہ دق کا پہونچا تھا یا رض کا او پر ضماد تمر اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہے **مجبور کے تغذیہ کا بیان اور تنقیہ کا** یعنی کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہیئین اونکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اوسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اوس خون مین لزوجت بھی ہو تاکہ اوس سے [illegible] پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور بودا کمزور نہو جیسے پایے اور سری اور اوجھہ اور کلہ اور اوپری کی کھال اور بچہ گاو جو پختہ کیا جای اور ارہن قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور نقل مین شاہبلوط اور وہ ربوب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہی خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب رقیق اور جو چیزین کہ اونمین مصالح گرم پڑی ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہی جسقدر اوسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا ضعف ہی اور جسقدر خوف اوسکی ایذا کا ہی اوسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہوجای اور اوسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہی دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین ۔ جو شخص تدبیر مین احتیاط کا پابند ہی اوسکو لازم ہی کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بخوف رہی اور اسکی صورت یہ ہی کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کے ہوتی ہی بعد چند روز کے انکے استعمال اوسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہی کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت ورم شدید زیادہ پیدا ہوجای پھر اوسوقت غذای غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے **صفت غذای موافق کی جس کا استعمال بوقت انفجار کے کیا جاتا ہے** پیسہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گای کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہریسہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہے کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہی کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور تابع کسر اور جبر کے ہے اور اون سب کا تدارک ضرور ہے ایسے فوائد مومیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہوجاتا ہی کہ پھر اوسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کردیتا ہی مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اوسکی عفونت روکنی کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہی اور بقوت رض شدید گوشت مین عارض ہوتا ہی کہ مثل قیمہ کے ہوجاتا ہی اوسکا علاج بچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہی خواہ اون دواون سے جو عفونت کو دافع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجای انجام کار آکلہ اور سڑنے کی نوبت پہونچے گی ۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہی کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتی ہین اونکی تدبیر جیسے بیان ہوگی کرنی چاہیے کبھی ورم شدید زیادہ حد احتیاج سے پیدا ہوتا ہی کہ انجبار کسر مین اوتنی مقدار کی ضرورت نہین اوسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار ورم شدید کی پیدا نہو اور تیبس اوسپر کرتے ہین اوسی قسم کی جو مذکور ہوچکے تاکہ مقدار متولد کم ہوجای ۔ کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخای مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہی اوسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی بند کردین

تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین بیان عام تحقیق کی ٹوٹ جانے کا کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہی کہ جلد نہین پھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کی علاج مین مشغول ہون اور ہڈی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ ہڈی فاسد بھی ہوجاتی ہی اور قبل نزف خواہ بعد اوسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل اور ہوا اکثر اور چند امراض اوسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اکثر جس مقام پر استخوان شکستہ ہوتی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے بار بار چھوا کرتا ہے اور اوسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اوسمین احتباس صدید کا نہ ہونے پاے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم

اور صدیہ کا انضمام اندر نہ ہونے پاوے ہان اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جاوے اور ورم کم ہونے لگے اوسوقت چندان اہتمام نہ کرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار ہی چاک کی کیون نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنے استخوان محض اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہین باینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت مین زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ سے ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہین ہو چکا ہے ۔ اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے ۔ بعض تدبیرات جو حدس طبیب کو بطرف صواب کی کرتی ہین اونمین سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کرین یعنے کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہان تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت رکھتی ہے اسکی خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اوسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے ۔ اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتی ہین وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہین مثلاً سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اوسکے تفرق پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب مین یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہین ہے اسلیے کہ اکثر جلد شق نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہین ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اوسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجاے اور ایسے احوال مین جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد مین شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کر کے دیکھین کہ یعنے چھوٹی ہڈی ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اوسکا حال مفصل دیکھین اور اگر جلد مین شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کر دین کے سوختہ ہوئے کپڑون سے اور اسکے بعد رفادہ اور پٹیان باندھین گے اور انکو شراب مین ڈبو کر اور دوسرے دن تک انکو نہین بندھی رہنے دین اور نہ کھولین ۔ جو شجہ یعنے چوٹ مدمہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولدے اور نمودار کر دے اوسکا علاج باب قروح مین مذکور ہو چکا اور اوس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی چوٹین جنکا بیان اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے اور یہان بھی اونکے علاج کا طریقہ مذکور ہوگا کہ یہان ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جاے اور شگافتہ ہو جاے اور دوسری جانب جلد کی بطرف اندرون کے نافذ ہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی راے یہی ہے کہ اوپر کیطرف جلد ساکت کر رہ جاے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہین سکے بلکہ آنکھ سے ضرور نظر آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہو جیسے بال سا پڑ جاے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ اوسے اسقدر چھیلین کہ جہان تک صدمہ پہونچا ہو بلکہ چھیل گیا ہو وہ اثر اور نشان مٹ جاے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اوس مقام پر لگ گئی اور مقام رنگ کا مضبوط اور مستحکم ہو کے سیاہ پڑ جاے گا اوسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے ۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہیئین اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اوسکے بعد اوس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل دین اور چھیلتے وقت دواے راسی یعنے چھپانے والے کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا اور یہ راسیہ یہ ہین جیسے ایرسا اور شکر کا آٹا اور دقاق کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین اور جو مجفف ہو اور اوسمین لذع نہو اوسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کی اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ متصور نہوگا جب تک ساری جلد کو

نہ جاوے گی اوسوقت ہرگز جرأت تمام جلد کی رگڑ ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نکرنی چاہیے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہاں تک صدمہ پہونچا ہے اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہیں اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کچھ اوسکے تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہیں ہے تو اوسوقت آفت کم ہوگی اور بیخوفی اور امن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار میں چھوٹی ہوگی اور ظہور قیح نضج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور اگر صدمہ کا [illegible] زیادہ بہت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی طرح اور اعراض جو ایسی صدمات کو عارض ہوتے ہیں وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور [illegible] اون کا کم ہوگا یعنے جلدی ہڈی [illegible] اون کو قبول نہ کریگی اور سیلان قیح صدید رقیق کا اوسمین زیادہ ہوگا اور تمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اوسمین زیادہ ہوگا اور [illegible] رقیق زیادہ ہوگی اوسمین اور بھی زیادہ ہوگا۔ جو اوجاع ایسے اوقات میں عارض ہوتے ہیں بلکہ جو ہروقت عارض ہوتے ہیں انکا سکون بروقت ہی بہانا واجب ہے اگرچہ گرمیوں میں ہی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلیے کہ سردی کے صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ جو کسر جارح ہے یعنے اوسکا صدمہ فقط اسیقدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر اس قسم کے جوڑ میں سمحاق یعنے پتلی جھلی سر کی نکل جاتی ہے۔ پس اکثر ایسے صدمے میں فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد و مبردات کا ورزیادہ [illegible] ہے کہ پہلے شگاف کو تمام شگاف پر پہنچاتیں اور اوسکو ملاکر کہیں اوسکے بعد دونوں کنارے زخم کے ملاکر ٹانکے دین اگر احتیاج درخت کے ہوا اور ٹانکے لگانے کے بعد جو ذرا سی [illegible] پر رکھیں اور اوسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپغول [illegible] میں تر کرکے رکھیں اور اوسکے اوپر گدی جو شراب قابض میں تر کردی ہو اور شراب قابض میں زیتہ بھی ملا ہوا ہے رکھیں اوسکے اوپر پٹیوں سے بندش کریں اور تسکین اور خوشوقتی اور آرام مریض علیل کی تدبیر زیادہ کریں اور اوسکو سلانے کی فکر زیادہ رہے۔ اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولے جاسکے ہر ایک صدمہ اور کسر میں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجاوے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہیں ہے لیکن وہ وصیت جسکے بیان باب جبر اور کسر میں لکھا ہے اوسکے بیان بھی ذکر کرنے میں علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیوں کو سروں سے کاٹ ڈالتے ہیں اور اونپر گوشت اور کھال بھی نہیں اوگتی ہے اور [illegible] رہتے ہیں [illegible] اور اوسکے بعد جسم کا دروہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیوں سے مخالف ہے بروقت ٹوٹ جانے کے یعنے ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جاوے پھر درست نہیں ہوتی ہے بنظر اپنی طبیعت کی جو اوسپر غالب ہے اور یہ اسپر [illegible] پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیوں کو ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اوگتی ہے بلکہ ایک شے ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہیں ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کیطرف ہونا نہ چاہیے بلکہ اوسکے باہر کیطرف نکالنا ضرور ہے اگر شجہ تامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تام نہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں۔ گرمیوں میں سات دن سے زیادہ اسکی تدبیر میں تاخیر جائز نہیں ہے اور جاڑوں میں دس سے زیادہ درست نہیں۔ اور جسقدر جلد تدبیر کریں اوتنا ہی بہتر ہے اور اوسیقدر آفات کو عروض سے دوری رہی گی اس اہتمام اور بسرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب ہے کہ اور ہڈیوں سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور [illegible] بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیوں کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیاں ہوا اور فقط بندش سے درست ہوجاتی ہیں اور جٹ جاتی ہیں اور سر کی ہڈی پر بندش اوس قسم کی ممکن نہیں ہے اسیواسطے جو شکست ایک مقدار معتدبہ پہ ہو اوسمین ہڈی کو اصلاح لینے کی ضرورت ہے کہ صدید بقدر حاجت نکلتا رہے یہ بھی ایک ضرور ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے پیدا ہوگا تب یہ بندش بطور رابطہ جامعہ کے ہوتی ہے۔ یعنے وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے

ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچیگا پھر اوسوقت ہڈی کو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اوسکے صدید کو نکال کر صاف اور پاک کرین پھر جب خاص کسی عضو مین صدید پیدا ہوا وسکا کیا حال ہوگا لہذا اوس ہڈی کو چھین ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اوسکے التیام اور لیجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدید کا اندر کیطرف نہو تو ہم کبھی ہڈی کو قطع نکرینگے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان کا ایک مقام مناسب سے کرین اور مناسب مقام وہی ہے جہان سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برابر ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ سے ریم کا برابر ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے مین بھی سہولت ہوگی اور چھیلنے اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امالہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی حاجت نہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے [illegible] بعید ہو جیسے یافوخ اسلیے کہ اوسکا وسط بہت اعصاب سے ملاقی ہوتا ہے اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پائے اسلیے کہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمین زیادہ ہے اور ملایم تدبیر کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ نیمگرم روغن ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر حجاب پر کسی طرح کی سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر حجاب مین ہوتی ہے اور اسمین چندان ضرر نہین ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤن کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح کہ شہد مین تھوڑا سا روغن گل ملاکر اوس سیاہی کو دھوئین تاکہ سواد برطرف ہوجاے اور بعد دھونیکے اوسی مقام پر دوائین جو اوپر مذکور ہوچکی ہین چھڑکین اور اگر وہ سیاہی حجاب کی خوب جم گئی ہو اور چھوٹ نسکے خواہ دھونے سے نچھوٹی ہو تو اوس سیاہی کو چھیلنا چاہیے جسوقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پیدا کرنے کی ہو خواہ اوسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور [illegible] خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح پیپ اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نکرنا چاہیے اسلیے کہ انتظار اوسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اوسیوقت پسندیدہ ہے جہان کہین وہ جھلی جسکا نام ام موسوم ہو اوسمین تنگی خواہ [illegible] پیدا ہوا ہو اور کچھ گرتا ہو اسلیے کہ اگر اس جھلی مین خلل پیدا ہوگا فی الحال ورم آجائیگا اور تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی سکتہ ہوگا لہذا اس ہڈی کا فی الحال اخراج کردین کہ سکتہ سے نجات ہو اور سکتہ کی جیسی زائل ہو کر [illegible] خود پلٹ آئے اور اگر ہڈی مین سوراخ پڑگئے ہون اسوقت نجات کا زیادہ متوقع ہے۔ اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپڑی شکستہ ہوئی ہو اور حجاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہوا اسکا نام قطرہ ہے اوسمین بھی اسقدر عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہین ہے لیکن اکثر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہین کاٹنا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہے جسکا ذکر ہوچکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہین اور سوراخ ایسے متصل اور قریب ہوتے ہین کہ ہڈی آگے گر ٹوٹ کر گرجاتی ہین اگرچہ اسطرح ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہین ہے۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہنچ جاتا ہے یعنی وہ جھلی جسکا نام ام رکھا ہے۔ ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہے کرلین پھر غشا کی ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے جو فوائد کہ اطبا نے ذکر کیا ہے اوسے ہم بیان کرلین پھر اوسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرینگے۔ قدما نے کہا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالین اوسکے بعد دو چاک سر مین متقاطع [illegible] نامہ پر کرین اور ایک چاک بشکل [illegible] کے کرین اور اس چاک کو [illegible] ایک چاک [illegible] جو ضربت اور تشنج سے پہونچا ہے بعد ازان چاک کو [illegible] کی جلد الگ کردو تاکہ ہڈی کھلجاے [illegible] اگر اس چاک لینے سے خون جاری ہوجاے کسی خرقہ وغیرہ سے اوسکو [illegible] اور بند کردو [illegible] اور اس [illegible] خون بند نہو خشک کپڑے سے بھردین اور اوس پر ایک گدی [illegible] جگہ کے مناسب ہو تاکہ دوسرے روز تک [illegible] استخوان [illegible]

کرین اور تقویر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھائین خواہ اوسے لیٹنے کا حکم دین جسطرح پر لائق بحال اوسکے ہو اوسکے بعد دونون کان اوسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کرین تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب چھیچھڑے اور گدی وغیرہ جو جو بندھے ہین اونکو الگ کرین اور مقام ماؤف کو پونچھین اوسکے دو خادم کو حکم کرین کہ چار کپڑونسے مضبوط اوسکو تھامین اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہو چکی زاویہ ہای قائمہ پر اوسی او سیطرف کھینچین مراد ہماری اوس جلد سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہو اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کمزور ہے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اوسمین پیدا ہوا ہے اوسکے لیے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جاے اسطرح کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے شروع کرین اوسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین اوسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شعریہ نام رکھا ہے اونسے کام لین اور ہڈی اوکھاڑنے اور چن لینے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائین تاکہ سر پشن کو کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اوسکے یہ ہے کہ پہلے برمہ وغیرہ سے سوراخ کرین لیکن شرط یہ کہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ اونمین کسی مقام مین مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہے کہ اوس مقدار مین تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور وہی فرو لینی صفاق اور پردہ تک پہونچنے کو مانع ہوتی ہے پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ مین گڑھا پیدا کرین اور اوسے اوکھاڑلین اور ایک ہی مرتبہ نہ اوکھاڑین بلکہ تھوڑا تھوڑا ابھرا کر ہاں اگر ممکن ہو کہ اونگلیون سے اوس ہڈی کو اوکھیڑلین اس سے بہتر کیا ہے اور اگر ہڈی چھری موچنے سے اور چمٹے سے خواہ اور کسی ایسے اوکھیڑین مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور اونمین فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قرب استخوان داخلی سطح کو ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کی بیچ کسیقدر جگہ ایسی باقی رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اوسمین سوراخ نہ ہونے پائے اور اسیواسطے واجب اور ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جاے اور یہ بات بدون اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے مین چند قسم کے برمے کا استعمال کرین جہان جیسا موقع ہو اور اگر شکست اونہین مقامات مین ہو جو اثناے استخوان ہین یعنے جو مقامات ہڈی کی درمیانی مقامات سے ہین اوسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اثناے استخوان مین ہون فقط تاکہ جس وقت ہڈی کو کھینچین مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کرین مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کرین اور یہ کہنا بذریعہ سوہن کے دور کرین خواہ کسی اور رانپی وغیرہ آلات آہن سے جو اسکام مین مدد دیسکتے ہین لیکن اوسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لین جو حجاب اور صفاق کو چھپا دے اور اسکا اثر چھیلنے مین اوس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پاے اور اس کے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہ جاے خواہ کھپا اور شظیہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالین بعد ازان علاج بذریعہ فتیلہ یعنے بتی اور مرہم کے کرین کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھود ڈالے اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اوس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمین گھنڈی خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور ہر جانب اسکی بطرف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اوسکی جو بشکل دانہ مسور کے گول ہے صفاق پر اوسکا زور ڈالکر چاک کرنا مناسب ہے اور اوسی گول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی ایسی ہو جس سے کام بآسانی بر آمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکین اور سر کی ہڈی کو قطع کرین جب ہم یہ تدبیر کرینگے

چیزین ضروری ہماری کرنے والی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو احتیاطین ہمکو پردہ کی بجا لانی ضروری ہین سب کا حصول ہو جائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو ایذا پہنچیگی اور اونکے آنے ڈرنگی اسلیے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے جیسے ہم شکل مسور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات ہر طرف استخوان سر کے پڑین سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرحکی ایذا پیدا نہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ اخر اشکال مستدیر عدسی کے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے نیچے کیطرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جاویگی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہے کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جاے اور اوسکے ٹکڑے الگ ہو جاے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کر سکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو بنفیدوس کی ہوتا ہے تازہ اور معالجون کے اطبا اوسکی مذمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ردی ہے اور قول اور راے ہماری استخوان سر کی ہڈی مین یہی جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہو جاے اور یہی علاج جمیع انواع کسر مین پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ بعضے اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کی واسطے اوسکو ذکر کیا ہے حکیم بولس اور جالینوس نے بھی کہا ہے اور ہماری تعلیم وسنی اول مرخاص مین کہ ہے اور بیان کیا ہے کہ مقدار ہڈی کی کسیقدر توڑنی مناسب ہے یہ ہے جسقدر ہڈی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اور اوسکے تعین یا اسطرح جیسے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی شکست اور ریزہ ہوگئی ہو اوسکا نکالنا ضرور ہوتا ہے۔ خواہ جتنی مقدار مین تہہ و پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق مین امتداد کثیر ہوتا ہے اوسوقت مناسب نہین ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کوئی نقصان نہین ہو سکتا اگر اوسنے اپنا فعل اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب طور سے کیا ہو۔ پھر بعد علاج مذکور کے استعمال آلات قطع اور نشر وغیرہ کے ایک کپڑا کتان کا اور بمقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل مین بھگو کر زخم کو جیسے زخم پر رکھین اور زخم کا منہ اوسی کپڑے سے بند کر دین۔ پھر ایک کپڑا اونی کا خواہ دوہرا کا نہایت درجہ کا ہلکا اوسپر رکھین تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے چوڑی پٹی کو ذرا بھی بندش کرین لیکن بندش اوسقدر کرین جسقدر کہ گرفت اسکا اور جو چیز زخم پر رکھا ہے اوسکو تھامے اور ہٹ جانے سے روکے اور اسکے بعد جو تدبیر خارجی تسکین التہاب ہو اور صفاق پر غور کرے دوسرے یا لیمہ کا ضماد اور یہ اکیلی کہتے ہین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کر دے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اوسکا استعمال کرین مثلاً روغن گل سر پر قدرے اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ماؤف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اوگانے مین جلد موثر ہو اوسکا استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلتے بھی ہین اگر اوسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کی علاج مین مذکور ہوئی ہین اون سب سے علاج کر سکتے ہین۔ حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق سر مین بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ ثخن استخوان سر کا بند ہو جاتا ہے اور ثخن جلد کا بھی اور بعد وجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے ——

اور اکثر ایسے لوگون کو استعداد اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت بمرگ مریض پہونچا دیتی ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ اونچے ہو جانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے اور گرانی قبائل یعنے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب پینے کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اوسکا سبب بھی واضح ہو اوسوقت اس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اوسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اوسکا پوشیدہ ہو اوسکے ازالہ مین کوشش تام کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رگہاے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب میں بھی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہیں جیسے تنطیل روغن گل سے خواہ ایسی پانی سے جسمیں خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہوا ور ضماد بود قیق شعیر اور آب گرم اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی سوف میں چربی مرغ کی لگا کر ترطیب سر کی اوس سے کریں اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اوسی سے کرنی چاہیے ۔ اور کانوں میں کسیقدر ایسی روغن جو تسکین حرارت کریں ٹپکانی چاہییں اور علیل کو آب گرم میں کسی محفوظ جگہ میں بٹھائیں اور مالش کریں اور اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جائیں اور دوای مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہ ہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ بقراط نے اسکی اجازت دی ہے ۔ حکیم فولس جو احتیاطی مشہور ہے اوسنے کہا ہے کہ اگر صفاق میں سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفاق کے سطح میں ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اوسے چھوڑ دالیں خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کریں اسلیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے ۔ اوسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک جزو اور روغن گل تین جزو دونوں کو ایک کپڑے میں لگا کر صفاق پر رکھیں اور اگر سیاہی صفاق بذات خود یعنے آپ ہی آپ پیدا ہوا ور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصًا اگر اوسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہوں اوسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فناء حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہیں ہے ۔ میں نے بعض ایسے لوگ دیکھی ہیں جنکا سر ٹوٹ گیا تھا اور سال بھر کے بعد اونکے سر کی ہڈی اکھڑی ہوئی نکالی گئی اور صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ میں چپٹا لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کے نکاس کبھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہیں ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ ضرر پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے ۔ جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ تھی ۔ میں نے اوس ٹوٹے ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر بقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے ۔ بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا لحی کا ٹوٹ جانا لحی جمع لحیہ کی ہے اور مراد اوس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اوگتے ہیں ۔ عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کیطرف نہیں ٹوٹتی ہے اور دو ٹکڑے نہیں ہوتے ہیں اوسوقت اگر داہنی کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہے بائیں ہاتھ کی سبابہ اور وسطی ہونٹوں میں علیل کے داخل کرکے اور اگر بائیں طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونوں اونگلیاں داخل کرکے رکھیں اور تحدب کسر باہر کیطرف اوٹھائیں ۔ اور دوسرے ہاتھ سے اوسکو سیدھا کردیں اور برابر کریں اور برابر ہونے کی پہچان شناخت اوسکی ہمواری کی یوں ہوتی ہے کہ جو دانت اوس ہڈی پر واقع ہیں وہ سب درست اور برابر ہو جاتی ہیں اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جائیں اوسکو درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہیں ایک تو کھینچے اور ایک گرفت کیے رہے اور طبیب اپنی مہارت سے برابر کرے کہ دونوں ہڈیاں درست ہو کر مل جائیں اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور جتنے دانت [illegible] ہیں خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہیں اونکو باندھ دینا لازم ہے ۔ پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک کٹ گئی اور چبھتی ہو اوسوقت چاک کرکے اور جگہ اوس نوک کو نکالنے کی بنا کر چٹکی وغیرہ سے نکال لیں گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اوسی چاک کو درست کرکے سی دیں گے اور گدی اور پٹی جو ممکن ہو باندھیں اور جو دوائیں ہڈی اور جوڑ درست کرنے والی ہیں بعد ہڈیوں کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کرینے ۔ اور بعض حکیموں نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اسطرح سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ پر رکھکر دونوں کنارے پٹی کے دونوں کانوں تک لاکر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لاکر پھر نقرہ تک واپس لائیں اور پھر وہاں سے

لحی سے نیچے رخساروں پر لاتی ہوئی یا فوخ تک پہونچائیں پھر اوسی نقرہ کے نیچے لیجائیں اور ایک دوسری پٹی پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ پھر سے بندش سکے خوب بیٹھے رہیں اور کھسکنے نپائیں اور ایک سبک جبیرہ بھی اوسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی لحی کی بسبب ٹوٹ جائیں چاہیے کہ انہوں ہاتھوں سے خوب کھینچیں اور جب دونوں برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھ لیں کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں یا نہیں بیٹھے اور ثنایا یعنی جو دوہرے دانت ہیں اونکو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جیسا کہ لحی کی ہم بندش کی ہے اوسی طرح پر درست بیٹھنا چاہیے اوسمیں لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط رباط کا دوسرا سر رکھکر اوسکا سر کنارہ لحی پر لائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھیں اور غذا اوسکی حریرہ تجویز کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرحکا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالیں ہاں اگر ورم گرم عارض ہوا ہو اوسوقت نطول اور ضماد سے غافل نہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ اوسے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو استخوان فک یعنی لحی اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اوسمیں مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے اسی وجہ سے بھر جاتی ہے کسر **الف** یعنی ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کیطرف ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف میں کسر عارض نہیں ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنی کوفتہ ہو جانا اور چپٹا ہونا جیسے مقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے ۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدمہ کسر کا پہونچے اور پھر اوسکی اصلاح نکیجاے آخر کو کبھی خشم یعنی بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اوسی کجی پر سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہیں ہو سکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اوسکے علاج اور درستی میں کوشش کریں اور دس روز اوسے مہمل نہ چھوڑیں ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست یعنی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جاے خواہ اونہیں مقامات میں پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اوسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنی سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور آہستہ اوسکی ناک میں داخل کریں اور مقام انتہاے خیاشیم تک اوسے پہونچائیں اور ہاتھ سے اوسکو تھامے رہیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست کریں تا اینکہ اپنی جگہ پر ہموار ہو کر بیٹھ جاے بعد ازاں فتیلہ کے داخل کرنے میں بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور وہ فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں داخل کریں گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہیں تاکہ خوب سیدھا اور درست ہو اوسکے بعد ضماد کریں ضماد کا پھاہا اچھی طرح چپکا دیں اور فتیلہ کو جبتک سب درستی نہ آجاے باہر نہ نکالیں اور جبتک استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکریں ۔ ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نچاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہاں اگر اوس مقام پر ایک قسم کا کوز اور کوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اوچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اوسکو بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا ہوتی ہے اوسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے ۔ اور اگر شکست ناک کی اجزاے زیرین میں عارض ہوئی ہو دو انگلیوں سے اوسکا درست کر دینا ممکن ہے مثلاً دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت میں ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اوس سے ورم میں تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برابری بھی محفوظ رہتی ہے اور بقوت درستی پر قائم رہتی ہے ۔ اسیطرح جو دوا مرکب از زریت اور مبیدہ اور رفاف کندر سے بنا کر اوسپر چھڑکیں خواہ بطور ضماد کے

اوسپر لگاوین اور اگر کسر بطور مرض کے عارض ہوئی ہو اور یاس یاس کردیا ہو اوسکے بعد ممکن نہین ہے کہ ناک پھر اپنی حال پر عود کرے بدون اسکے کہ جسقدر ہڈی متشکل بجو سے کے ہوگئی ہے اوسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کردین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو پہر اوسکو برابر کردینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندہ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہوجاے خواہ پٹی باندہنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صفیحہ گردن سے اوسطرف جدہر کجی ہے باندہین آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا کپڑا جو صفیحہ نما ہو خواہ ڈوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اوسکے دونون کنارہ پر ریشم یا ہی خواہ ریشم کا وسی یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک کی اوس کنارہ پر چسپان کرین جدہر جھکی ہوی ہی اور جب لگ کر خشک ہوجاے ناک کو جبراً قہراً اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اوسکی اسی ڈوال خواہ ڈوارہ وغیرہ کو کھینچکر ایسی طرح اسکا دوسرا سرا چپکاوین کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اوسکو کھینچ لاوین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کیطرف لاکر ٹھہرا دے پھر اوس ضماد وغیرہ کو لگاوین

جنبر گردن کا ٹوٹ جانا جنبر کی شکستگی کبھی بوجہ کے اوٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچی اوس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے باانہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جبر اور درستی کی تدبیر مین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ نزد استخوان سینہ کی کوفتہ ہوا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ راس عضد نیچے کیطرف کم اوترےگا اور ترقوہ بیچ سے آدہا ہوجاےگا علیل کو ایک کرسی پر بٹھاکر ایک شخص اوس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسی بطرف خارج کے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کہ اور طبیب اپنی اونگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان اونچا ہوا اوسے دبادے اور جہان نیچا ہوگیا ہے اوسکو اوٹھادے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک گٹھا سا جو چیتھڑون وغیرہ کا بنا ہو رکھکر مرفق کو اوس سے دفع کرے تا اینکہ پسلیون تک اوسی کو اکرلائے کہ اینہی تدبیر جسقدر کھینچنا مطلوب ہی حاصل ہوگا اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کیطرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے۔ اوسوقت بیمار کو پر چیت لٹاکر اوسکے مونڈہے کو نیچے کیطرف ٹالین اور دبائین تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہوجاے پھر اوسکو برابر کرین اور اونگلی سے اوسکو درست کرین پھر اگر باتہ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اوس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اوس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کریچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کریچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہو تا کہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جاے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ کاٹ ڈالنا چاہیے۔ پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے اور اوسکا التحام اور ملا دینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہو گدی وغیرہ روغن مین تر کرنا چاہیے اور اگر سرا بازو کا بوقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایسے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوترا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکاوین اور بطرف عنق کے اونچا کرین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اوسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جبکہ ترقوہ مین صدمہ کسر کا پہونچے اوسے چیت لیٹنا بیجا ہے بلکہ بیٹھے کے لٹیا کرے ایک ہفتہ مین خواہ مہینہ بھر سے کم مین ترقوہ درست ہوکر استواری پاتا ہے جو پٹیان بندش کی مقرر ہین اونکے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کیطرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

بعض

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسیوجہ سے اوسکو اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچے اور جدا ہوجاے پھر فوراً اوسی طرف برابر ہوجاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اوسوقت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارا اوسکا بہ طرف شانہ کے ہے اور اوس سے جدا ہوجاتا ہے وہ کنارا زیادہ نہین اوترتا ہے اسلیے کہ دو عضلہ جیسیکے دوسرے ہین اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ایضاً سر اشانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہے۔ ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہین کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اوسکو پھیلا دے اور اسیواسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوتر جاے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جوانکا قبیل ہو اوسکو برابر کرکے اپنی جگہہ داخل کرتے ہین اور پٹی ہاتہ سے اور گدی بہت سی جو اوسپر باندہتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کی علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہہ سے ٹل جاے اور اوسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مراد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کرتے ہین۔ چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام گندہ اور غلیظ ہوجاتی ہے اور جب اپنی مقام سے اوترجاتی ہے ناتجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جدا ہوگیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر اشانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہہ سے منتقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آتا ہے کہ اوسمین گڈہا پڑگیا ہے۔ مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے انہین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو آئیندہ مذکور ہوتے ہین کتف کا ٹوٹ جانا شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے انمین سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتہ کے چھونے سے اوس جگہہ کوئی شے گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اکثر ان چیزون مین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اوسکے خشونت اور کھردراپن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہہ کا درد اور چبھنا اور گڑنا کسی شے کا اگر یہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہوجاتی ہین اوسکی علامت تقعیر ہے کہ اوس جگہہ بشکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہے اور حقیقت سے کھٹکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگاکر سنین اور اوسی مقام خاص کو متصل کان کے لیجاتین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جدہاتہ اوس عضو مین داخل ہے یعنے جس ہاتہ کا وہ شانہ ہے اوسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے علاج اسکا تلطیف بدہے اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اوسکو جلدی نہ ہٹاتین اور برابر کرنے مین جلدی نکرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنوں کے بھی حاجت ہوتی ہے میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہے تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضرور یہی ہوجاتی ہے کہ مادہ جمع نہونے پاے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اوسکا دفع ہوجاتا ہے۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جاتین اور اونکے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اوسکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہہ سے پھری ہوئی ہون اوسوقت اونکو برابر کردینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اوسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جسمین وہ ٹوٹے ہوے

شانہ پر نہ پڑے ۔ **استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا** قص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط وہی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اوسکی ساتھ نہین ٹوٹتی ہے ۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے ۔ پہلی صورت یعنے جدا ہونے کی شناخت یہ ہے کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونون جزو اوسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے ہین اور درد بھی اشتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکی وجہ سے اعراض ردی اور ہولناک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس و سرفہ خشک اور شاید ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ مین تعفن بھی پیدا ہو جاتا ہے ۔ ان بیماریونکا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کیطرف جھک جاوے اوسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کیونکہ یہ چھپ جاوے اور اگر ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جاوے اور اس پر وہ پٹی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اوسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جاوے گی اوسکے بعد وہ دونو پٹیون کو سرے آپس مین ملا دین گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے **پسلیون کا ٹوٹ جانا** پسلیان جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہین اونمین کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ ان چھوٹی پسلیون کے اطراف اور کنارہ دوسری جانب کی شراسیف کی غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہو چکا ہے لہذا اون اطراف کو سوای رض کے کسر کبھی عارض نہوگا ۔ پسلیونکا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس مین پوشیدہ نہین رہتا ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اوسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہے کہ مجبر اور درست کار اوسکے درست کرنے پر جرات نکرین اور اوس پر ہاتھ نہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اوسے باہر کیطرف کھینچین اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ حیلہ بدون محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف یکجا ہو جاوے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہین ہے پھر اوسکے ساتھ نرمی کیجاوے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہین ہے لیکن کبھی علیل کو غذای نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اوسکا پیٹ پھول کر نفخ او کسر مین مدافعت پیدا ہو اور اوسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آوے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہے کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے ۔ بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موضع شکست کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبویا گیا ہو اور اوسی کی گدیان پسلیون کے بیچمین رکھی جاتین تاکہ جگہ بھر جاوے تاکہ بندش درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھر پھر کر لائے جاتین کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش مین ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوصہ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جسکا اثر عضو شکستہ کر سکتا ہو اور اگر کوئی امر شدید بیکو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اوسوقت جلد کو چاک کرکے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اوسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھین تاکہ صفاق بوجہ چھینے ہڈیون کے باہر نکل نہ آوے پھر اگر ورم گرم عارض نہو جائز ہے کہ جہان جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کرکے علاج کرین مرہم

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن مین ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور علیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کرین اور جس کروٹ اوسے آرام اور چین ملے اوسی کروٹ اوسکو لٹا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے ہین جو جو امور خرزات یعنے گردنمین بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے کہ خرزات کی استدارات مین کبھی بعض عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور کسر ان کی گردنمین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیاں بگڑ جاتی ہین اور خود نخاع مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کو صفاق مین اور خود نخاع مین عصب پیدا ہوتا ہے سے کو بھی گزند اور الم پہونچتا ہے اور تابع اس الم کی موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کے گریونکو پہونچے لہذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جاوے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اوسکی خبر بیان کردی جاوے پھر اگر ایدون کی تدبیر ممکن ہو — اور استخوان ہو وہی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین آورام جارہ مین حاصل ہوتی ہو کرین اور اگر کسی قدر لقبہ کریا کی اونچی اجزا مین سے باقی رہجاوے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہے اوسکو فوراً نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اونگلیون کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ چونکہ الگ ہو جاتا ہے اسکو حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالیں اور اسکے بعد ٹانکے لگا کر درست کر دین اور دوائے ملحم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کاہل یعنے دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک ٹوٹ جاوے چاہیے کہ بائین ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کرین اور اپنے ہاتھ سے تا انکہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاوے پھر اگر علم سے معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اوسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالین بعد ازان پیوندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اوسکے موافق ہے استعمال کرین عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے یہی تدبیر واجب ہے کہ ہر دکسر مین کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کیطرف پھیری جاتی ہے اوسی طرحکی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے تانتے تانتے خوب برابر کرتے رہین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاوے اور بندش اسکی رباط مضاعف سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگرچہ انتہا اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اوسکو مضبوط باندہ کر بندش تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع ہو بعد ازان ایک پٹی اوتری ہوئی باندھین اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اور اسکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھین جو نیچے سے اوپر چڑھتی جاوے اور ہاتھ اسطرح لٹکائین کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اوترا ہوا نہ ہے کہ اسمین خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھین اسطرح کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو حرکت نہ ہونے پاوے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالین اگر کسر مین ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور پٹی خواہ گدی پارچہ کتان کے ہونی چاہیے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہین اور ٹوٹی ہوئی بہت روز ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اوسوقت گدی وغیرہ صوف کی ہاکر اور روغن مناسب مین تر کر کے لگانی اور باندھنی چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور بعد اس مدت کے کھول کر پھر دوسری بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولدین

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ انجبار اور درست ہونے مین کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جبیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس دن برابر چلی جاے اور اگر بنظر حسن اعادہ کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائین کہ اوسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اوسی کا تکیہ کسی سیڑھی وغیرہ پر جو کرسی مین بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اوسکا بیان مقام خلع مین ہو چکا ہے اور جہان پر بغل کا تکیہ ہو اوس پر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدگدا ہو جاے اور اوسکے بعد مرفق مین کوئی بھاری شی لٹکائین جو مرفق کو نیچے کیطرف کھینچے جبکہ مقدار مطلوب تک کھنچ جائے برابر اور درست کرین اور اگر فقط عصابہ ہای قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چیت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی بندش ہے اوسے چند قوی اور زورآور آدمی لیے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ دقت نکرنی چاہیے اور اگر کسر وسط عضد مین ہو بندش ایسی جگہ کرین جہان سے مفصل اور جوڑ دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا صدمہ واقع ہوا ہو اور بیچ مین نہو اوسوقت بندش کو زیادہ قریب اوس طرف سے کرو جو دور ہو اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اوسکی مضبوط کرلی چاہیے **ساعد کا ٹوٹ جانا** کبھی دونون ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہی گٹا ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہین ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاے بہت برا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور صورت مین برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹا وہی ساعد ہے اور وہی سبب بوجھ اوٹھانے ہوتی ہے اسکا ٹوٹ جانا بڑا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹا پر گوشت نہین ہے پس اسکے ٹوٹنے سے قبیح صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہین ہے خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹین ۔ واجب ہے کہ ہر وقت گٹے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر تکیہ کرین اور ٹیک لگائین اور مقدار بندش کی دریافت کرلین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیون تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اوسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اوسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ جگہ دکھاوٹ کی اور کھلی ہوئی ہے لگا دے لیکن کھپاچین اتنی لانبی ہون کہ تمام کف دست کے برابر پہونچ جائین اور انگلیون کی جڑون تک گھیر لین بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون کی کم ہونی چاہیے ۔ لیکن اسوقت بھی واجب ہے کہ انگلیون کی پیوند اور جوڑ سے مس نہ کرین اور جب کھپاچین باندھ چکین اور اونکے اوپر بندش بھی کر چکین چاہیے کہ گردن سے بشکل مخروطی لٹکائین جسکو عوام گل جھنڈا کہتے ہین اور اسکے لٹکانے کی شکل مین اسکا خیال رکھین کہ اگر شکست فقط گٹے کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہے اوسوقت پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کے برابر ہو ۔ اگر ملاقات اس علاقہ پارچہ کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اوس سے جدا ہے اور اسکا سہارا نہین پاتا ہے بالضرورۃ التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جدھر کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اوسیطرف جھکے گی ۔ بلکہ واجب ہے کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر ہو اوپر کی طرف ہو اوسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی یہ ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونون کنارون سے کفدست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان اسکا اوس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور تعلیق اوسکی ایسی نہو جسمین جھول پڑجائے اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پاسے کہ کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھائیس روز مین نکو درست ہوجاتا ہے اور شکست جُڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا** رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پانون مین ہوتی ہین اور کمتر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انکو پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹ کر جدا نہین ہوتی ہین لہذا اونکا علاج وہی ہے جو خلع کے ابواب مین مذکور ہوچکا **اونگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے اطبا نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین اونکو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب اونگوٹھے سے اپنے اونکو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا نیچے کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان مسترخی ہوجاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منتہی ہوجاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لیتا ہے۔ اور اگر کسر کسی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی اونگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ اونگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ اوسپر خاص بندش جو اوپر مذکور ہوچکی ہے کرین اور ہتھیلی کو اوسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسر کسی ایک اونگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اوسکو ہمراہ قریب کی اونگلی کے باندھین اور بیچ کی اونگلیو نمین کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی انگلیون کے ہمراہ اوسکو باندھین اور سب کو پے در پے درست کرکے بندش کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ نہوگی اور جو بات کھپاچون کی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو آپسمین بندھین گی بمنزلہ کھپاچون کا کام دین گی **جوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا** کوسنے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی ایسے حالات سے کہ بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اوسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سبب اعوال کے بعد اوسمین درد اور نخس یعنی چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انھین امور کے عارض ہوتے ہین جو عضو مین منکب کی ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین۔ جب جوڑ کی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہے ٹوٹ جاے خواہ کسی عضلہ مین کوئی شکل آئی اوسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دو کونہ نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اوسکا یہ ہے کہ علیل کو اوسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی یکبارگی اوسکی دونون رانین خوب کھینچین پر ایک شخص یک ان کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اوس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پیچھے کیطرف اولٹا گر نہ پڑے اور دونون مجبر دونون کولہون کو بشدت اور بہ قوت استاد بائین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائین بعد ازان اوسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک توشک خواہ نہالی ہو جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی اوسپر لٹائین اور یہی تدبیر قریب بصواب ہے شانہ کی علاج مین اگر ٹوٹ جاے اگر ورک یعنی کولے

کیجانب سے چوڑی ہڈی ٹوٹ جاے اوسکا علاج قریب ہے ہنسلی کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر کرین اور گدیان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اوسیطرح بندش کرین اور چاہیے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک درسنبھال گدی وغیرہ کی موضع وطی پر ہو **ران کا ٹوٹ جانا** ران جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کی اپنی ہیئت طبعی پر آتی ہے اوسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی مین تحدب ہو اور جانب انسی مین تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہے۔ ران کی بیچ سے ٹوٹ جانیکا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اوسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہے اور کون نہین ٹوٹا اور درست ہے اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اون سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور بندش اوپر کیطرف نیچے سے جاے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجاے خود اسطرح جو بیٹھ جاے کہ پھر جنبش نکرے۔ اطبا نے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ پھر جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈی چوڑی ہے اسیطرف سے از روے خلقت کے اور ہاتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مختلف طور پر کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہے۔ خواہ ایک سرا اوسکا ٹوٹی ہوئی ہو یا مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر لگا کر بندش کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے کہ ایک نہایت ایسا بنائین کہ اوسکے بیچ مین اونی شے مثل نمدے خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹین تاکہ اوسکی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جاے اور وسط اوسکا عانہ یعنی پیڑو پر رکھین اور اطراف اوسکے سر کے طرف چڑہائین اور ایک خادم کو سرا کپڑا دین کہ نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اوسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہین اور اوسکے دونو سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کیطرف کھینچتا رہے اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل مونہہ کے بل لیٹا ہوا ہو اور ساق اوسکی دراز پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کی چھٹی اور گرتی ہو اوسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند ہو گئی ہو اوسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل مین لائین یعنے جیسے باب عضد مین ہمنے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دن مین مستحکم اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات مین خبر دیتے ہین کہ اس ہڈی کو پھر بٹھانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازان کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت مین دونو رانون کے بیچ مین ایک گول لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اوس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور جبر معروف ہے جیسے ہر ایک گمان کرتا اور جراح جانتا ہے اسکی وہی کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونیکا ہر وقت خیال رکھین اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ران پر پہنچ جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھولکر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم مین خفت پیدا ہو گی اور متفرق ہو جائیگا جو نطولات ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہین اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے قالب اور پینچ جو ہڈی کی لوحین اسطرح کی بنائی جاتی ہین کہ اونمین ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑہا ہوتا ہے تاکہ جہان وہ

رکھکر باندھین درست بٹھہ جاتین اور پاؤن کیجانب طولمین رکھکر اونمین رسی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اونکی یہ صورت ہی کہ اگر چھوٹے ہون اور ساق پر پوری نہون بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور بقدر حاجت ہی بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچیگا علاوہ بران اگر چھوٹے ہونگے تب بھی مریض کو کسی قدر تعب ضرور پہونچیگا قالب کے لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاؤن کا صحیح اور ماؤف نہین ہے اوسکو حرکت سے باز رکھے بنسبت اوس عضو کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلات کے جنکی ہڈی شکستہ ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اوس جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کارگر نہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہی اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہے خلاصہ یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوا تعب اور مشقت کے اور کیا اسمین ملتا ہے اور مناسب یہی ہے کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہو سکین اسکا استعمال نکرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اوسقدر چاہیے جسقدر حالت صحت مین اوٹھتی اور اونچی ہوتی ہو اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بروقت صحت کے اوسقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت مین یہی ہے کہ جہانتک ہو سکے اوسکے پھیلانے کی تدبیر کرین۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جاے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ اوس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے اور اگر ٹوٹین ران اور کولہے کے عضل کی منقطع ہوجاتین پہلے جھول پڑیگی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار مین نقصان پیدا ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہان اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بدیر پیس کیجاتا ہے کہ ٹوٹ لینے مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور گھٹنے مین جھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت اوسکے اوس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اور اوس سے بھی شناخت کر سکتے ہین کہ اگر شکل حالت سابق کے ہو صحیح ہے ورنہ ماؤف ہی علاج اوسکا یہ ہے کہ ساق کھینچین اور سکیڑین تاکہ فلکہ کو اپنی جگہ داخل کردین اور اگر اجزا اوسکے متفرق ہوگئے ہون پہلے اجزا کو جمع کرکے پھر اوسی اپنی جگہ داخل کرکے چھپا دین اور کسا ہوا نہ ہو **ساق کا ٹوٹ جانا** اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جاے یہ انکسار اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپروالی ٹوٹے گی صدمہ کا بطرف خارج اور قدم لینے ساتھ سہوگا کہ کولہا پھیرنا ممکن ہوگا اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جاے گی ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکیگی اور اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اوسکا میلان نہین ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا بر قیاس معالجہ ساعد کے ہوا اور مثل اوسی کے ہے۔ مگر ساق کا ٹیڑھا اور کج ہو جانا اور گوشت کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل انحراف عضد کے نہین ہے بلکہ وہ بہت بری ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اوسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جاوے۔ اور بہت دنون تک اوسے اپنی جگہ پر رکھا کرین **کعب کی ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہے اسلئے کہ اوسمین صلابت زیادہ ہے اور اوسکے نگہبانی کرنے والی ہڈیان اوسکے گرد بیشتر بہت سی ہین اکثر جو صدمہ کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوتر جاتا ہے اور اوسکی تدبیر باب خلع مین ذکر ہو چکی ہے **پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا**

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اگر جب ٹوٹتا ہے اسطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گر کے اپنے پاؤن پر ٹیک لگاے اور اوسی کے بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اونہین عضلات مین منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے اور یہ امر اعراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے - اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اوسکا حجم نکل آئے اور اوسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکی دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جاے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے - اور جب پاشنہ کا انجبار ہو چکے اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جاے پھر چلنا پھرنا اوسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی بر وقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے اوتنا درست ہو کر بل نہ جاے اور کسیقدر کسر باقی رہے - ایسا انجبار کچھ مفید نہوگا **پاؤن کی اونگلیاں** اگر ٹوٹ جائین اونکے ٹوٹنے اور اوتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر اونگلیون کو قدم کے ذریعے سے درست کر دیتے ہین کہ روندتی روندتی اونگلیاں اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین

فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان اس فن مین پانچ مقالہ ہین پہلا مقالہ اصول اور قواعد کلیہ جو سموم مشروبہ سے معلوم ہین اور اونکے تفصیلی بیان اون زہرونکے معالجہ کی جو حیوانی نہین ہین

بیان عام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اونہین سموم کا عام طریقہ ہے جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہو کوئی اوسکو زہر کھلادے خواہ پلادے تو اوسپر واجب ہے کہ غذا ایسی بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والے اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتے ہین اور جس گھر مین اونکو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو بروقت زیادہ گرسنگی اور تشنگی کی ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے گو دھوکے مین آکر زہر پی لے اوسوقت زہر کو دو عوض اور دو باتین عارض ہوتی ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اونمین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے - دوسرے عروق وغیرہ بر وقت سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگونمین بھری ہوئی ہے اوسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم ہو جانے کا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دافع سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جز برگ مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جز جدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ دو دوائین ہین یا ایک ہی - ایضاً تخم شلغم کو چاک ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے - ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے - اسیطرح جو شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہو اوسے احتیاطاً ان سب باتون کی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہو بلکہ ہر وقت کہ طعام اور شراب کی اگر اوسمین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر عظایہ جو ایک حیوان سمی ہے خواہ رتیلا اور عقرب وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوام

اور کبھی بہالو بعض کہانوں کی بو یعنی خواہ بوی شراب کو نہایت دوست رکھتے ہین اور دوڑکر اوسکی طرف جاتے ہین اور کبھی اوسمین گر کر مر جاتے کبھی مثلہ مشہور مشک شراب وغیرہ مین سی شراب پی جاتے ہین اور کبھی اوسمین سے کرتے ہین اسی واسطے موت دار مکان خواہ سایہ درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اوگتی ہے وہان کے اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے **بیان عام سموم مشروبہ کا** زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہے پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اوسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید بیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرے آمد و شد نفس کی بند کر دے جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلا بیش اور رطیل جسکو لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ بیش کا گوندہ یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ پلنگ یعنی چیتا کا پتا اور ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت بد اور زبون ہین الغرض بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر اونکی سمیت پہونچتی ہے جیسے ذراریح کہ اوسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کہ تمام بدن پر اونکا اثر پہونچتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کرے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر مہلک ہو ممکن ہے کہ اوسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ سبب کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے ردارت اوسکی بڑھتی جاےگی اور فعل اوسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جن اجزا کو اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اوس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے خون ہوتا ہے پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہو اوسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حارہ قلب مین ہے اور مخدر کی مقاومت کرتا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ سے مخدر بدن حار سے اوسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر دوای مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور اونکا جذب جو بر وقت حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوای مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوای مخدر کو ابدان حارہ مین شدید ہے خصوصا جب خیال کیا جاے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جاے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اونکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شریانین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ قونیون اور میرے گمان مین یہ بیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے اور زرایر ہلاک نہین کرتی ہے اسلیے کہ زرایر کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن سے منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی بعد سواے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے اور آدمی کے بدن مین یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اوس کے مسامات وسیع ہین اور حرارت اوسکی شدید ہے اور شریانین کی حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ کبھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قواے فاعلہ اور

قوای منفعلہ کے ہین اونکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اوکہان سے معلوم ہوا کہ قوتیون مذکورات سمیت کا نسبت اوس مزاج عریض یعنے مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے تا اینکہ جب یہ دوا اثر میں قادر ہو اور کوئی مانع اسکے تاثیر کا نہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل درازیر کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ قوتیون بقیاس مزاج زرزور کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرزور کا وصول مستحیل بہ غذا ہو کر قلب انسان تک مثل قوتیون کے نہین ہوپہنچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہی پھر بقراط نے ایک عجیب یہہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کی کھانی شروع کی اوسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت ہوپہنچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسیطرحکا ضرر نہ ہوپہنچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی - مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہے کہ ایک لڑکی کمسن کہ غذا مین اسقدر زہر کی خوگر کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اندر ہوا کہ اوسکے لعاب دہن کی کھانی سے حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہوجاے **استدلال اقسام سموم پر** خاص قسم پہ زہر کی کبھی بذریعہ اون حالات کے کیا جاتا ہے جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلا بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنے پیچ اور مروڑ پیدا ہوتا ہو اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہے مثلاً زرنیخ اور رسکپور یعنی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہی - اگر التہاب شدید اور ورم عروق کا اور کثرت ابراد ہوتا پسینہ کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہو تو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور یہی قسم نہایت زبون ہے کبھی رائحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اوس شخص کے جسم سے بو افیون کی آتی ہے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے مونہہ کی بدبو اوسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جاے جیسے ارنب بحری اور اوسیطرح ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتلاتی ہے خواہ قے کی بو سے اوسکا پتا لگ جاتا ہی - خواہ شے کے مزہ سے اگر مسموم بیان کرے بھی شناخت کرلیتے ہین جیسے مردار بو سے قے کرنے کے آنکھ سے دکھائی پڑتا ہے اور اسیطرح - اور خون لیبنہ اور شیر لیبنہ اور اسیطرح افیون بذریعہ آنکھ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ رنگت **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر حقیقی علامات ہونی شروع ہون اور وہ فوق حدقہ چشم اوالٹنے پلٹنے لگین اور سیاہی آنکھ کی غائب ہوجاے پھر اوسکے بچنے کی امید نہین ہے اسیطرح اگر آنکھین سرخ ہوجائین اور زبان باہر نکل آئے اور بعض ساقط ہوجاے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامت زبون ہے اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ کا** زہر خوردہ کے علاج مین سرگرمی چاہیے اور جہان تک ہوسکے بہت جلد خبرگیری کرین جسوقت دریافت ہو اسیوقت مشغول بعلاج ہون اور قبل اسکے زہر کی بدن مین پھیلنے سے پہلے اوسکا تدارک بہت مناسب ہی - آب نیمگرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کر قے کرائین اور قے کی [illegible]

کریں جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا میں کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں حنظل اور شحم اور بھی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جاوے اوسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی غذا اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول اور مشروب سے ٹوٹ جائے گا اور اوس زہر پر یہ چیزیں غالب آ جائینگی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اوس سے قے کرا دیجائے اوسکے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اور اگر دودھ پلا کر پھر دوبارہ قے کرائیں تو مفید ہے اگر جوشاندہ تخم کتان اوسکے ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اوسکے بعد دودھ کا استعمال اجود ہے۔ مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیریں اور چربی پگھلائی ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہو کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کریں خصوصاً اگر اعضاے اسفل کیطرف کچھ اذیت زہر کی اوترتی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ ادویہ مقی اور مسہل کا استعمال کریں اور دودھ کے پلانے سے غفلت نکریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اوسے بھی استعمال کریں کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتدائی امر میں اسکا استعمال کیا جاوے کہ زہر کو بجنسہ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ایرسا یعنے بیخ سوسن دو مثقال اور سب کو زیت میں معجون کریں مقدار شربت کی بقدر ایک بندق کی یعنے بقدر ریٹھہ کے ایضاً حب بلسان زوفاے خشک تخم لفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دارفلفل وج ترکی انیسون تخم کرفس سعتری فطراسالیون اسارون زیرہ کرمانی بزر البنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درخمی حماما بیس درخمیات شہد میں معجون کرکے شراب باقلاے رومی کے ہمراہ استعمال کریں اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کریں جب بھی یہی نفع پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلادیں زہر کو براہ قے نکال دیتا ہے منجملہ منقیات کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ نے ناردین تخم گندنا جند بیدستر بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا والبیہ وقت بہت عمدہ ہے کہ شورہ خواہ لونا بقدر یاد درہم پلائیں اور روغن مرو ایکدرہم شراب شیریں کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائیں اور پھر قے کرائیں اور اچھی طرح حفاظت کریں کہ مسموم سونے نہ پائے اور نہ اوسکی سانس ڈھیلی خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں سستی نہ آنے پائے اور اوسکے گرد شور وغل برپا رکھیں مثلاً ہتھیار کھٹکھٹائیں خواہ اور چیزیں کھٹ کھٹائیں جب صورت حال بخوبی کھلجاوے اور زہر بخوبی پہچان لیا جاوے پھر علاج اوسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کا بیان مذکور ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ حقیقت حال کا دو صورتوں سے ہوتا ہے پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جاوے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کی ہے اوسکا علاج دودھ اور گھی اور فالودہ پلانا چاہیے اور روغن بادام اور روغن زرد سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اوس سے بنا کر استعمال کریں۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم ملہبات کی ہے اوسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کریں لیکن یہ سب دوائیں برف میں سرد کرکے استعمال کرنی چاہئیں اور

اعضاء رئیسہ پر ضماد صندل وغیرہ کا لگاتے ہین اور ہر وقت اوسکو سرد کرتے رہین منجملہ اون چیزون کے جو ایسی زہر کو مفید ہوتی ہین گاے کا دہی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دین اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اوسوقت تریاق اور دواء حلتیت اور دواء مسک اور فاذزہر کا استعمال کرین شراب خالص مین اسیطرح ثوم یعنی لہسن کا بہی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر روح کو مفسد ہے اوسکا علاج مثرودیطوس اور تریاق اور دواء مسک اور فاذزہر سے کرنا چاہیے اور بار اللحم اور شراب کا استعمال کرین اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمین رہتا ہے وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائے جائین اور چھینکین پے در پے واقع کرین اور فم معدہ کی مالش کیجاے اور اوسکے مونہہ مین ہوا جھلی جاے اور بال اکھڑے جائین۔ لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جاے پھر علاج خاص اوسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم تفصیل بیان کرین گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جاتی ہی یا اوسی سے بغرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودہ اور فاذزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انہین اغراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب مین ملا کر پلانا جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو اور یہ مشہور کہ تمام سموم کے واسطے یہ وہی دوائین ہین جو مقابلہ زہر کا کرتی ہین اور اوس زہر کو قلب تک نہین پہونچنے دیتی ہین جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فاذزہر بلکہ مجرب ہون اور گل مختوم اور تریاق جو اوس سے بنائی جائے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہین کہ زہرہ دفلی اور برگ اونکا زہر کے ضرر سے بچا دیتی ہین یہ بھی کہتے ہین کہ حب عرعر اس علاج مین عجیب النفع ہے اور دواے نظیر ہے۔ انجدان اور بیخ انجدان ہموزن ایکدرہم بیخ انجرہ دو درہم شہد مین ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کرین جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ بیخ بجور ایکدرہم اگر ہمراہ شراب کے پلائین اور فقنج بھی اور تخم سلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے اور سپاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اوسکا شوربا گوشت مین پختہ کیا ہوا ایضاً اور جیسے مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جند بیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم ایضاً گوبر کا پانی نچوڑا ہوا تخم گزر خصوصاً گزر اقلیطی اور حلتیت یا طبیخ سبعہ اور طبیخ باسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بری ایک دخنہ جند بیدستر برگ فی ہر واحد ایک جزو تخم حنظل سہ جزو وزن جمیع اجزا کا بقدر بڑے ریٹھے کے استعمال کرین اور بہت سی دوائین ایسی ہین کہ اونکی تاثیر رفع سموم مین بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اونکے یہ بھی کہتے ہین کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین دوا ہے واسطے دفع زہر کے مجملا بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا اونہین سموم مین سے حجر ارمنی سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیون نے حکایت کی ہے کہ پتھر نہین ایک جسم سمی مشابہ لسد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانگ اوسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقیہ مین شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے ہین جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہے اور سب سے زیادہ فاذزہر اوس حجر سمی کے علاج مین نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہین اور کچھ خوف اوسمین نہین ہے اسلیے کہ اسفل کی طرف بدستور نکل آتا ہے یا ان جسکے کان مین زندہ پارہ ڈالین اوسے الم شدید اور اختلاط عقل حادث ہوتا ہے اور کبھی اوسسے تشنج کی نوبت پہونچتی اور ایک گرانی شدید اوسی جانب سر مین ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اوسکی برودت سے اوذیت پاتا ہو یا خود اوسکا ہلنا اور پھیلنا اور جو بخار کہ پیدا ہو یہ سب امور سبب ایذاے دماغ ہوتی ہین اور کشتہ پارہ کا ضرر زیادہ نہین منقول البتہ ردی ہے

اور مفر ہے کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اوس سے اعراض مشابہ اون اعراض شارب مرتک کی پیدا ہوتے ہین جیسے مغص اور پیچیدگی امعا کی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اوسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب بند ہوجاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج ابتدا تنقیہ کے خواہ جو تدبیر قائمقام تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مر وزن تین درہم شراب مین ڈالکر خواہ ماءالعسل دفعہ دفعہ کرکے ایضاً ماءالعسل سے بورق ملاکر حقنہ کرلین بعد ازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کے ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے ۔ اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پانون پر کھڑا کرین اور اسی طرف کو گردن جھکائین اور سر بھی اوسکا اسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور کودے بھی اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع بین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف چلا گیا ہو اور سیسہ کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اوسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ جب اوتنا قریب ہوا اور یا قریب نہو مگر اوس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اوسکی حاجت بطرف گہوارے کی اور ایک پانون پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اوسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین ہوتا ۔ **مرتک اور برادہ رصاص** جو شخص مرداسنگ کھا جاے اوسکا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہوجاتی ہے پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہوجاتا ہے اور کبھی برابر بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اوسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہے اور امعا مین گرانی پیدا ہوتی ہے بلکہ اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہے اور اوسکے اعضا مین نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اوسکے شکم مین ایک گولا سا سخت مثل پتھر کے اوٹھ آتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہوجاتا ہے اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ مثل اسرب کی ہوجاتا ہے ۔ اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ بہت جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے بطیخ اور تخم کرفس اور انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مر بوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ بنجال جنگلی کبوتر کی سرگین مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم ہر اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اوسمین سے بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماءالعسل مین ملاکر پلائین غذا اوسکی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربے جو گوشت بچہ گوسفند سے پکائے جائین ۔ علامت اوسکی اچھی ہوجانے کی یہ ہے کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہوا اور نفخ جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے ۔ مناسب یہ ہے کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین لینت لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین مسہل ہون انھین کی ضرورت ہے ۔ اسفیداج یعنے سفیدہ اوسکے پینے سے زبان سپید ہوجاتی ہے اور اعضا مین استرخا پیدا ہوتا ہے اور کچھ ایسی شدت آتی ہے اور ہچکی وہم لینے نہین دیتی عقل اوسکی خبط ہوجاتی ہے بدن سرد ہوجاتا ہے اور دماغ بھی سرد ہوجاتا ہے تشنج اور سبات طاری ہوتا ہے کبھی اوسکے حلق مین گھٹا سا خرخرہ محسوس ہوتا ہے اور اوسکی لثہ کو سفید اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور ہمیشہ [illegible] [illegible] مین [illegible]

مین تمدد اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہای خناق تک نوبت پہونچتی ہے اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہے اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے علاج مثل علاج مرتک کے ہے اور سقمونیا کو ماءالعسل مین اور مدرات بول مین ملا کر پلاوین اور حقنہ بھی کرین اور کسی وقت سونے نہ دین اور اوسکے قے کرانے مین روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہے اور اوسکی دوا مین صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت ورد سے ٹپکتا ہے ۔ ایضاً اوسکو تل کا چبانا اور نگلنا بھی مفید ہے اور اوسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبسین یعنی سنگ آہک کے کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن خناق اوسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ علاج اسفیداج اور علاج فطر کا بہت جلد کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جاوی اور یہ لعابات تھوڑے نگلین اوسکے استعمال مین لاوین اور حریرہ ہای نرم کھلاوین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور اگر امعا مین خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ خاکستر اطراف کرم یعنی انگور کی ٹہنی جلا کر ہمراہ حاشا کے استعمال کرین **شنگرف اور سنکھیا** ان دونون سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج ہے جو زیبق مقتول کا علاج ہے اوسکے بعد شیرہ مرغن اور شحوم لینہ کا استعمال کرنا چاہیے زنگار کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور احتباس بول تقطیع اور قے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح بھی پیدا ہوتے ہین علاج اسکا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہے اور زرنیخ کا علاج ہم آیندہ ذکر کرتے ہین **برادہ آہن اور خبث الحدید** انکے کھانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی مونہہ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہے اور درد سر کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے دودھ کو ہمراہ اوس چیز کے جو بقوت مسہل ہے پلاوین اور اوسکے بعد گھی اور مسکہ پلاوین تا اینکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملا کر اونکی سرون پر ٹپکایا کرین ۔ کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیسکر پلاتے ہین تاکہ اجزای متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جاوین اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہین اور اوسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنی شوربای روغن دار فربہ ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو بشرطیکہ معدہ سے نیچے اوتر آتا ہے اور اگر ابھی اسفل تک نہین پہونچا ہے بذریعہ قے کے اوسے دفع کراوین بشرطیکہ ابھی معدہ مین ہو **ہڑتال اور چونا** جو شخص انمین سے کسی ایک کو کھا جاوے اوسکے اعراض اور ہین اور اگر دونون کو یکجا کرکے کھا جاوے اور اوسکی کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اوس سے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنی ہڑتال اوڑائی ہوئی کھالے اوسکا ضرر قریب سنکھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونہ کو کھالے اوسکے مونہہ مین خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اوسکی پیشاب مین برامد ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اوسے کرنا چاہیے اوسکے بعد آب گرم اور جلاب پلا کر روغن سے تنقیہ کرین

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور طبیخ ارزا اور طبیخ جو جو خواہ مجموع یہ دونون اور عصارہ لوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات اور لزوجات اور دسومات اور شوربا ہی مچھلی کا یعنی جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو بذریعہ حبیات اور علاج نورہ کے اوسکی تدبیر کرین اولاً قے کرانی اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضاے اندرونی کا اور باطن یعنی نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب قریب ہیرتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبا نے لکھی ہے۔ بول حمار اور تلخہ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین آب صابون کا حال قریب ہی چونہ اور ہیرتال کے حال سے ہے اور علاج بھی یکسان ہے زاج اور شب یعنی سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے علاج اوسکا شیر مادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زوفا وغیرہ کا استعمال کرنا نہار منہ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار منہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف سوء مزاج اور جگر کے استسقا سے امن نہین ہوتا ہے علاج اوسکا دوا الکرکم اور دوا المسک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہے بیان بیش کا سموم نباتیہ کا جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ اونکے بیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم سے ہے اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹھ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے درپے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونون ساقین پاؤن کی بیکار ہو جاتی ہین۔ جب اس حال کو پہونچے تو نہایت زبون حالی پر دلیل ہوگی۔ اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہو کر خلاصی پاتا ہے اور ان دونون مرضون مین سے ایک نہ ایک اوسے ضرور لاحق ہوتا ہے۔ اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے مرض عارض ہوتی ہے۔ اور بیش کا عصیر یعنی شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین وہ تیر جس کے مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے علاج پہلے بہت جلد اوسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلغم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاو کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بعد پلائین اسیطرح طبیخ قند ہمراہ بلوط ہمراہ شراب کے اور اسکے بعد اصلی علاج اوسکا فادزہر اور دوا المسک اور جدوار اور بوجا بیش جو گھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اوسکی تریاق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد مین مفید ہوتی ہے بہت مفید اسکے علاج مین یہ ہے کہ مثلث کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دوا المسک اور ایک قیراط مسک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر ایسی بیش کا فادزہر ہے اور حقیقی فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور جو مفید ہین خصوصاً وہ فادزہر جو مثل سنج پھٹکری کے ہے اور اور سبز خطیطا اور دوسرے مثل خاطف مرکب کی ہوتے ہین۔ ایک حیوان جس کا نام فارۃ البیش ہے اور فارسی مین اوسے موش بیش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی اوس کے جسم کی کھلائی جاے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے فی زمان الحال اسکی ماہیت مین اختلاف ہو رہا کہتے ہین کہ سنکھیا بھی ہے یعنی بیش کی بیخ جو شخص اس زہر کو کھاے تو اوسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جاے گی اور اوسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا علاج پہلے علاج مشترک سے قے کا کرانا چاہیے اسطرح کہ آب جو اور روغن گل نیم گرم ملاکر اور اسکے بعد یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین

اور اسکے ضماد ایسے لگائیں جنکی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اور نیل پڑا ہو اور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے آب میں ملا کر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جاے **فوفیون** اس دوا کو میں نہیں پہچانتا ہوں اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہیں بموجب قول اطبا یہ ہیں کہ جو شخص اسکو پینے خواہ کھانے میں استعمال کرے لذع اوسکے شکم میں اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصاً ہونٹھ کی اور ٹھنڈی سانس اور ہوا اور بدن کا پھولا ہونا اور سن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے بعضہ گرانی سر کی اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تھما اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے مرجاتا ہے علاج مثل علاج بیش کے ہے **بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں** منجملہ ان ادویہ کے **فربیون** ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم اور ہچکی لاحق ہوتی اور کبھی روانی شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں بعد ازاں تبرید احشا کریں اوسکے بعد روغن گاو اور مسکہ خوب سا پلائیں بعد ازاں جو علاج قرون سنبل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کریں اور غذا میں آب انار میخوش اور آب سیب میخوش پر اکتفا کریں اور رب الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے **البان یتوعات** یہ سات ہیں شمار میں اور یہ مفردہ سے ہے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودہوں لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا ہے جیسا کہ فرفیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی شحمہ اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جاے اور جو مرض خاص بعد استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اوسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہیں کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج اوسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر تین درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہے **سقمونیا** دو درہم اوسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتی ہیں جو اوپر مذکور ہوئے واجب ہے کہ اسکی سمیت دوغ یا مٹھے توڑ ڈالی جاے اور سویق تفاح اور رب بہ اور رب سماق **سم ماذریون** اور **خامالیون** اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ ماذریون کو خامالاون کہتے ہیں اوسکی سمیت زیادہ ہے اور اوسکے استعمال سے لذع شدید سینے اور درد تمام بدن میں اور غدغدہ اور ہچکی اوسکے بعد قے بلغمی اور زبدی عارض ہوتی ہے بعد اوسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے **علاج** لابد ہے کہ شیر تازہ دوہکر پلائیں اور روغن زرد بھی اور متواتر پلائے جائیں اور جلاب کا بھی استعمال کیا کریں تاکہ فساد اوسکا بر طرف ہو جاے اور جب ایذا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال کریں پھر جب طبیعت ٹھہر جاے اوسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہیں تاکہ سوء مزاج جاتا رہے **دفلی** کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی پینے کثیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور جز کثیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور منقطع ہے جس پانی میں کثیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو ناچار اوسے کو بعد تقطیر اور میٹھی چیزیں ملانے کے استعمال کریں **علاج** واجب ہے کہ مطبوخ حلبہ اور تخم شبت نیز کو موتہ میں ٹپکائیں کہ اوسکے فائدہ عجیب ہے اور تخم فنجنگشت اور خود فنجنگشت اور اوسکا بوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب

اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤں کے ہمراہ چکنائی کی چیزیں اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال میں لانی چاہیئیں اور اونکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر بھلاوین کو کہتے ہیں اوسکے استعمال سے منہ کلم اور حلق میں تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہیں اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہیں اور بعد ازان کہ پھر درست ہوں خواہ بیکار ہی ہو جائیں وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودا کا احراق ہو جاتا ہے بھلاوین کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن ہے اور کبھی بعض آدمی بنظر خاصیت کے مضر نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاوے اور مین نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ اوسکو خوف اور پروا نہ تھی علاج روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور حسوبات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزین جیسے لعاب میں سکون اور مسوڑھوں کے درد اور سوزش اور کھجلی میں کمی پیدا ہو اوسکے بعد گاہے گاہے برف میں سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آبہای فواکہ یہ سب سرد کی ہوئی استعمال میں لائیں اور برف بھی سرد کیا ہوا پانی اوسمیں ٹھہرائیں اور سم کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کریں منجملہ اون ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حب العنبر اور جوز اسکا فادزہر ہے کبیلج جسکو ہندی مین لٹومری کہتے بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کر دیتی ہے علاج اوسکا بلادر کے علاج کے یکسان ہے اور اوبان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہو جاتی ہے سداب بری یعنے جنگلی تلی جو شخص اسے کھائے اوسکی آنکھوں مین جحوظ یعنے ساری آنکھ کا اپنی جگہہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ پہلے قے کرائیں آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کبیر کے علاج کریں خواہ اور جو سموم مثل کبیر کے ہیں اونکا علاج کریں سافیبا سدابہ کوہی کا گوند ہے کبھی اوسکا مزہ مثل بادزہر کے ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم ہے جو شخص اوسکو کھاتا ہے اوسکے بول و براز دونوں بند ہو جاتے ہیں اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق مین سوزش اور معدہ اور جحوظ عین اور سرخی منہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اوسکی حدت کے تمام بدن چھلتی اوچھلتی ہے۔ اور اکثر نوبت غشی اور ضعف نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جاوے اور اوسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور مکھن اور آب جو پلائیں اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کریں اور سکنجبین اور زلال نشاستہ ایک دوا یہ بھی الطبا کی مثل فادزہر کے مشہور ہے واسطے سافیبا کے تخم ـــــ اور علک البطم اور اصل محروث اور طبیخ شعیر ہے۔ الغرض جند بیدستر ہر گاہ کہ گرم ہے خواہ ہمراہ شہد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اوسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہے اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تدبیر سے علاج کرنا چاہیے اور تدبیر ہی اولی ہے منجملہ مناسب اسکے اعراض مثل اعراض کندس اور خربق ابیض اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہے جو خربق کا علاج ہے فربیون یعنی سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ قے کرائیں اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کریں اسی وقت دودھ اور مکھن بار بار پلاتے رہیں اور اور اسہال کے روکنے میں رعایت بجائے سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو حذر اور اسہال دونوں کو فقط تریاق کافی ہو جاتا ہے کندس اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی ایک قسم بردی اور غاریقون سیاہ کندس یعنے نچھکنی سے متلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے

خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطنیثا کا ہے اور خربق سے بھی متلی اور قے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہو جاتا ہے کہ اوسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہین اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون سیاہ اور یہ دونون تاثیر مین یکسان ہین جالینوس کہتا ہے کہ نبض اوس شخص کی جسنے خربق کھائی ہو ابتدا امر مین نبض اوسکی متفاوت اور ضعیف ہوتی ہے اور بطوء مین بھی زیادتی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنے وہ مادہ کثیرہ جو دوای مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اوس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اوسکے دفع پر قادر باستقلال نہین ہے پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اوسوقت نبض مین اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا انتظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی نہین رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض مین انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے اوسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہو جاے اور تشنج واقع ہو نبض مین ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اختناق کا گمان ہو تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطوء بھی لاحق ہوگا اسلیے کہ حرارت غریزی گھٹتا ہوا ہوگا اور کبھی نبض مین [illegible] بسبب رطوبت کے پیدا ہوگی خربق کتون کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت جلد خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے فوراً کرین خواہ اوسکے مزید کو نیچے کی طرف اوتارنے کی تدبیر کرین بذریعہ حقنہ قویہ کے مثل تخم حنظل وغیرہ سے اور بعد اوسکے اختناق کا علاج ویسا کرین جو باب فطر مین کہا گیا ہے اور اگر وہ بعد قے کم ہوئی ہو ابتدا مین بھی قے کرائین اور بہت سی دوا نہ پلائین بلکہ پہلے اوسکا پیٹ آب نیم گرم سے بھر دین بعد اوسکے دوای مقئی پلائین اور بعدہ بار بار قے کرائین اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلائین اور اوسکے بدن کے جوڑ بند پر مالش قیروطی ملین کی کرین اور آب معتدل کی مداومت رکھین اور جو علاج تشنج کا ہے اوسی سے علاج کرین خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کرکے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹنا کاٹکر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازان تحلیل مذکور تشنج کے آثار طاری ہوکر غشی پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ مقاومہ سے کرین مثلاً افسنتین کو شراب کے ہمراہ پلائین خواہ زیرہ اور انیسون اور تخم سپید سعتر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دو درہم کے استعمال کرین ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چیتھڑے گرم کرکے رکھین خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پاشان کرتی ہے اور اوسکے بعد شیر تازہ اور تر ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائین اور روغن دار شوربہ ہر قسم کا اور شراب شیرین جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کرین جو خربق ابیض کے علاج مین مذکور ہو چکی اور جب افراط اسہال عارض ہو آب سرد مین بٹھائین اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کرین [illegible] گرم دانہ کا ہے اگر دو درہم اسمین سے کھائی جاے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج فربیون کی ہے داذی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوسکی کھائی جاے مہلک ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ قے کرائین اور مسہلات ادویہ کا استعمال کرین اور دودھ اور چکنائی کی چیزین بموجب بیان بالا کے استعمال کرین پھلی رینڈی اور

تیل کی کہتے ہین جس کھلی مین کسیقدر دہنیت باقی نہو اور خوب نچوڑ کر تیل اوسکا نکال لیا ہو اوسمین سمیت انتہائی ہوا ور سم قاتل ہوجاتی ہے اور اوسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے حنید بید ستر کو جب کسی طعام مین ڈالکر دم پخت کرین اور اوسکو کہانے سے اعراض برسام حار کے عارض ہوتے ہین مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن مین قتل کرتا ہے خصوصًا جو قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو **علاج** یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب شبت اور فوتنج اور سپستان سے شہد ملا کر اور شیرہ انگور اوسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور رب قابضہ اور ترشی جو فواکہ سے طیار کی جاتی ہے اور سرکہ تنہا اور بادہ گاؤ کا دہی عصارہ تفاح اور شیرہ بادہ خر نہایت مفید ہے [illegible] کے استعمال سے بلکہ [illegible] استعمال سے بھی تفریح اسہال اور اون رگونکا تفتح جگر کبد یعنی جگر کی جداول اور نہرین کہلاتی ہین پیدا ہوتا ہے اور اوسکے بہیلے خناق اور تقطیع عارض ہوتی ہے **علاج** جب یہ عوارض پیدا ہون جو ذکر کیا ہو او دو بارہ [illegible] گرم گرم کے [illegible] مین ڈالے ہوئے ہمراہ زردی بیضہ کے جو [illegible] اور [illegible] ہمراہ نقلیا او غیرہ کے

خانق الذئب او **خانق النمر** انہین سے جو کوئی کسی قدر استعمال کرین [illegible] اور [illegible] اور مری بھی بھی کھٹا مزہ پیدا ہوتا ہے اور قضیب [illegible] بھی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اوسکی [illegible] بخار [illegible] اوٹھتا ہے انجام کار زبان اوسکی [illegible] ہوجاتی ہے اور [illegible] مین انقلاب پیدا ہوکر اوسکے بعد [illegible] اور تشنج اور تیرگی رنگ کی اور اختناق پیدا ہوتا ہے اور اسکے ساتھ قراقر شکم مین اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہے اور خانق النمر کو استعمال کرنے والے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہے جس وقت ارادہ اوٹھ کھڑے ہونے کا کرے اور دونوں آنکھین رطوبت بھی بھر جاتی ہے اور سینہ مین ثقل پیدا ہوتا ہے خانق النمر زہر ہے [illegible] وہم مین واقع ہو پیدا ہوتی ہے اور [illegible] چند مقامات مین اوگتی ہے مزہ مین تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے **علاج** بہت جلد قے کرانی چاہیے انہین چیزون سے جو معلوم ہین اوسکے بعد حقنہ کرین اوسکے بعد مثل [illegible] اور قراسیون اور سداب اور افسنتین اور [illegible] ہمراہ شراب اور [illegible] بھی شراب مین ملا کر خواہ روغن بلسان بقدر ڈیڑھ درہم کے شراب مین ملا کر [illegible] بہتر یہی ہے جسمین لوہا خواہ چاندی بار بار بجھایا ہوا اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفحہ یعنی پنیرمایہ خصوصًا انفحہ بارہ سنگا اور ہرن اور بچہ گاو کا بھی عمدہ ہے اوسکے بعد روغن شوربا آزاد درخت کا پتہ بہائم کو قتل کرتا ہے اور لکڑی [illegible] درخت کی بھی کبھی ہلاک ہوتی ہے علاج اوسکا قریب ہی علاج کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قنظ آرز یعنی دہان کی [illegible] بقول اوائل اطبا کے جو شخص وہان کی [illegible] کا استعمال کرے فورًا اوسکو درد معدہ مین اور ورم زبان مین اور درد بھی زبان مین لاحق ہوتا ہے بعد ازان درد بڑھتے بڑھتے مری اور اوسکے معدہ تک پہونچتا ہے اور امعا مین بھی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین التہاب عارض ہوتا ہے وہان کی [illegible] کو سموم کے اقسام مین قدما نے شمار کیا ہے علاج اوسکا بعینہ مثل علاج ذراریح کے ہے اور جس [illegible] سے اوسکا علاج کرین واجب ہے کہ اوسمین [illegible] کیا ہو [illegible] تخشم اوٹنگن کو کہتے ہین اوسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو [illegible] کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین اکثر کبھی کھانسی بھی شدید عارض ہوتی ہے ۔ علاج اوسکی [illegible] کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا [illegible]

کرنا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی کی ملین ہین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی وہی کرنا چاہیے جو انکا علاج ہے اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاے اور مشترک علاج وہی ہے جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاے تو دربنیون کی طبیعت کو ہم نے نہین پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھ کو گمان ہے کہ یہ ادویہ حادہ قویہ ہے اور شاید کہ حادہ نہ بھی ہو اطبا کہتے ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تمدد یہان تک عارض ہوتا ہے کہ ہونٹھ مین بھی اس قسم کا تمدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسی والے کی ہونٹھ کے ہو جاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہے کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تودربنیون کھانے والی کی ہوتی ہے علاج اوسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی راے یہ ہے کہ پہلے قے کرائین اوسکے بعد اسے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور ادہان سخنہ کی مالش کرائی اور آبزن حار کا استعمال اور دلک اور ادویہ دافعہ تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین طوبنیون اس دوا کو بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اوسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ مین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ نہین ہے تو بعض اطبا کہتے ہین کہ اوس سے خلفنونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان مین اور ہونٹون اور دسواس اور استسقا بعض بھی عارض ہوتی ہین لبوب زنجیہ انکے احوال قریب قریب اونہین احوال کے ہین جو عنصل اور اناغورس مین مذکور ہوے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً رُبوب فواکہ جیسے رب انگور اور ربیاس اور تفاح وغیرہ اور کبھی وہی سے تیل پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہین اور یہ لبوب مثل جوز کے یا جوزبانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کی ہین نہار منہ خالص شراب کا پینا اکثر نہار منہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کا اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اوس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت عمدہ علاج ہے اگر آسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور رب الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کرین شہد سڑا ہوا خواہ جسمین سمیت آگئی ہو اور اگر بلاد اقلیتا کیوف سے یہ شہد لاتے ہین اسکی بو ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے عنصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اوسکن کے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہے اور تعقد السینہ برابر ہوتا ہے۔ شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت بری اوسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام ادمالی ہے پلانا چاہیے اور کھلائی جائین اور قے کرائی جائین جب تک ممکن ہو دلق مویزک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اوسکے شکم مین قراقر اور ریح اور مروڑ اور دست آکر گرا اور بدون دوا کے پیدا ہو گا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کرین اور اگر افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہے اور خاص اسی شخص کی دوا یہ ہے کہ طبیخ جو جو کا استعمال کرین

ایضاً سنبل اور جندبیدستر اور فلفل بھی مفید ہیں اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کرین مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم مین ہین جو شخص افیون کھانے اوسکے بدن مین خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کھانے کے افیون کی بو اوسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس مین کوتاہی و اطراف مین تیرگی اور ناخنون مین زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صعوبت ایسی جو انہین محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنے بینکی اور زبان کی [illegible] آنکھون کا اندر کی طرف فرو رفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کزاز کہ جس سے گلو گرفتہ ہو جاوے اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مر جاتا ہے منجملہ اسباب اسکی مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہین رہتا ہے اور روح کی تبرید کرتا ہے اور آلات نفس مین تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب مین ڈالکر پلائین اثر اوسکا زیادہ ہوتا ہے ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اوسکی سمیت کی کرے اوسکو قوت زیادہ اثر ہوگا اور ابدان حارہ مین بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اوسی بدن مین زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام مین بیان کر دیا ہے علاج وہی قوانین مشترکہ جو بار ہا مذکور ہو چکے اسکے علاج مین مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جاویگا اور روغن پلاکر قے بھی کرائینگے اور گرم پانی اور نمک اور بورہ ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جاسے اوسکے بعد سکنجبین پلاکر اور پانی اور شہد بھی پلائین اور قوی حقنہ سے امالہ کرین منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب مین ملاکر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کر اور ہمراہ سرکہ اوسکنجبین کے بھی اور اسیطرح جندبیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی ایسے مسموم کو اوسکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہین حلتیت اور ابہل اور جندبیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد مین ملاکر معجون طیار کرین مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب ریحانی مین ملاکر استعمال کرین اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جاوے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اوسمین کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کبیر اور سنجرینا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے۔ واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاوے اور نکچھکنی کا ناس خواہ اور ادویہ عطسہ کا استعمال کیا جاوے کہ علاج یہی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے اور بال مسموم کے موچنے وغیرہ سے اوکھیڑے جائین اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن مین اسکے روغن ہای گرم کی مالش کیجاسے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سونگھانے مین جندبیدستر اور مشک کو اختیار کرین اور آبزن گرم مین بٹھائین تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہ ہونے پائے اور غذا مین شوربای روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کرین جوز ماثل کو ہندی مین دھتورہ کہتے ہین اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونون آنکھون مین اور غشاوہ یعنے آنکھون مین پردہ سا پڑ جاتا ہے اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے بینکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن مین کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اوسمین سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس علامت ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اوس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور [illegible] اور

ناتوان آدمیون کے اقویا کو ہلاک نہین کرتا ہے علاج اعظم علاج یہی ہے کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے قے کرائین تریاق دھتورہ کا روغن زرد سے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور جند بیدستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور رزولی کے سینک کر گرم کرنا اور تدہین روغن بان اور قسط سے کرنی اور نیز اسکو خوب دوڑایا جاے اور پوری ریاضت کرائی جاے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے غذا اور چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے یبروج بیخ لفاح کو کہتے ہین اور یابروج بھی وہی ہے اوسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل لیثرغس کے اور کبھی کزاز اور سہر یعنی کمی نیند پیدا ہوتی ہے سب سے چھلکے اوسکی زیادہ سمیت رکھتے ہین اور دانہ اوسکے بھی قریب چھلکون کے سمیت مین ہین اور جرم اوسکا بھی کبھی بھی اثر پیدا کرتا ہے علاج اوسکا دھتورہ اور افیون کے علاج کے قریب ہے اور واجب ہے کہ افسنتین کو شراب مین ملا کر پلاوین ایضاً فلفل جند بیدستر سداب خردل کو استعمال کرین اور سرکہ بھی ایسے لوگون کو نافع ہے اور جمیع محرورین کو بدفعات استعمال مخدرات کو نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی ضرور ہے اونہین دواؤن سے جو دھتورہ کے باب مین لکھی گئی ہین اور زفت اور دھوان بھی ہولی کا ناک مین پہونچاتین اور اوسکے سر پر سرکہ شراب اور روغن گل لگاتے ہین اور اتنی مہلت نہ پاتین کہ سوجاتین بلکہ اگر نیند آئے خواہ اونگھ پیدا ہو بال کو اوکھیڑ کر بیدار اور تنبیہ کیے جاتین اور چھینک لانے کی تدبیر اور انگلیون کی جڑون کو چیٹا کے ذریعہ سے بیداری اور ہوشیاری کرتے رہین ورق فیسون یہ بھی دوا از قسم مخدرات کے ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سکر پیدا کرتی ہے پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور غشی یعنی مُرچھا پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی قے الدم بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار مین غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہوکر موت واقع ہوتی ہے یعنی دوسرے یا چوتھے اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونون ہاتھون مین خدر یعنی سن پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا مشترک ہے یعنی اور مخدرات کا ایسا اسکا بھی علاج ہے بنج یعنی بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اوسکے اعضا مین استرخا اور زبان مین ورم اور موہہ سے کف نکلتا ہے آنکھین دونون سرخ ہو جاتی ہین اور دوار اور پردہ آنکھ کا تنگ ہو جاتا ہے اور تنگی نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہو جاتے ہین بدن مین کھجلی اور سستی ہوتی ہین اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے کبھی عجیب عجیب قسم کی آواز بھی لگاتے ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑے کی طرح ہنہناتے ہین کبھی کوے اور شترمرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین علاج بہت جلد پانی اور شہد اور شیرپارہ گاو اور شیر بز اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلاتین خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور رب سیب شراب مین جوش دی کر ہمراہ زیت کے پلاتین اور لوز صنوبر کا استعمال کرین ۔ ایضاً طبیخ انجیر اور طبیخ شراب شیرین بمقدار کثیر ۔ ایضاً البصل مشوی یعنی پیاز بھنی اور تخم ترب اور خردل اور حرف اور تخم انگن اور پودینہ سبز اور دیگر ہو اوسکا بھی استعمال کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہو اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اوسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے ۔ پھر بھی شرودیطوس اور تریاق کبیر اور سنجرینا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہو چکا ہے اور اونسے بہتر ہے اور ادویہ

مذکورہ بالا نہیں ہین اور قے کرانا علاج خاص اسکا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور برد اطراف اور تمدد شدید اور حبس سے سانس گھٹتی ہے اور غشا ہو جاتا ہے اور ایسا کہ حلق دکھائی نہین دیتا ہے اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور برد اطراف پیدا ہوتا ہے اور اسکے بعد تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کرین اور قے کرائین اسہال پیدا کرین اور انہین قواعد پر جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کرین اسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بعد اسکے بعد پلاوین کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اور اسکو بہ زیادہ کا و اور فستقین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب کے بھی اور [illegible] جند بیدستر اور شراب اور پودینہ اور [illegible] روغن غار اور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہے اور تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم انگان اور بادیان قردمانا سیعہ یہ سب چیزین ہمراہ شراب کے اور تشنج پوست اور گوشت اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہے کہ اوسکے بطن اور معدہ پر شراب اور [illegible] اور موم کا لیپ کرین مکوی مخدرا اور زردی ایک قسم خاص کی مکو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور خونی قے جسمین بہت سا خون برامد ہو اور نفث الدم اور اسہال بھی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور منہ کا مزہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج اسکا وہی علاج عام ہے اور شیر تازہ بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسفند ایضاً حلتیت ہمراہ انیسون اسکے اعدا اور لیمو سیمان جمیع اقسام کی نافع ہین اور سینہ مرغ پختہ کر کے کھلانا اور بادام کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی کشنیز [illegible] زیادہ کھا جاوے اور قریب نصف رطل کے کھا جاوے تو آواز کشنیز تازہ دھندلی جاوے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہنچے اوسکے پینے سے سدہ اور دوار اور اختلاط عقل اور غلبہ اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بکنا مثل مست کو پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی اوسکے منہ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائین خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت کہ اوسمین کسی قدر بورق ملا ہوا اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربا مرغ فربہ جسمین نمک زیادہ پڑا ہو اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور فستقین اور دارچینی اور دار فلفل شراب مین ملا کر بھی اونکو مفید ہے اور آب شورا اور سفنج اس سے بڑھ کر کوئی علاج نہین ہے بزر قطونا اسبغول کو کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی بہت سا اسبغول کھانے سے بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت سارے بدن مین عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق النفس اور تمدد اور قلق اور خدر مع ضعف کو اور غشی اوسکے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے **فطر اور کماۃ** جو زہر دار ہو فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے ہین یہ دونون چیزین بھی سمی ہین فطر کی مضرت بنظر قسم اور جنس کے اس طرح ہے کہ بعض اقسام اوسکے قتال اور مہلک ہین اور بعض اقسام قتال نہین اور بنظر کثرت مقدار کی بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور مین پیدا نہ ہو جہان کی آب و ہوا اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جسمین وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ مین پیدا ہو جیسے حمام اور گندہ حشرات کے سوراخون کے قریب یا اون اشجار کے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہون سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاوس کی رنگ ہو یہ سب ردی ہین اسکے استعمال سے ذبحہ اور ضیق النفس و درد شکم اور معدہ اور فواق اور غشی اور [illegible] نیلگی

نواہ زرد آب یا بلغم اور معدہ میں ضعف اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج اور قے معتدل سے کرائی جاوے خصوصاً عصارہ ترب ہمراہ بورق کے اوسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کریں اور کمثری یعنی امرود اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کمثری بری کا یعنی جنگلی امرود کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہے ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری نبطی تھوڑی پلائی جاوے اور بورق اور فلفل بھی اسکا تریاق ہے اور ہنجال کبوتر بھی اگر سکنجبین ملاکر پلائی جاوے اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر فوتنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجونات گرم جیسے معجون فلافلی اور معجون کمونی تریاق ہے جو قوی ہو اور زراوند اور بیخ جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً مفید ہیں اور صعتر جبلی اور دونوں کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکمید زیر سیراشیث کو اسی طبیخ سے ہمیشہ کریں سہام اریفیہ ارمینیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہان کے تیر زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں اوسکے تیر کے زخمی کا بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جاوے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوربہ پلانا چاہیے بس یہی اوسکا علاج ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ جنگلی شیولا پوست اور اوسکے حب سے پاک اور صاف کر کے نمک سود کریں اور بریان کر کے ہمراہ دو مثقال شراب کے استعمال کریں مجھو ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے مقالہ دوسرا سموم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہر دار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اوسکا یہی کیون نہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سمی ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص ہوتی ہے پھر ان قسموں کی دو دو قسمیں ہیں ایک بنظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے شیر سمک کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضہ کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شبوط کہ مسموم ہو گیا ہو یا اوس میں خرابی ہو یا کہ سانپ کہ پرانا ہو گیا اوسمین سڑاہند آجاوے اور دودھ جو معدہ میں بستہ ہو جاوے جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہیں اور یہ اثر اونکا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اونکی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور بنیاک اور سانپ بحری اور خرگوش بحری ایک جانور ہے رنگ گرگٹ کی رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشابہ بدن ماہی کے ہے اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شبوط مسموم ذراریح کا بیان تیز اور قتال ہوتی ہے انکا استعمال سے شخص کو درد معدہ میں ہوتا ہے کہ درد فم معدہ سے پیٹرو تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور گردہ اور گرد اور شرا سینہ کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے اور پیٹرو اور اوسکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور اس ورم میں التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا قطرہ معلوم ہوتا ہے اوسوقت اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنیکا ارادہ کرتا ہے یا تو قادر ادرار بول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ پارہ گوشت خون خونکی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اسکے اسہال سحجی اور غشی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کے بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کی بعد مرجاتا ہے اکثر اس جانور کی زہر کی مثانہ میں ہوتی ہے اور بعض میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اوسی [illegible] میں

ہوتی ہے جب طلوع شعریٰ ہو رہا قریب ہو یعنی بھادون کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکے بعد اور بعض دنوں میں بھی سمیت زیادہ ہوتی ہے علاج پہلے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ میں اور نیز حقنہ کی ادویہ میں لعابوں کا داخل کرنا ضرور ہے اور جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے میں خیال تدارک ضرر کرنا چاہیے۔ اگر مناسب ہو بنظر حفاظت مثانہ کے فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد ازاں مکرر سمہ کر دودھ پلا کر لعاب اسبغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلاتے ہیں اور استعمال حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کراتے ہیں خواہ آب جو اور چاول کی پیچ اور جوشاندہ حلبہ اور جوشاندہ حضروص یعنی جوار کا استعمال کریں اور شوربا چرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ نیمبرشت اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام اور مغز فستق القریش ہے۔ اور اصل ادویہ حسب صنف کہ بادرنجبویہ ہمراہ چربی مرغابی کے اور شراب جو جیسے مدر بول کہ جوش دیجاوے جیسے تخم خرپزہ تخم خیار بھی مفید ہے اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے ہیں کہ دہن سفرجل اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسی طرح لیکن شاید ہو اور شراب اور [illegible] سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیون کو نافع ہوتا ہے اور تازہ روغن گل کا چکھانا واجب ہے تنگ کہ [illegible] کے ذریعہ سے جائز نہیں ہے بلکہ کسی شے باریک اور نرم کے ذریعہ سے ٹپکانا چاہیے۔ اور آبزن کا بھی گرم استعمال کریں ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اوسے ضیق النفس اور دشواری سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور سینے بافراط ہوتا ہے اور ناسور ناخنوں کی سے اور یرقان اور کرب اور درد الیا جس سے [illegible] زیادہ ہو اور ابھار جاوے یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہیں اور جب استفراغ بدن میں کمی ہو کہ انتہا موقوف ہو جاوے وہی وقت اسکی صحت اور نجات کا ہے اور سرخی مولی مچھلی کا مزا اپنے منہ میں پاتا ہے اور ڈکار میں بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور [illegible] ہوتی اگر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل میں مبتلا ہوتا ہے علاج شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر یا دوغ بھی اسی طرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جاوے اور [illegible] تر و تازہ خبازی اور خطمی کے اوپر کا پوست اتار کر اور شوربا سرطان بحری کا خاص کر کے اوس کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور باقی علامات اوس چیز کو نہیں کھا سکتا ہے اور فندق بریان جو تازہ ہو خواہ اوسکا [illegible] اور [illegible] بحری اسے ناگوار معلوم نہیں دیتی ہے اوس میں کسیقدر کھاتا ہے۔ اور ادویہ قویہ سے تریاق [illegible] جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنوں کا رکھا ہوا اور بیخ [illegible] بوزن ایک مثقال۔ [illegible] ہمراہ شراب کے یا قیطران کسیقدر بندکور بلائی جاوے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجاوے اور تھوڑی سی [illegible] میں ملا کر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا [illegible] اور کسیقدر سکون ہیجان میں پیدا ہوا اوسوقت خربق سیاہ اور سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس اور کثیرا سب بوزن لیکر گولی بنا لیں۔ مقدار شربت ایک درہم خواہ اوس سے کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کریں علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے اوجھل نہ پڑے بلکہ اوس میں سے کسیقدر کھاتی اور اگر مرض سل میں مبتلا ہوا اوسکا علاج خاص کرنا چاہیے۔ **چھپکلی اور گرگٹ کا بیان** چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے کبھی شراب میں چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور پاش پاش ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اوس شراب کو پیتا ہے اوسکو وجع الفواد بہت شدت کے ساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسی طرح قاتل اور زہر ہے اور اوسکا پیشاب بھی سمیت رکھتا ہے حتی کہ بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ ایک کھٹمل میں قتل کرتا ہے اور ہم قریب ہی کہ اوسکا ذکر بیان کرینگے بعض لوگوں نے کہا ہے

گرہ بھا ہو جس وقت پکایا جاوے اور اوسکا طبیخ آب حمام مین چھڑکین تو جو شخص اوس پانی مین غسل کرے بدن اوسکا سبز ہو جاویگا اور مدت تک سبزی باقی رہے گی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھکو نہین ہے علاج وہی علاج مشترک ہے اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اوسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حرذون ایک قسم اس جانور کی سالاامندرا کی ہے اور اوسمین ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہے اور جو اوسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اوسکا گوشت کھاوے اوسکی زبان مین ورم اور کھجلی اور سردرد اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ کنجد اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین واجب ہے کہ شیر تازہ پلاوین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کراوین سالاامندرا کے کھانے سے کیا ہوتا ہے چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کی ہے اسکا ذکر ہم اوسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے کبھی اوجاع شدیدہ معدہ مین اور ورم مثل استسقا کے شکم مین اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اوسکا نام اطیوس آذری وغیرہ ہے کہ اوسکے استعمال سے ورم زبان اور زوال عقل اور استرخا بیکار رہنا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور پھٹ جانا چند اجزای بدن کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا سڑکر گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جاوے تو تب بھی اعضا کا سقوط باقی رہے گا علاج مشترک ہے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیر جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور اطیوس آذری وغیرہ کا علاج پہلے ذکر کیا ہے کہ اوسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہے اور خاص اوسکا علاج یہ ہے کہ تریاق اور علک البطم ایک انھین سے خواہ دونون کو ہمراہ مے کے استعمال کرین اور آب طبیخ کمافیطوس جسکو کردنہ کہتی ہین اوسمین حب صنوبر چلغوزہ اور ورق مرو اور تخم انجگن جوش دیکر زیت کے ساتھ پلاوین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک ضفدع کے ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہے — **گڑھون کے سبز مینڈک اور دریائی سرخ مینڈک** جو شخص انکا استعمال کرے اوسکا رنگ تیرہ مائل بزردی ہو جاتا ہے اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہوکر متشنج کیا ہے اور حلق مین اور سینہ مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد رفت کرتی ہے آنکھ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور دوار اور منہ مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی امتداد اعضا مین اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال ذوسنطاریا اور متلی اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلاارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اوسکے ضرور گر جاتے ہین علاج زیت اور گرم پانی سے قے کراوین یا شراب کثیر المقدار سے قے کراوین اور ریاضت کراوین اور حمام مین لیجاکر عرق اور پسینہ نکالین اور آبزن گرم کرین اور ادہان گرم سے تمریخ اور مالش کرین اور دوای کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دواء اللک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انھین بھی نافع ہے اور شراب کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بالس کی جڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کرکے بھی مفید ہے زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہاء طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور متلی اور قے اور وجع الفواد اور ورم شکم اور دونون ساقون کا پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کرین قسم دوسری جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے اور بنظر جوہر اور جسم کے اوسمین سمیت نہین ہوتی ہے پہلی مچھلی مردہ خصوصاً اگر مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جاوے جہان تری اور نمی ہو کہ اوسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے ہین ہلاک بھی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہین ہوتا **علاج** اوسکا تنقیہ اور تمام علاج نظر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے **دوسری کباب لٹکا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا** واجب ہے جب گوشت پکایا جاوے اوسے ہنڈی کے اندر ڈھانپ کر نہ رکھین بلکہ اتنی دیر تک کھلا رہنے دین کہ اوسکے بخارات نکل جائین اور ہوا پہونچتی رہے اسلیے کہ اگر بند کرکے رکھین گے زہر ہو جائیگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور دافی شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی اوسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازان ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** قے کرائین اور مسہل دین اور شراب ریحانی پلائین ہمراہ عصارۂ سفرجل کے اور عصارۂ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اوسکا استعمال عمدہ ہے اور مفید جو اوسکے کھانے سے عارض ہو اوسکا علاج خاص ہیضہ کی علاج ہی کرنا چاہیے **جنس دوسری سموم حیوانیہ کی** جنکے بعض اعضا مین سمیت ہے تمام جسم سمی نہین ہے ازانجملہ مرارات اور تلخہ ہای حیوانات ہین اور کنارہ نوک بارہ سنگہے کی دم کی **مرارۂ افعی** یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر استعمال ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اوسیطرح استعمال کیا جاوے متواتر غشی پیدا ہوگی اور وہ بہت کم نفع کریگی **علاج** اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائین روغن زرد پلا کر اور بار بار قے کرائین بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کرین اور فادزہر دوائی جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور پہلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی کے دورے آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اوسکے حلق مین ٹپکائین اور ماء اللحم جوزہ ہای مرغ کا تھوڑی سی مشک **خواہ دواء المسک** ملا کر ٹپکائین **مرارت نمر** یعنی چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مرہ سبز اوسکی قے مین برامد ہوتا ہے خواہ مرہ زرد کی قے ہوتی ہے اور ایلوہ کی بو اوسکی ناک مین آتی ہے اور یہی ایلوہ کا مزہ اوسکے مونہہ مین ہوتا ہے اور آنکھ مین زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہین رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جاے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی **علاج** قے کرائین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کرین وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جزو پنیر مایۂ آہو چار جزو تخم سداب اور مرکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد مین ملا کر معجون بنائین مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کی اور بانہیستے قے بھی کرائین اور آبزن مین اوسکے ریاحین اور خوشبو پھول داخل کرین **دریائی کتہ کا تلخہ** بعض اطبا نے لکھا ہے جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مرجاوے گا **علاج** روغن گل ہمراہ جنطیانا رومی کی اور دارچینی کے استعمال کرین اور پنیر مایۂ ارنب بھی اور نجیخ روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے فقط **بارہ سنگہا کی دم کا کنارا** جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنی اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد پلا کر قے کرائین اور روغن زرد مین کنجد اور پھٹکری ملی ہو اوسکے بعد بندق اور پستہ اور بادزہرج ملا کر خواہ معجون بادزہرج کہلائین ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز مین چار مرتبہ کرنا چاہیے **جنس تیسری از قسم حیوانات کے** یعنی رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون نرگاو کا تازہ** جو شخص خون تازہ بیل کا پی جاے اوسکو درد لوزتین اور سرخی زبان اور رنگ خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھوں پر اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتون مین سرخی پیدا ہوتی ہے اور اوسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہون اور اسہال کی تدبیر کرین اور قے کرانے مین ایسے شخص کے

خطرہ ہی کہ بعض اوقات ایسی شی برامد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہین ہے اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہی اور جو دوا جمود خون مین نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا زم کہ اوسمین دودہ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور لوبہ اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ڈالکر اور عصارہ برگ توت سگ سرکہ مین اور پنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب دوانکے استعمال سے خون مین تقطیع پیدا ہوجای اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اندر اور بطون مین پھیل جای مسہلات کا استعمال اوسوقت کرایئن اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب قراطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین **دواب کا پسینا** اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہوجاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونو بغلون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہی علاج آب نیمگرم سے قے کرایئن اور طلا یعنے آب انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال کرین اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جای فوراً ہلاک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر اوسکی تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا علاج بازکی بیٹ طلا مین گھول کر پلایئن اور قے کرایئن اور اچھی طرح سے قے کرایئن تاکہ ساری آلایش نکل جای اور اوسکے بعد بدن مین تمریخ روغن گاو کی کرین اور سرکہ کی تکمید نمک سے اور انجیر خشک کی خورش ہمراہ گھی اور خبطیا کرایئن **بگڑا ہوا دودہ** اوسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر ترشی آجاے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر عفونت بھی جای اوسکے استعمال سے دوار اور متلی اور مروڑ اور الم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے علاج قے کرایئن ماء العسل پلاکر اوسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین **خون بستہ** جب شکم مین منجمد ہوجای ضرور سمیت پیدا کریگا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی سے نہین کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہے اور جس عضو مین بستہ ہوا ہے اوسکے خواص اور اعراض دگرگون ہونگے مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہوجای گی اور ضعیف ہوکر پہلے مودی بطرف تواتر کے ہوگی اور [illegible] مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے گی اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہوجای گا اور اختناق اور ضعف نبض اور غشی پے درپے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسی طرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اوسکے اعراض بھی انھین اعراض مذکورہ کے قریب قریب ہین **ادویہ عامہ جمود خون کی** سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی ایسا ہی مفید ہے اور مقل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکور بوزن تین الولوجات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودہ اور تیز سرکہ اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو کہ یہ بنایا جاے بہ ترکیب مذکورہ بالا از آنجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودہ گوسفند کا بقول اطبا جوف مین تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلایئن اور یہ دوا جلیل ہی اور عجیب النفع ہی **معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج** کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین ہوچکا ہے اور دونون باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہین پہلے اس مریض کو تا امکان قے کرنی لازم ہے اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جای اور تریاق طین مختوم بھی اسمین مفید ہوتا ہے اور قرطم سائیدہ جو آب گرم مین پگھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہی اور یہ دوا بھی نافع ہی طین مختوم اٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش تین درہم پنیر مایہ آہوان تین درہم خبطیا نا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طلا کرین مقدار

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین ۔ ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ متر ساق ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور ملح اندرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین نیز واسطے اوس خون بستہ کو جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ عصارہ وقت زرین درخت کا استعمال کیا جاے کہ اوسمین ایک خاصیت خاص ہی اور عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور تریاق اور مثرودیطوس اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین مین اور سرکہ گھول کر دیا کرین اسلیے کہ سرکہ دواے جید ہے خون بستہ کو علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیسالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین اور ادویہ مفتت حصات یعنے جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اوسکا استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ ثور وغیرہ مین بقدر ایک نوات یعنی پانچ درم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیمدرم کی نمک پیسا ہوا پانیمین خواہ خاکستر چوب انگور کے پانیمین بھر کر استعمال پچکاری کا کرین اگر یہ تدبیرات کارگر نہون چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لین **دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین** کبھی معدہ مین کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہی خواہ بوجہ استعداد کی جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجمد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہی اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برد تمام بدن کا اور صغر نبض اور اختناق جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اوس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکو معدہ مین دودھ بستہ جاے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کی پھاڑنے کی چیزونسے پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے ثخن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اوسے ضرور پلائین اور فوتنج خشک بوزن پانچ درہم کے اوسے پلائین کہ عجیب النفع ہی اور فوراً شیر بستہ کو متحلل کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اوسمین زیادہ ہی لیکن جالیب کو جو وسے باز رکھتی ہے اسیطرح انافخ کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کو کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہین یا بذریعہ قی کے اخراج اوسکا کردیتی ہین خواہ اسہال کے ذریعہ اخراج کردیتی ہین اور جو دوائین معدہ کے خون بستہ کیواسطے اوسکے بھی کہی گئی ہین خصوصاً جو دواے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دواے ابخدان اور دواے کبریت خواہ دونون برابر پلائی جائین سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کرین **مقالہ تیسرا** تدبیر عام نہش کی یعنی کاٹنے سے جانورون کی جو زہر پیدا ہوتا ہی اوسکی تدبیر اور حشرات کو بھگانے کی تدبیر اور علاج لدغ حیّات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان **ابتدائی قول نہش کے بیان** قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریزی کی اور اوسکو برانگیختہ کرنا مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور لعبت بربر تاکہ سم کو جلادی اور بطرف خارج کی دفع کرے اور احشا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اوسکے بعد دفع سم اور ابطال اوسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرین جن طلاؤن مین یہ اثر ہو

خواہ بنظر اپنی طبیعت کی اوسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آئندہ ذکر کرینگے اور بیشتر ان اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے ہین مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین دقت اور دشواری ہوتا ہے بسبب اسکے کہ رطوبات مین نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پانی اور اوسپر سواد ہو یعنی قلیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہین۔ بہترین اوقات فصد کا وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن مین محسوس ہو اور جاذب اوسکا نہو سکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت مین جو مخالف جہت اعضاے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے بلانی کی دوا زہر جو زہر بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ مین یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہو خواہ بالخاصیت اوسے مفید ہے یا ایسی ادویات جو سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی دوائین جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین مثل ادویہ مسہلہ اور مقیہ کے لطوخ کہ واسطے اور اسی طرح مدرات کا حال ہی یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضاے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہی اوسے دفع کر دیتی ہین جیسے یہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہی اوسمین چند اغراض ہوتی ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور دشواری بندش اطراف سے اور نیند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے۔ اور از ین قبیل عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اون دواؤن سے جو مکوی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کی ہین اور اسوجہ سے قابض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اوس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہے خصوصاً جبکہ دوای جاذب اوسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو از ین قبیل محاجم کا استعمال ہی اور کبھی احتیاج شرطکی بھی ہوتی ہی اگر زہر اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو بلکہ پہونچنے کی طریقے مین ہو اوسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین سے نکل جاتا ہی اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور منہ اپنا دھو چکا ہو اور اوسکے دانت مین ٹیڑی ہوئی بو یہ بدبو آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کر لے اور کسیقدر شراب پی لے اور منہ مین روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے منہ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تاخیر کرے اور پہلے اوسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر یہ چوستا جاے اوسکو تھوکتا جاے۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور جاذب ہون اگر طلا کر استعمال کیجاتین اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اونکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہی اور کبھی بسبب مشاکلت کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا اوسکے دسم کاٹ کر مار گزیدہ کو مفید ہوتا ہی اور سمیت کو جذب کرتا ہے با اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کر دیتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوی مین خواہ ثبوت مین اگر دعوی کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کر سکتا ہی اور طبیب اگر بہت سے

امور رعایت نہ کرسکے کچھ اوس سے بہ نظر فن خاص کے مضر نہین ہے اکثر لطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہین جیسے فرحہ خواہ آبلہ پڑجاتا ہو لپس مو اجب ہی کہ جو چیز اونمین ایسی ہو وہ گرادی جای یہی شرط دوا طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو سیلان کا احالہ اور تبدیل ضرور حاصل کردیا تو طبیعت کو بہم پہنچ گئی تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیخ بیروراج کی یہی خاصیت ہی یا احراق سمیت کردے جیسے داغ دینے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ اوس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا مین ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کردے خواہ کیفیت حرارت اور برودت مین نفاذ کیوجہ سے سمیت کو تبدل پیدا ہو اگر ابتدا مین ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جاوے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کہ نفع بین پیدا نہوا اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہون اور امر عظیم ہو گیا اگر وہ مقام لسع ہو سکے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہو سکا نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کو کاٹ ڈالین اوسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر خاص کی کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا مین ایک یہ اثر ضرور درکار ہی کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اون اعراض کا کرین جو مختص ہین اور لسوع کی تابع ہوتے ہین جیسے قاقطا اسی غرض سے ان ادویہ مین داخل کرتے ہین کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اوسے بند کردے منجملہ وصایا کی جو سموم مین خواہ مخصوص ہین قابل حفظ کے ہی یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زمانہ صحت تک بخوبی خیال کیا جای **ادویہ مشہورہ بعد کاٹنے حیوانات کی** منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی کہ تخم جند توتی پانی مین جیسکر پلاتین خواہ شراب مین ڈالکر پلاتین اور طبیخ انواع فوتنج کا لیتے اوسکے تینون قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہے لبن لاغیہ اور میرے گمان مین لبن لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہے جسے بنام لوشنجی اور قراوی مشہور کرتے ہین یہ بھی جمیع حیوانات کی لسع کو مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بادروج اور حرف اور کمون کی وہی قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق غرغرہ ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا قول ہے جب شراب مین سانپ گرجاے لذاع ہوام کو اوسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام سمیات کی ضد اور مخالف ہی اور مقدار شربت دو مثقال ہی اور بیخ انجدان جمیع سموم کو نافع ہے اور ثمرہ پنجنگشت اور روغن بلسان اور حب بلسان اور پنجنگشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے نہوش کے بارہ مین دارچینی جو خاص چین سے آتی ہو اور مینگنی بکری کی جلا کر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کمافیطوس اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کے اور اجوائن سکبینج اپسنہ ہمراہ شراب کے اور فوتنج اور طبیخ اوسکا مثل ضماد لگاو اور راسن اور قیسوم اور غاریقون اصل الخنثی تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس حرص سے معدہ تک جسوقت دھنیا اونمین بھر دین اور خشک کرین اور بقدر حاجت اونمین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی و داغ ناکیان خصوصاً ہمراہ الفوہ کے خصوصاً نیولے کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا جو زندہ ہو ہمراہ شراب کے پلاتین اور رق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور عجیب النفع ہے جنطیانا بھی خوب چیز ہے تخم گزر بری بھی نافع ہے ادویہ باردہ مین سے جو اسکو نافع ہے بیخ بیروج ضماد کرین ہمراہ شہد کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور پرسیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کرکے استعمال کرتے ہین تریاق عجیب افیون اور مرکی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب درہم شہد اور

جو جو سے معجون کرین مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے۔ ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اوسکا یہ ہے حب الغار دو مثقال گل مختوم دو مثقال ابولوس ہمراہ زیت کو استعمال کرین اور مقدار شربت ایک بندقہ تین اوقیہ ماء العسل مین۔ ایضاً تریاق عام ہے جمیع لسوع کے واسطے اور مشروبات مین سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ حنظل ہر ایک سے ایکدرہم عصفر خرلوف سے معجون کرین اور دھوپ مین چالیس روز تک رکھین اور ہر روز ہلاتے رہین اور جب خشکی پیدا ہو اوسمین تری داخل کرین اور مزاج بگڑ لے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ بعض لوگ مدعی ہین کہ دوا مذکور بطور سرمہ کی اگر لگائی جاوے تب بھی نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون کچھوا کا اور رق مملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کی نہش کو نافع ہے کلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک دو درہم خبطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک درخمی فلفل سپید مرکی ہر واحد نصف درخمی شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر باقلاے رومیہ کے شراب مین داخل کر کے۔ ایضاً خبطیانا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرین اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہے۔ ایضاً حما حب بلسان ہر واحد تین درخمی تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درخمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درخمی کو مرکی زعفران ہر ایک ایک درخمی طین بحیرہ چار درخمی شہد کف گرفتہ مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلہ کے۔ ایضاً حب بلسان زوفاے خشک بزر لفت بری فلفل سپید و سیاہ دار فلفل مرچ ترکی انیسون فطراسالیون اسارون کمون کرمانی نبطی بزر الانجرہ ہر واحد چار جز سنبل فقاح اذخر ہر ایک سے چھ جز شہد مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلاے رومی **طلاؤن کا بیان** جانورون کی کاٹنے کے مقام پر جو دوائین بطور طلا کی لگائی جاتی ہین اونمین سے نفط ابیض اور نفط ازرق اور لہسن خام خواہ اوبالا ہوا روغن زرد مین خواہ جند بیدستر ہمراہ زیت کی خواہ آب گندنا جسمین پانی کا لگاؤ ہوا ہو اور فودنج نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنی مرغی اور مرغ جو زندہ پیٹ اونکا چاک کر کے مقام لسع پر ضماد کرین اور ساعت بساعت بدلتے رہین۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے تانبا اگر بیچ سلم نگل جاوے اوسکے پیٹ مین گل جاتا ہے اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہو جاتے ہین اور شاید یہ اثر اوسکے پوٹہ مین ہو اور شکمبہ مین نہین اور بعضون مین یہ اثر نہ ہو منجملہ ضمادات کی نمک اور سرکہ اور تلخہ گاو بادام اور برگ خنثی یعنی وہ گھاس جسکا نام خنثی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب انجیر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا مین اور زفت اور نمک دونون لیکا کہ یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ ضماد ثوم اور ملح اور بکری کی مینگنی ہر ایک جانور کی کاٹنے سے نافع ہے سواے مار گزیدہ کے زہر کو اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مار گزیدہ کو بھی نافع ہے۔ ایضاً۔ خردل اور بورہ اور سجی آب صابون خواہ قطران مین پیسکے طلا کرین یا زفت ہمراہ نمک کے پکا کر طلا کرین۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالین بہت مفید ہے بلکہ سانپ کی کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب مصر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے۔ پیاز دشتی ہمراہ سویق کا اور مرہم جو نمک سے بنایا جاوے اور مرہم نطرون کا منجملہ نطولات جیدہ کو آب دریاے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملا کر اور طبیخ موش دشتی زندہ کا اور طبیخ بھولے کا بھی مفید ہے **ایسے طلاؤن کا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین** اس تاثیر کی جتنی دوائین مذکور ہوئی ہین اونمین سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہے اور میعہ کو [illegible] مین گھولین خواہ زیت مین برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا فقاح سرو خواہ حب عرعر اور اسیطرح برگ پنجنکشت زیت مین اور قیسوم بیخ انجدان

اور خنثی اور دو قو یا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزین ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئین اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہین مثلاً بیخ ابخدان سیاہ اور قفاح سافج تازہ اور حب عرعر ہر واحد ایک جزو بیخ بیروج نصف جزو حب بلسان فرومانا ہر واحد تین جزو کو تنکہ زیت مین پختہ کرین اور اسقدر پکائین کہ اوسکا قوام پیدا ہوجاے اتنا گاڑھا جیسا ہجال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعدازان بدن پہ طلا کرین — ایضاً خنثی دو درم حب بلسان بزرالبنج ہر واحد نصف درہمی سرکہ اور زیت مین ملا کے طلا کرین — ایضاً — قفاح صنوبر ایک جزو بیخ بیروج دو جزو بزرالبنج تین جزو سب کو زیت مین ملا کر طلا کرین اور اس دوا سے دھونی بھی دیسکتے ہین — ایضاً — حب عرعر دو جزو میعہ جزو واحد سبکو ملا کر روغن مین طلا کرین اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے **طرد ہوام بالکلیہ** مکان کو ایسی چیزون سے چھڑکین جنھین ہم آیندہ بیان کرینگے اور بجھانے کی بھی وہی چیزین درکار ہین اور مجرے مکان کے اور کونے مین وہی چیزین نٹرپین جنھین ہم ذکر کرتے ہین دھونی کے بیان مین خواہ اور ترکیبات مین اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ بھٹکنے پائین اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگ جائین دھونی کرنے کی چیزین جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہین اسی طرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہاے تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ مین عجیب الاثر ہے اسیطرح قنہ اور سینگھ اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور مقل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور فودنج اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی پنجنگشت کی اور اوسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی دھونی اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور کبریت اور بکری کے سم کی بناکر سلگائین سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائین — ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور سومیائی خواہ سلاجیت کی ہر واحد ایک جزو سم گوسپند اور سام اوسکا ایک جزو قرص بناکر دھونی دین اور فرش کو اوس سے تبخیر کرین یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ فرومانا بیخ ابخدان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک وقیہ پوست بیضہ نعام یعنی شتر مرغ کا کلونجی تخم خربل ہر واحد دو اوقیہ — ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزرالبنج ہر واحد ایک درہمی پوست بیخ بیروج ایک درہمی سم گوسپند تین درہمی فودنج دو درہمی سومیائی خواہ سلاجیت چار درہمی سب کو ملا کر دھونی دین اور آگ انگور کی لکڑی کی دھونی کے واسطے اختیار کرین اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بجھانے کی چیزون سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بجھانے سے اکثر ہوام بھاگتے ہین سیسنبر اور حبق اور پنجنگشت ہر واحد ایک جزو اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائین شیح کا یہی حال ہے اور حلتیت کی بھی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاو لگائین یا راکھ اسیطرح گرد مجلس کے بچھائین جیسے کیٹری کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہین — ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے گرد اور ایک ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہین اور اوسی جگہ جاکے جمع ہوتے ہین — ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھر مین ان جانورون کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور بعضیا بابت اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہین اور جن پر اثر ہوام کا نہین پہونچتا ہے ایسی چیزون کا گھر مین پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہوسکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام اونکے خوف سے گریزان رہتے ہین اور شاذ و نادر کبھی اگر نکل آئے یہی جانور اونکو قتل کر ڈالتے ہین اطبا کہتے ہین جو شخص نوشہ دان تاسور کا بناکر اپنے پاس رکھے سانپ اوسکے گرد

نہ بھگے گا اسیطرح جو شخص سکا کڑا بنا کر پہنے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہے اوسکا چنداں اعتبار اور وثوق نہیں ہے زندہ جانوروں کی ہلاک کرنیوالی چیزیں کہتے ہیں کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے چیتا اور خانق الذئب سے بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ آزاد درخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہیں سانپ کی بھگانے کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اوسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی کھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے بدن میں نوف حیہ جو ایک قسم کی گھاس ہے لتھیڑے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ بدن میں لگائے اوسے سانپ نہیں کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکیں اوس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خردل سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہاں رائی کو بچھا دیں ہرگز ادھر ہو کر نہ نکلے گا اور صائم کے مونہہ کا تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے مونہہ میں نوشادر رکھ لے سانپ کو قتل کرتا ہے بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر جو صائم حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فوراً مرجاتا ہے اور طول میں چاک کی ہوئی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتے کا عرق اور اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے میعہ اور زرنیخ اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑ کے شرب کی چربی سب اجزا ہم وزن لیکر پہلے شرب کو گھلائیں اوسکے اوسکو مخلوط کریں اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دیں باہر نکل آئیگا اگر گٹی ہوئی مولی بچھو کے سوراخ میں رکھیں اوسے جرأت باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائیں اوسی کی بو سے اور ہرتال کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے کھٹملوں کی بھگانے کی تدبیر اگر جوشاندہ حنظل کا مکان میں چھڑکیں سب کھٹمل مرجائیں اور بھاگ جائیں اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ حلیق کا اطبا لکھتے ہیں کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے میں بھریں سب کھٹمل وہیں جمع ہو جائینگے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کرکے دھونی سے قتل کریں اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اوسپر بھی سب کھٹمل جمع ہو جاتے ہیں اور رائحہ کبریت اور کنہر کی پتی سے بھی بھاگ جاتی ہیں ہمارے ملک میں ایک گھاس ہے کہ اوسکا نام کیلوانہ یعنے حشیشۃ البراغیث ہے جس وقت اوسے بچھونوں پر رکھیں کھٹمل بیہوش ہو جاتی ہیں اور اونمیں تخدیر پیدا ہوتی ہے اور پھر زندہ نہیں رہتے پسو اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر انگیٹھی میں برادہ چوب صنوبر کا سلگائیں خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائیں اور بہتر یہ ہے کہ سب کو یکجا کرکے سلگائیں اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور [illegible] جسکا نام قولون ہے اور [illegible] اور حرمل ان سب کی دھونی دیں اور بچھونے پر رکھیں اور بورق [illegible] اور جوز سرو کا استعمال کریں اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکیں نفع کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا طبیخ یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب پسوؤں کے بھگانے کی تدبیر یہ ہے کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مردا سنگ اور خربق سے مرجاتا ہے۔ ایضاً خربق اور بزر البنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اوسکی قاتل ہے۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور سنگ سے اگر زیرہ کی کھال نکال کر کسی گھر میں ڈال دیں خواہ موش خر کو خصی کرکے یا اوسکی دم کاٹ کر چھوڑ دیں جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اودھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چوہا دوسرے سے صوف وغیرہ کے پانون باندھ کر اگر کسی گھر میں چھوڑ دیں جتنے چوہے اوس گھر میں ہیں سب بھاگ جائینگے اور تجربہ میں تردد ہے چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران گرا دیں بھاگ جاتی ہیں اسیطرح [illegible] اور تلخہ کا [illegible] اور اسیطرح زرنیخ اور حلتیت سے

اور خود چیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائیں اوسکی دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہے مکھی کے بھگانے کی تدبیر ہڑتال کو دودھ مین ملاکر رکھین اسکے پینے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہڑتال کی دھوئین سے بھی اور کندر کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہین شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر گندھک کی دھوئین سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن پر خطمی کا ضماد لگائے اوسکے پاس نہین جاتی ہے خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے کیکڑے کے بھگانے کی تدبیر بنابر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کی دھوئین سے بھاگ جاتا ہے دیمک کے بھگانے کی تدبیر جس گھر مین ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہے اور تقیلاوس نے حنین اعضا سے ہدہد اور اوسکے سر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہین سوس کے نکالنے کی تدبیر کپڑون مین جو کپڑا لگتا ہے اگر افسنتین کپڑے مین رکھین تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا بھی فائدہ ہے اقسام سانپ کی جو لوگ سانپ پکڑتے ہین اور جنکا فن یہی ہے کہ سانپونکا حال اور اونکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اونھون نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ قسم ہے کہ اونمین حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہین ہے اور اسی مین اصم یعنے بجاگر اور اصلات داخل ہے اور اسمین سوائے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین دیتا ہے خواہ بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ جائے اور سمیت کو جلا دے اور مجاری سمیت کو پھیلنے کے تنگ کر دے کبھی اوسکے علاج ہین بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کی مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا دیتے ہین اور اسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اوسمین نہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اوسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرسکتے ہین دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کمتر اوسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز یا سات روز تک اطبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بہت بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہین انکا علاج فقط اوسی جگہ کیا جاتا ہے جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے اور سمیت کی لحاظ سے تریاقی علاج نہین کیا جاتا ہے اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الردائت ہے اوسکے بھی چند اقسام ہین ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی مین اسی باسلیقوس کہتے ہین اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز سنے فوراً مرجاسے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہے اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے شبپرہ کے ہوتا ہے اور طول مین قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیس خشک ہے کہ اوسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھردری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اوسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہے آنکھین اسکی زیادہ چمکتی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اونہین اقسام مین سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام نرادہ ہے اسکو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جسپر یہ تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اسکی تھوک کی بو سے کسیقدر اوسکے دماغ مین پہونچ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہے اور طول اسکا دو ہاتھ ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل ازان کہ مقام لسع مین درد پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کی صحت کی امید ہو ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جاوے کہ اوس سے احتراز کرے اور شاید کبھی وہ علاج ہو سکے

مذکور ہوا ہی شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم مقعصہ یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہی اوسکے بھی چند اقسام ہین اکثر وہ مصر مین بکثرت ہوتے ہین اور کبھی بعض اقسام مین دو زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہین اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہین سپید اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صنانیر یعنی قبضہ شمشیر کے ہوتے ہین اژدہی جو قاتل ہین فی الحال وہ بھی اسی طبقہ مین داخل ہین اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے۔ بعض ان مین سے افاعی اصلیہ ہوتے ہین اور بعض افاعی بلوطیہ یعنی بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگانے واسطے ہوتے ہین اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ مین ہین جسکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپون کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع مین اختلاف نہین ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہین پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادہ کا اختلاف ہوتا ہی۔ نر مین دانت کم ہوتے ہین اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہی اور بعض سنپیرے کی یہ رای ہے کہ مادہ ہی زیادہ بُری ہے اسلیے کہ اوسکے دانت زیادہ ہین اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مُسن کے زیادہ بُرا ہی اور بنظر جسامت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ بُرا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونون ہون اور بنظر مکان اور جای سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑ وغیرہ پر رہتے ہین اونکی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت اونکے جو سر زمین اور ترائی مین خواہ پانی مین رہتے ہین کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت مین سانپ کی اختلاف پیدا ہوتا ہی بھوکھا سانپ زیادہ زہر دار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہی جیسے غصہ ور سانپ اگر حالت غضب مین کاٹ کھائے زیادہ بُرا ہی بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت مین اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ گرمیون کی فصل مین سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑون کی یہ بھی کہتے ہین کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا ہو اوسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگون کو گمان فاسد ایسا ہوا ہی کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مار گزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنی روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اوسی کے تابع سے حرارت بدن مین ہے لہذا بعد فنا حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہی حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن مین حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن مین نہ ہی اور قلب مین کسی قدر خفیف گرمی رہی کچھ ضرور نہین کہ اطراف بدن مین وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہی اونہین کا زہر بارد ہی اور وہ لوگ خون کو جمع کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور سطح جسم منجمد بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہین ہے ہان چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہی اور اوسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہی اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل زمستان مین وہ مر جاتا ہے اور جس کا مزاج گرم ہی اوسکی حرارت اور یبوست زیادہ ہوتی ہی یہی دلیل اون لوگونکی ہی جو اصلہ کو مزاج بارد کہتے ہین اور جو کوئی کیون نہ ہو اور کیسا ہی بالیقین کیون نہ ہو میرے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہین ہے اور نہ یہ دعوی حشرات صغار یعنی چھوٹے چھوٹے حشرات مین درست ہی لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہین اونمین اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ اوسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑون مین مر جاتی ہی اور اوسمین حس و حرکت باقی نہین رہتی ہے شاید سانپ جاڑونکی فصل مین اگرچہ مزاج اوسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہین کرتا ہی اوسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اوسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہی اور اعتدال وہ ٹھٹھر کے

جو اوسے عارض ہوتے ہین **باسلیقوس کی کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی لیکن بجاگر اور حربانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھکو یہ دریافت نہین ہے کہ حربانا اور صم ایک ہی قسم سی ہین یا انمین کچھ فرق ہی ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہے کہ اسکو سر پر ایک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور دو بالشت سی لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہی اور سر اسکا نیلا زیادہ ہوتا ہی اور آنکھین اسکی دونون سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور جہان رہتا ہی اوس جگہہ گھاس وغیرہ نہین اوگتی ہی اگر کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑکر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہی بھاگ جاتا ہی اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہوکر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے ٹپے تک جو آدمی خواہ جانور ہے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھہ کا اثر پہونچے وہ بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اس مین ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اوسکا بدن گھل جاتا ہی اور پھول کر صدید اور پانی پیلا اوسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاوے وہ بھی مرجاتا ہی اور کمتر اسکے جوار اور قرب کی ضرر سے نجات پاتا ہے۔ ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اوسکو ہاتھ لگاوے خواہ چھوئے البتہ کمتر مضرت ہوتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مرگیا اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونو مرگئے یہ سانپ بلاد ترک اور نوبہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے **علامت ملکہ یا بجاگر سانپ کی کاٹنے کی** آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مرجاے خصوصاً اگر ایسی جگہہ پر مرے جہان اس سانپ کے رہنے کا یقین ہوا اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے **حربان کا بیان** حربان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکے صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہین کہ وہ سیدھا نہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کی سنانے سے بھی قتل کرتا ہی اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا گوشت مہرا ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اسکے قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سی ڈیڑھ ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حربان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہی **علامات کاٹنے اوس سانپ کی جسکا نام خطاف ہی** اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے ہچکی اور تغیر لون اور خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اوسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت زیادہ ہوتا ہی اور علاج اس شخص کا وہی ہی جو علاج بجاگر کا ہی اور اوسے ہم بیان کرچکے ہین **علامات اوس سانپ کی کاٹنے کے جسکا نام اسقیدس ہی** اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہی یہ سانپ جسے کاٹے اوسپر وہی اعراض طاری ہوتی ہین جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اوسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین عرق پیدا ہوتا ہے اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضاے بدن سرد ہوجاتے ہین اور پلکین بند ہوکر خشکی اونمین پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا وہی ہی جو صم کا علاج ہے **افعی اور استقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جس کو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص ہمیشہ حرکت بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی ابتداء اون احوال کے ہوتی ہے جو استقلیوس کے باب مین مذکور ہوئی ہین

اور جاتی ہے درپے اور آنکھون کی بند ہونیکی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل ہوجاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہے اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اوسکے پاس موجود ہوتا ہے اوسیکو معلوم ہوتا ہے کہ اپنی انگلی حلق مین ڈالتا ہے تاکہ قے ہوجاے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اوٹھا کر زہر پھونکتا ہے اب مجھ یہ بخوبی معلوم نہین ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا مین اوپر ذکر کرچکا ہون یا اسکے یہ دوسری قسم ہے اور لصافات کی قسم مین داخل ہے لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر سوجتا ہے جیسے شہد کی مکھی کاٹتی اور اوس جگہ ورم نہین ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا اسکا خون سیاہ اوس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوسکے فم معدہ مین درد پہلے پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد تغمیض بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہے علاج اوسکا وہی ہے جو صمم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صمم کی ایک قسم ہے طول مین ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کی ہوتی ہے اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور سخت ہوتے ہین چلتے وقت آواز کھڑکھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر ریگستان مین پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گرجاتی ہین اور اسکے بھی چند اقسام ہین چھوٹے اور صغیر اور دونون طرف کی جڑ سے اسکے بڑی بڑی ہوتی ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہین **علامت اسکے کاٹنے کی** ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑوئی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گرم گرم ہو گئی ہے اور تمام بدن اسکا گران اور بھاری ہوجاتا ہے اور دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور دوران اور ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا بھی صمم کا علاج ہے اور خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جاے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلاکر کرائی جاے بہت عمدہ ہے اور قے ہوجانے کے بعد تریاق ہندی اور مسیم بھی نافع ہوتی ہے شراب ملاکر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب بدر تخم ترب عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ مین گوندھا ہوا نافع ہے **اوس سانپ کا بیان جسکا نام اودرلیس اور کرسودروس ہے** یہ سانپ اگر پانی مین پایا جاے اہل یونان اسکو اوذروس کہتے ہین اور اگر خشکی مین پایا جاے اوسکا نام کرسودروس ہے اور اصلہ صمم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اسکا عفر اور ضرر بھی نسبت اوسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہان کاٹتا ہے اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازان وہ مقام سبز ہوجاتا ہے اور سڑ جاتا ہے اور جسم کانپتا ہے اوسکو دوار اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتی اور اگر بوجہ اسکے کہ دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جاے خواہ اسوجہ سے کہ لسوع کا مزاج قوی ہو اور سمیر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ اونسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اوسکا ایک یہ ہے کہ جند بیدستر پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درہمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ مغز اسیون بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور

بیج بلور وغیرہ تنہا ایک ایک جز بقدر سب کو ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر **بیان آذریس کا بیان** میں آذریس کا ذکر اس مقام سے اس لحاظ سے کرتا ہوں کہ مجھ کو شبہہ اس بات کا ہے کہ آذریوس اور آذریس میں کچھ فرق ہے یا دونوں ایک قسم ہیں اور وجہ شبہہ کی یہ ہے کہ نساخ اور کاتبوں کا تصرف ان دونوں لفظ میں ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی میں اسطرح ہو جاتا ہے لیکن شیخ نے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہے اوسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہیں اور اس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم بڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اوس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہے اور علاج ان لوگوں کا بہت دیر میں نتیجہ ہوتا ہے اور علاج میں دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام میں کوئی اور شخص تامل اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کرے تاکہ یہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان سکے اب ہم طریقہ ثانیہ کی طرف منتقل ہو کر بیان اوسکا بہ تفصیل کرتے ہیں اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہیں اونہیں مفرد کا بیان کرتے ہیں **بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا** بدترین افاعی اور بدترین اژدھوں کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اسفل ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جاوے اوسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور کاٹنے کے ساتھ ہی دونوں دانت خواہ کل دانتوں کے نشان سے خون برابر ہوا اوسکے بعد صدید غسالی نکلا اور کبھی ابتدا میں صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سم کے ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اوسکا زہر کا ہو جاتا ہے اور مقام لسع میں درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد جاتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کا اور منہ میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا میں التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں تپ پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اوسکے بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہے اوسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہو جاتی ہے اور دوار اور تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہے اور سانس میں کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کبھی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر بول پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیچھہ میں کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق بارد پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کپکپی بہت زور سے ہو اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مر جاتا ہے وہ تین دن کے اندر مر جاتا ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے **علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی** سبکے پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ کرنا چاہیے اوسکے بعد قوی علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کریں اور اگر تریاق مذکور کے استعمال میں تاخیر ہو کبھی تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہیں ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاے تریاق خود آلہ سم ہو جاتی ہیں کو مناسب نہیں ہے اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہے اور جو سم غریب ہے اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اوسی ممکن نہیں ہے کہ استعمال آلات کرے ہاں اگر طبیعت اور امر غریب دونوں کا ہیجان واقع ہو اوسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مار گزیدہ بکثرت استعمال ثوم یعنی لہسن اور شراب کا کریں شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاے اسطرح کہ اثرات اور بصل ہمراہ شراب اگر یہ ہم نہ پہنچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ آئل یعنی گوزن برشتہ اگر کھایا جاے تو فوراً مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جز قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہے انیسون الکسوفا فن یعنی جائفل درہم فلفل چار درہم پوست زراوند مدحرج عنبر بید مشک ہر واحد ایک درہمی بقدر طلا یعنی دو ماشہ [illegible]

سے معجون کریں بمقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً۔ مرمکی جندبیدستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک جزو تخم شبت دو اوقیہ طلا کے ذریعہ سے معجون کریں۔ ایضاً تخم خندقوقی زراوند مدحرج سداب بری اور وہ جرجیر نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے غلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے واجب ہے کہ مسک بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پڑا رکھیں کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے اور آبزن میں دودھ کے بٹھائیں اور بہ تکلف اوسی قلب اور بیدار کرتے رہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور بعض اوقات میں حمام معرق کرائیں یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہوا اور اوسے چبا کر نگل جاے اور اس رطوبت کو جو اوس میں ہے اور پھوک کو ضماد استعمال کرے مقام لسع میں ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شورباے مینڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اوس کے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور نیز وہ گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جاے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ حیہ اگر کسی ٹوکرے وغیرہ میں لٹکائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے بیان تمام مشروبات مجردہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے لکھے ہیں کہتے ہیں کہ فس صحرائی سے سمرقیون خواہ سفرنیون کہتے ہیں اوس کا پینا بھی بہت مفید ہے اور مج ترکی کی جڑ اور برگ زراوند اور بیخ زراوند اور بیخ ہر اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور غاریقون جو دو اتمین سے باہم پہونچے شراب شیریں ملا کر بقدر ایک درہم کے پلائیں اسیطرح عصارہ اباغلس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنے زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کرنب یا قسط ہمراہ ابولوبیں اور بیخ بنجور مریم خواہ بزر کا سم خواہ بیخ کا سم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کی یا بیشیشنن کا۔ ایضاً انفحہ ارنب اور دقیق کرسنہ خاص کرکے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ حسرا اور بیخ خزنبل جو جواحی از دھروفت ہو وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ بریدے یعنے کو جسوقت شیر دوشیدہ میں ملا کر استعمال کریں خوب نفع کریگی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فرادی وہی ہے اور کوئی بھی نافع ہے سانپ کی بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور فطیلیانا۔ ایضاً سنگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کر کے ڈالیں اور پلادیں اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جوف نیولا کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں اونمیں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ مع دو کرا اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں ضمادات جو باہر سے لگائے جاتے ہیں یہ ضمادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات ابہل اور حب الغار اور بالنگو اور سفیل بریاں خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملا کر استعمال کریں اور انجیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور اور مرغ کا پیٹ چاک کر کے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جاے اسیطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کیے کر اور اون میں روغن غار کا خواہ کنولی اور روغن جسمیں دق الغار کو پکایا ہو سیلان اون سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون رواں کردیتے ہیں جیسے امورلوس اور سلس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے اسکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے حتی کہ جو قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہو گئے ہوں اور مندمل ہو چکے ہوں وہ بھی از سر نو شگافتہ ہو کر اون سے خون روان ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور قے الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے ۔ قدمای اطبا نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور انکی پشت پر نقطہ ہاے سپید ہوتے ہیں اور طول نقطوں کا بقدر طول نقطہ ہای متفرقہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے قد انگشت سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر داغ ہیں سیاہ رنگ متقاطع ہوتی ہیں اور انکے دانتوں میں آواز کڑکڑانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے یعنی پوست اندرون دانتوں کے جو نہایت خشک ہوتی ہیں جیسے کوئی غضب میں اکڑ دانت پیسے اور چال انکی بھاری ہوتی ہے دانت انکے ہموار اور برابر ہوتے ہیں جو شخص جسنے ان حیات کی یہ صفات بیان کیے ہیں انکو طبقات اولی میں داخل کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زبون ہیں اور انکے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہیں اور اونسے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہیں رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے اونسے بھی کھل کھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ آنکھوں میں جو رطوبت ہے وہ بھی بہ کر نکل جاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور زحیر عارض ہوتا ہے اور بسا اوقات معدہ میں درد بھی پیدا ہوتا ہے ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں ورم پیدا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اوسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے حبس بول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا مسترخی اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت اکڑ جاتے ہیں اسکے بعد وہ شخص مر جاتا ہے ۔

علاج ان لوگوں کا قریب بہ علاج اون لوگوں کے ہے جنھیں اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچا اسطرح کہ شراب کثیر پلا کر قے کرائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا اونکی طریخ یعنی ایک مچھلی سے جو کہ بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کی ہوتی ہے اور حلب میں اوسکا شکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور لہسن سے تجویز کیجائے اور مکرر انھیں قے کرائی جائے اور اسکے بعد روٹی مچھلی کے ساتھ کھلائی جائے جو انگیٹھی وغیرہ پر اولٹی کر کے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ [illegible] ہمراہ اصل السوس کے جو آسمانگونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھیں نفع کرتا ہے اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بارتنگ یا انزروت اور داغ وغیرہ سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ اسمیں کندش اور اجوائن اور سداب سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہیں جیسا [illegible] کہتے ہیں کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اوسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اوسکے بدن پر نشان ہای سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اوسکا چھوٹا گردن اوسکی سوئی اور حلق اوسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دم تک باریک ہوتی جاتی ہے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام میں ہوتی ہے اور صورت اوسکی مثل افعی کے ہوتی ہے اور رنگ اوسکا چتکبرا اور [illegible] ہوتا ہے اور قسم اوسکی [illegible] ہو جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قسم اکثر [illegible] دریا کے پیدا ہوتی ہیں جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا پیٹ جل جاتا ہے اندر التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اوسکی پیاس کسی طرح نہیں بجھتی ہو دریا پانی سے بھی [illegible]

نہیں بہتا اور پیاس پانی پیتا رہتا ہی اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کچھ بھی نہیں آتا ہوتا ہی تا اینکہ پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی اور تمام بدن پھول جاتا ہی اور تمام سر کو بھی پانی بھر جاتا ہے علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کی اور قے کرانے کی پھر خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ تنقیہ اور رطوبات اندرونی کا اخراج کریں اور پانی جسقدر پیا گیا ہے اوسے پیچھے کی طرف جذب کریں اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور اسارون اور [illegible] اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائیں اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کریں اور وہ ضماد لگائیں جیسے ہم الوانی سانپ کے کاٹنے میں بیان کرینگے قفازہ اور طفارہ یہ سانپ چھوٹی اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہیں اور اکثر یہ سانپ درختوں پر لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اور جو شخص اون اشجار کے نیچے ہو کر پہنچتا ہے اوپر اوسکے اپنے تئیں گرا دیتے ہیں اور حملہ آور ہوتے ہیں اسطرح جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارتا ہے میں کہتا ہوں کہ ایک قسم ان سانپوں کی میں نے خود دیکھی ہے اطراف دہستان میں مائل بہ سرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون ہے کہتے ہیں کہ اوسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن میں پیدا ہوتا ہے اگر اوس قسم کا ہو جیسے ہم نے دیکھا ہے اور رعاف کبھی بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہیں کہ علاج اوسکا مشترک ہے مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اوسکا امفیسنا ہی اور کہتے ہیں کہ وہ دونوں طرف سے چلتا ہے اور جب کاٹتا ہے یعنے سر اور دم دونوں طرف سے جست کرتا ہے اور مجھکو تحقیق اسکی نہیں ہے کہ قفازہ یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اوسکی وہ لوگ کرتے ہیں کہ اوسکا سر اور دم برابر ہوتی ہیں [illegible] گندی کی ہیں اور [illegible] میں موٹا اور گندہ ہوتا ہے اوتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھکو گمان قطعی نہیں ہے کہ جسے میں نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہیں بلکہ [illegible] بھی کہتے ہیں یہ سانپ اون پتھروں کے نیچے رہتا ہے جو گھروں میں رکھے ہوئے ہوں اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اوسکے بدن کی کھال اوتر جاتی ہے اور جو شخص اوسے مس کرے اوسکے بدن کی جلد بھی اوتر جاتی ہے خواہ جو اوسکی دوا کرے یعنے دوا کرنے کی وجہ سے اور اوسکا [illegible] بدبو پیدا ہو تو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بد ہوتی ہے اور جو کوئی اسکے قتل کے درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اوسکا پتا لگ جاتا ہے اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتے ہیں وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگونکو زراوند طویل کا شراب [illegible] الکحل پینا اور اسطرح [illegible] مشہور ہے اور افاعی کے علاج میں مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اوسے شراب کے ساتھ پلائیں اور تمر بلوط کی تضمید کریں [illegible] یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اوسپر اعراض زردی [illegible] ہوتے ہیں جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی بعینہٖ اوسیطرح کیا جاتا ہے بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقشا سیسطالی ہے کہتے ہیں کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونوں طرف سے ہوتا ہے یعنی موٹا اور دم کیطرف سے [illegible] سے زیادہ بڑا اور قاتل ہے اور اعراض اسکے بعینہٖ وہی اعراض ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہوچکا جیسے رقشا جسکے رنگ مختلف ہوں بعض حکیموں نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہے کہ دوسرے دن جگہ لسع کا سڑ جاتا ہے اور اسہال ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہیں اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افاعی صعبہ کا علاج ہے حیہ بارسطالیس اسکے سانپ کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہیں بلکہ مقام لسع میں انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہی اور التہابات عارض ہوتے ہیں اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اوسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور ثقل میں بھی [illegible] بصر اور کزاز و ہلاکت عارض ہوتا ہے علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے اور میں نے اس سانپ کو اس مقام پر مشتبہ ذکر کیا

ہین اسے پہچانتا نہین ہون اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہون اور اسکی جنس کو بتحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر مگر ہوا ہو یعنے کسی اور قسم مین داخل ہے انہین فیجز نیقوس کہتے ہین اسکا کاٹا شبیہ لسع افاعی کے ہی مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہی اور سبات اور نسیان اور استقام جگر اور امعاء صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو ارسطالیس مین کہا ہی یعنے مین نے اسے بھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہی بلکہ طبقہ منعفنہ مین ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے

انمودوطس اور لواعوس کا بیان

طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکا مثل ریگ کی اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہی اور صدید دموی اوس سے روان ہوتا ہی اور مثانہ مین اور جگر مین اور مراق بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کو عارض ہوتی ہی اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت نہین ملتی علاج اوسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بید ستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جو ان ادویہ مین سے ہے بوزن دو درہم کے ہمراہ شراب کی علاج خاص انکا ہی اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہی نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شوا یعنے مشک الجن خواہ اوسکا عصارہ خاص کر اور بیخ جنطیانا بھی علاج خاص ہی اور ضمادات مین شہد کو پکا کر غلیظ کرین اور کوٹ کر لیپ لگائین اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جو کا آٹا مختلف [illegible] منعفنہ مین وہ بھی انکو مفید ہین

وہ سانپ جسکا نام ہمسر ہی

اور یہ منعفنہ سے کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردن پتلی دم چھوٹی پیٹ انکی گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے خواہ چلنے مین پلٹے وہ لکیرین اور خط سیدھی نہین رہتی بلکہ ترچھی ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اوسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد سبز و ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہی اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہی درمیان افاعی کے اور اسکے بعد علاج اون امراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض ہوا ہے کرنا چاہیے

اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے

اس قسم مین وہی سانپ معدود ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین یعنی اژدہے کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہی کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہی اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدائش اطراف نوبہ اور سند و ہند مین زیادہ ہوتی ہی اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبہ جو بلاد حبش مین ہوتا ہی چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا ہوتا ہی کہتے ہین اونکے اوصاف وہی ہین جو ہمنے بیان کیے ہین اور چہرے اونکے زرد اور سیاہ اور مونہہ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسی ہوتی ہین کہ آنکھون کو ڈھانپ لیتی ہین اور گردن اور اونکی فلس یعنے گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے کی مین تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اوسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور بڑے اوگے ہوئے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہی اور یہ قسم اژدہے کی

اژدہے مادہ کے زیادہ خبیث ہے — مین کہتا ہون خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سواے ہندوستان کے اور بلاد مین بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے فقط اتنا فرق ہیون اور ہے شاید یہی اقسام سے اژدہے کی ہے جسے کہتے ہین جیسے افعی نیون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہین اور سیر کا حال یہ ہے کہ اوسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہین اور اوسکا خاصہ یہ ہے کہ جسے کاٹتا ہی اوسکے گوشت مین بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہی اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اوسکا قرحہ اوس علاج کا محتاج ہوتا ہو جو قروح ردیہ مین لکھا گیا ہے دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان گندھک اور سرکہ اوس مقام پر لگانا جہان اسنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہی اور طرلیلا نامی ایک مچھلی ہو اوسے ساتھ قلقی کے اگر مقام زخم کے مالش کرین یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا مین ہمنے لکھی ہین خصوصاً تریاق اول اور بادزہر اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے دو حیوان دریائی ایسے ہین کہ اونمین بعض علما نے فرق کیا ہے اور مجھے گمان یہ ہے کہ وہ دونون دریائی اژدہے کی قسم مین داخل ہین خواہ اونمین داخل نہین ایک کا نام سموریا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو افعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افعی کے مناسب ہو دوسرا طرغورون ہے اوسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طرغورون کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جو مثل زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول گرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے اور مالش روغن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہین اور جن روغنونمین قوت تحلیل اور ابخرہ کی ہو اور مشروبات انکے واسطے فسرہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مراد فلفل اور سداب ہمون لیکر بقدر ایک درمی کے مقدار شربت تجویز کرین اور تریاق اول جو باب رتیلا مین مذکور ہوا ہے اوسکا استعمال کرین چوتھا مقالہ آدمی اور چوپاؤں کے کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ مین وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتے او بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہین خواہ اور درندی اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قلا مرغابی کو کہتے ہین بیان عام کاٹنے کے علاج کا بہت برا وہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت مین سرزد ہو آدمی بھوکا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عض پر ایک کپڑا زیت مین ڈبوکر رکھے خواہ فقط زیت ہی اوس مقام کو لگوے اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کرین لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ ہی ضماد کرین کہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے — ایضاً طلا مرداسنگ کا اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ماؤف مین اور کسی طرحکا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کرلین چوسنے کے ذریعے سے خواہ کھینچنے سے خواہ کسی دوائی جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کر سکنے اوسے چھوڑ دین اور نگران رہین اگر قیح اور ریم اوسمین زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا نہین ہوا تھا پھر اون ادویہ جاذبہ سے علاج کرین جسکا باب لسوع مین ہمنے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور مین فساد کسی طرحکا نہوا اوسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کو التیام کی بھی تدبیر کرے عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا ہو اوسکے واسطے ضماد حنظل کے گودے اور بچہ کے زخم پر ہو سکے کرنے کے واسطے وہی مرہم اسود بھی کیا ہے اسکا استعمال بوجہ جذب فساد موضع مجروح کا کیا جاوے تو اسکی حاجت ہے اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھو ضرور ہے آدمی آدمی کو کاٹے اور اگر زخم ہو تو اوس جگہ پیاز اور نمک لگانا چاہیے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک رات ایسی طرح رکھا رہنے دیں بعد ازان علاج اوسکا مرہم اسود سے کریں جو موم اور چربی اور زیت سے تیار کیا جاوے اور بار بار ورکا تنا آدمی کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ میں ملا کر بطور ضماد کے لگائی جاوے اور پیاز اور شہد ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاو استقدر جلائیں کہ سپید ہو جاویں شہد میں ملا کر ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مرداسنگ صمغ البطم کبھی زخم میں پھٹکری خشک ملا کر بھرتے ہیں اور باندھ دیتے ہیں اور خاکستر کرنب کو اوسپر طلا کرتے ہیں کبھی آدمی کو کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتی ہوں اور اون حبوب میں سے بھی خصوصاً اگر مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کاٹ کھاوے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بری ہوتی ہے لازم ہے کہ صبح صفرہ کو زیت سے پونچھیں اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کریں اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائیں ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ بزغالہ اسقدر جلائیں کہ سپید ہو جاویں بعد ازان شہد میں ملا کر استعمال کریں ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مرداسنگ اور صمغ البطم کا ضماد کریں کبھی زخم میں پھٹکری جلا کر سوکھی ہوئی بھرتے ہیں اور باندھ کر اوسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہیں پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیے کا کاٹنا ان دونوں کا علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام میں پہلے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کی کاٹنے میں بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دیں اور چند مرتبہ اوسپر کوفتہ سے تھپکی دیں بعد ازان نکر دن اور سرکہ اوسپر لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کریں اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک کے اور گلڑی کا چھلکا اور کھیرے کا چھلکا اور فودنج شراب میں کوٹ کر استعمال کریں ایضاً مرداسنگ کا طلا کرنا اوسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو تو بڑی کا آٹا ہمراہ شہد کے لگائیں صعتر بھی ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ میں بنائی گئی ہو اور جس سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پیاز دونوں قسم کے دونوں بھی مفید ہے

دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان

کتا وغیرہ جو حیوانات ایسے ہیں کبھی کبھی ہوتے کبھی اونھیں ایک بیماری جسے کلب کہتے ہیں عارض ہوتی ہے کہ ابوعمرو نے اوس مرض کے سبب ایک حیوان انہیں سے دیوانہ اور بولڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا مزاج سوداوی خبیث کیطرف منتقل ہو جاتا ہے اور اوس خلط میں سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اور شہد ہو کہ یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط میں احتراق پیدا کرے پس خریف میں دیوانہ ہو جاوے یا برودت شدید خون کو منجمد کر دے کہ مائل بہ سوداویت ہو جاوے پس ربیع میں دیوانہ ہوگا غذا اور شراب سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہیں اور خون مجتمع ہوتا ہے جیسے لکھنؤ میں نالہ بوچڑ

کی گڑھیان وہان یہ کہ کتا خواہ بھیڑیا ہو یا کوئی اور درندہ ایسی سڑی ہوئی چیز کہا کر مست ہوا یا پانی پیے اسوجہ سے اوسکے اخلاط مائل بسوداویت ہو جاتے ہین اور سودائی متعفن پیدا ہوا اوسکی مخالفت نہین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال مین ہروقت تغیر مزاج کی پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اوسکے بدن کا خاکستری ہو جاتا ہے اور سبب فساد مزاج اوسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہین اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک مین کچھہ کھاتا ہے اور نہ بروقت پیاس کے سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈر جاتا ہے اور پینا اوسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اوسکے جوڑ بند مین رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھرتھری اوسکے چہرہ کی جلد مین ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچے آنکھہ مین اوسکے غشاوہ اور پردہ پڑ جاتا ہے اور ہمیشہ لہو مین بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون کو ہرگز نہین پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کی سرخ آنکھون سے بنظر غضب دشمنون کی طرح اونہین دیکھتا ہے اور بری صورت بناکر گھورتا ہے زبان اوسکی ہروقت باہر نکلی ہوئی لعاب اوس سے بہتا ہوا اور کف موہنہ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھہ بہتی ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھہ مین کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسیطرف کج ہو گیا ہے خواہ اوپر کیطرف کجی پیدا ہوئی ہے دم کو پیٹ کیطرف دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مغموم چلے اور قدم قدم پر اوسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اوسکی نظر مین آتی ہے اوسپر جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کی ساتھ نہین ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ اور ہمیشہ حملہ کرتا ہے اور جیسے نکلتا ہے آواز اوسکی پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہین اور اوسکے قریب نہین آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہے اودھر رخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اوسکے قریب پہونچ جاے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور خوشامد کی حرکات کرتا ہے اور اوسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھہ بچے اور کب بھاگ بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت مین قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال یعنے گیدڑ کے قریب ہے باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہین بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا خچر دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اوسی قسم مین سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہو گیا اور اوسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا

احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین

جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اوسوقت تو سواے اوس زخم کے اور کچھہ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہای فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت مثل حالت غضب کی پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیان اپنی اینٹھتا ہے اور اطراف بدن کو سمیٹتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی موہنہ کی اور اژدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرتا اور کبھی بعض صورتون کو بالخصوص ناپسند کرکے اونکی دشمنی پیدا کرنی اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر مین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہو اور جو شی اوسکے قریب جاتی ہو اوسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو ناپسند کرتا ہو اور کبھی سیلان منی بلا شہوت اوسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار سودی بہ طرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہو اور سرد پسینا نکلتا ہے اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اوسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب مونہہ کے لیجاتا ہو ناگوار ہوتا ہو اور پھینک دیتا ہو اور کبھی ایک جرعہ خواہ دوا ایک گھونٹ پی لیتا ہو تو آچھو ہوجاتا ہے اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہو اسیوجہ سے مرجاتا ہو اور کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہو اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اوسکی بند ہوجاتی ہے اور مثل مسکوت کی ہوجاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہو اور کبھی اوسکے بول مین ایک شے لحمی عجیب طرحکی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہو کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین اور اکثر اوقات اوسکا بول رقیق ہوتا ہو اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہو اور کبھی پیشاب بند بھی ہوجاتا ہے پھر اوسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہین باقی رہتی ہے اور پیٹ اوسکا اکثر خشک ہوتا ہو **عجائب احوال** سے اوسکے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر حد لیعص اور بعد ہیجان اس مرض کی اگر کسیکو کاٹ کھاے اوسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اوسکا جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اوسی بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہو اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہوا اور اوسکی نوبت یہ پہونچی کہ پانی دیکھکر ڈرنے لگے پھر اوسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہوسکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اوسکا حال پہونچ جاے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اوسکے خیال مین کتے ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدھر دیکھے اوسے کتے ہی نظر آیئن وہ بھی قابل علاج کے نہین رہتا اور اہل اطبائی ایسے مرضا مین سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اونکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسے تھے کہ انہین یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب مین تھا اوسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل اسکے پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اوسکا علاج قریب بہ نفع ہو اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مرجاتا ہے جیسا اکثر کم دیکھنے مین ہوا اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنکی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہو اونکا دعوی یہ ہو کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہو اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے اور مٹی کیچڑ مین لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہو کہ یبوست اور خشکی چونکہ اوسکے مزاج مین مستحکم ہوگئی ہو لہذا پانی اور پھر اوس مزاج جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہو اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہو اور اس قول کیطرف میرا میلان خاطر نہین ہے اور نہ مجھے یہ دلیل پسند ہے اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اوس مریض مین سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہو جسکے مقام زخم سے خون بکثرت جاری ہوا اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا بہنا سہل کرے گو وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پہونچنے سے بچ جاتا ہے یعنی اس بدترین حالت کو اوسکا انجام نہین ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے حیوانات کی کاٹنے مین** کیا ہے کبھی بعض آدمیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اون مین سے کوئی اثر اسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج مین زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کرنا

پس اسیقدر ضرور ہوتا ہی اور کچھ نہین لیکن اگر زخم کا اندمال کرین اور اوس زخم کو متقیح نہونے دین چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑ گیا ہی اور اوسکا متقیح ہونا ضرور ہے باین نظر یہ علاج منافی اوسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے در پیش ہوتا ہی کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوای زخم کے ظاہر نہین ہوا اور آئندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہی اور جب ان آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کر دین ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش کیجاوین جنسے اوس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جاے ایسے مریض کی علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز ملوکی لیکر خواہ کوئی اور جوز زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلاوین اگر مرغ اوسے سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھاے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مرجاے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہی یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے ٹپکتی ہو اوسمین تر کرکے اور کتونکے سامنے پھینکدین اگر سونگھکے چھوڑ دین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اوسکی بیان کرتے ہین کہ اگر کوئی سرد چیز اوسکے بدن تک پہونچے بدن مین سخونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہین رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اوسکا زخم پورا نہ پاٹو بلکہ زخم کو بڑھاوین اور پھیلاتے رہین اگر خوب چوڑا ہو اور رطوبات کا چوسنا اور سینگی کا لگانا جو جو تدبیرین باب لسع مین مذکور ہو چکی ہین اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا مین جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجاے اور پھر زخم پورے بڑھائے جاوین اس سے عمدہ کیا تدبیر ہو سکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہو گیا واجب ہی کہ انکو زخم کا پھاڑ ڈالین اور اندمال باقی نہ رہنے دین اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر مین کرین اور مفتحات کا ضماد اوسپر اوائل ایام مین کرین جیسے جاوشیر اور جوز اور ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکہ کے نسخہ کسیقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اوسمین زفت ایک رطل اور جاوشیر تین اوقیہ ملاکر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکے مین بھگوتین تا اینکہ گھل جاے بعد ازان اور دوا کو ملاتین اگر ایسے مقام پر لیسن اور پیاز بھی کافی ہو جاتی ہین اور جرجیر بھی اور باقلی بری اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیقہ بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہی جیسے فلوفیون اوسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے۔ زخم کی پھیلانے والی ادویہ مین سے ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ نمک تین جز اور نوشادر دو جز و قلقدیس آٹھ جز اقلیمیا [illegible] جز شداب چار جز بسد دس جز نحاس محرق چار جز زنگار تین جز تخم فراسیون دو جز سبکو پارچہ بیز کرکے مرکب کرین اور ابتدا مین تعریق یعنی پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجاے چلنے پھرنے سے خواہ حمام مین لیجانے سے اور ایام اولے مین استفراغ پر جرأت نکرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کو کرنا چاہیے اسلیے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کی ہو جاتا ہے اور اگر جذب بقدر امکان کر چکین اوسکے دو دن خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کیطرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اوسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور ایسا استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلائی خون پایا جاے فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہین ہے کہ جب رنگ بدل جاے بند کرین بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اوسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا ہو تا اینکہ اگر ضرورت ہو غاریقون کا استعمال بھی کر سکتے ہین خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

بھی جیسا النسخ ہو اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسہل جیسا بلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفائج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سبکی گولیان بنالین مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کریں لیکن ضروری ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیفہ کا بھی استعمال کرین کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ ماء الجبن اور افتیمون کے کرین واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال ذراریح اور فراریج کے تجویز کرین بشرطیکہ وہ چوزی فربہ اور طیار ہون اور بعد اسکے مزورات لطیفہ کا استعمال کرین اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنے دوشاب انگور ایضاً دودھ اور شراب کی منفعت زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر یہی ہے۔ اور یہ دونو باتین اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خبز حواری آب سرد مین توڑکر استعمال کرین اور جس پانی مین چند بار لوہا بجھایا ہو اوسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہی اور قطع سمیت کیکی بدن سے اوسکو دفع کردیتی ہے۔ اسکا استعمال یاد رکھکے ضرور کرنا چاہیے۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام دوا مین بھی داخل ہین یعنے غذای دوائی ہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دواے سرطان جو اسی مرض کیواسطے خاص ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگی اوسکا استعمال فوراً کرین بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض مین زیادہ ہے اسیطرح تریاق افاعی جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلاکر بطور کوئلہ کے سیاہ کرین انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز ہو اور جب اسقدر سوختہ ہوجاے کہ پیسنے کے قابل ہو اوس سے جدا کرکے رکھکر جنطیانا کو بھی اسی آگ مین بنائین اور اسیقدر وہ بھی اختیار کرین اور دونون کو پیسکر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کرین اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنے چار انگلی سے جا سکے کے قابل مقدار شراب تجویز کرین اسی شراب مین اور دونون دواکو بطور سرمہ کے باریک پیسین دوسرا نسخہ کوبلا سرطانات نہریکا شکار کرکے جمع کیے ہون اوسوقت جبکہ آفتاب برج اسد مین ہو اور بعد شکار کے انکو تانبے کے دیگچہ وغیرہ مین رکھکر کسی تنور مین بقدر معتدل جلایا ہو اور اونکی خاک سے پانچ جزء اور جنطیانا بھی پانچ جزء اور کندر ایک جزء ان سبکو پیسکر کسی برتن مین بحفاظت رکھین اور ایام اول مین مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنے چمچہ پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح جون جون زمانہ بڑھتا جاے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا اینکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہین جنکی صفت اسطرح کی ہے کہ وہ بھی اس مرض مین نافع ہین یہ وہ دوا ہے جسے دار الذراریح کہتے ہین اور اسکا عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دواے سرطان کا استعمال زوال ایام مین کرنا چاہیے ہان مگر جب اسکا اطمینان ہوجاے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہوگی اور کبھی اس نسخہ مین جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہین۔ اور اگر کلب یعنے کتے کے کاٹنے پر تیسرا روز پہونچا ہو واجب ہے کہ دوائی مذکور کی دوچند مقدار پلانے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال ہے دواؤن کا بھی سمجھے یعنے وہ دوا جنکا ذکر ہم آیندہ سطور مین کرینگے اور اگر سات دن گذر جاے تو بعد نوبت ... کی آئی ہو تو اوسوقت مقدار دوا کی اوس سے دو چند سہ چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور تعدیل بہ حیثیت کہ تجھکو بھی لگانے چاہیین اگرچہ ان ایام مین طبیب ... تک پہونچا ہو اسکے

اور کچھنے بھی گہرے ہونے چاہئین اور خوب طرح سے اوس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکلجای اور مریض کی خبرگیری کی بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اوسوقت زخم سے کہ مونہہ بڑھانے مین زیادہ فائدہ متصور نہین ہے اور نہ زیادہ انفر لینا اور کمی کرنا بھی چاہیے ورنہ بیمار کو ایذا بیفائدہ پہونچیگی ہان اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا ہو اور بند نہ ہوجای اسلیے کہ زخم کے بڑھانے مین زیادہ فائدہ اسوقت نہین ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول مین گذر چکے ہون اسلیے زہر کا انتشار انہین ایام مین اور قریب مین انہین ایام کے ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کرین اور جتنی تدبیرین معلوم ہوچکی ہین اونکا استعمال کرین یعنی تریاقات مذکورہ کو پلاوین اور استفراغات معلومہ کا استعمال کرین زہر کے پھیلنے کو بشرطیکہ قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر سانپون مین روز قتل کرتا ہے اور اسصورت مین انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ مین ہوگا۔ جو اوپ مین داغ وغیرہ سے بہتر کوئی چیز نہین ہے تا اینکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد امتداد زمانہ کی بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگاوینگے شاید انجاح مرام کی امید قوی ہوگی اسلیے کہ جس طرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہین ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہوا اور دواونکا استعمال کرنا لازم ہو کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہین جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محرقہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ مین عليل کو حمام مین داخل کرنا جایز نہین اسقدر کہ بدن اوسکا تر ہوجای اور طبیعت مین اوسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کراوینگے گویا اوسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہین کہ آبزن مین عليل کا بیٹھنا نفع نہین کرتا ہے اور مجھکو گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوایل ایام مین اسکا فائدہ کچھ ہوگا ہر دوصورت سے پرہیز مریض کا ضرور ہے اور کبھی اوسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اوسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے جیسے اوپر مذکور ہوچکا پھر اگر قراین سے دریافت ہوجای کہ رو بصحت ہے اوسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیمگرم اوسکی بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اوسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اوسکا حال اس درجہ کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو لیکن محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جب تک وقوع اس حالت کا بالفعل نہ ہوجای اور یہ کیفیت طاری نہ ہوجای کہ اوسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھکر اوسے کتی کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہے بہرحال اوسکو لوہا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کے پلانے مین جو تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین اونکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اوسمین فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پانون باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید مبردات کی کرنی ضرور ہے تجربہ مین آچکا ہے کہ شراب مین نصف پانی ملاکر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لاتے ہون حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درہمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درہمی شہد مین معجون کرین مقدار [illegible] ایک باقلای مصری کی چاہیے — ایضاً سرمہر مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور انفحہ ظبی انفحہ ارنب جنطیانا زراوند مدحرج حب الغار مرمکی حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درہمی شراب شیرین مین اسے گوندھ کر تدبیر کرین اوسکے بعد شہد اور بمقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ایضاً گل مختوم آٹھ مثقال حب بسہمت یعنی حب الغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ ظبی چھبیس اصول جنطیانا چار مرمکی چار ان

جمع کر کے شہد میں ملا کر رکھو اور مقدار شربت بقدر بیضے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرو اور بعض آدمیوں نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت جو شخص لٹکائے رہے اوسکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اوسکی طرف رخ نہیں کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اوسکی طرف سے بھاگ جاتے ہیں اور گرد اوسکے نہیں بھٹکتے ہیں لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہیں ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے اور ادویہ مشہورہ بسیط یعنی مفردہ پس جیسے حضض اور حلتیت اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام لغت یونانی میں ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمیں کتے کے کاٹنے کے معنے پیدا ہوتے ہیں اور مرکی بھی جندبیدستر پلاتے ہیں اور لیپ کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور کمافیطوس کا بھی فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ حکایت کرتے ہیں کہ چشم ہای سرطان اگر پیس کے پلائی جائیں اونکا فائدہ یہی ہے اور انفع اشیاء بنسبت اس مرض کی جو دوا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کتنہ نہیں ہوتا ہے اوسکا انفحہ اگر پانی میں ملا کر پلائیں فوراً تسکین حاصل ہوگی اور بعض لوگوں کا گمان ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھے اسکے استعمال پر جرات نہیں ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اوسکا اول بھونکر کھلانا بھی سودمند کہتے ہیں خصوصاً جس شخص کو اوسی کتے نے کاٹا ہو اوسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہیں جب پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچ گئی ہو اوسکے بعد جگر مذکور اوسی طریقے سے کھلانا یا اول کو بصفت مذکور کھلانا خواہ مفید ہو جاوے کو بھونکر کھلانا چاہیے کہتے ہیں اگر اوس مریض کو جو دیوانہ ہو ہمراہ جندبیدستر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کریں تو بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ منجملہ اوسکے دوای جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب اونہیں اجزا کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فودنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم بہار بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیمگرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دواء الذراریح کا جو خاص ان لوگوں کو نافع ہے ۔ ذراریح یعنی پرندہ زہردار اور جسکے بدن پر خال سرخ اور سیاہ ہوں اونمیں سے جو خوب فربہ اور بڑے ہیں پکڑیں اور قوائم اربعہ یعنی ہاتھ پانوں اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالیں اور صاف کریں اونمیں سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اوسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسیں خصوصاً ذراریح کو اور پانی میں گوندھکر قرص طیار کریں بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیمگرم کے استعمال کریں اور اگر مثانہ میں پیچ اور مروڑ سے پیدا ہو جوشاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں بعد اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ اوسمیں پیشاب کر دے اور غذای مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہای مرغ فربہ استعمال کریں اور شیرہ کو پلائیں اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دواء الذراریح کا ذراریح اوسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا ہے لیکر دہی میں ایک شبانہ روز بھگوئیں اوسکے بعد وہ مقدار جغرات کی گرا کر تازہ دہی چھوڑیں اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دیں اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلیں اوسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر ملا کر پیسیں اور پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ شراب خالص یا نیمگرم پانی کے ساتھ اور بیمار اس دوا کے استعمال کے بعد اتنی دیر صبر کریں کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو تو بقدر ایک سکرجہ کے زیت خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کریں اور اوسمیں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جاے پانی سکر

ڈسنے کا خوف جاتا رہے گا ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہیں حلتیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور لہسن کا ضماد کرنا اور شہد کا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ ان ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کریں یہ دوا ہے کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پتیاں اوس انگور کا جسکا عقیقہ کہا ہو خصوصاً ہمراہ زراوند کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور تنقیع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے برگ قثاء بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر پشم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کریں — ایضاً چیونٹی کوٹ کر ضماد کریں — ایضاً نمک اور زنگار ہمراہ چار جزو چربی بچہ گاو کی تازہ جزو بطور مرہم کے استعمال کریں — ایضاً الملاب تین جزو بورق دو جزو سمندر پھین ایک جزو لبلاب کی چربی دس جزو اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت کر پانی پلانے کا طریقہ مختار ایک شخص نے اوائل اطبا میں سے ذکر کیا ہے جسکا نام فیلغروس ہے کہ جب علیل کلب کلب کا پانی سے ڈرنے لگے اوسوقت اوسی پانی پلانا سوسمار کی کھال میں مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے کہا ہے کہ جس برتن میں پانی پلاتیں اوسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اوس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ رکھا ہو — اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہیں ہیں — بعض لوگوں نے پانی پلانے میں ایسے مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طلائی خواہ سونڈ ہاتھی کی بشکل حجری کی لانبی بنا کر اوسکے حلق میں رکھے اور اوسمیں پانی دور سے گرا دے کہ پوشیدہ اوسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگوں نے سونے کی انبوبی اور نل بنائی اور ان اوسمیں پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلوں کے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد کی مکھی کے چھتے کے خانے خواہ موم کی نلکی بنا کر اوسمیں پانی بھریں اور علیل کو پلا دیں یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے پنجوں کے زخموں کا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکی مثل جثہ میں اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیوں کے نہیں ہیں بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہیں ہیں اگرچہ بجای خود صحیح اور سلیم ہوں اسلیے واسطے اول علاج اوس شخص کا یہی ہے جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جاوے اور اسکے بعد زخم کے التحام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب کرنے میں کافی ہوتی ہے **تمساح کی کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے کتے کے کاٹنے میں یعنے جو کتا دیوانہ نہ ہو اوسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکساں ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت سے خالی نہیں ہوتا ہے اور جذب اسکا زراوند اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جاوے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم میں بھرنی چاہیے شہد ملا کر اور اوسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التحام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے — بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو لحمی وغیرہ چبا لیا ہو اور بدن میں کمی پیدا ہوئی ہو اوسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جاوے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہوں اور جذب اوسکا تضمید سے ادویہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور ورم مین سکون مرداسنگ کی لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور تسکین ورم کی شہد اور کلونجی اور خطمی اور شہد سے کرنی چاہیے بلّی کے کاٹنے کا علاج کبھی بلّی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام بہ طریقہ ہو کر کے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے مین بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے۔ نیولے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کمودت عارض ہوتی ہے۔ علاج اوسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھانے مین بھی انہین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بندر کا پوست اوڈھیڑ کے اوسکے کاٹنے ہوئے زخم پر خواہ دلوانے کتّے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگاتے ہین فوراً صحت حاصل ہوتی ہے۔ مو غال کے کاٹنے کا علاج اور اوسکو علا بھی کہتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ تیرگی یا لطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور موہنہ اوسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کر کے اوسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اوسکی نشست کی یعنی رینڈا اوسکی بطور بارہ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اوسمین ہوتی ہے اور ہر کیطرف کہتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدیدہ اور نخس پیدا ہوتا ہے تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اوسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہون اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانہ پڑ جاتے ہین اونمین رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور خواہ عدد یعنی نہ ملین اون دانون کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے کبھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب بیچ کیطرف سے چاک کیے جاتے ہین سپید رنگ گوشت بیچ کیطرف کا نہ پر نکلتا ہے اور کبھی اوسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑ کر گر جاتا ہے۔ کہتے ہین کہ پہلے اس زخم سے قیح صدیدی برامد ہوتا ہے بعد ازان متعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہان تک نوبت پہنچتی ہے کہ امعا مین مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزیدہ پر تنہا قند خواہ سرکہ ملا کر رکھین اور آب شور کو گرم کر کے نطول کرین اور جو طریقے عام معالجات کے اوپر مذکور ہو چکے وہ سب عمل مین لاتین یا او سرکہ و اسکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی آنکھ چیر کر زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیس کر چھڑکین خواہ ثوم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پیسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہیئین جب ورم نہو اور اگر ورم ہو بیٹھے انار کے چھلکے پکا کر ضماد کرین پلانے کی دوا مثلاً طبیخ افسنتین شراب مین جوش دیکر اور جعدہ اور نمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر اور قرطم ان دوائون سے اقوی یہ ہے کہ بخور مریم ہمراہ اسکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ حنطیانا اور الفیہ جعدی اور الفیہ حروف یعنی تیر پایہ کیچہ کا یہ دونون بہت عمدہ ہین اور دودھ ہمراہ اسکنجبین کے بھی بہت نافع ہے۔ بعض علماے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیصوم یا طبیخ لباب ہمراہ شراب کے میوہ بھی بہت عمدہ ہے اسکے واسطے اگر ملا ہین اوسکا استعمال کیا جاے اور ہمراہ شراب کے پلائی جاے اور اسیطرح اگر اشیاء مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالین وہ بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد گر جاے قرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب مین گذر چکا ہے مقالہ پانچوان حشرات کے

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور ریتیلا ہونیکا اقسام لسع **حشرات کا بیان** اس مقالہ مین ہم بچھو اور ریتیلا اور زنبور یعنے شہد کی مکھی اور بھونرے وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کو ہے اوسے جداگانہ لکھین گے اور پہلے بنگلی حشرات کا ذکر کرینگے **اصناف عقرب** کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اسلیئے کہ نر بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہی اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہی۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اوس شخص کے بدن مین جسے ڈستا ہے اور مقام لسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہی۔ وہ بچھو جو بال و پردار ہو جثہ مین بڑا ہوتا ہے اور اکثر اوسے ہوا اوڑنے مین گرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہان اور حلقے پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہین کہ اونمین حرکت بکثرت مانند طلوع شعری عبور مین جو جین بھادون مین ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہے مترجم کہتا ہے ایک جانور چھوٹا مشابہ بچھو کے جسے چھ منبا کہتے ہین اوسکی سمیت البتہ ہندوستان مین اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہی تحقیق بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلاً پانچ خواہ چھ گرہان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سفید زرد سرخ خاکستری اور مغضب یعنے سرخی سیاہی مارتا ہوا اور سبز شہری جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہی اوسکے ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین کانٹی چبھتے ہین اور درد مندی پیدا ہوتا ہی ایک قسم خاکی رنگ کی ہوتی ہے اور اوسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے **اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین** جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہو کر اوسمین درد اور تمدد پیدا ہوتا ہی اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدن مین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہی جیسے اوسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہً گرد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین اور اوسکے بعد پسینا نکلتا ہی اور معدہ مین اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے مین خواہ لعاب کی طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے کہ نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور بلند ہو جانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنی جوڑ بند مین تھرتھری پڑ جاتی ہے دونون پیڑہ میں ابھر ہو جاتے ہین قضیب لانبا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک نیچے کے اعضا مین لگا ہو بغلوں مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہین خصوصاً اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہی اور بچھو نہایت ردی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑ جاویگی اور مونہہ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہو کر اوس پر بستہ ہو جاویگی اور آنکھ سے رطوبت نکلے گی اور اوسکے بعد کیچڑ جم جاویگی دونون کوئے مین اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئیگا اور مقام براز باہر نکل آئیگا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہی اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضاء اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہی اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر اونکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہی جالینوس کہتا ہی اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھہ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور بابونہ

وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اور نشتر وطا اوسکے سبب ملحوظ رہین جو اکثر بیان ہو چکے ہین اور جتنے طریقے جذب کے مذکور ہو چکے وہ سب کام مین لائین اور ادویہ حادہ لطیفہ جنسے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا کا استعمال کرین اور ہندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھہ کا بیج اور جس گھاس کا بیج خواہ بیج کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور زمین پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اوسکا ایک بالشت کا ہو اور اوسکے مزے مین لزوجت ہو اور بعینہ مزا اوسکا ہنق یعنے سبیر کا ہو وہ سبیر جو تازہ ہوتا ہے اور اوسکو پانی مین پیسکر پلاتے ہین پس درد مین سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سی حشائش اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہین کہ ہم اونہین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور پھر ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ اوسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر اوسکے پیدا ہوتی ہین اور قریب ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور اوسپر مثل برف کی ایک شی منجمد ہوتی ہے مزہ اوسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اوسکو پلانے سے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسقیل بھی عجیب النفع ہے اگر اوسکا استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزرہ نامی حکیم کی اور تریاق اربعہ اور سکنجبینا اور دوائے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور باشرا اور حرمل آج کل تجربہ مین آئے ہین اور فیرطم بربری ایسی ہی کہ شہادت جالینوس اوسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن مین باندھو پھر تو درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ فیرطم ازقسم خار دار کی ہے اور بقول حکیم کے نزدیک حبث حبا جیسے بعض بلاد مین ایسا جانا ہے کہتے ہین غالباً اس سے مراد وہ دانہ ہے جسکو بعض لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے بیٹین کا استعمال کرین سکون درد مین پیدا ہوگا اور اوسکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اسکی مقدار قاتل ہی نہین ہے اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہی اور بہتر یہ ہے کہ لہسن سے شراب کے ساتھ اسیطرح کرین کہ پہلے لہسن کا استعمال کرین اوسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائین خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اوسیقدر جوز بھی ہو اور ہر روز قریب ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہان پر وہ پنکھی وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا نہ کچھ اوڑھا کر اسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اوسی اوٹھائین یعنے نیچے سے گرمی بخار آب گرم کی اوسے پہونچے بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کر کے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگون کے واسطے یہ ہے زراوند طویل جنطیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین نبطی عود قرح مصفر فاشرا سب کو شہد ملا کر معجون کرین دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم حند قوقی ہر واحد کو بقدر ایک اکسوثافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمین سرکہ بالزوجت ہو جائے سب ادویہ کو جمع کرین اور مقدار شربت کی ایک درخمی ہے اوس سے زیادہ خطرناک ہے بلا اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درخمی پھر دینا چاہیے تریاق دیگر یہ بھی جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب یابس اور حلتیت اور مر کی ہر واحد نصف جزو بھنے ہوئے انجیر مین معجون کرین اوسے دھو کر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کی تریاق جید عند بادستر فلفل ابیض مر افیون ہموزن اسکا قرص طیار کرین مقدار شربت تین الی سات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے ـــ ایضاً

رتیلا کے کاٹنے مین بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ ایضاً۔ جاوشیر مرکی قنہ جند بادستر فلفل سپید کو پیسکر اور شہد ہموزن مین معجون کرین دوائے مسکن ہی اور اوسکے بنانے کی ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر فنتین زراوند مدحرج خشتقوق یہ سب اجزا برابر لیکر ملا کرین مقدار شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ مشروبات منجملہ ادویہ مشروبہ حلتیت ہی۔ ایضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنی ناگرموتھہ اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم حماض بری اور طرخشتقوق اور کاسنی بیخ بیکنبج یہ سب ادویہ پلاتے ہین اور طلا کرنے مین مفید ہین اور فنجنکشت بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیر مادہ خر کے پلائین وہ بھی مفید ہے اہل عرب گزدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہین اوس سے بھی نفع بین ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سبز جب روغن گاو مین کوٹ کر اور چھان کر پلائین اور اوس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نوبا شربت کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو ہولی خواہ بادروج کھا چکا ہو اوسے عقرب سے ضرر نہ پہونچیگا جرادہ جسکے بال و پر نہین ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اوسکا نام خرکوک ہی جب سوکھا کر ہمراہ شراب کے پلائین وہ بھی نافع ہی۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اوسنے افیون اور بزر البنج ہموزن شہد ملا کر کھلائی اور نافع ہوئی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے خار الیہود کی منفعت عجیب ہے۔ ثمرہ خلنفی اور اوسکی کونپل اور حب النار خصوصاً اور تخم خنار قوتی اور برگ ترب اور کاکنج جبلی یعنی انار پختہ بھی شرباً نافع ہے۔ ایضاً زراوند گلونجی بیخ جاوشیر بزر حرمل اجزا ہموزن لیکر بمقدار شربت دو درہمی ہمراہ شراب کے استعمال کرین۔ ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو محروث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے۔ ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد مین معجون کرکے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے۔ ایضاً۔ مرکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جزو ان سب سے اقراص طیار کرین۔ ایضاً۔ قشور بیخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جزو بقدر واحد حب ان اجزا سے استعمال کرین بعض اطبا نے کہا ہے کہ دردی شراب چھہ جزو کبریت زرد آٹھہ جزو تخم سداب تین جزو جند بیدستر تخم حرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون مین یکجا کرین اور پلائین اور ایک درہم پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کرین **اطلیہ اور اضمدہ کا بیان** خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت عقرب کے بوجہ مشاکلت کے۔ ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے۔ ایضاً۔ ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہی اور مشابہ بچھو کی دم سے ہوتی ہے اوسکا ضماد بھی مجرب ہی اور اوسکی یہ بھی خاصیت ہی کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام بدن پر اوسکا ضماد کرین خدر اور سن پیدا کرتی ہے اور جسقدر خون اوس مقام پر ہے اوسے مردہ اور منجمد کر دیتی ہے جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہے۔ اور چوہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر رکھین باجماع سمیت مفید ہوگا یعنی تمام زہر کو ایک ہی جگہہ کھینچ لیتا ہی اور پھیلنے نہین دیتا اور اسیطرح مینڈک کا بھی حال ہی اور ہمنے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہے کہ طلاء مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد مین سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچی انجیر مین جو رطوبت سپید مثل دودہ کی نکلتی ہے اور جند بیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور نیز ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنی کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح کا اور لہسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونون یکجا کرکے ہمراہ نمک کے۔ ایضاً دقیق شعیر عصارہ سداب کے ہمراہ خواہ اوسکا جوشاندہ۔ ایضاً جو کی بھوسی اور پنجال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافعہ سے ہی کہ فی الحال

مسکن وجع ہوتی ہی اسیطرح بیخ حنظل او بیخ کاسنی اور طرخشقوق اور حنا ہمراہ بادروج کے طلای جید ہے اور خشک میں تربخوش بھی نافع ہے بیخ البول بھی ایسی دوا ہی کہ اوسکے بعد کوئی دوا نافع نہین ہے ایک یہی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگ ریزہ کو آگ مین گرم کرکے اوس پر سرکہ ڈالین اور جو دھوان اوٹھے اوسے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ نطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ نخالہ اور طبیخ اشنان اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریای شور گرم کرکے اوسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ خندقوقی خواہ اوسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہی اور نفط ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت مین چھپکلی پختہ کرکے اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتا ہی عجیب النفع ہی

فصل بیان مین عقرب جرارہ کے اقسام جرارہ مثل اون بچھوؤن کے ہوتے ہین جو انجدان مین ہوتے ہین اور با جرأت ہوتی ہین دم انکی کھچی ہوئی اور زہر انکے تیز اور اکثر گروہ بر خواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہی اور مقام اوسکا بھی یہی ہی اور معادن انجدان مین بھی پیدا ہوتا ہی جسوقت ڈستا ہی فوراً کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ دوسری دن خواہ اوسکے بعد اوسکا زہر منتشر ہوتا ہی اسطرح کہ درد سر کرب ظاہر ہوتا ہی اور لون مین تغیر پیدا ہوتا ہی اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہی اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر ورم چڑہ جاتا ہی خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت مین اسہال ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اوسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا مین نمودار ہوتی ہی اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکہ سے اوسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر نہایت ردی اور برا ہوتا ہی علاج بعد علاج عام اور مشترک کی افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دین اور مشروبات مین سے آب کاہو تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت جگر مین شدت ہو اوسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہی کہ سویق تفاح آب سرد کے ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جعدہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوای جید ہے جیسا لوگ کہتے ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دوای جید ہے نسخہ تریاق عسکری کا پوست کبر جنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق بار سب کو ہموزن لیوین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تریاق انہین لوگونکی واسطے طرخشقوق یابس اور برگ تفاح نعنع کشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور بقدر تین کفدست کی مقدار شربت ہی اگر التہاب مین شدت زیادہ ہوگی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات سرد فواکہ کے ہین اونکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا شراب تفاح شامی اوسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور روغن ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ روغن گل کے جو سرد کر لیا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول الدم کا ہو وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہو اوس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور اگر مقام لذع مین آکلہ پیدا ہو دوای حاد سے اوسے دفع کرین اور اوسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قرحہ خبیثہ کا علاج جو مذکور ہو چکا ہے اوس سے علاج کرین

بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا رتیلات کے اقسام ارباب تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین پھر تفصیل مین ہر ایک صنف کو اور صفات مین اونکی عبارات مختلف ہوئی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اوسکی جسکا نام راغیون ہے مدور الشکل ہوتی ہی اور عنابی رنگ او عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہین جو سرخ مائل سیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم جسم مین چوڑی زیادہ ہوتی ہی پہلی قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہین اونمین گریبان کی سی ہوتی ہین اور موہنہ پر

اوسکے تین چیزین بلند نمودار اور متخلخل جلکی جلکی ہوتی ہین تیسری قسم مومیفسون ہے اوسکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عجروفہ ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ خاکستری اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام اونچے اور سرخ رنگ ڈھانپے ہوئے ہین خصوصاً بروقت اوسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم سیقیلوقعلون ہے اسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلابت ہوتا ہے اور اسکے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ پانچوین قسم سقولیقون اوسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اوسکے بدن پر نقطہای چند خصوصاً سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرانوقلطیس ہے طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اوسکی گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جسنے اقسام رتیلات کی یہ سب بیان کیے ہین سبکا اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سوای اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک قسم ہے مشابہ اوس عنکبوت کے جسکا نام حنید ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنے جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اور اسکے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام رتیلات کی بہت ہین اور بنا بر قول جالینوس کے اقسام رتیلا کے بارہ ہین سب سے بڑی قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے اونہین اقسام مین سے سرخ رنگ ہے گویا کہ گول مکڑی کی ایسی ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے سیاہ رنگ وتانی جو مشابہ عنبہ کے ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے رقطا ہے اور اونہین اقسام مین سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور منہ اوسکا چوڑا اور اونہین اقسام مین سے کوکبہ ہے اور اوسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اوسپر نمایان براق ہوتی ہین اور اونہین اقسام مین سے زرد رنگ اور ایسی ہوتی ہین کہ خطوط زرد و سپید اوسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہین۔ اور اونہین اقسام مین سے عنبیہ ہے جو اوسی نام سے خاص ہو اوسکا منہ اوسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہے اور اوسکے پاون چھوٹے چھوٹے پیچھے کیطرف پھیرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے دونون پر فقط زور دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت منہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہے اوس سے زیادہ الطف ہوتی ہے اونہین اقسام مین سے ایک قسم نملیہ بھی ہے جو مشابہ مور شیخ گردن اسیاہ سر کی ہوتی ہے اور پشت اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اوسکے بدن پر ہوتے ہین اونہین اقسام مین سے سبز و زرد ہے اور اونہین اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر ان سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور اونہین اقسام مین سے کرسنیہ ہے اوسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے منہ اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اشقر اور قوائم اوسکے سپید رنگ اور پچھلی پچھاڑی زیادہ اور مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اوسکا بڑا ہوتا ہے اور اوس مکھی سے مشابہ ہوتی ہے جو چراغ کے گرد اوڑتی پھرتی ہے شب کو رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اونکا بیان اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا گھر الگتا ہے اسیوجہ سے پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھ قسمین ہین اور اون چھ قسمونکو اسامی مخصوصہ سے نامزد بھی کیا ہے چنانچہ اوپر اونکا بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمین اس بات مین شریک ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کبھی اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ اوسمین کھجلی زیادہ اوٹھتی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب کا ہے اوسمین بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

پھونکتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ نہ تو اوس بلندی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چھ قسمین بیان کی ہین اوسکا قول یہ ہے کہ اعضای عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ یعنی ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھ پاؤن کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہوجاتا ہے اور اوسوقت رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور بے چین کرنیوالا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنی بیداری بمفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ اونمین رطوبت پیدا ہو آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل بطن خصوصاً پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہوگیا ہے اور کچھ نہین ہے اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے۔ کبھی اسی مادہ مین ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالہ کے برآمد ہوتی ہے اور دونون چڈھون مین اور انثیین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل مین تقبض اسی طرحکا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج مین ہوتا ہے اور برابر انبساط اونمین نہین ہوسکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والون کو سر مین ہوتا ہے اور اطبا نے علامات مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور بول مین حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ عسر البول بھی اور کبھی بالہیمہ مشابہ مین ایک شے تار عنکبوت کی برآمد ہوتی ہے اور قضیب اور عانہ اور رکبہ مین تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور بستگی اور جماع مین شدت پیدا ہوتی ہے پھر اول حکیم جسنے چھ قسمین کی ہین وہ کہتا ہے یعنی قسم فوالیطس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ جانور ونخیر یعنی جو تفصیل ذکر کی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمر یعنی سرخ رنگ کی کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جسمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور سود اور قطاکی کاٹنے سے وجع شدید اور تھرتھری اور سردی اور رعشہ اور رانون مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اوسکے ڈنک سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑی کے اور استرخای شکم اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہے اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور تھرتھری اور خدر اور گرانی سر اور استرخای بدن عارض ہوتا ہے اور غلیبہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربہ مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انعاس اور کزاز اور عرق سیال وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور تمام بدن بالخصوص پیٹ مین ورم اور قضیب تو تر یعنی سیدھا کھڑا رہنا اور لنوظ اور ایک شے بدون ارادہ کے قضیب کیطرف سے نکلتی ہے اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور دد سیاہ قسم جو خاکی رنگ کی ہے یعنی خبیثہ اوسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہچکیان متواتر آتی ہین اور دوار اور کھانسی پیہم اور تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد بلا عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو پھولا پھولا ہے اوسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگون نے عنبیہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا اور آواز کا بند اور منقطع ہوجانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چندان معتبر نہین ہے کہ ہم اوسکی رعایت کرین نملیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اوسمین کم ہوتا ہے۔ اور وزوجیہ سے تمام بدن مین آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

دونون زانو مین پیدا ہوتا ہے کہ سنیہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عنبیہ کے بیان مین ہو چکے لیکن عنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہین مضرت کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اوسکے بعد موت عارض ہوتی ہے علاج انکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جاے یعنے جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع بذریعہ آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور ہین اور حمام اور آبزن سے بہت جلد سکون انکے اعراض مین ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آبزن مین بیٹھے اور درد مین سکون پیدا ہوا اور ادھر آبزن سے باہر نکلے اور پھر درد پیدا ہوا لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق جدید رتیلا و تنین بحری اور سانپون کی اکثر اقسام کو مفید ہے کہتے ہین کہ سموریا اور طرعون کے کاٹنے مین یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی ناردین عاقرقرحا دوقو حرمل سیاہ زیرہ حبشی ورق فیوس افونیطرون انار کی کلیان پنیر مایہ خرگوش دارچینی سرطان نہری صمغ عصارہ خشخاش حب بلسان وانجدان ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر مین گوندھ کر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درمی ہے اور یہی اوسکی مقدار شربت بھی ہے کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین - اور بعض نسخون مین اصل السوس ابیض اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم خندقوقی اور جوز السرو اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کی حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت ذالب اور اوسی کے چھلکے اور تخم خندقوقی اور نخود سیاہ خصوصاً بری یعنے جنگلی چنا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیصوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عصارہ حی العالم کا جو بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہے جسمین چاہے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب مین جوز السرو خصوصاً دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربا سرطانات اور شوربا مرغابی جوشاندہ بیخ ہلیون ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات مین سے مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین تریاق مجرب اسیواسطے ہے کلونجی دس درہم دو قو کمون ہر واحد پانچ درہم ابہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملا کر اور نمک اور قلقدیس اور اسفنج سرکہ مین ڈبو کر اور پھر نچوڑین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور برگ بالنگ اور گندنا اور عصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ مین ملا کر بعد دھونے زخم کے استعمال کرین اور زخم کو پانی اور نمک سے دھوڈالنا چاہیے - نطولات جو مفید ہین منجملہ اونکے آب دریای شور ہے گرم کرکے اور طبیخ حرشف اور طبیخ جوز السرو بھی مفید ہے

شبث کا بیان اور علاج اوسکا یہ جانور ٹڈی مکڑی کی ہمصورت ہوتا ہے چارون قوائم اسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہین کہتے ہین جب یہ کاٹتا ہے اوس سے درد معدہ اور قے اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہونچ جاے پھر قاتل ہوتا ہے اور اوس شخص کو بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی ہے جو باب رتیلا مین مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شی ہے علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے

عنکبوت کا بیان اور اوسکے علاج عنکبوت جس شخص کو کاٹے اوسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانی سے بھی اونکو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اوسکا استعمال چلا جاے اور حمام مین شراب پلا کر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کوفی بھی اسمین

شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہین کہ بعض اہل علم نے اونکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونون بھی اونہین حیوانات کے اقسام مین سے ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنے زہر دار حیوان ہین مگر مجھکو ان دونون کا حال کچھ بھی دریافت نہین اور نہ مین اس امر سے آگاہ ہون کہ یہ دونون مذکورہ حیوانات کے اقسام مین داخل ہین یا نہین اور اگر نہین اور گذشتہ حیوانات مین کچھ فرق ہے یا نہین **چار جبڑونکا حیوان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اوسکے پاون سپید اور سر پر دو بلندی بصورت چونٹی کی ایک مقدم سر کے اوپر ترچھی سیدھی اور دوسری اس جڑ سے درمیان مین تقاطع کرتی ہے اور اسی تقاطع کیوجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو موہنہ ہین اور چار جبڑے ہین اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بلندی دونون چونٹی کے اوسکے سر پر دو خط ہوتے ہین اور اونکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو موہنہ اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونون قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہین اور درد شدید اور سپید ہو جانا رنگ کا تمام بدن کے اور بالخصوص مقام لسع کے رنگ کی سپیدی اور پیلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا کے علاج مین جتنی ادویہ مفید ہین اونمین سے چار دوا اونکو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حبق اور بیخ [illegible] جاوشیر اور جند بیدستر اور [illegible] ایک اور حیوان ہے جسکا نام [illegible] ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید اور حمرت اور حبس البول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند مین مبتلا ہو اوسے ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور ورق جوز اور توم اور شراب شہر مین مفید ہوتی ہے **شحمۃ الفسر کا بیان** جسکا نام فارسی مین تش دال اور صمو کی یونانی مین اور طعالوس بھی کہتے ہین یہ بھی مثل جون کی ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان ۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہین آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا اودھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہین اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور دانتون کی جڑ سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہین رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے بچا نہ جاسکے اوسپر فاد زہر کو طلا کرین اور عصارہ کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے مین شیر دوشیدہ لبن ماعز اور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور اوسی کا عصارہ اور بزر بقلہ اور لعاب اسبغول اور تمام ادویہ لطیفہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ مطبوع اور جرزان کا بیان اس جانور کے پاون بڑے بڑے ہوتے ہین اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہین جو شحمۃ الفسر کی فصل مین بیان ہوئے **زنابیر کا بیان** زنبور ہندی مین بھڑ کو کہتے ہین اسمین تسخین اور گرمی شہد مکھی سے زیادہ ہوتی ہے اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہین یعنے اونکے سر کے گرد سیاہ دائرے ہوتے ہین یہ قسم مہلک ہے اور جب زنبور کی گریان زیادہ ہون کسی قسم کی کیون نہو وہ سب سے زیادہ قاتل ہوتی ہے اور اسیوجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونون زانوؤنمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ جس مقام پر اوسنے کاٹا ہو اوسے بطور معلوم خوب ساچین اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہون تو ایکدرہم تخم مرزنجوش پلادین

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد میں بھی سکون پیدا ہو گا۔ یا تین کف دست بھر کشنیز خشک کا استعمال کریں جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہیں اونکا بھی استعمال کرنا اپنے وقت میں بہت مفید ہے۔ کبھی برف کا شیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلاء خبازی بھی استعمال کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملا کر طلا کریں عجیب النفع ہے اور اسکا نفع بالخاصیۃ ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور جولائی اور لکڑی خشک اور کنجد سا تیدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا درد اور سرکہ اور گل خوشبو جسے طین الحر کہتے ہیں اور آب انگور اسیطرح ادحجہ گاو کا فضلہ صاف سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ تمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے۔ پارچہ کتان کو سرد پانی میں ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھیں اور اوسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کریں۔ اسیطرح طحلب یعنی کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے۔ اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنابر قول بعض اطباء کی اونکی تکمید پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے۔ درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے۔ دیواروں پر جو لونا پھولتا ہے مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیوں سے اور سلافات سے اقسام اقسام کے نطول بنائی جاتی ہیں اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز میں رکھیں اور ایک گھنٹے تک رہنے دیں اور تکرار کی اوسے ایسے پانی میں داخل کریں جسمیں سرکہ ملا ہوا ہو فوراً اوسکے درد میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ مکھی کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہے **فصل بیان میں نحل کے کاٹنے کے** اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہان اسکا ابرہ یعنی ڈنک کبھی مقام گزیدہ میں رہ جاتا ہے اوسکے نکالنے کی تدبیر ابرہ تابیر کی سی ہے **فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیان میں** اور ایک شے جو اوسی کے مشابہ ہے اور اوسکا حال قریب بہ حال نحل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنی ایذا کم دیتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ منجملہ اون پرندوں کے جو کہ نیش اور ڈنک رکھتے ہیں ایک وہ بھی شے ہے جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جثہ میں اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کی برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول میں زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اوتنی نہیں ہے اور اسکے پاؤں زنبور کے ایسے ہوتے ہیں طول میں تو مکڑی کے پاؤں سے بڑی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اوسمیں بہت سے دروازے ہوتے ہیں زرد زرد اور تجویز اسکے لیے ہے وہ چھوٹی ہے اور اسکا چھتا بھڑوں کا سا نہیں ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچے دیتی ہے اور جب اپنے آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے یعنی اسکے پر ٹوٹ جاتے ہیں اوسکے بعد اوڑنے لگتی ہے۔ میری رائے میں اوسکا حکم علاج وغیرہ میں وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا **فصل سام ابرص وغیرہ کے بیان میں** سبب کیونکہ یہ دونوں کاٹتے ہیں پچھے سے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اوسی جگہ رہ جاتے ہیں جب اون دانتوں میں سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر درد رہتا ہے اور ٹپڑتا ہے اور کھجلاتا ہے یا ایک ورم پھیل سا پیدا کرتے ہیں اون دانتوں کو نکال ڈالیں پس ریشم وغیرہ سے اون دانتوں کو لیکر الگ جھاڑ دیں اوسیوقت درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی اون دانتوں کو روغن اور راکھ سے چھوڑاتے ہیں اور بعد ازاں اوسی مقام کو خوب چوستے ہیں لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد میں زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کریں **فصل اربعہ اور اربعون کے بیان میں** اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہیں بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اوسکے دائیں طرف جسم کے بائیں پاؤں ہوتے ہیں اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنی پیٹھ کی طرف ٹکڑا ہوتا ہے اور بعض لوگ اسمیں سمیت بھی بیان کرتے ہیں اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے

اور فوراً سکون پاتا ہے زہرۃ القنفذ اسکی تریاق ہے اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے **فصل بیا[illegible] سالامندر** اسکے کاٹنے سے میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ عظایہ کے ہوتا ہے کہ اوسکے چار پاؤن ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ جو ظاہر ورم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہے اگر چہ اسے یا انگیٹھی مین ڈالدین اوسکی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹتا ہے درد شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہوجاتی ہے اور تمتمہ یعنی اٹک اٹک حروف کو ہیم اور رتے بولنا اور لرزنا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہوجاتا ہے کہ وہ سیاہی با سنداروت یعنی گول ہوتی ہے یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہا ہے کہ اوسکا علاج جوزہ مای مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اسکا یہ ہے کہ رانتیج جس صنوبر کے درخت کا گوند کیہون ہو ہمراہ شہد کے او طبیخ کمافیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ ترپلی و زیت اور بعض لوگ انکو مینڈک پکا کر کھلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا اونہین پلایا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کھلا کر ہڈیون کا ضماد کیا جاتا ہے اور کچھوا بحری اور بری کے انڈے بھی پکا کر کھلاتے ہین **فصل سولوقندریون بری اور بحری کے بیان مین** مجھ کو اسکی شناخت نہین ہے اور یہ کچھ معلوم نہین کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اطبا نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور دیگر نہ ہو مقام گزیدہ مین کدورت اور تیرگی آجاتی ہے اور گونہ گلابی رنگ ہوکر رہجاتا ہے خوب سرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا ہے اور کھجلی بدن مین اوٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بحری ہو اوسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اوسکا علاج قریب بہ علاج رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیے یا خاکستر اور شراب یا رب اوکو بسرکہ عفص مین ملا کر یا کندر سوختہ اور شراب کا ضماد دیا پہلے زیت سے نطول بکثرت کرین گرم پانی ملا کر بعد ازان یہ دوا اوسپر رکھین **فصل دریائی بچھو کے بیان مین** میرے گمان مین یہ ہے کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اوسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اخراج ریح اوسے بلا ارادہ ہوتا ہے واجب ہے کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجاے اور اسکا علاج مین بحری اور رتیلا کا ہے اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھ کو وثوق اور اعتماد نہین ہے اونہون نے کہا ہے کہ عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے **فصل ضفادع یعنی مینڈک دریائی کے بیان مین** جو سبز رنگ ہوتے ہین ایک گروہ حکما نے کہا ہے کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع نہین ملتا تو پھونک مارتا ہے کہ اوس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہے کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل بیان مین جملہ دریائی ہوام کے** جتنے زہریلے جانور دریا کے ہین انکے علاج مین اطبا کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم باردہ کا جو علاج ہے اوسی سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل رتیلا مین اور جو تریاقات اوسکے بیان ہوئے اونسے علاج کرنا لازم ہے الحمد للہ وحدہ

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت مجمل بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہے پہلا مقالہ شعر یعنی بالون کے بیان مین اور اسمین خزاز کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی** ماہیت شعر کی یہ ہے کہ بالونکی پیدایش بخار دخانی سے ہوتی ہے جبوقت

[illegible]

وہ بخار مسام مین بستہ ہوجاوے پس وہی بخار بستہ ہوکر بال کی شکل پیدا کرتا ہی اور پھر جسقدر بخار دخانی اوس جگہ آتا جاتا ہے اوسی بال کیطرف مستحیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجیت ہو اور اوسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ اوسمین دہنیت کی خواص نہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہی کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہو اونکی پتی زیادہ نہین پھیلتی ہین — کتاب اول یعنے فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہی اور پیری جلد کیون آتی ہی اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اونکے اسباب کو بتفصیل وہان بیان کر دیا ہی — مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اونمین سے ایک تو یہ ہی کہ جو بال نہ جمے ہون اونکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اوکھیڑکے دور کر دینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کر دینا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اونکو کسی تدبیر سے کم کر دینا (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اونکو موٹا کرنا یا موٹے ہون اونکو باریک کر دینا یا اون کو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالونکی سیدھی کرنی یا گھونگھر والے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ اونکو سیاہ کر دینا خواہ سیگون اور سپید بنانا الغرض اس مقالہ مین ہم انہین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان مین

بالون کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہی کہ جس مادہ دخانی سے انکی پیدایش ہے اوسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہی — اور کبھی اوس مقام مین فتور پیدا ہوتا ہے جو مقام بالونکے اوگنے کا ہی — مادہ کو فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین کمی ہوتی ہے یا آنکہ بکثیر مادہ پیدا ہی نہوتا ہو کمی مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہے یا آنکہ جو حرارت رطوبت کو بال بنجانے کرے اوسکو تغیر بدخان کرتی ہی وہی کم ہو جاوے یا جوہر بخاری مین فضل تولد کم ہو جاوے — جیسے کہ بخار دخانی لڑکون مین اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہی اسلیے کہ بخار رطب کی اونکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے داڑھی اونکے نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی امر عارض کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعیہ آلیہ سے ہی یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہ ہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جنکے بدن پر تعب امراض طویلہ کا گذرتا ہی خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت مین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہو کر نقیہ ہو جاتے ہین اب اونمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جسے بالون کو غذا پہونچے لہذا اونکے بال گر پڑتے ہین اور نئے بال نہین اوگتے اونکے بالونکی وہی کیفیت ہی جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دیکر سینچتے ہین جب سینچنا موقوف کر دین نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور نہ بڑھیگی اور نہ اوسکی بیل پھیلیگی — یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے لنس کٹے وغیرہ کہ اونپر رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہی کہ اگرچہ اونمین بالون کے نکلنے کا امکان ہی لیکن اونکی برودت اعضا یہان تک بڑھ جاتی ہے کہ اعضای شریفہ تک پہونچتی ہی پس اونمین بھی برودت پیدا کر دیتی ہی اور اسی سبب سے اونکے رطوبات کی تحلیل نہین ہوتی کیونکہ امر مخالف کیطرف اور جسقدر اونکی رطوبت مین تحلیل ہوتی ہے وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہی کہ مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ نکل جاتی ہے — اسیطرح جو لوگ بڑے بڑے بھاری عمامے سر پر باندھتے ہین اونکے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے ہین — چونکہ بالونمین بوجہ اصل طبیعت کی ہوتی ہے جیسے صلع یعنے کھوسا ہونا کہ یہ امر اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالونکی پیدایش ہے اوسمین براہ اصل خلقت کمی ہوتی ہے یا آنکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی چسپنگی ہوتی ہے کہ اوس حالت اتصال مین مادہ شعریہ وہان رک نہین سکتا — جو سبب مقام روئیدگی مین بالون کو ہوتا ہی اونکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اوس جگہ مادہ کا نفوذ نہ کر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے — نفوذ نہ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اوسمین بالعرض زیادہ ہوتا ہی یعنے گھنے بال ہونا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح یہ کیفیت

معین پہ حدوث مرض صلع ہے اور بہت جلد حار مزاج کے آدمیون مین یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے خوجے بسرعت صلع ہوتے ہین اونکے بدن پر اور سینہ پر بالونکی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اونکے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اوکھڑے جا سکتے ہین باکفا ہین بالونکا بسبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے — جس شخص کے بدن مین مادہ شعر بہ سبب بنابت یعنے مسامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدۃ تحلل کے یا بسبب اسکے کہ مسامات اوسکے زیادہ وسیع ہین چنانچہ یہی ایک سبب بسبب مانعت سے داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال داڑھی مین باقی رہین وہ بہت اور باریک ہون اور بسہولت اوکھڑ جائین — اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج مین رطوبت ہوتی ہے — حرارت کی قلت کو اثر اس امر مین ہے کہ صلع نہین ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کرنا چاہیے جس شخص کے بدن مین بالونکے مواد فاسد ہو جاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہے — صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار اور علامات مقدمہ کے اوسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو — بقراط کے کلام مین جو یہ امر مذکور ہے کہ اگر صلع کو جیب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہے گا اور بال اونکے اوگین گے — اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگونکے بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجاویگا اب اونکے بال اوگنے کا کوئی مانع نہ رہے گا لہذا اونکے بال اوگ آوینگے — حبشیون اور ایکے بال بہت جلد جو نہین گر پڑتے اسکا سبب یہی ہے کہ منبت یعنے جای روئیدگی بالون کی انہین استوار اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنے حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیے کہ اونکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالونکو گرنے سے بچاتی ہے — جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برامد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیون مین باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہے ایسی جب بال نکل آوین پھر بھی سخت جلد بالونکی [illegible] منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے اور جو لوگ الثغ ہین یعنے سین کو ثائے مثلثہ اور رائے مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو یائے حطی بولتے ہین وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیے کہ اونکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اونکو ذرب یعنے اسہال کا مرض زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے —

فصل تیسری بیان مین اون ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہین جن دواؤن مین لطیف حرارت ایسی ہے کہ اوسکی جہت سے قوت جاذبہ کی اونمین حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ بالخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہین باب ادویہ مفردہ مین ہم نے ایسی کو بہ تفصیل اونکا ذکر کیا ہے اور قرابادین مین مرکبات اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین — ادویہ بسیطہ جو لائق حفاظت شعر کے ہین اور جسوقت بال گرنے شروع ہون اونکا استعمال اس مرض کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اون امور کی رعایت کیجاوے جنکا ذکر آگے جلکر ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین — منجملہ اونہین ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ اہلیلہ کابلی [illegible] پرسیاوشان اور [illegible] ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور فلفل سرخ بوجہ سرعت [illegible] کسی شے [illegible] قابض کے ساتھ [illegible]

آس اور روغن مصطکی خواہ ماء الآس یا عصارہ برگ ارا و درخت اور عکمین پانی کتان سوختہ کا سع اور اس کی تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کریں۔ ایضاً قشور جوز سوختہ روغن آس ملا کر یا شراب قابض آمیختہ کر کے ملیں خصوصاً صبیان کو۔ واسطے مرکبات ادویہ حب الآس اور بازرد اور نمک کو روغن گل اور روغن آس میں پختہ کریں۔ ترکیب معلوم ہے اور ہم استعمال کریں۔ ایضاً برگ آس تازہ اور تر اور لاذن اور عفص بیخ اور اطراف سرو اور حب الآس سب سے مربہ بطور غلاف کے چڑھائیں زیت میں کوٹ کر۔ ایضاً حب الآس اسود تخم کرفس اور اطراف آس اور تخم خشخاش سفید اور اطراف عفص بیخ اور حب پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود چھ جزو ہیں ادویہ کو بقدر طبخ کے ہمراہ کریں تا آنکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اور اس کے بعد زیت کو بعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے ملا کر کے از سر نو پھر طبخ دیں کہ تین جوش آ جائیں بعد ازاں پانی روغن دار دواؤں سے خوب نچوڑ کے جدا کریں اور کسی برتن میں رکھ کر خوب سا ہلائیں اور بوقت حاجت کے استعمال کریں کہ یہ دوا حفاظت بالوں کی بھی کرے گی اور سیاہی بھی لائے گی۔ ایضاً تخم کرفس تخم خشخاش سفید پرسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز بندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل رات بھر سب کو تنور میں بریان کریں اور جس برتن میں دوا بھری ہو اوس پر گل حکمت ہو اور اسقدر آنچ دیں کہ سب ایسی جل جائے کہ قابل پیسنے کے ہو جائے بعد ازاں پیس کر ایک رطل چربی اور دو بینے ریچھ کی اوس میں داخل کریں کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوا کو گوندھ کر اوس کو رکھیں بوقت حاجت خوشبو روغن ملا کر استعمال کریں یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے۔ ایضاً ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلا [illegible] میں پختہ کریں اتنا کہ وہ گرم ہو جائے پھر اوس پر سب دوائیں ڈالیں اور مخلوط کر کے اوٹھا لیں جب حاجت ہو اوس میں سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو میں ملا کر استعمال کریں اور بہتر یہ ہے کہ روغن ناردین کے ہمراہ طلا کریں اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کر سکتے ہیں۔ ایضاً ایک خفیف دوا ہے مر اور لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری کا اور ماء الآس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیے جو مشاہدہ حکم کرتا ہے اور طلا کریں۔ ایضاً ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سحق ملیں اور رات بھر رہنے دیں بعد ازاں نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالوں کی سیاہی کی محافظت کرتی ہے۔ ایضاً پرسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب بازو سہر اور بقدر جو کافی ہو روغن مصطکی اور آس ملا کر استعمال کریں۔ ایضاً مہندی کٹی ہوئی اور مثل غبار کی باریک پسی ہوئی نصف رطل اور بازرد سنبل پسا ہوا دس درہم دونوں کے ہموزن سرکہ کہنہ ملائیں اور قرع انبیق سے مقطر کریں جو مقطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا۔ ایضاً پرسیاوشان اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کریں۔ ایضاً کندر اور سوسمار کی لیدی یعنی غلیظ اور دریائی ساہی کا غلیظ ہر ایک یکجزو ہم شراب قابض کے ساتھ پیس کر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کریں۔

فصل چوتھی ابرو کے بالوں کی حفاظت کی ادویہ کا بیان

ورد اقاقیا چار حصے اور رعی الحمام اور اس کی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک ان میں سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے سب کو پیس کر ہموزن روغن مصطکی کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایضاً بیخ فاشرا بیخ اشراس در خوشبیخ کی نزدیک بعض قرابادین میں بیخ خنثی ہے ہم اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو لیوہ دو جزو روغن خوشبو اسمیں ملا کر استعمال کریں یہ سب دوائیں تو وہی ہیں جو اکثر مستعمل ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ان بالوں کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو

تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا ہو کہ جید الکیموس ہو اور ہلکی غذا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج کو مائل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور بکٹھی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے اور جو شراب کہنہ ہو اوسے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجائے لیکن اوس سے موے بدن کو نہ دھوے بلکہ اگر بٹنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلی تخم خربوزہ اور مٹی اور بزر قطونا وغیرہ ایسی چیزوں کا اوبٹنا ملے ۔ اور اگر مسامات بدن کی زیادہ بند ہو گئے ہوں اوسوقت محللات کی ہمراہ ایسی دواؤں کی بھی احتیاج ہوگی جو تخلخل پیدا کریں پس غذا میں بھی مفتح چیزوں کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلا ہو تافسیا اور خردل اور فوتنج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے حمام آبہاے محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبد البحر سے دھونا چاہیے ۔ ایسے شخص پر واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنوں سے اجتناب کرے اور اگر بالوں کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اوسوقت وہ ادویہ مفید ہوتی ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو باعث تضییق مسامات ہوں اور اطلیہ اور ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام میں جانا اور نیم گرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیم گرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے

فصل پانچویں بیان میں بالوں کے دراز کرنے والی ادویہ کے

اکثر بالوں کی طولانی کرنے والی دوائیں وہی ہیں جنمیں لزوجت اور چسپندگی ایسی کہ اونکا لعاب ہو بالی مثل تار کے کھچ سکیں جیسے برگ سمسم اور کدو کی تہی اور تیل وہ ہوں جنمیں حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ اوسمیں مرہم جلا کر طلا کریں یا جیسے روغن حنا اور روغن آس کہ ان میں تطویل شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالوں کی درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی میں بھگو کر ۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ میں گل حکمت کر کے بھریں اور دھیمی آنچ سے کوئلوں کی اوسے بالاانت پگھلائیں روغن زیت کے ہمراہ سفوف کر کے اور سر پر چھڑکتے ہیں تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائیں اور استعمال کریں ۔ ارا درخت کی چھیلوں کو اس بارہ میں اور اوسکے برگ کے عرق کو خاصیت جیدہ ہے ۔ آلسی کو بلا کر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کریں مرکب دوام برگ ارا درخت پر سیاوشان رومی جو تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤں کو سر پر تھوپیں بوقت بعض اقسام انفصال مخصوصہ کے جو مشہور ہیں ۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر میں ڈالکر اوس سے سر کو دھوئیں اوسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالوں میں لگائیں ۔ ایضاً تلخہ گاو اور تلخہ گرگ اور ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور سیاہ دادران اور مازو مسلم ہر واحد ایک جزو کو کوٹکر عصارہ عنب الثعلب میں سات دن تک پرورہ کریں بعد ازاں خشک کریں اور ہمراہ طبیخ کے طلا کریں اور طلا کرنے سے پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولیں ۔ ایضاً سبز بادان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانی میں خوب جوش دیں کہ پانچواں انکا اثر آجاے بعد ازاں اوس پانی کو چھان کر اوسمیں روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک دس درہم انکو بھگو نانکے جوش دیں کہ پانی جلجاے اور تیل باقی رہجاے (نسخہ دوسرا) جو کندری کیطرف منسوب ہے خسیر آملہ بیس درہم پانی میں جوش دیں جب چہارم رہجاے اور ہموزن اوسکا روغن ناردین اور شعر سفر اور تھوڑی سی لاذن ملاکر اسقدر جوش دیں کہ پانی جلجاے اور روغن باقی رہے

فصل ثبات مو کی تقوی کے بیان میں

اور اسی میں علاج اوس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو اسباب مذکورہ سے ہو دن کی بالونکو ایسی دوری کا علاج کرے اور انکا حفظ دوار

اور گھسا کرنا وغیر ذلک۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب مین کیا جائیگا اور جملہ تدابیر مثل مالش سر اور اوسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر پچھنے لگا استعمال کرنا اوسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب و تحلیل کی ساتھ ہی ہو کہ ایسی ہی چیز خاصیت سے داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی نافع ہین اور حاجب کے بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسی طرح داڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین بیخ غرب کی پوست ہمراہ زیت کی تقویت اور حفاظت اور تسوید مین عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ جن ادویہ کی ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب مین بھی نافع ہین بعد اعتبار اور لحاظ کرنے اون امور کے جنکو ہم نے آخر باب حفظ الشعر مین لکھا ہے وہ دوائین یہ ہین (نسخہ) ذراریح تازہ اونکے سر اور پاؤن کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جرس مین ڈالین مین اور استعمال کرین جوش دین کہ غلیظ القوام ہو جاے بعد ازان جس جگہ چاہین اوسپر ضماد کرین پہلے نقطے نقطے سے پڑین گے بعد ازان بال اوگ آوینگے اسی طرح غسل بلادر جب ایسی مقامات پر لگایا جاتا ہے جہان کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہون یا اسلئے کہ نہ ہون کو روغن بیضہ مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اور ایسی فکر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جائین گے۔ دوسرا نسخہ سم حمار سوختہ او سینگ جلا ہوا اوسکو روغن کنجد غیر مقشر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہے چوہون کی انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اوگانے والی ادویہ مین شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی راے یہ ہے کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ غطایہ جو ایک جانور شبیہ بسالامندرا کے ہوتا ہے اور اسے گرون مین مرجاے اوسے خشک کرکے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین۔ ایضاً آبگینہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زرنیخ کے استعمال کرین اور ایک سہل دوا یہ ہے کہ کھرل اونچہ قلعی سی بنا کر اور اوسمین اونہین روغنون مین سے کوئی روغن جو مفید ہین بالون کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالین یا کوئی شحم یعنے چربی اونہین چربیون سے ڈالین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض اس قدر پیسین کہ قوت اوس کھرل کی جو قلعی سے ہے اس دوا مین آجاے بعد ازان مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کرین اور اوسکے بعد بر انجیر شیشہ جو اچھی طرح جھڑا ہو گیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اوسپر ضماد کرین۔ ایضاً بسبل بندق یعنے ریٹھہ کا چھلکا لیکر اور اوسے او روغن ترب کی ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش او قضیب حمار اور اوسی کا طحال دونون لیکر بھون ڈالین اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن بیش گونی وزن مجموع کی پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواؤن کو ملادین۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے۔ سینگ گاو نمکسود کی ہوئی چھیانوے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک بھارہ درہم مر آٹھہ درہم لاذن آٹھہ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب حمار اٹھائیس درہم طحال حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب بالون کرکے تراش ڈالین اور ساری اجزا کو شراب سود مین ملا کر درست کرین بعد ازان سر مونڈوا کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن تک لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھو ڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین زخم پڑ جاے تو مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرین ایضاً قیلطن کا نسخہ چھ عدد خرگوش کی لیڈون کو لیکر سایہ مین یا خفیف گرمی مین خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین فخار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائین اور اوسپر برگ عوسج اور برگ آس اوسی کے ہموزن اور پرسیاوشان ۹ اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائین شیشہ کے برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھہ کی چربی اور اسی مقدار روغن ملا کر اوٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملا کر۔ حب الغار اور تخم سپید انجیر کا روغن اور روغن فلفل ہر ایک انمین سے بالون کو اوگانے مین اعانت کرتا ہے ایضاً خاکستر برنجاسف حسب زیت کہنہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جاے کہ جس داڑھی کے

بال دیر مین نکلتے ہون جلدی بال اگنے لگین گے۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ ڈاڑھی کے واسطے اور خصوصًا حاجبون کے لیے بہت موثر ہے ایضًا خاکستر بیخ سعف اور بندق ہندی جلا کر اور لاذن اور ذراریح اور تخم کتان کسی کنگر مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین کہ سیاہ ہوجاوے اور ہموزن اوسکے غالیہ یعنی خوشبو دوائین ملا کر پہلے اوس مقام کو خوب سی مالش کرکے بعد ازان طلا کرین ایضًا حواجب کے واسطے دو عدد جونک لیکر جلاوین یہانتک کہ پس جاوین اور اوسکے ہموزن خستہ خرما جلا کر ملاوین گو وہ بھی اسقدر جلے کہ پیسنے کے قابل ہوجاوے اور چند دانہ مرچ کو ملا کر طلا کرین ہمراہ روغن گل کے ایضًا پر سیاوشان اور حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائین کہ سیاہی آجاوے بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن شبت ملا کر استعمال کرین دوای آخر جس سے حاجب کے بال اوگتے ہین کندر چار درہم غایط تمساح اور غایط قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درہمی شراب قابض مین پیسکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کرین دوسری دوا اگر ابرو کے بال جھڑتے ہون اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اوسکا نسخہ یہ ہے۔ شیح ایک جزو اور زبد البحر آٹھ جزو فربیون اور حب الغار تین تین جزو زفت تر چار جزو بروغن سوسن مین بھگو کر اور سیر فربیون کو ڈالین بعد ازان حل ادویہ کو ملائین نسخہ دیگر قصب یعنی نے سوختہ سات درہم خاکستر مینڈکی کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ اشراس تین درہم روغن غار کے ساتھ پیس کر استعمال کرین

فصل بیان مین داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفظ کے

یہ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالون کی جڑون مین اوس جگہ پھیلا ہوا ہوتا ہے جہان سے بالونکی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا بیخہای مو کو فاسد کر دیتا ہے اور جس مادہ سے اونکی غذا مہیا ہوتی تھی اوسکی بھی روک کر دیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ مین فرق یہ ہے کہ داء الثعلب مین تو فقط بال منتشر ہوکر گر جاتے ہین اور داء الحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور بعد گرنے بال اور کھال کی شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہے۔ جو مادہ داء الثعلب اور داء الحیہ کا موجب ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر استدلال جلد سے کیا جاتا ہے یعنی جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برآمد ہو اوسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصًا اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین۔ اور کبھی تدبیر متقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہین اونسے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سے خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بارہا بیان ہوچکا ہے کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھی ہوجانے کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اوس جگہ سرخی آجاوے اور خون کھینچ آوے تو معلوم کرنا چاہیے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آسکے یا کمتر آسکے دیر مین علاج پذیر ہوگا۔ علاوہ بران زیادہ مالش سے بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑجاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کرین جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل بحرارت اور جلاوت جو رقیق اور صاف ہو اوس سے نفع بہت ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اوس خلط سے بدن کو

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد ازان خاص سر کا تنقیہ کرین جیسے کہ بیان ہو چکا ہے مسعوطات اور نشوقات اور غرغرون سے کہ وہی نسخے جو باب امراض راس مین مذکور ہو چکے ہین کہ ہر ایک فصل مین جدا جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے بعد ازان جلد کی اصلاح کیطرف متوجہ ہون اسطرح سے کہ پہلے خاص اوس مادہ کو دور کرین کہ جو زیر جلد اوس مقام مین پیدا ہو رہا ہے یا تحلیل اوس مادہ کی کرین مگر اسکی تدبیر مین جلدی کرین ایسا نہ ہو کہ جلد اس مادہ کی خباثت سے کوئی کیفیت راسخ حاصل کر لے کہ پھر اوس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو اسمین شک نہین ہے کہ جن دواؤن سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطع اور محلل ہون گے مگر تحلیل اونکی اتنی نہونی چاہیے کہ تجفیف پر پہنچ جاوے اور شدہ خشونت کی ایسی خشکی جلد مین پیدا کرے جو آیندہ جا کر سقوط شعر کا سبب ہو جاے اگرچہ درست ایسی تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور کر دیتی ہے مگر بال اگانہ ہوگا پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے تافسیا اور یہی تافسیا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ نہین ہوتا ہے لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کر لین روغنہا سے مثلاً کہ کوئلا کر اور اوتنی آمیزش روغن کی کرین جو اس کے سم دوا پر غالب ہو خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی الگ کرین تافسیا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے اور نئی تر دوا کا استعمال مناسب نہین کیونکہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی سورت حرارت توڑ ڈالی جاے اور جس مقام پر اوسے لگائین جب تک پھپھولے پڑ جاوین اور پھٹک سے کچھ نہین رہنے دین اگر کہنہ اور ضعیف الاثر ہو اوسکے مزاج کی تبدیل کچھ ضرور نہین اور نہ اوسکا جلدی سے چھوڑنا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جاے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اوسکی جلد مین نفوذ نہ کریگی یہ بھی واجب ہے کہ ان دواؤن مین تقویت اور منع کا بھی اثر ہو تاکہ پھر کبھی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہین ہے کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہو بلکہ بہتر ہے کہ نافع ہو اور دوا مادہ کو اوسی مقام خاص پر اور مسامات مین نفوذ کرنے سے منع کرے اگر وارد بھی ہو جاے یہ واجب ہے کہ ان دواؤن مین جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اوسکی بدن مین چھپا ہون بعد ازان کہ تحلیل اوس مادہ فاسدہ کی کر دین جو کہ جلد پر تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اوسکی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اوس جگہ سے دور تر تھا اوسکو کھینچ لاے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا ــ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جاے لازم ہے کہ اونکی تاثیر پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے قلت مقدار پر کیا اثر کیا پھر اگر مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پائین اسوقت تھوڑی دوا کو زیادتی مقدار استعمال کرین اور اگر مریض متحمل نہ ہو اور اثر زیادہ پیدا ہو یا ہو مقدار مین اور کمی کر دین یا دوا ضعیف کو اوسی مقدار سے استعمال کرین اس مرض مین پوری کوشش رہے کہ زخم نہ پڑنے پاوے اور ورم پیدا ہو خصوصاً اون ابدان مین جو بلغمی مزاج ہون یا سن اور جنس اونکی نرمی بدن کی مقتضی ہے ــ پھر اگر بلحاظ زخم پڑنے خواہ ورم آجانے کی نوبت پہنچ جاے چربیون کے طلا کرنے سے اوسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ کی چربی یا قیروطی دودھ کی اور جب ورم اور قرحہ مین سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ متحمل ہو سکے لگانا شروع کرین جب پھر اثر عظیم پیدا ہو پھر آجاوے اوسی تدارک کا کرین اور پھر اسیطرح کرتے رہین جب تک کہ مادہ فاسد کی بخوبی تحلیل ہو جاے اور خون جید کا جذب ہونے لگے ــــ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض مین یہ ہے کہ دوا چھوڑ کر اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو ملین سرخی جلد پر آجاے کہ قبل استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی ــ اگر مالش سے تبدیل سرخی کیطرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ

ابھی وہ ابت ضعیف ہون اوس سے زیادہ کسی قدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چقندرون سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر شدت سے دلک کرے کہ انقشار یعنی پوست چھلجانے کے قریب ہو پہنچے بعد ازان پیاز سے مالش کرین پھر اگر اس سے سرخی نہ آوے پچھنے لگانے کی حاجت ہوگی اور مسن وغیرہ کی طلا کرینگی۔ منجملہ اون امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد مین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بال خورہ جو نہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کرین اور بہت سی سوئیان چبھوئین اور جلد اور پوست اودھیڑین اون ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین اور اوسے جدا کردین کہ بال نکل آئین تحلیل مادہ پر بالون کی بنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تنقیہ ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ استرہ سے دو دو تین تین مرتبہ اور جب بال نکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اوسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہمنے بیان کی ہے کہ خرقہ باخشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہو جاوے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جائین اور بیشتر تمام قائمقام اس مالش کے انتہین ہوتا ہے اور اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اوسوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ جڑ تک پہونچے۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیخ ہلیلہ مین کسی قدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کرین اور حب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جو بعد علاج تنقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اوسمین ملادین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون جیدہ ہین خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفراغ ہی سے زائل ہو جاتا ہے۔ اصناف ان مسہلات کے تو سابق مین نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہین۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج کو شحم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیے۔ تربد کا استعمال مہینے مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیے مگر بیچ مین دو استفراغ کی راحت دیدیکر یا آرام۔ جب سر کی جلد اور رگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون فوراً فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اوسکے بعد فصد خاص رگہای سر کی اگر رای ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے رگون کی اور اگر رای نہ ہو تو ان رگون کی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص مین جسقدر خون ہوگا اوسیقدر اوسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پا چکے جب کہ علاج امراض راس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موضعیہ مین سے وہ مرہم [illegible] قوی ہے پس فربیون کو اوسی قانون سے مدبر کرکے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کرین۔ فربیون کے بعد تافسیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اوسکے حرتین اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت مین گوندھی جاوے یعنی زفت رطب مین یا مومیج کو روغن غار مین پیسکر اوسمین [illegible] سے یتوعات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ انکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ نقطہ اور پھنسیان پڑجائین بعد ازان پوست کو اودھیڑین تاکہ اوسکے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکل جاوے جب پوست نکل چھلکے کے اوتر جاویگا اوسکے نیچے بال نمایان ہونگے داڑھی کے اوس مقام پر جہان بالخورہ تھا۔ کنکھج یعنی لکھوری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن بہ سختی اور تیزی والا سی بالخورہ پر رکھنی چاہیے جو قوی ہو اوسکے بعد کبریت اور دونون خربق اور تخم ہیجر اور کف بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب اور ذکی

جڑین جلاکر اور چوہے کی مینگنی جلاکر اور دار فلفل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور نکچھنی ہر دو قسم یا میران اور قطران اور کبھی اسمین نافع گاو بھی ڈالدیتے ہین اور اسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کا اور کندر جو چند بیدستر سرکہ مین پیسی ہو اور خربق سیاہ بھی اس مرض کی دوا ہے۔ افضل ادویہ جو اس مرض مین قابل استعمال ہین روغن غار اور روغن بید انجیر اور افضل ادویہ شحمیہ یعنی آگ پر پگھلنے والی قطران ہے اور اسکے بعد زفت اور افضل سب چربیون مین ریچھ کی چربی اور خصوصاً اگر پرانی دستیاب ہو طلوخ حسنہ جو خردل اور قطران کے ہمراہ مستعمل ہو صفت الطلوخ قوی نافع ہیون اور تافسیا ہیں الفاسیر واحد دو مثقال کبریت زردہ یعنی جلی نہ ہو اور خربق اسود ہو یا ابیض ہر ایک انمین سے ایک مثقال ہو تمام اگر قیروطی لبقدر ضرورت سوم ملاکر بنائین ایضاً بورہ ارمنی دو جز نوشادر ایک جز ان دونون کو سوختہ کرکے سرکہ کہنہ مین پیسین اور بعد ملنے مقام بالخورہ کے طلا بنا کر ملاکرین اور تین گھنٹے کے بعد دوا بل ڈالین کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز تک لگایا کرین پھر اگر پوست مین افگار سے پڑجاتین وہی تدبیر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ ایضاً ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب مین پختہ کرکے اتنا غلیظ قوام ہوجائے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعد ازان اسی دوا سے بالخورہ کا مقام منقط کرین اگر مریض قوی ہو اور برداشت کرسکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کردین ایک دوا اس سے خفیف تر ہے اور نفع اوسکا عجیب ہے وہ یہ ہے نسخہ سرکہ کہنہ اور اسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو پہلے ان دونون سے مخلوط ہو کر جانتین بعد ازان محل مرض کو کھردرے کپڑے سے خوب ملیں اور اسی دوا کو طلا کرین ایضاً لیسیدا نبیذ بالخورہ طلا جسمین کسیستدشافیہ پڑی ہو نافع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطفال کو فقط سر پر کرانا علاج بالخورہ مین کافی ہے اور جو طفل قریب بلوغ کے ہو اوسے فصدت درہم حسب قوت پایا اور دو سالہ کے واسطے دو دوانق حسب مذکور بس ہے

فصل بال تراشنے والی دواؤن کے بیان مین نورہ یعنی چونہ دو جز اور زرنیخ ایک جز دونون تھوڑا سا پانی ملاکر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہین۔ اگر چونہ زیادہ ہو اور ہڑتال وزن مذکور سے کم ہو نہایت قوی ہے اور چونے کی زیادتی سے عمل اور اثر مین دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا۔ کبھی چونہ اور زرنیخ دو جز اور ایک جز لیکر پانی مین پکاتے ہین اسقدر تیزی آجائے کہ پر کے بال اوترجانے لگین اور اگر بکر پانی مین پختہ کرین زیادہ اثردار ہوگا دھوپ مین رکھنا بہ نسبت پکانے کے اچھا ہے پھر اس پانی کو لیکر اسمین تھوڑا روغن اور بہت سا ہی پانی مین پکاتے ہین تاکہ روغن مین اثر تیزاب کا آجائے بعد ازان اوسی روغن کو طلا کرین کبھی اوس پانی کو اتنی دفعہ تک سکھوا دیتے ہین کہ گاڑھا ہوکر نمک ہوجائے اور اس نمک کو پانی مین ملاکر استعمال کرتے ہین سبب کا چونہ ہمراہ ہڑتال کے نورہ بنانے مین بکار آمد ہوتا ہے اور لطیف ہوتا ہے۔ اگر چونہ کا پانی کہ نکر لیا گیا ہو دھوپ کی گرمی دیکر خواہ پکانے کے ذریعہ سے اور اس پانی مین ہڑتال پیس کر ملاتین بہت عمدہ ہوگا۔ کبھی سنہرا جو مانند جو زمین پست کو پختہ ہوتی ہے وہ بھی بکار آمد ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو نورہ مین خاکستر انگور کی ملانی چاہیے یا بورہ اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کر لگاتین بعد ازان آرد باقلی اور آرد جو اور تخم خربوزہ سے دھوڈالین۔ کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور چاولون کی پیچ سی ہوتی ہے اور کبھی اسمین مرّ اور صندل کی بھی ڈالتے ہین اور کبھی زبد البحر سے اعانت کرتے ہین

فصل علاج اوس شخص کا جو نورہ سے جل گیا ہو واجب ہے کہ اوس مقام کو ہاتھ سے بہت اولٹ پلٹ نکرین اور جلد دھو ڈالین اور اوس سے پہلے روغن گل لگاتین جب گرم پانی سے دھوچکین پھر اوسی سرد پانی مین ٹھیراتین کہ یہ علاج بہت ہی عمدہ ہے بعد ازان اوسپر جو پوست خشخاش کو گلاب اور صندل مین پیسکر طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہو پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہوگا یا وہ دوا لگاتے جو سفیدہ بیضہ مین پیسوں کیا ہو اور روغن گل

اور کافور **فصل بورہ کی بو کھونے کی تدبیر** بورہ لگانے کے بعد مہندی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو مین گوندھی گئی
سرکہ یا گلاب سے۔ برگ شفتالو کو بورہ کی بو دور کرنے مین عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور تلسی کی پتی ایسی ہی ہے اور مہندی
گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور ان مین قرنفل کا بھی ایک جز ملا کر خواہ جدا جدا استعمال کرین **فصل بال اوگنے کی**
دوا یعنی مخدرات بارد ہین وہ سب جو روئیدگی مو کو منع کرتی ہین مثلاً یون ابتدا کرین کہ پہلے بال کو اوکھیڑ ڈالین بعد ازان
افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور اگر سرکہ مین جوش دیکر طلا کرین بہت اچھا ہے جرم اوس مینڈک
کا جو سایہ مین سڑے ہوئے پانی سے برآمد ہو وہ بھی بالخاصیت شعر سے ہے کہ اوسی جرم کو پیس کر لعاب اسپغول یا عصارہ بیخ [illegible]
اور بکری بھی تدبیر کرین بعضون نے کہا ہے کہ جس روغن مین عظایہ کو پختہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گیا
بھی مانع برآمد ہے اسطرح جس روغن مین سانپ کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خلاف
سے یعنی اگر بال نہ اوگتے ہون تو اوگا دیتا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ قیموریا اور سپیدہ رصاص ہموزن اور پھٹکری نصف جزو کر
پیسین۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی مو کو مانع ہے کہتے ہین
کا خون اور اوسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے۔ اور ان اجزا سے ایک دوا اچھی مرکب کی ہو کہا ہو کہ مینڈک کو جو نیستان کے
پانی کی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اوسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھایا ہوا ہو اور [illegible]
اور سوتی والی سوختہ سب اجزا ہموزن پانی مین گوندھ کر بعد اوکھیڑنے بالونکو عانہ یعنی کالے بالونکا مقام اور بغل پر لگائین
روغن مناسب کے ساتھ لبقوت بال اوکھیڑنا ہے **فصل مجعدات شعر کے بیان مین** یعنی جو دوائین بالون کو
ہین مقیمی کا آٹا اور اوسکا روغن اور سدر ابیض اور شیرا اور [illegible] اور چونہ مرداسنگ سب کو یکجا کرین یا بعض کے استعمال [illegible]
ان دواؤن سے سر پر تھوپین۔ کبھی ان ادویہ مین عبد الینبع بھی پڑتا ہے اور روغن اوسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی [illegible]
ہوتی ہے۔ نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہے اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ
کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھین۔ اسی طرح [illegible] کہ اوسکا بھی خوب طرح سے بالون کو گھونگر والے بناتا
ہے دوسرا [illegible] اور کتانک اور سنجالہ اور یعنی سونے چاندی کا میل اور برگ سرو یا حب السرو [illegible] جوزقی یعنی
سو بلنے والی مٹی اور اوسکے ہمراہ ایک جزو [illegible] سپیدہ نصف جزو آب [illegible] سے گوندھ کر استعمال کرین کہ یہی [illegible]
سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل بالون کے سوختہ ہو جانے** [illegible] اسکا علاج وہی ہے جو بالون کی پھٹنے [illegible] علاج مین لکھا
ہو چکا اور خلاصہ یہ ہے کہ [illegible] علاج کرین **فصل انشقاق شعر کے بیان مین** [illegible]
[illegible]
برگ [illegible] **فصل ان ادویہ کے بیان مین جو بالون کو باریک کرتی ہین** [illegible]
[illegible] **فصل [illegible] اور سپیری کا بیان** [illegible]
ذکر اچھی طرح کر دیا ہے [illegible]
اور [illegible]

فصل بیان مین اون چیزون کی جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالونمین سپیدی دیر مین آتی ہے اونکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اوسکے ہین کیجاتین اور شیب کو روکین یعنے مادہ شعر مین خاص اونکا اثر نہ ہو بلکہ اوس سے پہلے جو چیزین بدنمین پیدا ہوتی ہین اونمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر مادہ شعر مین پہونچے اور اوسکی نابثت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے خصوصاً بذریعہ قے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کیا کرین اور پھر حقنہ کو ساخت دیکر اعادہ احتقان ہوا کرے اوسکے بعد اون معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جای جو شیب ہین کہ جنھین ہم بیان کرتے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤنکا استعمال رہے کہ جید الکیموس ہین اور با اعتدال سے جیسے خون محمود اوس مین پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ و مطجن اور ترکیب یعنے اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشویات یعنے کباب سیخ کا اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین بھیگی ہوئی روٹی جسکو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہی کہ غذا اوسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہو جای کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہی۔ واجب ہی کہ جس شخص کا مزاج بجدی مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوامیخ جو خاص قسم کا گوشت ہی اور ترتیزک نعنع خصوصاً نہار منہ اور جسقدر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہو اور دودھ اور مچھلی اور ہریسہ جو غذای خاص ہے ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسی طرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھڑنے سے اور مسکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین یا روغن بنفشہ انسی سے احتراز کرین اور آب شیرین سے زیادہ نہائین اگر زیادہ نہائینگے بالونمین ایسی خشکی آئیگی کہ پھٹ جائینگے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہوگا علاوہ بران یہ بھی ہے کہ بالونکا دھونا قوت کا اونکی حافظ ہے پس اگر نہانے کا خوگر ہو تو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ اور تلخہ گاو سے بالونکو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر جو مادہ بلغمی کو قطع کردین اور پیری بدیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ٹکڑا لیکے چبایا جای اور نگلتا جای مترجم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک ٹکڑا بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اوسیطرح کم کرتا جای اور مکرر اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان مین اگر تدبیرات مذکورۂ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اونکی بھی رعایت کرے تو غالباً ضرور مفید ہونگی اگر ہلیلہ کابلی کو اوسطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالونکی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھے گا۔ اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہڑون سے بنائی جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے اور اوس سے بہتر وہ معجون جو سرو کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزو عسل بلادر جو اوسی بلادر سے نکالا ہوا ہو سکو روغن زرد مین ملاکر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون بہت قوی ہی لازم ہی کہ تھوڑا تھوڑا اسکا استعمال کرین ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے۔ انقردیا نامی معجون بھی قوی ہے اور مثرودیطوس بھی قوی ہے تریاق بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اوسکی پڑجای حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جیسکی ہلیلہ سیاہ ہر ایک جزو دار فلفل آملہ کبھی دار فلفل کی جگہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور مسکہ سے قوام درست کرین اطریفل ۔ ایک اور دوا جید اور مجرب ہی زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملاکر ہمارا خاص نسخہ ہلیلہ کابلی اور بیس درہم

خبث الحدید چار درہم خار لقیون پانچ درہم زنجبیل فلفل دار فلفل ہر ایک تین درہم شہد مین معجون کرکے استعمال کرین ۔ واجب ہے کہ ان دواؤن کو پورے سال بھر تک استعمال کرین ۔ جو شخص بخواہش سیاہی بالون کے ان دواؤن کو استعمال کرے اوسے چاہیئے کہ صبح کو دوا کھائے اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے

فصل ۔ بیان مین لطوخات مانع پیری کے

جتنے ادہان حار مقوی ہین اور جتنے سیال اور تر چیزین مشابہ طبیعت روغنہای گرم کے ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑون مین پہنچتی ہے بشرط استعمال روغنہای مذکورہ اور سیالات وغیرہ کو فاسد نہین ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرکے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اوس شخص کا ہے جسکے سر مین برودت ہو اسیطرح زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط اگرچہ یہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیزان سب سے زیادہ قوی ہے زیادہ روغن جو تخم حنظل اور رائی سے نکال کر بنایا جاے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بنایا جائے کہ پہلے روغن خردل مین کلونجی کو جوش دین بعد اوسکے تخم حنظل کو یا تخم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ [illegible] رہے سپیدی کو منع کریگا ۔ روغن جید زیت الانفاق تین اوقیہ سنبل ڈیڑھ درہم اظفار الطیب نصف اوقیہ قضاح اذخر قصب الذریرہ ہر ایک دو درہم روغن مناسب مین [illegible] کرین یا پانی مین بقدر [illegible] کہ انکا اثر آجاے [illegible] زیت مین [illegible] پکائین کہ سارا پانی جل جاے اور [illegible] زیت کی مقدار [illegible] اوسکے ایک [illegible] مین [illegible] اس [illegible] شدہ مین اسکو ملائین اور استعمال کرین ۔ روغن جید روغن بنفشہ دانہ اور روغن آس اور روغن [illegible] سب برابر [illegible] پیدا کرین اور [illegible] سنبل شونیز قرنفل تخم حنظل اور قسط عود حام قضاح اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزاء برابر [illegible] سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل مین [illegible] عصارہ [illegible] پوست [illegible] مین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دین جب آدھا پانی جل جاے اور پھر روغن ڈالین اور پکائین تاکہ سب پانی جل جاے اور روغن باقی رہجاے پھر ان [illegible] استعمال کرین لطوخ جید [illegible] کہ [illegible] سپیدی بالون کی آنے نہ دیگا [illegible] اقاقیا مازو [illegible] سنبل الادن عصارہ پوست جوز [illegible] کرلیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک [illegible] رنج [illegible] سیاہ ان سب کو [illegible] طلا کرے [illegible] باریک پیسکر [illegible] خشک کرلین [illegible] آب [illegible] ہمراہ ملا کرین [illegible] سیاہ [illegible] ہر واحد [illegible] جز [illegible] برگ آس [illegible] ہر واحد [illegible] رطل زیت [illegible] روغن [illegible] ان [illegible] تاکہ [illegible] استعمال [illegible] لکھا ہے [illegible] اور [illegible] زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہے [illegible] استعمال کرین کہ اس [illegible] سپیدی [illegible] ہو کر الٹی [illegible] سیاہ بال [illegible] پیدا ہوتے ہین کہ اسکا عمل [illegible] قوی [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] قوت کی رطوبت [illegible] مزاج مین [illegible] ہو ۔ واجب ہے [illegible] ایسی چیز کا استعمال کرین جو یہ کہ [illegible] اور [illegible] مین پیدا کرے

فصل ۔ بیان مین خضابات کے

[illegible] روغن [illegible] ہوتے ہین [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قسم خضابات ہین اور تجربہ [illegible] معلوم ہوا ہے کہ [illegible] زیادہ قوت ہے [illegible] غالب ہو جاے [illegible] کہ بالون مین [illegible] حاصل [illegible] کہ ہر گز [illegible] بالون [illegible] اور یہ بالون [illegible] اگلے [illegible] ایسی [illegible]

قوت اونمین ہو یا کوئی اثر خاص اونمین ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کی بھی اونکا اثر رہے — اور اس بات کی توقع اور امید اونسے ہو بوقت عبور کردہ اشیا قوی الصبغ ہون کہ اونکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائین اگر بکر کسی روغن مین پکائی جاوین اور بہ توسط ادویہ بدرقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اونکا اثر یا اجزا اوس روغن مین آجاوین شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہی جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت مین بھی آیا ہے اور بعض [illegible] لوگ کہتے پھرتے ہین کہ ایک عرق یعنی رگ شاخہای جوز سے اگر اول ربیع مین قطع کرکے ایک شیشہ مین روغن بھرا ہوا ہو اوسمین اسکو ڈالدین اور سب کو زمین مین دفن کردین تا اسکے شیشہ مین خشک ہو جاوے بعد ازان خریف مین اوسے نکالین اور [illegible] کہ پہر اوسی شیشہ مین بہت سا عرق اوسکا بدلا ہوا پڑا ہوا آجاوے اور اسی سے خضاب ہو جاویگا — اگر ایسے خضابات کہ روغن [illegible] ہوتے ہین تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ قوی الصبغ سے موثر ہوتے ہین — جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اونکی تین ہی قسمین ہین ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسری وہ جو اشقر رنگ پیدا کرین تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے — اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہین **فصل بیان مین سیاہ کنندہ دواؤنکی** مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین ہین جنکی نکوئی پر تمام آدمیون کا اتفاق ہے اور اثر انکا بحسب استعداد و مزاج کے مختلف ہوتا ہے کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسیکے کم پہلے تو مہندی کا استر لگاتے ہین اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ آجاوے اوسکو دہوکر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استر اور وسمہ کے لیے ایک زمانہ مناسب مقرر کرتے ہین یعنی جنکے بال تخمی دیر مین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اوسی زمانہ تک لگا رکھتے ہین مگر جتنا زیادہ دیر رکھینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہی اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنے بال اشقر یعنی سرخ زردی مائل کر لیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا ملا ہوا وہی رنگ بہاتا ہی وہ اسی پر اکتفا کرتا ہے — ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اوسمین لطوبت زیادہ ہوتی ہے اور [illegible] بہت ہوتی — اور وسمہ کرمانی دیر مین رنگ لاتا ہی اور بعد بھی قلت کو ساتھ مگر اوسکا رنگ سیاہ اور ہمرنگ بالون کو ہوتا ہی اور اوسمین لطوبت نہین ہوتی ہی — جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی لطوبت جاتی رہے اور سیاہی مشابہ ہووے سیاہی کے پیدا ہو اور خوشرنگت بھی اور سرخی حنا کی جاتی رہے حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگاوے کہ اس ترکیب سے لطوبت جاتی رہیگی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا اگر اوسکو بہتر یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگاوے تھوڑی دیر تک لگاوے اور جلد اوسکو دہو ڈالے — بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی [illegible] کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی پانچون کو یکجا کرکے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنی بہت کہٹا پانی دہی کا اور آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا اسمین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ جوشیدہ اور ہرا کا پانی پہلے اوسے آگ پر خواہ دہوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کردے اور اسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو پیس کر لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہے — اگر خضاب مین سیاہ [illegible] ترکیب کردی جاوے سیاہی بھی بڑہاتی ہے اور خضاب کا اثر دیر تک پہونچنے نہین دیتی — اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین کہ خضاب نکرے اوسکا اثر [illegible] یہ ہے کہ کچھ مازو روغن زیت سے چرب کرکے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اوسکو کسی ایسی ظرف مین سوختہ کرین جس پر گل حکمت ہو اور انتہا جلانے کی یہ ہے کہ مازو سیاہ ہو جاوے اور اوسمین سخونت آجاوے زیادہ اوسکے جلانے مین مبالغہ نکرین بیس درہم تو مازو لین اور دس درہم روسختج اور دو درم

پھٹکری اور ملح اندرانی ایک درہم ان سبکو ملاکر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا اور سیاہی اسکی پایدار بھی ہوگی اس خضاب پر کا نسخہ یہ ہے صفت ایک رطل مازو کو زیت سے چرب کرکے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے اور روسنج اور پھٹکری اور کتیرا اندیدہ پندرہ درہم ملح سات درہم ان سبکو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملاکر لگائین اور تین گھنٹے تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین وہ نسخہ جو ابد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونہ سے طین ماکول اور طین جوزی اور طین قیمولیا یا کوئی مٹی کیون نہ ہو بناتے ہین یعنے جو مٹی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملاکر خضاب طیار کرتے ہین اور برگ حنا [illegible] کہ ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جاوے اور اگر مرداسنگ کو اوس پانی مین پیسین جسمین کہ حنا اور وسمہ بلکہ جوش دیا گیا ہے یا دھوپ مین رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اوس پانی کو چھ گھنٹے تک رہنے دین اور اوسکی رطوبت کی حفاظت کرین ایضاً حنا اور وسمہ مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پیسا ہوا اور مازو بریان اور روسنج اور پھٹکری اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین سوائے اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض کتب مین دیکھا ہے اور نہین وہ چند نسخے جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین اوسکے موثر ہونے کا ہے لکھتا ہون صفت خضاب جید حنا اور وسمہ و جوز و روسنج اور شب اور ملح اندرانی اور مازو بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سبکو سرکہ مین پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سرخ ہوجاوے اوسکے بعد استعمال کرین ۔ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اوسکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین لیا ہوا مقدار سرکہ کی اتنی کہ چار اونگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا پیس کر یہان تک جوش دین کہ سرکہ جلجاوے بمقدار نصف کی اوسکے بعد دو ہفتہ اوسمین خبث الحدید کو رہنے دین تا آنکہ سب اوسی مین ملجاوے اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اوسپر بھی سرکہ ڈالین بعد پیسنے ہلیلہ کے اوسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اوسکا غلیظ ہوجاوے پھر [illegible] برابر وزن ہو ایک قسم کی دوا ہی خوشبو [illegible] جو مرکب چند ادویہ سے کہ سکہ بنائی جاتی ہے [illegible] ان روغن مناسب کے اوسمین اتنا ملاتین کہ اوسکے اوپر تک بھر جاوے اور پھر لگاتین کہ قوام اوسکا مثل غالیہ کے ہوجاوے اور اگر جی چاہے تو اب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکاتین ۔ یہ دوا [illegible] کو رنگ سیاہ کرتی ہے تو سبب اسکا قوت چرک آہن کی ہے ایضاً کہتے ہین چاندی کا میل سرکہ مین پکایا ہوا اگر خوب جوش دیا جاوے بالون کی سیاہ کرنے والی اور یہ مین داخل ہے اور مجھے پسندیدہ یون ہی کہ بدلے سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض اترج ہو اور بعضے طبخ کرنے سے اوسکو حماض مذکور مین مدت تک بھگا رکھین ۔ کہتے ہین اگر کسی قنینہ یعنے ظرف مین شیاف شقائق النعمان اور دو ساق [illegible] یعنی سوسن کی اور [illegible] کی مقدار اسقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دو اوقیہ دونون کی ہو [illegible] مین دفن کردین سب اجزا محلول ہوکر خضاب طیار ہوگا ۔ کہتے ہین [illegible] اگر [illegible] کا درخت مثل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ [illegible] اور اوسکے [illegible] ملاکر [illegible] کسی شیشہ کو [illegible] سب سیاہ پانی خواہ [illegible] سیاہ ہوگا ۔ کہتے ہین اگر کدو تازہ جو ابھی [illegible] مین لگا ہوا ہو اوسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اوسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اوسمین تک اور قدر خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کئے تھے اندر اوسکے اور پھر گل حکمت کرکے چھوڑ دین ساری اجزا پانی ہوکر خضاب سیاہ بنجاینگے اور سیاہی اور بعد اوسکے طیار ہوگی ۔ کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً [illegible] تو اوسکے دودھ مین جوش دین تا آنکہ ثلث باقی رہ جاوے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب ہے

ہوگا اور میری رای مین یہ ہے کہ یہ دوا حافظ سواد ہوگی خضاب نہوگی۔ جالینوس نے شہادت اثر خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ کلی جو مثل خوشہ کے درخت جوز مین ہوتی ہے اوسکو لیکر زیت کے ساتھ پیس ڈالو اور تھوڑا سا قفر رطب یعنی جوز سیاه ملا کر طلا کرین اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملا لین بہت جید ہوگا۔ کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ اوجا کو (جو ایک قسم کا بید کا درخت ہے) زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالونکو سیاه کردے اور میری رای یہ ہے کہ اگر غرب یعنی اوجا بید کو صباغ بھی ہمراہ روغن زیت اوسکا اثر کو ضعیف کردیگا اور اگر زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جاوے بہتر ہوگا اور اسیطرح میرا قول ہے اوس خضاب کے بارہ مین جو فیلسوس نامی حکیم نے لکھا ہے کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیس کر مثل غالیہ کے ہوجاوے لگائین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنی ہین تو کسی بعض کی شرکت ضرور ہے جیسے پھٹکری سے۔ اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پروردہ کرین پوست جوز کے ساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز مین اور اوسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کرنا کہ ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر جانتا ہون۔ اسیطرح روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جل جاوے اور بقدر روغن رہجاوے یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر تین عدد آملہ اوسمین پکائین اور ایک کف نرم نرم آنچ دین اور پھر صاف روغن کو لے لین اور ہر ایک رطل روغن کے واسطے چہارم حصہ مین تین اسرب کی لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر جوش کہ بتی پگھلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہروقت اسے ہلاتے رہین بعد ازان اوتار کر تین روز تک رکھ چھوڑین تاکہ روغن اثر سیسہ کا اچھی طرح جذب کرے۔ مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرتی نہین زیادہ تر اسیلیے کہ الوان سے محفوظ رہے اگر اوسمین پھٹکری بھی شریک کیجاوے۔ کہتے ہین اگر روغن بان کو نارجیل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اوسکو بند کرین اور بہ احتیاط اسی طرح رکھین کہ جو روغن برابر ہوگا اوس سے خضاب ہوجاویگا۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس دوا کو بالمعاینت تجربہ مین سمجھنا چاہیے۔ کہتے ہین کہ اگر سیسہ کو پاک کرکے باریک پیسین کہ سرمہ سا ہوجاوے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینہ تک سرگین مین دفن کرین خضاب عمدہ ہوگا اور اس خضاب کو لگانے کے بعد ڈاڑھی کا رنگ اچھا ہوگا۔ یہ خضاب ایسا ہے کہ اکثر ہین کا اسپر اجماع اور اتفاق ہے کہ یقین کامل کا انکا خضاب قوی ہے اسیطرح کلک کا اثر۔ ہمارے زمانہ مین درعہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب اتفاق ہوا کہ کسی سرکار کی بیٹھک مین سے ایک چیتہ کی کھال اودھڑ گئی اور ایک چیتے والا اوسکے پہلو مین غافل پڑا سو رہا تھا اوسکی ڈاڑھی سے اوسی مقام پر وہ کھال جا پڑی اور ڈاڑھی کا وہ مقام سیاه اور خضاب ہوگیا۔ **فصل غالیہ کے بیان مین** اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہے کہتے ہین کہ پچاس درم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس سرو تازہ کا پانی جو اوس سے نچوڑ کر نکالا ہو اور چار رطل آب مازو مین جوش دین کہ نصف جل جاوے بعد ازان آگ پر سے اوتار لین اور پچاس درم گلی اور دس درم مرزنجوش اور اشق بیس درم اور چھبیس عدد مازو بریان اور دس درم زاج سرخ اور پچاس درم صمغ پیکر اوسمین ڈالا جاوے اور پکانے کے قوام غلیظ کیا جاوے اور مشک اور عنبر کے ساتھ خوشبو کرین اطوبہ لیپ چڑھاوین جس مقام پر مقصود ہو اسقدر کہ بالون پر ہو اور برابر دکھی نہ پڑ سکے۔ کہتے ہین کہ روغن بنفشہ بیس درم اور افیون ہمراه اسکے اور سنجد سرد احمد ملا کر خوب پیس کر تاکہ سیاه ہوجاوے اور انسان جوش دین اور مشک سے خوشبو کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے اور دیگر خضاب مین مستعمل ہین داخل ہین اسیطرح پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان تحت ادویہ مفردہ مین کیا ہے۔ اصول اور امہات ادویہ خضابی یہ ہین اسیطرح ادویہ اور خردل اور نمک اور خرنوب اور آملہ پرسیاوشان اور شقائق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلا ۱

قشر جوز اور اوسکا پانی اور اقاقیا علیہ یعنی بھی چقندر تخم چقندر اور آس اور حب الآس لادن مرداسنگ جوز اور سرگین کی سب قسمیں اور بُرادہ ہای اجساد سوختہ بھی **فصل ان ادویہ کے بیان میں جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کریں** کہتے ہیں کہ قسط بحری جو تازہ اور تر ہو اوسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کریں تو سنہرے رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسیطرح چوبک اشنان اور زرد اور النارنج کی خضاب سنہری ہے اور اوسکی وسمہ لگایا جاتا ہے جیسی دیر تک حنا کو لگاتے ہیں اور وسمہ شراب کی رات بھر ہموزن اسکے ہمراہ اور تھوڑی سی اوتر سے یا حنا کو طبیخ کندش میں گوندھ کر خضاب لگائیں کہتے ہیں کہ پھٹکری اور اسفرک اور زعفران یا مرسے کے ہمراہ اور شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑیں اور کبھی چند روز تک اسی طرح رہنے دیتے ہیں اور اگر اس دوا کو بکر رطلا کریں اسطرح کہ ترمس کو ہمراہ کے شراب میں گوندھ کر اس دوا کو ملائیں۔ ایضاً ترمس مسحوق دس درہم مربایج درہم ربع الدباغین یعنی شورہ اور لونا دیوار دن کا تین درہم دُرد شراب سے کھایا ہوا اور جلایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخہای انگور بقدر کفایت محمر قوی سماق دو اوقیہ بانس تین اوقیہ آذریون زرد دو اوقیہ پرسیاوشان دو باقہ اور روغن افسنتین ایک باقہ ترمس قشر پالس دو کف دست بھر سبکو باریک کوٹ کر دس رطل پانی میں چند روز تر کریں بعد ازاں نیم گرم سر پر ضماد کریں کہتے ہیں کہ جوشاندہ سعد اور کندش کا پانی جو کہ خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ دردی شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اوخر سے ملا کر بھی ہو سکتا **فصل خضابات کے بیان میں** یعنی جو دوائیں بالوں کو سپید کردیں لیکن خطاف اور ازانجملہ نسرین اور اسیطرح اکثر پیاز موکسا ازانجملہ [illegible] سپید ازانجملہ سولی کے چھلکے اور ناخنہ گاو اور بخار کبریت اور اقاقیا کبر اور نفاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملا کر خوب پیس کر ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر دار یہ ہے کہ گندھک سے اسکو دھواں دیں ایضاً تخم رافس اور سولی کے چھلکے سوکھے ہوئے اور پھٹکری کو نتھے میں پکایا کہ نصف وزن رہ جائے ہموزن اسکے صمغ عربی ملادیں ایضاً برگ نسرین اور قشر خشخاش اور نفاخ اور اگر ان دونوں کے عوض تخم کتان لیں زیادہ قوی ہوگی اور خضاب اچھا رہیگا اور اگر اسمیں کافور اور گلاب شریک ہو تو نہایت عمدہ ہو جائیگا۔ کبھی بالوں کو گندھک کے دھوئیں سے سپید کرتے ہیں [illegible] اور رات بھر میں دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہیں **فصل تدارک احوال جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہیں** اکثر اقسام خضاب کی دماغ میں برودت پیدا کرتے ہیں اور مفسد ہیں دماغ کے اور اوسکو ایسی حالت میں کر دیتے ہیں کہ استعداد نوازل کی دماغ میں بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کی عارض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے۔ ان مضرتوں کا علاج اون ادویہ سے جو خضاب میں داخل کی جاتی ہیں کیا چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبو جیسے مشک اور لونگ وغیرہ لگائی جائے۔ کبھی خضابات سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھینچ کر شکل کھونٹی کے ہو جاتے ہیں اور اونکی وضع اور شکل کج اور بھدی ہو جاتی ہے اسکا تدارک اسطرح کرتے ہیں کہ خضابوں میں ایسے اجزا داخل کریں جو کہ بالوں کو نرم کردیں اور بالوں میں [illegible] اور گھونگھر والی صورت پیدا کر دیں جیسا ایسے بال جو خود ہی [illegible] پیدا ہوگا تو انکی نرمی کی تدبیر کی جاتی ہے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھینچ جاتے ہیں اور داڑھی چھوٹی ہو جاتی ہے اور بال الٹ جاتے ہیں اسکا تدارک یہ خضاب کر روغن بنفشہ اور روغن خیری سے کیا چاہیے۔ کبھی خضاب لگانے سے جلد میں بھی سیاہی آجاتی ہے عوام الناس جلد کو [illegible] اور بیس وغیرہ سے دھوتے ہیں حالانکہ روغن کم سے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ کبھی ایسے خضاب کے فصول

عارض ہوتا ہی اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ بال جیسے کہ تھے ویسے رہتے ہین بہتر ہین ادویہ جو ایسے وقت مستعمل ہین یہ ہی کہ اوسی خضاب سے بقدر ایک ہفتہ لین اور خشک کرین خصوصاً اوس خضاب سے جنمین [illegible] کی شرکت ہی پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہین آئی ہو یا قریب ہی کہ اب جاتی رہی ایک لکڑی مثل مسواک کے لین اور اوسے ترکرکے اوسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو لپیٹ اور ہتھوڑا ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اوٹھاکر اونہین مقامات پر لگائے جائین جہان بدرنگ نظر آئے ۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہین جب یہ اوہان اثر کرتے ہین نصول جاتا رہتا ہی اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے **فصل خزاز کے بیان مین** بھوسی اور ربا کو خزاز کہتے ہین کیفیت خزاز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہی اسلیے ہم بھی کہتے ہین کہ خزاز وہ ابریہ یعنی بھوسی ہی جو سر مین پیدا ہوتی ہی اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیف ہی کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہی اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی مین جلد سر کی پیدا ہوتا ہے اور بدترین اقسام اسکی وہ ہی کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہے اور بمناسبت شعر یعنی مقامات روئیدگی مین بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حاد بورقی سے ہے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہی ۔ اور کبھی ایک سوء مزاج سر مین ایسا ہوتا ہی کہ جو مادہ صالحہ سر مین پہونچتا ہے اوسی کو فاسد کر دیتا ہے ۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہی اور کبھی بشرکت بدن بھی خزاز پیدا ہوتا ہی علاج خزاز خفیف کا علاج او فقط تنظیف ہی سے ہو جاتا ہی اور سر کے خزاز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہے اوسکے ازالہ مین ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اوسکے ترطیب اور تعدیل کرنا ۔ ایک قسم خزاز کی اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقرح کی آتی ہی اوسکی علاج مین واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خزاز کا امتلاء بدن ہو یا وہ سے بعد ازان جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کرین اوسکے بعد روغن سے ترطیب کرین **فصل ادویہ ملینہ خزاز کی** کہ جنمین لذع بالکل نہو جو خزاز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اوسکے دفع کے واسطے فقط آب چقندر اور میتھی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب بطیخ اور بیسن چنے کا یا آرد عدس اور باقلا اور تخم خطمی زیت مین پکا کر اور لعاب بیدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین غوزی اور قیمولیا خصوصاً عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالین کہ نہایت نافع ہے اور تمر ہندی اور کرفس اور عصارہ کرفس اور دلیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوا خیر کی دوائین کبھی خزاز قوی پر لگائی جاتی ہین یا اینکہ لطیف ہین اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بیسن چنے کا برگ کنجد ساییدہ کے ہمراہ اوسکو آب چقندر مین تھوڑے سرکہ کی ہمراہ پیسکر لگانے مین اچھا تخم [illegible] اور خطمی سرکہ مین ملا کر ملا کرین ۔ یا سر پر نرم نرم کنارہ ہای شہتوت کی پیسکر جب مثل غبار کے باریک ہو جاوی مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت مین پرورده کرکے یا کندر کو شراب مین محلول کرکے زیت ملا کر نیمگرم دو تک برابر استعمال کرین ۔ ایک دوا لطیف اور سہل الحصول یہ ہی کہ سر کو آب برگ بید سے دھوئین اسلیے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہی اور بے ضرر ہے اور واجب ہی کہ جس روز دوا لگاوین اوسکے ایک شب پیشتر کو تیل ضرور سر مین لگائین جیسے روغن گل یا روغن بنفشہ **فصل خزاز قوی کی ادویہ کا بیان** بورق اور کبریت اور زرنیخ کا دانہ شحم حنظل اور دردی شراب اور رائی اور

سوہیج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور ثافسیا وغیرہ کو سرکے دہونے مین استعمال کرین ایضاً تھوہر لیا کو لیکر ناخنہ گاو ملا دین اور استعمال کرین اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا حب البان اور آرد باقلی برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش دین اور سر کو اس سے دہوین ایضاً دُردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درہم سب کو یکجا کرکے تیز مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بیسن سے سر دہو ڈالین اوسکے بعد روغن آس کو طلا کرین۔ کبھی سر مین گاے کا اوجھہ بیکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دیکر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور زیادہ شتر کی پیشاب سے اسکو دہوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہے پیسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خزاز ردی کی قوی دوا ہے۔ اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور ہونیج پڑتا ہے۔ یا کف بورہ کا اور قلقند برابر لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کو ہمراہ جمع کردیتے ہین۔ یا ہونیج کو زیت مین ملا کر ملتے ہین ایضاً کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطگی مین گھلا کر سر مین ڈالین اور کبھی اوسمین خربق بھی ملاتے ہین **فصل** ایک دوا کے بیان مین ہے جسکو بعض جدید اطبا نے دعوی کرکے لکھا ہے کہ اوسنے تجربہ کیا اور عمدہ برآمد ہوئی نسخہ زردفانی تازہ نصف جزء بطکی چربی ایک جزء روغن خیری ایک جزء چہارم جزء لاذن دو جزء پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دہوتین اوسکے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جاے بعد ازان اونہین اجزاء مذکورہ کو یکشبانہ روز لگا رہنے دین پھر بعد دہو ڈالین دوسرا مقالہ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کی **فصل** بیان مین لون و اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین سیاہی رنگ مین دہوپ اور سردی اور حبس شدید اور کم نہانے اور نمکین اشیا کھانے اور خونمین سوداویت بڑھجانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے **فصل** رنگ کو زرد کرنے والے اسباب امراض اور ہموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنے درد کے اقسام اور ہوا شدید کا صدمہ بدن پر اور ٹھنڈا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجواین کی خورش اور بکثرت اوسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اوسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور طبیخ کے لگاتار کرے اگر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیرتک بیٹھا رہے اور بہت زیادہ کھانا کہ عروقون مین سدہ ڈالدے اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچ پاے بلکہ کبھی قدر بخار صفراوی یا خلط کا جلد تک پہونچے اور زردی پیدا کرے **فصل** اون اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا پیدا کرنے کی پیدا کرتی ہین۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اوسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور حمرت پیدا ہوتی ہے اور ان اوصاف کی مہیج وہ شی ہوتی ہے جسمین جلا و خفیف کی قوت ہو جیسے بخار صفراوی کہ جلا کے سبب جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنے والی شے کے سبب بلطافت چھیل چھیل کر الگ ہو جاتی ہے اور جلد ایسا ہو کر اوتر جاتی ہے اوسیطرح چھلجاتی ہے کہ اوسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا ہے خصوصاً اگر اسی خلط تلی مین رنگ بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہے اسمین احتیاج اسکی بھی ہے کہ بسبب کسی پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہواے خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہنچاتی ہین اونکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون جدید اور رقیق سے بسبب کثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچیگا دوسرا فعل حرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کردیں تیسرے یہ کہ اوسی قوت کو منتشر کردیں اور حرکت دیں کہ اوسے پھیلا دیں اور خارج بدن کیطرف خون کے آنے کی جو راہیں اور مجاری ہیں اون راہوں تک پہونچا دے کہ اون مجاری کو وسیع اور کشادہ کردیں چوتھا فعل یہ کہ خون کو حرکت قسری اندر سے باہر کیطرف کھینچ لیجائیں۔ رنگ کی خوبی پیدا کرنیوالی اشیا بطریق اول یعنی رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزیں ہیں جیسے کہ نخود کا استعمال کرنا یا بیضہ نیمبرشت اور ماء اللحم اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کہ یہ سب چیزیں خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہیں جو جلد تک کھنچ کر آجاتا ہے اور اسی سبب سے رنگ کو اچھا کردیتا ہے مترجم اور بعض نسخوں میں بقول لہا فند وارد ہے اوسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے فربہی پیدا ہوتی ہے یعنی خون صالح کے آنے سے۔ پس اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے بُرا ہوگیا ہوا اور دبلاپن آگیا ہوا اور اوسکو خواہش ہو کہ اوسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہوجاوے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر یعنی کچی کھجور کے کھانا شروع کرے یہ دونوں میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھاتی ہیں۔ اعادہ لون اصلی کو واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ چند روز نہار مونہہ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کرکے جو اشیا رنگ کو خوب کردیتی ہیں اونکی مثال جیسے اطریفل صغیر اور ہڑ کا مربا کہ ہمیشہ مستعمل ہوا اور بلیلہ کابلی کا اطریفل بھی قوی تر ہے۔ جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہیں اور پھیلاتی ہیں جیسے حلتیت اور قرنفل اور سعد اور زنجبیل جب طعام میں ڈالی جاتی ہیں یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون میں رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً ہیپچ میں مترجم یہ لفظ دو احتمال رکھتا ہے ہیچ یعنی جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہوجاوے ہیچ یعنی وہ شخص جو ہیچ کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور رنگ اوسکے جسم کا بدرنگ ہوگیا ہو اور تیسرا احتمال قوی یہ ہے کہ ہیپچ ہو یعنی زعفران ہیپچ میں ڈالکر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے اوپر مفردہ میں ذکر ہوچکا ہے [illegible] مقدار شربت زعفران کی ایکدرہم تک ہے اور زوفا بوزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں ناج نامی ایک نبات [illegible] لون سے بخوبی تیزی یعنی [illegible] الصنم ایکدرہم سے دو درہم تک جب سونف یا سعد کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو نشیب سے اوپر کیطرف کھینچ لاتی ہے اور سوئق سے تعدیل کی ضرورت اسلیے ہے تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے۔ بقول لے ہیں جیسے سعلی اور کلا اور بصل اور کرنب خاص کرکے اور ہمیشہ کرنب اور لہسن کا استعمال۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزایش کریں خوشی عیش اور دلخوش رہنا اور غیظ و غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی [illegible] ایضاً سرور اور طرب اور مطالعہ [illegible] روبرو رکھنا اور ان افعال اور اعمال کا جو مانوس ہوں جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع [illegible] اونکی صحبت میں یا ظریف اور خوش مجلس لوگوں کی صحبت میں رہنا یا تیر اندازی کی جہت یار اور تیروں کے ہدفوں کو انداز مخصوص [illegible] خود اوٹھکر [illegible] دیکھنا اور دلخوش ہونا اور انکے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انشراح جوش غریزی کے باعث ہوں (جنکا بیان باب ریاضات میں مذکور ہوچکا ہے) جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہیں وہی اشیا ہیں جو کہ جذب کرکے خون کو اندر سے باہر لاتی ہیں اور جلا بھی کریں تلطیخات اور غسولات جو آرد باقلی مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ مقشر اور ترمس اور اونکا نشاستہ اور آرد گندم خصوصاً چوکر جس میں سے [illegible] چھانی جاتی ہیں [illegible] کا آٹا اور چاول کا آٹا [illegible] ملاویں [illegible] اور مصطگی اور روغن مصطگی اور پوست بیضہ اور سیب کا [illegible] اور سفیداج [illegible] پرانی [illegible] اور [illegible] بھی اس بارہ میں قوی ہے۔ بادام شیریں اور بادام تلخ اور تخم خیار اور [illegible] اور تخم [illegible] اور تخم کدو اور [illegible] تخم [illegible]

بہت سے لوگ جنکی آرزو ہے کہ چہرے صاف ہوں بالوں وغیرہ سے اونکو نشاستہ اور کتیرا و سپیدہ ملاکر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے عصارۂ قثاء بری اور زردچ عصفر یعنی کسم کا زرد پانی اور دودھ گرم یا گرم جسوقت کہ دوشیدہ ہوتے ہین اوسی گدہی سے اور جوشاندہ خلاف اور عجاجیل جسمین وہ مہرا ہو جاے اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ تتبھی اور اکلیل الملک مغسول جمیدہ باقلای مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا اوبٹنا طیار کریں **عمرہ جمیدہ** آرد باقلا آرد جو ہر واحد دو جزو بین ایک جزو عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزو زعفران اتنی کہ رنگ آجاے شب کو طلا کریں اور صبح دم بہاد اور بہاسنہ کے واسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کریں **دوسرا النسخہ** بادام شیرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا عری السمک جملہ اجزا ہم وزن لیں اور عری السمک کو بقدر کفایت پگہلا کر جملہ ادویہ اوسمین آمیختہ کرکے طلا کریں **دوسرا النسخہ** آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمنہ یعنی شاہانہ بری سپیدہ بیضہ مین ملاکر طلا کریں ــ ملبوس جو بصل الزیر ہے اور بصل اور لوبیا اور ایسا ہی ہمراہ شہد کے جلا کے لیے قوی ہین اور اشق اور روغن بابونہ اور صمغ تازہ بشدت مجلی ہین اور کراث زرنیخ فضلہ اور بیخ نرگس بھی **عمرہ دوسرا** زردچ عصفر یعنی کسم کا زرد رنگ یہانتک پختہ کریں کہ غلیظ ہو جاے اور اوس غلیظ القوام سے ایک اوقیہ لیکر بمثل قوام طلای ان ادویہ کو ڈالیں بنجال کنجشک تیق ترمس بین مغز تخم خربوزہ بزر البنج مقشر اور خوب سا بیدہ کرکے طلا کریں **عمرہ دوسرا** کتیرا زجاج شامی جو بمثل غبار کے پیسا ہوا ہو زعفران ترمس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال روغن بادام ملاکر طلا کریں اگر تمام شب چہرہ پر طلا رکہیں پہر اسفیداج اور زرنیخ سپید اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کریں اور صبحکو منہ دھوئیں چہرہ خوب سرخ ہو جاے گا ــ یہ سخت اور بقوت مجلی ادویہ اوسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہین جو کہ ابتدا جذام میں بدرنگ ہو گیا ہو اور ثنکلہ اور بثور اوس مین ایسے ہوں کہ پہول گیا ہو اور دانہ سے ابھر آئے ہوں اور کبھی جسوقت اوس پر لگایا جاے گا ان سبکو دور کر دیگا ــ بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہین اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے **ایضاً** ایک رطل صابون اوسی کے برابر اشق تین رطل پانی مین حل کریں گھلا کر بعد ازان اوسمین سات سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملاکر سبکو پیسین شیشہ کی مکول وغیرہ مین جب خوب بس جاے رات کو استعمال کرین **ایضاً** مغز کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلی اور آرد جو اور ترمس اور رایسا بیخ نرگس سب اجزا ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سبکو پیسکر قرص بنالین یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ جو دوا کلف اور برش اور آثار جدری وغیرہ اور کبود ونیلے خون کو مفید ہو اوسکا نفع تحسین لون مین بھی اقوی ہے اور اوس دوا کی تہوڑی سی بیان کافی ہے

فصل بیان مین حفظ جلد کی دہوپ اور ہوا اور سردی سے

جس شخص کو ان امور سے گزند پہونچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہے کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا سپیدہ صاف پانی مین بہگو دیں کہ اوس کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ مین ڈالکر موہنہ پر ملے

فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کرنا

سیاہ نشان اور جہائیں کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چیز کے ساتھ طلا کیا جاے دور کر دیتا ہے ــ یا لباب خبز ملاکر مرداسنگ کا لگانا اوسکو دور کر دیتا ہے ــ اسی طرح سیاہ مرچ مین جو تجربہ نکلا ہے اور وہ مشہور ہے وہ بھی نافع ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جاے ــ وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہین اور [illegible] برگ

اور کندر اور ہیولی اور فوتنج تازہ و تر ہمراہ زرنیخ کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہین اگر اوس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ ہو ہمراہ سرکہ کہنہ کے لگا ہین نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسطرح کندر اور نطرون کا لگانا بھی مفید ہے ایلوہ کے لگانے سے وہ نشان جو بادنجان کے رنگ کا یعنی بیگنی رنگ کا ہو مٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح علک البطم اور لاذن بھی اور دوا جسمین یہ ہو کہ اوس نشان پر چند روز لگی رہنے دیں۔ اور مرہم داخلیون بھی جید ہے طلای جید اسی کے واسطے بادام تلخ مقشر ایک درہم صدف سوختہ عرف ابیض ہر ایک دو درہم باقلی مقشر نصف درہم نخود سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم زبد البحر ایک درہم نہایت پرانی ہڈیان خشک شدہ ایک درہم انزروت ایک درہم آب جو اور شکر ملا کر طلا کرین آب زوج کی ساتھ ایضاً اینٹ یا اور انیہ مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اوسکو طلا کرین او کیبیکج روغن جوز کے ہمراہ ایضاً نطرون اشق مر کبریت زرد ہموزن لیکر کہ ہین طلا طیار کرین تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جاے اور تیزی کم ہو جاے اور زخم نہ ڈالدے۔ اسطرح قیمولیا اور پہچال کبوتر و رنہا یون اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ مین ملا کر طلا کرین ایضاً بارہ سنگھا سوختہ کرکے جب سپید ہو جاے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہموزن نوشادر بادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک انمین سے کثیرا صمغ عربی ربع وزن ایضاً پہلے علک البطم سے ضماد کرین بعدازان نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سبکو شہد کے ساتھ جمع کرکے طلا کرین یہ دوا نمش کو اور زخمون کے نشان کو بھی مفید ہے۔ کبھی حفظ جلد مین پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہے

فصل چیچک کی داغون اور زخمون کے نشان کا بیان جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون مین مذکور ہو چکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب سے پڑجاتے ہین مفید ہین اور بیشتر آثار قروح کیواسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ گدھے کی چربی یا عصارہ اصل ا جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا حبق یعنی پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کرکے۔ فاشرا کو اگر زیت مین پختہ کرکے جب غلیظ ہو جاے استعمال کرین اور یہ مجرب ہے۔ اسیطرح یہ ضماد بھی مجرب ہے صفت ایرسا اور قسط اور مرتک مغسول بارہ سنگھا جلایا ہوا ارشق کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے ایضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان بوسیدہ ہر واحد دس جزو بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جزو کورا برتن مٹی کا دس جزو اشاستہ دس جزو ترمس پانچ جزو روغن تخم خربوزہ روغن ارز مقشر ہر واحد دس جزو بیس دس جزو حب لبان ہیدرہ جزو آب شعیر مین گوندھ کر طیار کرین اور اگر اوسمین قسط اور مر اور زراوند ہر واحد دس دس جزو ملا لین نہایت عمدہ ہو گی۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہین

فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگھا یعنی سے موہنہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہو گئی لیس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اوسی موضع کا رنگ اور شکل غدون تک پہونچتی ہے۔ جو خون مردہ مائل بہ حمرت ہو اوسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور ایسی یعنی جو خون لتھڑا ہوا سا معلوم ہو اوسکا نام کلف ہے جسکو ہندی مین جھاین کہتے ہین۔ اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین۔ اکثر اوقات مین صاحب نمش کے دونون مونڈھے کٹ جاتے ہین اسلیے کہ اوسکے مزاج پر سوداوت غالب ہوتی ہے۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلیے کہ بستگی اور سیاہ ہو جانے کے بعد علاج

بدشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنی آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیئے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نہونے پائے۔ پھر اگر اوس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بہ نرمی اوسی نکال لینا چاہیئے اور اگر بستہ نہ ہو تو اوسے بہ نرمی بہا دینا چاہیئے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیئے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خود سے نمش اور برش کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کریں تاکہ رگون کے سوتہ سے پھر دوبارہ خون نہ برآمد ہو۔ علاوہ برآن جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اونکے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدا ہی کلف کے علاج مین اس امر کا لحاظ کرنا بہت ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتی ہین اور جو کلف قدیمی اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اوسکے علاج کرنے مین اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج مین دوائے محلل و دوائے لذاع کا استعمال دونون طرح کی دوائین ضرور ہے کہ ملی جائین یا او کھٹا سنے جائین اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف قدیمی اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی قدیمی نہین ہے۔ کبھی ابتدائی زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اوس پانی سے نطول کیا جاوے خصوصاً اگر اوس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہمنے پہلے نطول وغیرہ سے کچھ لگا دیئے ہین۔ کبھی شیاف مرارہ و شیاف وردی بھی اگر گھس کر طلا کیا جاوے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین اوسکے بعد دن بھر مین دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین۔ سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوئی یہی دو وزن دوائین ہین اگر آب حلبہ کے ساتھ مستعمل ہون۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اوسمین داخل ہوتی ہین سب حب المقل مین ترق سرکہ مین بھگوکر ہوا انجیر بشیر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پیخال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملاکر۔ ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھو ڈالین بعد ازان صمغ البطم کا ضماد کرین اور چھ روز بندھا رہنے دین بعد اوسکے دھو ڈالین اور سوئیان چبھوئین تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برآمد ہو بعد ازان خون کو پونچھ ڈالین اور چھ روز تک یونہین چھوڑ دین بعد ازان نمک سے مالش کرین اور آدھی گھنٹی تک رہنے دین بعد ازان اس دوا کو اوسپر پانچ روز تک رکھین کہ سارا خون نکالیگا وہ دوا یہ ہے کندر نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو گھلائین شہد کو ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملا کر ضماد کرین اور دن بھر مین تین چار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کرین اور موضع مالیدہ پر لگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو داغ گودنا گودوانے سے رہ جاتے ہین جیسے ہندوستان کے ہندوؤن مین رسم ہی پڑ جاتی ہین اونکو بھی دوا دور کر دیگی۔ ادویہ مفردہ مین سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب تخم اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب حب ناخنہ گاو کے ہمراہ اونکو تر دیکر بیروج کہ نمش ہرگز جاوے اور دیکر ایک ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی نطوخ جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہین کہ اونکا ذکر اولا گذشتہ مین ہو چکا۔ ایضاً قردمانا اور مر اور شاہسفرم اور اصل الذریرہ یعنی بلبوس جسے ناخنہ پیاز کہتے ہین ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف حسب جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ نوزجتین یعنی جوز مثلثہ اور جملہ اجزا جلکیا اور پھر اوسے خوب باریک پیسکر رات بھر باستعمال سرکہ باندھا جاوے اور پھر اوسی کو دوبارہ باندھین ایضاً دانہ شیرا ایا شیرا اسپین اور تخم پیسے لاسے آب انگور اور حب البان اور باسمین

یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کے خربق اور دار صینی ۔ حماض اترج بھی اسکے لیے مفید ہے ۔ ایضاً اسکبیرہ جسکو خندقوقی کہتے ہیں و بیخال کبوتر اور بیخال گنجشک اور بیخال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایکجزو اور جوبہ دو جزو زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزو شہد میں گوندھکر کسی کوزہ میں اوٹھا رکھیں بوقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نطرون سے دھو ڈالیں پھر یہ ناخن کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد ازان اوسی مقام کو سوئیون سے گودین اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھیں اور پھر اوسپر نمک چھڑکین اور دوای مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اوسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیلاج مکرر استعمال کرتے ہیں کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہوجائیگا۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملاکر ضماد کریں اور صابون سے دھوئیں یا کبوتر خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کریں ایضاً طین قریطی اور حب القطن کو آب صابون میں پیسکر طلا کریں کہ نمش اور کلف اور آبلون کے نشان ان سب کو دور کرتا ہے اسیلاج ذرد نبت کو جلا کر ۔ اور اسیلاج دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کریں ۔ خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ سے کلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو دس انجیر میں جو سرکہ میں بھگو لیا گیا ہو گوندھکر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا دیا اثر کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو دور کرے ایضاً قسط اور دار صینی کسوم کی زرد پانی میں جسکو ہو کہتے ہیں ملاکر طلا کریں ایضاً تراب زنبیق اور تخم خربزہ اور ثعلب اور بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زردیا نمین کسوم کے مثل اور تخم جرجیر کو ملاکر طلا کریں ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ میں پیسکر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے کچھ پیدا ہو چھوڑ ڈالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپیدہ ہر واحد ایکجزو اور تھوڑی سی زعفران اور رجیعہ کی پلیدی اور کتے کے فضلہ کو مع آرد باقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو ۔ و داخالیون اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکا کر جب گاڑھا ہو جاوے رائی کا لعاب اور تیتھی کا لعاب ہموزن ایک ایک اوقیہ مقل اور مُر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائیں پیسکر پھر لعابات کو ملائیں اوسکے بعد سب کو خوب پیسیں بعد ازان زیت مذکور ملا کر دیا خلیون طیار کریں قرص جید نادر یون چار درہم سپیدہ رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم انکو پانی میں گھولیں کہ قرص سنجای دوای ایجاد حکیم سابر نامی کی جید ہے سنگ سپید جسکو تخم بنواڑ اور تخم حلکوند بھی کہتے ہیں دو درہم بورہ ایک درہم تخم ترب سنجوان بوسیدہ حب البان حجر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ ہر اسی ہی قرص طیار کریں اور استعمال کریں ۔ یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کریں کھرل میں اور تین درہم بادام تلخ جب پیستے پیستے اتنا باریک ہو جاوے کہ اوسکا اثر باقی نہ رہے اور کھرل سیاہ ہو جاوے بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائیں اور طلا کریں پوری ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایکجزو رطبین قیمولیا جو سبز ہوتی ہیں جزو کندر ایک جزو بورہ دو جزو صمغ البطم اڈھائی جزو موم سات اجزا پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائیں اور تین قیمولیا کو آب گرم سے محلول کریں اور سب اجزا انکو او نمین تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈالدیگی ۔ اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی چھائیوں کو فصد رگ ارنبہ کھولنی بھی دور کردیتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سفنہ کی ایسی ہوجاتی ہے ۔ فصل ۔ وشم

اور اوسکی دوا کا بیان وشم گودنا گدوانے سے جو داغ پڑتے ہین اوسے کہتے ہین وشم کے داغ کی دور کرنیوالی دوا دو دوائین تو ہمنے باب نمش مین بیان کر دی ہین اور بہتر فقط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد علک البطم ایک ہفتہ اوپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتی ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جاے اور نمک سے مالش کیجاے اور پھر علک البطم کو دوبارہ اوسی طرح لگائین تا اینکہ داغ سب چھوٹ جائین اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہو جاے گی ۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سوای اسکے کچھ چارہ نہ ہوگا کہ سوئی سے اوس جگہہ کی جلد کو مشبک کرین اور بلادر سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے دین

فصل بادشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان بادشنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتدای جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنی بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہو کر نکلنے نہین پاتا ہے اور سدہ پیدا کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلو چسپان کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو کہ واسطے ابتدای جذام کی جاتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے

فصل بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کی فرق بہق اور سپید داغ مین یعنی جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام کا یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہہ کا رنگ اوسی غذا مین پیدا کرتی ہے جو اوس جگہہ پہونچتی ہے اوس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسی وجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ جلد کے نہین کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح جلد پر پھینک دیتی ہے اور برص کا مادہ غلیظ لزج ہوتا ہے اور قوت دافعہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بجانب باطن مین رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا وہان پہونچتی ہے اوسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیر لون مین مشابہت پیدا کرتی ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہہ پہونچے جسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کو بھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے کر لیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہہ بوئے جائین اور وہ زمین سمیت ہو پھر تبدیل مغرس یعنی جای لگانا بدلن درخت کی اونکی سمیت دور ہو جاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہو جاتی ہین اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہہ اونکو لاکر لگائین ماکول میوہ دار درخت زہریلے ہو جاتے ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک درخت جو بنام بلنج فارس مین ایسا مشہور تھا کہ اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا پھلون کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہو گئے پس جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بسبب اختلاف بلاد اور امصار کے بدل جاتے ہین ایسا ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضای مختلفہ المزاج کی (عام اس سے کہ وہ مزاج صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو) مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہو جائین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے جو کل بسیط یعنی کرہ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہو گیا اور جیسے برص مین ہوا کرتا ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہو جاے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچے مزاج عضو اوس مادہ کو

اپنی مزاج بلغمی کی طرف پھیر دی اور رنگ اوسکا سپید کر دی (گو کیسا ہی مادہ صالح کیوں نہ آیا ہو) دونوں بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض میں یہ تفرقہ ہی کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اور ابیض کا خام بلغمی ہے۔ لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہیں اوسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہیں ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہے۔ بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوبائی متقشر ہے (جیسے کھنبٹہ ہندی میں بھنبیا داد کہتے ہیں) اور وہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا ہی کہ باینہمہ خشونت شدید بھی اوسمیں ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہیں جیسے فلوس ماہی کو بدن پہ ہوتی ہیں اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد میں سما جاتی ہے اور مقامات قریب سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور وہ تشرب مادہ اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی سرایت موضع مخصوص میں ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی میں اوسکا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اوسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہیں ہوتا۔ اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کر وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہی اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنوں کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہی اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا سبب اکثر یہی ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جوش کے وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہیں ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ اپنے افعال میں ضعیف ہو جاتی ہی لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کر سکتی علامات بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہیں ہے دشواری اگر ہے تو اسی میں ہے کہ وضح یعنے بہق ابیض اور برص ردی میں تفرقہ کیا ہے اوسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے۔ منجملہ اور امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہ ہوتا ہے وہاں پر بال اپنے اصلی رنگ پر اوگتے ہیں اگر سیاہ بال اوس جگہ کے ہونے چاہییں سیاہ اور اشقر ہوں تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہیں اور برص ردی پر کے بال بھی سپید اوگتے ہیں ایضاً برص ردی میں جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کی ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح میں بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ ایضاً سوئی چبھونے سے وضح میں خون برآمد ہوتا ہے اور برص ردی میں بغیر خون کی دوسری چیز یعنے رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہیں ہوتی۔ ایضاً جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کری اوسکے زوال کی امید کرنی اولے ہی کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے۔ بہق اسود اور برص اسود میں فرق یہی ہی کہ تقشر اور تفلس مع تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود میں ہوتا ہی بہق اسود میں نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی ہی کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہی بعض قسم تو اوسکی با خشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے۔ مگر چکنا ہونا دونوں ابیض کا برص ہو خواہ بہق برا ہے اور چکنا ہونا برص اسود اور بہق اسود دونوں کی اچھی بات ہی اسلیے کہ چکناپن دلیل بہق کی ہی اسود میں بعض اقسام برص اسود کے لون میں بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے۔ جو برص اسقدر گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اوسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید نہیں ہوتی۔ اسیطرح جو برص کہ ساعت بساعت بڑھتا جاوے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اوسکو پھیر لاتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے **فصل علاج میں بہق اسود کے** ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون میں

کثرت ہو اور استفراغ خلط محترق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفائج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور ازیں قبیل اور ادویہ بھی ہیں حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ میں داخل کیجائیں بہت بہتر ہوگا۔ خربق اسود اور ایارج لوغاذیا اور ایارج روفس وغیرہ بھی منجملہ استفراغات رقیقہ کے ہیں اور ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدح ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ بآسانی تنقیہ کر دیگا۔ کبھی اچھی اچھی غذاؤں کا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جنکا کیموس جید ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے **سفوف** جو بہق اسود اور برص اسود دونوں کو نافع ہے۔ ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایکجزو فقر الیہود جزو سہ روز بصبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کریں اور جب بدن میں گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دیں پھر دوبارہ استعمال کریں۔ واجب ہے کہ زیادہ تر توجہ انکی طحال کی اصلاح میں رہے اگر کسی قسم کا فساد اسمیں آگیا ہو یا جذب سودا اسکا بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہو سکے اور بعد طلاہای قاشرہ جنمیں قوت جلا کی بخوبی ہوگی لگائی جائیں اور ایسی طلا ہوں جو خون کو کھینچ کر مقام ماؤف تک پہونچائیں اور جب طلا کے لگانے سے بعد پیدا ہو جائے اور دانہ دانہ سے پڑجائیں چند روز صبر کریں تا آنکہ جلد اور کھال اوکھڑ کے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائیں اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور نیز اتنی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائیں بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتار ڈالیں تا اینکہ سکون ہو جائے پھر اعادہ کریں۔ اور دیکھا ہے کہ اقسیا اور فلفل اور خردل اور حرف اور آبلہ کرنے والے یتوعات کے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کیکج یعنی لٹومری کی بھی بہق میں نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لٹومری خوب جذب کرلیتا ہے اور بوسیدہ ہڈیوں کے واسطے اور پرانی گٹھلی جو دیوار میں چنی جائے وہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار میں لکھی جو سیاہ کہ بہق میں اونسے طلا کیجاتی ہے جیسے آب قثاء بری اور طبیخ حنظل **صفت طلا** جید تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹکر بہق اسود پر حمام میں طلا کریں **ایضاً** تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھکر پھر سرکہ میں پکائی جائے **صفت طلای جید** شونیز اور شیطرج فارسی ہر واحد دس جزو شب یمانی تین جزو زراج اور بارزد ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچدرہم سرکہ کہنہ ملا کر طلا کریں پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو تو عورتوں کی دودھ سے تدارک اوسکا کریں جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہیں اور باب برص میں مذکور ہو چکے اور نمش وغیرہ میں بکار آتے ہیں وہ سب بہق اسود کو بھی نافع ہیں **فصل بیانمیں علاج وضح اور برص** کے واجب ہے کہ ان دونوں امراض میں فصد سے احتیاط کریں جب تک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کریں ہاں گاہے ماہے نہار مونہہ حمام کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور شراب سے بھی اجتناب کریں فقط خالص شراب کی اجازت ہے۔ حمام میں بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہو چکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جاتا ہے بعد ازاں ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کریں اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات جیسے ایارج کبار [illegible] ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر مشابہ انہیں ادویہ کے ہو۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمیں افتیمون اور بسفائج اور زبیب اور بلیلج کی شرکت ہوتی ہے [illegible] میں اخراج خلط بلغم اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہے [illegible] مسہلات ان لوگوں کو موافق ہیں انہیں میں ایارج فیقرا شحم حنظل سے مرکب ہو یا کیا سطرح انکی ترکیب ہو صفت [illegible] شحم حنظل [illegible] مصطگی اسارون زعفران سادج ہندی [illegible] شحم حنظل ہر واحد دس درہم [illegible] درہم [illegible]

ایکدرہم یا ایک مثقال ہمراہ اسکنجبین عسلی کے آب گرم ملا کے مسہلات موافقہ سوداوسکے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد ایکجزو تربد تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب میں ایک وقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کریں مقدار شربت تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہوسکتی ہے۔ اور مجھکو پسند یہ امر ہے کہ اسی دواے مرکب میں زنجبیل ایک وقیہ بھی اضافہ کیجاے معاجین اطریفلیہ اور ہماری نسخہ کے مطابق جو اسکی ان اوزان سے استعمال کریں نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد ایکجزو زنجبیل ربع جزو شیرہ زبیب سے معجون بنا دیں اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کریں ایضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفا ڈیڑھ جزو ہر روز تین درہم استعمال کریں اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دیں ایضاً معجون دار فلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب الغار بالسویہ لیکر شہد سے معجون کریں اور ایکدرہم استعمال کریں۔ کتاب خصارات میں ایک دوا اسطرح لکھی ہے باریک غبار جو چھاننے سے خوب پھٹکی ہوئے گیہون کے ستو سے اُڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کریں اس باریک غبار کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ مرّی نبطی کا استعمال کریں اور پیاس کو ضبط کریں دوپہر دن چڑھے تک۔ زوفا اور اسکے تخم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض میں خاصیت عجیب رکھتا ہے۔ عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص کے داغوں کی جگہہ کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہے۔ اقراص فاتی بھی نافع ہیں وہ معجون جو اثر میں درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہیں اونکی ترکیب اس طرح ہے۔ ترکیب تخم زوفا دو جزو بزر انجرہ نصف جزو صبر ربع جزو شہد سے معجون کریں اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال کیا چلا جاے۔ بعض لوگ اسمیں صبر اور افتیمون کو ملا دیتے ہیں۔ ایضاً کاکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانق پوری سال بھر اسکو استعمال کریں۔ اسی کے قائم مقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اسکی قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے کے لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہے نسخہ وج چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفائج ہر ایک دس درہم عاقرقرحا دس درہم عسل صعتر میں معجون کریں اور ایک مثقال سے دو مثقال تک تناول کریں از نیز قبیل ایک دوا کندری کی بھی ہے نسخہ بزر حرف ثمن کیلچہ یعنے قریب ۵/۸ اسیر تبریزی اسکے زوفا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد میں ڈالکر قوام درست کریں اور قبل غذا اسکے بقدر حاجت تناول کریں سویق کے ہمراہ اوسکے اوپر تین جرعہ مرّی کو پی لیں اور سر کی حفاظت پوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کریں اور بعد ازان غذاے اسفیدباج کو اختیار کریں۔ ہمیشہ نوفاذیا اور شاذریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب نصف درہم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری میں یون نفع ہوا کہ داغون کو برص کے دغوا دیا وہ جسمین اچھے ہوگئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار میں چل سکتی ہے۔ اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہوچکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہوگیا ہو اور مسہلون کا استعمال اوسوقت ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو مدد کرتا ہے اور کم سے کم آفت یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونون کی زیادتی علاج برص میں درکار ہے لہذا ایسے وقت نقاوت بدن اور اعتدال مزاج میں فقط ادویہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اور غذاے مبروص سے ایسی اشیا تجویز کیجاے جنمین لزوجت ہو اور نہ چکنائی۔ ترکاریان اور ہریسہ وغیرہ جو گوشت شتر کی آمیزش سے پکاے جاتے ہیں ان سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ میں اونکی درجات مختلف ہیں ادنے درجہ تو یہ ہے کہ اونمین جالیہ شدیدہ نہ ہو

اور جذب خون بالشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائین اور اسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ متقرح اور متقشر جلد ہون اور دوے وضعیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین اور جنکو ہندوستان مین خضاب برص بولتے ہین مگر پسندیدہ تر یہی ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجاوے۔ اور رگڑ برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجاوے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے۔ تاثیر ادویہ پر یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھ کر دوا لگائی جاوے جو از قسم لطوخات کی ہو۔ بہترین ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ ڈالنے والی خواہ نقطے نقطے ہو جلد مین اور ابھار دیتا کہ مادہ بہ کر نکل جاوے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین۔ اور کبھی وہی دوا جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ اوپر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑا ڈالی گئی اور پھر بعد آرام اور تسکین کے دوبارہ لگائی جاتی ہے۔ اور یہ مرض باعتبار اول یعنے جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندس اور شونیز اور بیخ فاشرا اور حبطیانا اور ابہل اور بیخ دم الاخوین اور بیخ خنثی اور زبد البحر اور حلتیت اور بیخ کبر جبلی تخم ترب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ فاقلہ یا ذریون زراج اور فلفل زنگار کبریت قطران بیٹ کبوتر ملبوس قسط زراوند شقاقل تافسیا فربیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین ملا کر برص پر طلا کرنا اور بصل الزیر بھی مجربات سے ہے نوشادر اور روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر وضح کے واسطے اور دم اسود سالخ یعنے کالا سانپ جو کینچلی چھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور اشترغار سیاہ یعنی [illegible] دوائین جیسے اور بورہ قرطم یعنی کسوم کا رس اور پانی آب قثاء بری آب ملبوس اور آب حنظل خاص کرکے اور آب مرزنجوش خصوصاً اوس جگہ بچھو کے نشان پڑ گئے ہون اور عصارہ راسن اور سانپ کے گوشت کا شوربا۔ اطلیہ جیدہ سے تریاق اور مثرودیطوس اور بونہ یا آفتابہ دشتی کے ہمراہ۔ ایضاً۔ شیطرج کوٹ کر اوسیطرح رائی کو مگر کبھی یہی دونون کافی ہو جاتی ہین مگر یہ ان جب ہو کہ سپیدی درمیان مین دونون جلدون کی ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو۔ ادہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اوسمین شیطرج سوختہ لگائین اور دو گھڑی بعد علاج کو ملائین۔ اطلیہ جیدہ مین سے ذراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کی کھال مین پکا کر اگر پہلے سانپ کو ذبح کرکے اوسکے پیٹ کی آلائش دور کرین اور پھر ڈوری سے اوسے ٹانگ دین اور سانپ کو برشتہ کرین تاآنکہ پھول جاوے بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی۔ نسخہ مجربہ برگ تازہ کبر کو زیت مین جوش دین تاکہ خشک ہو جائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک اور سیر چھڑکین کہ مثل مرہم کے ہو جاوے اور دھوپ مین طلا کرین طلاے ہندی قسط اور شیطرج اور ہڑتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر ایک ہفتہ رکھ چھوڑین مگر پیسنا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے اور بعد ازان کہ علاج کر چکے داغون پر لگا کر دھوپ مین کھڑی ہونا بہق اور ابتدائی برص کو بھی دور کرتی ہے۔ سجی اور چونا برابر پیسکر شیر تازہ مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ بتازہ اوسمین ڈالا کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہو جاوے طلا کرین تاآنکہ قرحہ پڑ جاوے بعد ازان زرنفت اور موم قطران اور پوست جوز سوختہ اور روغن بچہ کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تاکہ سب ایک دوا ہو جاوین بعد ازان طلا کرین تاآنکہ رنگت بدن مثل اصلی رنگ کے ہو جاوے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ مین جو نہایت سخت ہو اس دوا کو لگاتے رہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

[illegible]

مادہ کا لینے مریض سکے پہلے ایسی دوا ضعیف سی بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے ۔ ایارج اصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کے
باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے ۔ آخر کے مسہلات میں حب منتن کا استعمال کریں اور پھر ایارج الاصول دو ہفتہ تک پلائیں اور خون بڑھانے
کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طائروں کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرتی ہیں اور نسبے
ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیے اور مرق یعنے چکنے شوربے وغیرہ سے (سوای زیرباج کے اور وہ کبھی کبھی) پرہیز کریں پانی سے زیادہ
اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں ۔ واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھردرے
کپڑے سے ملا کریں تاکہ خون اوسی جگہ جذب ہو کر آیا کرے ۔ حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے ۔ غذای غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی
اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے ۔ جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح
پر آجاے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنے برص نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی گرد بجھنے کے داغوں کی آتی ہے وہ بھی **صفت**
طلای کثیر الاخلاط کی جو معتصم کیواسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہیں تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنے چت کبرا ہو
یا اثم یعنے سیاہ یا خون البغث کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ ورشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن
ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کر
رکھ چھوڑیں ۔ اور تازہ اندرائن کا چھلکا اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور
خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی ہانڈی میں پکائیں اور پکانے کے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ
اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقرقرحا کندش افسنتین فلفل ملح بازریون بیخ قثاء الحمار خربق سیاہ جاوشیر و الیسن حب
دو ثلث پانی جل جاے اوسکو چھان ڈالیں اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھیں تا اینکہ رطوبت اسکی خشک ہو جاے بعد ازاں
آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیوں پر چھڑک کر کہ جملہ بوزن آٹھ رطل
کے ہوں اور سیر حلتیت منتن اور محروث اور اشترغار اور دونوں قسم ہڑتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ
ملاکر ان آبہای مذکور میں جوش دیں تا اینکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اوہنیں ادویہ اور خونہای
مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جاے اور پانی ڈالتے جائیں اور سحق بھی کرتے جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت
خشک ہوگی بعد ازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں ۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک
سہل الوصول جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہو استعمال کیجاے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلای جید** جو ساہر
نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقاقل بیخ کبر ہر واحد ایک جزو شیطرج حضض دو دو جزو زرنیخ ہر واحد نصف جزو دھوپ میں ٹھہر کر طلا کریں
طلای خفیف جید جو دافع برص ہے کہ شقایق اور ہزار چشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوۃ الصبغ اور زبد البحر اور
تخم ترب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** شبہ یعنے پھول جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ
اور صفر یعنی پیتل جلایا ہوا اور زراریح ہر واحد ایک درہم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازاں ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر
چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے ارسیاسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ جند بیدستر شیطرج زنگار زراریح
پیسکر سرکہ ملاکر قرص طیار کریں اور سکھا رکھیں اور بر وقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اوسکے بعد خمیر کو اوسپر خوب سا لگا دیں

ایضاً

ایضاً کتاب لبنیہ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ فربیون ابہل اور اسود فاشرا لیفہ بیخ مازریون کبریت زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ اسقدر سحق کریں کہ مثل خلوق کے گاڑھا ہو جائے اور شیشہ کے ظرف میں اوٹھا رکھیں اور دھوپ میں بیٹھ کر پہلے بدن کو خوب مالش کریں بعد ازان یہ دوا لگائیں **دوسرا نسخہ** جو حکیم بزرل کیطرف منسوب ہے کبریت اور فربیون اور زرنیخ ہر واحد درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملاکر طلا کریں **ایضاً** کندش تافسیا مازریون مجیٹھ [illegible] عاقرقرحا ہموزن ان سب کو خون مار سیاہ میں جو کینچلی جھاڑ چکا ہو ملاکر قرص طیار کریں اور بروقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر اوسے اوسی میں ملاکر حمام میں استعمال کریں **ایضاً** مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملاکر بعد حمام کرنے کے طلا کرینا **صفت دوا بلقی** برگ مازریون اور تخم مازریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ میں جوش دیں کہ دوا اوسمیں ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مہرا ہو جائے پھر اوسمیں زاج اور ذراریح اور برادہ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکاتے رہیں تا اینکہ جوش آجائے اوسکے بعد طلا کریں اور پے در پے لگاتے رہیں دھونہ ڈالیں جہانتک دھونے کا تحمل ہو سکے اور یہ دوا التفاطات کو بھی دور کرتی ہے **طلا اسکے** جیسا عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا تافسیا ہر ایک تین درہم فربیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملاکر طلا کریں ہمارا کہ **تجربہ کی دوا** یہ ہے کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ حمام ذراریح شیطرج تخم ترب تخم خردل مجیٹھ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملاکر استعمال کریں جو لقاطات اور زخم پیدا ہوں اونکا علاج بعلاج قروح کریں اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائیں تا اینکہ برص بالکل ہو جائے سفیدی کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور آب برگ تخم جوش اور مجیٹھ اور شیطرج کو آب تقم ملاکر طلا کرنے سے دور ہو جاتا ہے **اصباغ اور رنگ** جو برص پر طلا کیے جاتے ہیں کہ چلد کے ہمرنگ جلد کے سپید اونکے اوزان اور مقدار کی ضمانت صاف تعیین کر دینی ممکن نہیں ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہیں اور اسی سبب سے قبول کرنے میں دوا صبغ کی کمی اور بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے ہم بلکہ ادویہ صبغ کر استعمال کے قوانین بیان کر دیتے ہیں کہ اونہیں کو الٹ پلٹ کر کیا کریں انجملہ شورہ اور مرداسنگ اور شراب یعنی مغرہ یعنی سرخ مٹی اور مجیٹھ اور شقیقہ کو مرتب کرکے طلا کریں یہ **صبغ** ہمارا مجرب ہے پوست جوز اور سکی برابر وزن میں حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ **ایضاً** چونہ اور ہڑتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جزو مجیٹھ دو جزو آب پیاز ملاکر استعمال کرینا اور مقدار مناسب وہی ہے جیسی قابلیت جلد کو ہو **صبغ اخضر** زاج قلقند یعنی سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملاکر پہلے دھوپ میں مقام برص کی مالش کریں اوسکے بعد اس رنگ کو لگائیں اور چند بار طلا کریں یہ رنگ ہرا ہے **صبغ احمر** قرط [illegible] مرداسنگ چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملاکر طلا کریں **ایضاً** شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست انار سرکہ شراب میں اسقدر پیسیں کہ سیاہ ہو جائے اور بمرات کثیرہ طلا کریں یا قیراطات دیدہ کے لیپ لگائیں اور پھر استعمال ہو وقت کریں اور پھر لگائیں **غذا مبروص** کی بریان کی ہوئی چیزیں اور قلایا اور مطجنات اور نکہیات اور ایسی چیزیں جسکے جوہر میں [illegible] کی حرکت سی ملیا ہوئی ہیں اور فقط شراب پر بجائے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً ترک کر دینا یا تھوڑا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی شراب ملاکر استعمال کرنا **علاج برص اسود** کا وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود میں ترطیب بدن کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اور اسکے بعد بہق اسود کی ادویہ میں سے جو زیادہ تر قوت جلا کرتی ہے اوسکا لگانا چاہیے اور کبھی ایسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض میں شدت ہو جائے تو بغرض علاج

مرض جذام کا کرنا چاہیے

مقالہ تیسرا اون امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین

فصل سعفہ کے بیان مین اور شرنیج البلخیہ

اور بطم کا بیان سعفہ منجملہ بثور رطبہ کے ہے ۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت مین لکھتے ہین ۔ سعفہ کی ابتدا بثور سے کہ یعنے سخت پھنسیون سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہین بعد ازان اون پھنسیون مین قرحہ پڑتا ہے خشکریشہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ اوس پر سرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اون قروح سے نکلتی ہے اوس وقت اسکا نام شرنیج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے ۔ کبھی داد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنے داد ہوکر سعفہ کے بثور بن جاتے ہین ۔ اور بیشتر سر اسمین اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے ۔ سبب مورث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو جلد اور اکال سے خون مین ملجانا اور اخلاط غلیظہ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہوکر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہو جاتا ہے ۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہوا اور اوسمین رطوبت حریف اور تیز ملجاے اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اوسے طبیعت دفع کردے اسی سبب سے جلد مین فساد آجاے اور سڑنے کی نوبت پہونچے ۔ بلخیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا اون کے مادہ و دوالی سے بعینہ پیدا ہوتے ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہے علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہے اور عنقریب ہم اوسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے مطبوخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اوس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دواسے کرین جو فقط بقایاے مواد کو خارج کردے اور نہ ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور ہر اتنا شربت مجموع دو دو سے بقدر ایک رطل کے لین اور روغن ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد سے ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ اسکے بعد اسی پر اقتصار کرین کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور باافراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتا رہے یا خاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لجنہ ہے مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالاے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اگر پچھنے سر پر لگائی جائین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین ہو او سوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہان تک کہ خون نکل آئے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برآمد ہو اوسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد ازان برآمد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے ۔ سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے در پے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ مکث نہ کرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیمگرم دن بھر مین چند مرتبہ پہونچانا اس اوہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا اسکے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مواد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرنے کے بعد بطور اسہال دفع کرین اور بعد ازان ادویہ کو ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے نہ تو چسپان کرنے مین قریب موضع ماؤف کے کچھ مضایقہ نہین ہے

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اور اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون رگہای قریب سے مرض سعفہ میں فصد کرکے لینے سے برامد ہو جیسے اگر سعفہ سر میں ہو اور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر تمام سعفہ پر طلا کرین یہی خون اوسکے علاج میں بکار امد ہے اوسکے بعد آب چقندر اور زراج سے دھو ڈالین ۔ ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے اگر ابھی مرض کی ابتدا ہو یا بدن رطب اور وہ نرم ہو ان جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہ تو حنا اور وسمہ اور بارزد سوختہ اور پوست الیہ کو استعمال کرین کہ مجرب ہے یا مثل ایسی دواؤن کے جو قوابض مجففہ سے بنائی جاتین جیسے پوست انار سرکہ شراب میں ملا کر اور روغن گل اور کبھی ادویہ میں مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کبریت [illegible] درجہ کو سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور شیرخوان سیر کا اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہے اسی درجہ ابتدا کی ادویہ میں توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل ۔ یا مرتک اور چرک فضہ اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کرین اسیطرح بیخ سوسن آسمانگونی اور [illegible] اور کور مکوک یعنی خرنوب یا کرنب اور حب اللبان ساییدہ ۔ ایضاً عدس اور ہمزہ ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً بادام تلخ اور بارزد کو دونون پیسکر طلا کرین سرکہ ملا کر یعنی پہلے اس دوا کو دھوپ میں رکھکر قوام درست کرلین ۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو سرکہ کے ہمراہ پیسکر رکھین اور اسی کا سعوط کرین تاکہ جو رطوبت سرطان سے برامد ہو اوسکا سعوط کرین ۔ جو سعفہ مزمن ہو یا بدن سخت اور درشت پر ہو اوسکے علاج میں حاجت قلقطار اور قلقند اور شونیز اور زراج جبر اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالفرالیس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے ایضاً مثل مرداسنج اور اسفیداج کی بھی موثر ہے ۔ حرف یالس بھی مجففات قویہ سے ہے ۔ پنپال کہ وہ محلل قوی ہے کہ جلا اور تخفیف پیدا کرتا ہے اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زرد ابر اچوایک طائر معروف ہے خصوصاً جو چاول کھاکر فضلہ کرے ۔ مرہم عروق کا ان لوگون کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے ۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفر اور حنا اور زراوند پوست انار و مرداسنگ اضافہ کرکے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب میں مذکور ہو گی صفت دوای جید کی قلیمیا کبریت سبز خاکستر کدو کو شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ میں طیار کرین ۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ اور روغن گل میں ایضاً خاکستر چوب انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور بارزد و بیخ سرکہ اور روغن کے ساتھ صفت دوای جید پہلے سعفہ کو [illegible] سے دھوکر توبال نحاس اور [illegible] ہموزن دو درہم کے تراب کندر [illegible] ہر واحد [illegible] انگور کی [illegible] ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل بقدر حاجت فصل ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی [illegible] اور کہنہ تو استعمال دوای [illegible] احتیاج ہے کہ اوسکے بعد اسکا گوشت نکل آئے [illegible] بتری بہت پیدا ہو لہذا ان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کو ساتھ اور سرکہ اور زیت اور [illegible] سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا ۔ ترطیب بدن کی غذا اور اشربہ سے اور حقنہ [illegible] کرنی بھی نافع ہے صفت دوای جید جو سعفہ خشک وتر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد [illegible] سکنجبین سرکہ [illegible] شیاف ابیض [illegible] ہر واحد تین مثقال عروق صفر [illegible] ہر واحد نصف مثقال دوانون کو خوب پیسکر دونون روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائین اسطرح کہ پیستے جائین اور ملاتے جائین اوسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائین اور جب

اور قوبا اور تمر الشعر اور داء الثعلب اور خزاز اور باجیہ جو سعفہ ردی کی قسم زبون ہے ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہے مترجم کہتا ہے یہ دوا وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ مین ہوا ہے متن بیشتر سبب سعفہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلا کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اوسکا علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہوچکا ہماری خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے ۔ زراوند اور زنگار اشق مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر چنبیلی کے روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کرین فصل قوبا کی بیان مین قوبا داد کو کہتے ہین قوبا اور سعفہ مین چندان فرق نہین ہے ہان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون مین ہے خصوصا سعفہ یابسہ مین اور داد مین بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبای خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے اور زیادہ اکال اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب سورش بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمین حدت زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اوس خلط کا غلط مادہ جب ہو زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے جسمین یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو ۔ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھیلنے کھجانے سے معلوم ہوتا کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کی استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل بسودا ہوجاتا ہے ۔ اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکے اوڑتے ہین اور بعض بسبب شدت یبوست اور زیادہ غائر ہونی مادہ کی ہوتی ہے ایسا داد مثل برص اسود کی ہے اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی منقشر نہین ہوتی بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ تمام بدن مین دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہہ سے دوسری جگہہ نہین دوڑتی ۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور قدیم کہنہ بھی لیکن اکثر داد زیادہ ردی ہے ۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کیطرف نسبت ہے کہ اوسمین زیادہ ہوتا ہے قوبا کا علاج قوبا کے علاج مین دراصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمین قوت تحلیل اور تلطیف کی ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب مادہ رقیقہ کی کرنی چاہیے اور جبکہ غلبہ کسی مادہ کا ان دونون مادون سے ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے ۔ جونک لگانی داد کی مرض مین ایک اچھی دوا ہے ۔ تنقیہ سودا اور جو امور تنقیہ کے تابع ہین ان سب مین حاجت مارالجبن اوسقدر ہوتی ہے جسکی تقدیر اندازہ مریض خاص پر موقوف ہے ۔ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا مین اوسی قدر ہے جتنی سعفہ مین ہوتی ہے ۔ اسیطرح حمام کرانا ایک اعلی معالجہ قوبا کے واسطے ہے ۔ کبھی ہوای خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہواے مرطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے ۔ ایک قوم کی تجربہ ہے کہ جملہ اقسام داد کی حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہوچکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال لک مغسول کا جو لطوخ صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے ۔ جب قوبا تمام بدن مین پھیل جای اور بکثرت ہوجای پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے معالجات موضعیہ جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ مین سے حماض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے ۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلوچہ کا با سرکہ لگا کر اور عسل لبنی سرکہ ملا کر خاصیت درجہ مفید ہے ۔ ماء کبریتی پینے اوس چشمہ کا پانی جہان گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا اسرش ہر کیا ان کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسی ہی شخص کے دانتون سی جو خون برآمد ہوتا ہے اوسکے بھی ہے ئے چھلکے یا شفتہ تخم خربوزہ اور بیخ اشراس روغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کبر اور

سنگسپیدہ کرین ملاکر کہ ہر ایک قسم کو داد کی نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے ۔ اقاقیا اور مغاث اور روغن نخود کو صلاحیت اصلاح کی ہی ہر ایک بدن کی داد کیواسطے وہ بدن باقوۃ یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے ۔ ابتداہی قوبا پر ہمیشہ اور ہر دم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ سے مالش کرین اور ہمیشہ یہی کرتے ہین ۔ ماء الشعیر کا طلا کرنا بھی زیتر قوبای ابتدائی کو دور کر دیتا ہی خصوصًا ہمراہ جوز ماثج کی اور سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ اجاص لڑکون کے داد کو مفید ہے دوای جید صمغ لوز اور نخری جلود اور میبہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملاکر طلا کرین ایضًا نجار یعنی بڑہئی جس سے لکڑی جوڑتے ہین اوسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کر کے خوب سائیدہ کرین اور استعمال کرین ۔ جو داد مزمن اور کہنہ ہوجاے اور قسم ردی سے ہو اوسمین ادویہ قوی تر کی ضرورت ہی جیسے عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن نخود کا یا چاولون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصًا یا روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونون عجیب المنفع ہین اسیطرح ہمیشہ داد پر فضلہ سپید ملاکرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جنکا ذکر باب سعفہ مین ہوچکا ہے اور انگشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب البان کا نافع خاصہ اور خصوصًا اگر اسکی تہ پر طلی بنالین یا روغن خردل مین اور سنگسپیدہ اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور فرفیون اور کندش اور حماہر کی راکہ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر اور نباتات مفید ہے ہر کبریت فرفیون کو لیکر پیسین اور روغن نخود اور راکھ لہسن کی اور اور کبریت کو صمغ بلیلج اور حب البان سرکہ کے ہمراہ لگاتے ہین یہ دوا قوی ہے اور قوبای مقشر کو بھی نافع ہے دوسرا نسخہ کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایکدرہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملاکر طلا کرین ایضًا بورہ ارمنی نصف مثقال روغن نخود تین درہم حماض اترج قفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خردل سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا طلا طیار کرین ایضًا سنگسپیدہ سرکہ مین ملاکر طلا کرین اور زاج اور مرداسنگ اور شب اور کبریت اور صبر کو خون وندان انسان مین گوندھ کر طلا کرین دوای جید حب البان دس جزو اور کبریت اصفر سنگسپیدہ یا ایک جزو خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کر کے طلا کرتے ہین ایضًا کبریت اور دقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر ایضًا فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد سب اجزا ایکسا سرکہ اور زیت مین آمیختہ کر کے طلا کرین فصل ثبور لبنیہ کا بیان کبھی ناک اور رخسارون پر سپید دانے ایسے برامد ہوتے ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپککر جم گئی ہون ایسی دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ بخار کے ساتھ سطح کیطرف بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہی ان بثور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تخفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اوسکے ایرسا ان دونون کا نطوخ بنالین یا السی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے فصل جرب اور حکہ کا بیان (تر کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ) جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تو وہ مادہ سوداوی ہی جو ایسی صفرا سے مل گیا ہے جسکا استحالہ قریب ہی کہ سودا کیطرف ہو جاے خواہ تھوڑا اوسمین سے مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے ۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہی کہ اوسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلی قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلظت بھی وہی مادہ ہوتا ہی اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے ۔ اکثر اس مرض کی پیدائش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ایسی تحلیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے ۔ جو قسم جرب کی بدن مین پھیلی ہوئی اور یابست ہو وہ بھی جرب رطب مین داخل ہے ۔ اور جو عارض زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کدورت سے دکھائی دیتا اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہو اوسکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہیے ۔ جو دانے چپٹے اور چوڑے ہون اور اون مین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے اخلاط مین حدت کمتر ہوتی ہے ۔ جو اسباب پیدائش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب تولید مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کو اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب اسباب تولید قمل اور سعفہ اور خراز اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے ۔ جرب اور حکہ مین فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین تکون اور بثور بننے کی طرف میلان بہت کم ہے اور اوسمین سکون بمقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جو اوسکو ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہے بسبب کہ طبیعت اوسے بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہون اور تنظیف یعنی صفائی جلد مین یا مادہ مدفوعہ مین نہ ہو ۔ یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض کی خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ ۔ یا بسبب غذاہای غلیظہ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا سے کیموس ردی تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے ۔ یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ۔ حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ کھرا جلد وغیرہ پر باقی نہین رہتا ۔ سن شیخوخت مین جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے بس اوسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایان ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب متقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتی ہین ۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ حکہ کا دونو جلدون کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن مین بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے ۔ جملہ اقسام کی شوری سے حکہ پیدا ہوتا ہے ۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر اونگلیون کی گھائی مین ہوتی ہے یا درمیان دو اونگلیون کے اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف ہے ۔ جرب عظیم اور فاحش کی دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کی ہوتے ہین ۔ جملہ اقسام کے روغن ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال ہو اور اوسکے خوف تہیج اسعال کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جاے دواے مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جاے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب مین اور استعمال ایسی چیزونکا کرین جو رطب اور چیزین پھیکی ہون اور بیشتر اونکو مشتہی کرنا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع کو بالکل ترک کر دین اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شخص عفن جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے یہ پیدا ہوتی ہے ۔ اور یہی سبب ہے کہ ہم ہر وقت غسل جنابت کو بدن ملنے کا حکم دیتے ہین ۔ مستفرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفایج افتیمون مین ملا کر اور اسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین مامیران بھی شریک کیا جاتی ہے ۔ ایضاً حب حضوض اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس سہم تین رطل پانی مین جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کر کے ایک سے دو ثلث کی انداز اس جوشاندہ کی کی مائیت سے دو ثلث رطل لے کر اوسمین خیار شنبر بیس سہم خوب بھگو دین جب اچھی طرح بھیگ جاے چھان کر ایک سہم غاریقون ملا کر

استعمال کرین حب جید اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ مین دواؤن کو سفوف کرکے گوندھا کرین اور سوکھائین اور تین مرتبہ اسی طرح کرین اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالین کہ مثل حسو کے نم ہو جاے (بعد تیسری بار کے) اسقدر رہنے دین کہ قوام مین حب بستہ کرنے کی لیاقت آجاے اور گولیان بنالین دواے قوی حب شرحسن کی ہلیلہ زرد اور بلیلہ اور آملہ اور برنج کابلی مقشر ہر واحد ایکدرہم تربد دو درہم [illegible] مین گوندھکر قرص تیار کرین مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے اور کبھی اسمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب ودی مرض سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ پے درپے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کرین پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر پانچ روز متواتر پینے کے بعد چھوڑدین بعد متواتر تین روز استعمال کرین یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دیکر استعمال کرین جسطرح مشاہدہ تحمل کرنے کا ہو اور اگر سحج اسہال اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اوسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کرین یہ تدبیر بدرجہ نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اکثر اس سے ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی مین بھگوکر اور تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شربت کیلیے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہو مقدار صبر کی ایک درہم سے ایکمثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا متحمل نہو تو ترک کردے نقوعات اجاصیہ بھی اس مرض کو نافع ہین ایضاً رب ہلیلہ زرد جو اوسکے مطبوخ کی مائیت دھوپ مین سکھاکے تیار ہو اس رب سے واسطے جرب رطب کی پانچ درہم سے دس درہم تک ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرے اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونون کو واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب حب مسہلات جیدہ سے اسطرح لیا جاے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی ہوسکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کر اونکے ربوب اور حبوب طیار کرتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہے اگر روزانہ استعمال کیا جاے جسطرح اور ابواب مین اوسکا طریقہ مذکور ہو چکا اوسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور [illegible] شاہترہ کے چند روز پے در پے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے ادویہ منقیہ جو برفق تنقیہ کرتی ہین اور اونکے قائم مقام یہ دوا بھی ہے کہ حب [illegible] سقمونیا اور زعفران ملاکر ہر ایک بمقدار شربت بوزن پانچ حمصہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایکدرہم کتیرا اور ورد ہر واحد ایکدرہم زعفران تین درہم ایضاً دوا دواے قوی جو اوپر مذکور ہوچکی ہے جسمین برنج داخل ہین اوسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم سے تین درہم تک استعمال کرین۔ ایک گروہ نے کہا ہے حب تنقیہ بے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہے کہ تخفیف کرین اور فقط [illegible] چینہ کا ستو اور شکر صبحدم مریض کو پلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جاے گی۔ کہتے ہین کہ صاحب یالبس اور حکہ شقیقہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرخشت بمقدار ایک سیر تین درہم اور نصف وزن اوسکے سکنجبین وغیرہ ملالی جاے اور بعض اطبا اسکو دواء عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہین جیسے خبث فضہ اور مرداسنج اور صندل اور عروق صفر سرکہ مین گوندھ کر اور روغن گل ملاکر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سہل تر یہ نسخہ جید ہے کہ گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملاکر آب پیاز ہمراہ روغن گل عام دواے تخفیف کے واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اوسکے واسطے تخم رازیانہ سرکہ اور روغن گل مین پیسکر استعمال کرین حمام مین بیٹھکر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ دوا ہے

[illegible]

جسمین قوت تصمیہ بھی ہو یعنی اندر کی چھلکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جاوے — اسفیداج آرد عدس اور بکری کی مینگنی اور سرکہ ملا کر دھوپ مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہو جاوے اوسکے بعد طلا کرین۔ معجون جو اس مرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب جرب کو اور اصحاب سعفہ اور بعض کو لائق ہین یہی مراد اون معاجین سے ہے جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ شاہترہ کے ایضاً مثل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چار درہم مشمش منقی ۷ عدد حسب جمیع ادویہ کے — ادویہ مفیدہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملوکیا اور ماء حماضہ اور چقندر اور جیسے بھوسی اور بھی گیہون کی آرد کی جیسے سمید کہتے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب البطیخ اور جوف البطیخ مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس طبیخ حلبہ آب پوست خشخاش سبز کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے شحم حنظل اور [illegible] لعاب ملا کر اور ریتاج کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسفیداج قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور قلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور شتیرو سرکہ جسمین قلی ملی ہو کہ بعد ازان شیرج کو اوسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے — کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور افراط حدت کو منع کرے — پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے — مجربات سے تخم حب جیرکا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلا دین اور سمت دھوپ مین بیٹھکر اس روغن کی مالش کرین اور کسی حلقی ہوئی بھٹی کے قریب بار بار جاوین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے — دوا جدید مرداسنگ اور زاج جبری ہموزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ تیز مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پوری ایک مہینہ تک اسی حال نداوہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا فعل ہو چکا ہین بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بذریعہ مفیدہ ہے اور بوجہ حل نداوہ کے اثر بھی اسمین کم ہے جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیاے حادہ بعد محلول ہونے یہ حل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی ہے — کندس اور زیبق مقتول اور خبث فضہ اور زراوند اور کبریت اور فتیل وزاجی وہس سوختہ اور مصات اور نوشادر اور تلخ منثور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گازران اور پلیدی سگ اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے اور قشار الحمار اور خضا و پوست جرب انگور سوختہ کرکے موضع جرب پر چھڑکین اور پہلے اوس جگہ کو مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب ملین اور پھر جدا جدا اکہا اور مسکہ اسی طرح ملین تا آنکہ راکھ وغیرہ سلجھ ناپدید ہو جاوے — کبھی قیر ومانا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال انہا جرب مین کافی ہوتا ہے — مرکبات جدیدہ مین سے یہ ہے زیبق مقتول برگ کنیر قلیمیای فضی مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملا کر طلا کرین شب کو اور دوا لگا کے سورہین صبح کو حمام مین جاکر بدن کو دھوئین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملا کر بعد ازان آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین دوا سہل سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بسو دیئن اور بر وقت حاجت کے طلا کرین ایضاً گندھک سیماب اور میدہ آملہ بخور البنج اور قسط سب اجزاء ہم وزن ایضاً گندش ایک جزو بکری کی مینگنی تین جزو سرکہ ملا کر طلا کرین جیسا ادویہ قویہ جو محلل اور خشک اور کہا الی ہیں ڈالی مین استعمال کی جاوین اونکے بعد روغنہاے معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن بنفشہ اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج مین مادہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہے — جرب رطب مین ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تخفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے — جب دوا

سیماب پیٹ یا پونچھی المقدور اوسکو اطراف معدہ اور اعضاء کو لیپ کر دور لگانا چاہیے۔ حکہ یابسہ کا علاج بعد استفراغ کے اگر تنقیہ کی حاجت بھی ہو ادویہ نقصین اور پیسے کیا جانا ہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً گائے کے دہی کا توڑ جو خوب ترش ہو یا نیم گرم پانی سے نہانا اور مرطبات دہنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان بارد خصوصاً گرد دن اور ان میں عصارہ کرفس بھی داخل کیا جاوے۔ جرب یابس اور حکہ یابسہ کا علاج قریب قریب ہی ہے۔ نرم اور سبک دوائیں سے خشخاش سرکہ میں پیس کر استعمال کرنا ہے ایضاً برگ سوسن ایضاً صبر آب کاسنی میں اور نشاستہ بھی ان ادویہ میں پڑتا ہے اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی اور قویہ میں ایک خیر وطلی ہے جس میں افیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہے اور خارش میں اسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہے۔ اور قویہ میں سے یہ ترکیب ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے ان میں نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملا کر طلا کریں خصوصاً خصیوں پر ایضاً بکری بریان اور قطران اور یہ دوا اوس کھجلی کو بھی نافع ہے اندرون سرین شرم گاہ کی انگشتی پر بطور شیاف کی لینی چاہیے مشائخ کو علاج حکہ میں جو خاص ادنکو عارض ہوتی ہے اس دوا سے نفع ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ سوئے کے ہمراہ لگائیں۔ استحمامات اور نہانے کے پانی میں جو دوائیں حکہ اور جرب کو مستعمل ہیں جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسی طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا۔ غذا اوسی مرض جرب اور حکہ کی ایسی تجویز کرنی چاہیے جس میں ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور باہمہ مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کیا جانا ہے اور اصحاب حکہ یابسہ کو استعمال دہنہائے نرم کا کھانے میں استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام اور روغن شیتہ ج وغیرہ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ حجامت ساقین کی جرب ماشن کو نافع ہے

[illegible] جرب کو نافع ہے

فصل حصف کی بیان میں

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگوں کے بدن میں ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنی خاردار پیدا ہوتے ہیں گویا وہ بثور ایسے مواد سے پیدا ہوتے ہیں جو کسل اور تعب یا بدن میں بسبب ابتلا کے ہیں ثقل سے پیدا ہوتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سریع اور رقیق جلد زائل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق بھی آ ہوتا دفع ہو جاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اسے چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعریق نہیں ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد میں محتبس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بثور لپیٹ کے اثقال اور گرانی کا اثر ہے جو پسینہ بطور رشح کے نکلتا چاہیے اور کبھی اس بے غنوانی سے بثور تو ظاہر نہیں ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد میں ہو جاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر کثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا نہیں وجہ سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ افعال کا عادہ کیا کرے حصف کی پروا اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہے اور اگر پیدا ہو گیا ہے تو زائل کر دیتا ہے بعد ازاں سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام میں بدن کی مالش تربوز کی مغز اور مسور کے آرد سے بعد جو پسینا پیدا ہوئے کے بعد اوسکے شاہ سفرم کی مالش بھی نافع ہے ایضاً مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا۔ صندل بھی حصف کو روکتا ہے گو کبھی کبھی اوٹھتی ہی صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کبھی نہ اوٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزیں جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلوی بخارا انکے ہیں کی بدن اختیار کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسی اشیا کا جو پسینہ بدبو کو مانع ہوں جیسے طبیخ آس اور گل سرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہیں کہ ورق گرمالا ہو گرم پانی بھی اسکو نافع ہے۔ کبھی حمام ایسے پانی جس میں شیا دوالقصہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہیں۔ حرکت اور قار

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہان پسینا زیادہ نکلتا ہو وہان نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار پنکھے جھلنا اگر ہو ایسی ہو براحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور راتب سرد سے نہانا ۔ ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور مکھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہے اگر لگایا جاوے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر ۔ ایضاً وہ مسوحات جنمین مجیٹھ اور مرداسنگ اور خبث الحدید اور توتیا خاص کرکے اور خاکستر برگ آس اور دہنیہ آس ۔ اور دردی شراب جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر ۔ کبھی [illegible] یعنے نشاستہ بھی حصف کو نافع ہوتا ہے پانیمین گھول کر ۔ اور شدید حصف قوی مین استعمال مویزج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہے ۔ اگر حصف کی وجہ سے قرحہ پڑجاوے تو اوسکا علاج عروق صفر اور مازو اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے ۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہو جاتے ہین اور فساد اور ردائت انکی زیادہ ہوتی ہے اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے اور اگر یہ قروح مستحکم ہو کر بگڑ جاوین پھر اسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے

فصل نبات اللیل کا بیان اندھیریان جس شخص کے بدن کی کھال کھردری مدت تک رہی ہو اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اوسکا جید ہو ایسے شخص کو رات کے وقت یا سرد اوقات مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو نبات لیل اور ہندی اندھیریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رک جانا اوس مادہ کا ہوتا ہے جسکو متحلل ہو جانا چاہیے اور احتباس دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہے جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہے کہ تکثیف پیدا کرکے اور بھی مسامات کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہے ۔ خصوصاً ایسے وقت کی سردی کہ جسوقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو اور اس سے ہضم اور کثرت احتباس مادہ کی تابع کثرت بخارات و ہوائے شبینہ جو اکثر ٹھنڈی چلتی ہے ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے ۔ خاص حالات سے اس مرض کو یہ بھی ہے کہ ابتدا مین تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا ہے

علاج توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کرین اور تمریخات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین اونکا استعمال کرین اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہاے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کرا لین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہو چکا ہے اور اگر تنقیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کرین ۔ ادویہ موضعیہ مین صبر کہنہ اجود ہے اون سب دواؤنمین جنکو اس مرض سے خصوصیت ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور طلی ہے ۔ اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملا کر ۔ آب کرفس تر اور دیہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے ۔ تنہا اور سرکہ بھی اس مرض کو مفید دوا ہے اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی

فصل ثاٰلیل کے بیان مین مسؤرون کو ثاٰلیل کہتے ہین یہ مسماری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا انمین گرہی ہوتی ہین اور عفونت مزمنہ یعنے پیچیدار اور جھکے ہوئے اکثر چھوٹے بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہے اور جو اول امر مین اسکی پیدائش کا فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس مرض کا مادہ سوداوی ہے جو کبھی نہایت خشک بلغم سے مستحیل بسودا ہوتا ہے جسوقت ایسا بلغم خون مین بکثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو کیفیت عارض ہو جاتی ہے بسبب احتقان اور کثرت کے اور نیز دوسرے اسباب تعفن سے کہ وہ خون بیوست اور برودت پیدا کرکے مستحیل بسودا ہو جاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگونمین کہ اونمین بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی خون مین رگہاے کرکے کی قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین تعفن

مجففہ زیادہ ہوتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ ثآلیل بہ یبوست کر دیتے ہین لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت ہے پیدا نہین ہونے پاتی خصوصاً جبکہ خون اپنی اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ حارہ نہو۔ کبھی ایک مسّہ بڑا سا پیدا ہوتا ہے اور یہی بڑا ثولول سبب استحالہ کا اوس بخار کی طرف اپنے مادہ سے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو مستحیل کر لیتا ہے جو بذریعہ بخار کے اوس عضو مین آتی ہے جہان وہ ثولول پیدا ہوا ہے پس اس غذای استحالہ شدہ مین یبس اور برودت پیدا ہوتی ہے اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثآلیل بھی بکثرت پیدا ہوتی ہین جب وہ بڑا مسّہ اوکھیڑ کر پھینک دیا جای یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جاے وہ چھوٹے چھوٹے مسّے خود بخود گر پڑتے ہین۔ جو بڑے بڑے مسّے ہون اور اونکے سرے اور نوکین جیسے کیلون اور میخون کے سرے ہوتے ہین ایسی ہون اور جڑین اونکی باریک اور پتلی ہون اون مسّون کا نام مسامیریہ ہے اور جو مسّے طولانی اور پیچدار ہون یا کسی طرف جھکے ہوئے ہون اونکا نام قرون ہے۔ بعض قسم ثآلیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے کہ ایسے مسّے کو دیگر اقسام سے متمیز کر لین اور جب وہ سکاندہ اور ریشم وغیرہ شگافتہ ہو کر برامد ہو چاہیے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اوسے نکال ڈالین اور باقی نہ رہنے دین علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے یہ تو امر لابدی اور ضروری ہے اگر مرض مین زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جاے اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی بالاور تدابیر جو کہ ہم بیان ہو چکین۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی او قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثآلیل کے واسطے جیسی مالش مسّون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا تلطیخ حنظل جو صاف کر کے تین روز تک ٹھہر جانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاے اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے۔ الضاً بورق الکبر او جوز السرو اور زیتون خام اور جوز مانج بھی جید ہے اور تازہ برگ آس ثولول خفیف اور قوی ہر دو کے واسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب بابنکہ اسکی لگاوٹ ایذا بھی کم ہوتی ہے بخو ثولول مین لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے غرب کی اور اوسکی کی راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ۔ ادویہ جیدہ بالغ النفع مین سے یہ بھی ہے کہ حرمل اور حنّا کو باریک کرین اور منخل مین چھان کر آب سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد۔ قوی ثآلیل کے واسطے چونہ اور زرنیخ اور سجی سے طلا طیار کرین خصوصاً اگر سیماب کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بید اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور ریلوس گوسپند کے فضلہ کے ساتھ الضاً فرادیج ہمراہ زرنیخ کے الضاً عسل بلادر مسّہ کے اوکھیڑ ڈالنے مین قوی علاج ہے او شیر یتوع یعنے درخت شیر دار بھی جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ اگر ان پر لگایا جاے وہ بھی گرا دیتا ہے سیلوبعض یعنے پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہے اور کبیلج بہت اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہے۔ کلونجی کو پیشاب مین پیسکر لگاوین عجیب الاثر ہے اور تلوہ مرغ بھی اسیطرح۔ اور حلتیت اور مرہم جادشیر سے دبیلات شگافتہ ہو جاتے ہین اور جو مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے۔ ترکیب معتدل پوست جوز تر اور زجاج اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالین اور سب برابر لین الضاً زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درہم تخم حنظل چھ درہم نوشادر چار درہم سجی اور زرنال ہر واحد آٹھ درہم تلکہ گاو چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹ کر آب صابون کے ہمراہ اوسپر طلا کرین۔ منجملہ معالجات ثآلیل کے یہ بھی ہے کہ اوسے موچنے وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالین کبھی پر (پ) چونکی یا چاقو ہی اور وسیے کو باریک باریک ثآلیل ایسے کہ مسّون کی مقدار اونمین سما جاے مگر بدشواری کہ پھر از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہو اور باندھ

اون ثلیلون کی تیز اور شکل اونکی موٹہہ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز ہے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر لین اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجاے یا موچنے اور سنسی سے مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ بیخ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوسپر روغن زرد لگادین۔ ایضاً جب کوئی دواے حاد اوسپر لگائی جاے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرے اور بعد روغن زرد لگانے کے تہوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاے کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گردپیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مثقب یعنے گہرا ہوتا ہے جیسے گولا بنانے کی رکہانی جو نجارون کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کا رندا م اوسکے بعد اوسی مسہ پر دواے حاد لگاتے ہین۔ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا مگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ گھٹنے نپانے بعد ازان مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جاتا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا

فصل قرون کے بیان مین

قرن سینگ کو کہتے ہین اور یہان مراد اون فزونیون سے ہے جو اطراف پر مفاصل کے ایک شے مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑہ جاتی ہے کثرت عمل و محنت مشقت کرنے سے جیسے ورزش کرنے والون کے ہوا کرتی ہے اور ہندی مین گٹھے پڑجانا بولتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جسقدر اونمین سے مردار ہو جاے کہ خشکی لینے خراش کھینچنے سے کچھ اوسمین ایذا نہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور ہوچکین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاے بعد اوسکے روغن زرد لگائین

فصل شقوق کے بیان مین

جلد کا پہٹ جانا اور پہٹنا ہونٹون کا اور اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبس و خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی حرارت اخلاط کی مادہ حاد کو جو مجفف ہے اور تیز بھی ہے بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہواے گرم جیسے لون ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکہا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پہٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین مین خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین پر سایہ درخت اور گیاہ نکلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً بسبب آب ہاے قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور زنگری کی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہاتے اور برخلاف اوسکے بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جنمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جنمین قوت قیر یعنے رال کی ہو۔ ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس خاصیت مین اچھی طرح تجربہ کر کے دریافت کیا ہے **علاج** عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو تو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور اوہان مرطبہ کا اکثر استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کنجد ہفتہ مین ایک اوقیہ تک ہر روز آبکو مینہ کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چند روز پے در پے اسیطرح سرطانات نہری کو پانی اور نمک کے ساتھ اور ہمیشہ تدہین کرنی چاہیے اور اگر شقوق کا سبب برودت کی عارض ہوا ہو اوسکے لیے اقاقیا بہت مفید ہے ایضاً طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر اور اوسی کا جوشاندہ خصوصاً اگر وطی ہو برگ چقندر اور معروف چیزون سے طیار ہوئی ہو ان پانچ حیوانات چند سے بنائے جائین اور

زفت رطب و قطران اونمین افضل ہو اور اگر تشقق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہے قیروطی ہای بارد رطب جو عصارات بارده رطبہ سے بنائے جائین اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیمگرم پانی سے کرنا **ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج** سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد مین گھس جاے اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری اوسکی خالی رہے یا برودت زائد ہو یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے تشقق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا پہلے ایسی تدبیر چاہیے نافع تشقق جو یہ ہے کہ قبل از انکہ خشکی زائد ہو ہونٹھ مین پیدا ہو اور بسبب تشقق اسباب مذکورہ مین سے اپنا اثر ظاہر کرے۔ قیروطی اور شحوم اور مخ اور روغن گل ہمراہ زوفای تر و تازہ کے استعمال کرین اور یہ ادویہ مذکورہ اگر بعد تشقق کے استعمال کرین تب بھی اکثر زوال تشقق ہو جاتا ہے۔ پوستہای سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یا نَے کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لہسن اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی اونکے تشقق کو روک دیتا ہے۔ جب تشقق پیدا ہو جاے اوسکے لیے دوای جید یہ ہے اروی شراب کو بریان کر کے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائین یا مازوی خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جاے صمغ البطم کو آگ پر پگھلا کر سحیق مذکور کو ملائین اور استعمال کرین۔ یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاہا روئی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترقید کو نفع اور بہت مفید ہے اگر ترقید ہو گئے ہون **پاؤن کا پھٹ جانا** کبھی بسبب بخرہ ردیہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب خشکی اور کثافت جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اوسکا تحمل دشوار ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پاؤن کو رکھین اور موم اوبان اور چربیون کی کریم مین خصوصاً روغن بید انجیر اور روغن اکارع اور روغن جیسے بدرجہ غایت مفید ہے چربیون گاے اور بھیڑ کی چربی حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملایا جاے کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور الیہ چڑھے کے مقام سے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شے ٹپکتی ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی بلنا خصوصاً جو تشانده حنظل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ معفنہ ملانے کی ضرورت قوت نفوذ کی زیادہ سے حاجت پڑے جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم مین رکھتے ہین پس ایسی دواؤن مین کتیرا خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جاے عجیب النفع ہے ایضاً موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور صمغ سب کو یکجا کر کے لخلخہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے ایضاً قطران ہمراہ طنجین یعنی لیسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہای مناسبہ کے اور شحوم مذکور نافع ہے ایضاً سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہے ایضاً پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اوسمین گھول دین اور ہاتھون کے پھٹ جانے مین استعمال کرین ایضاً بید انجیر کا مغز تھوڑے سے پانی مین پیسکر ضماد کرین اور بید انجیر کا تیل بھی شقاق کو مفید جو متقرح ہو اوسکے لیے نافع ہے ایضاً مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد برابر وزن لیکر ایلوہ قیروطی کے قوام مین لائین یا سرطان نہری کو تشریح کے ساتھ پختہ کرین ایضاً روغن زیت کا اور بطخ کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب بہت عمدہ یہ دوا ہے کتیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اوسکے نصف وزن سپید اسفیداج اور کہربا اور کندر کی

بھی ہلیلین اور علک البطم کو ہموزن کتیرے کے لین اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تدہین کا خوگر ہو اوسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچیگی **مترجم کی مجرب دوا** پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جوکوب کر کے پانی مین جوش دین جب خوب اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبوؤین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہوجاتی ہے مین نے گوالیار کے مقام پر انگریزون کے پاؤن کا جو سچی اور چوٹ کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا او مفید ہوا **فصل ہاتھون کے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پاؤن کے ہے جو خفیف دوا سے ہو یعنی سخت دوا سے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے **انگلیون کی گھائیون کا پھٹ جانا** اسکا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفائج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل تقرح قطاۃ** یعنی پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج۔ قطاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصاً بحالت بیماری کے سرخ ہوجاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے۔ لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہو اوسی وقت سے چت لیٹنا ترک کردین اور رادع کا استعمال شروع ہوجاوے۔ اگر مریض کی ایسی حالت ہوجاوے اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنی شاخہاے بید کو جدا کر لین ورنہ وہ خود چبھین گی یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ پڑیں اور جب قرحہ پڑ جاوے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحۂ منکرہ کا علاج** بری بو جلد اور رفغین جیسے بیخ ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات شدید اخلاط اوسکے معین ہوتے ہین یعنی جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو ترک کرنے سے خواہ دیر غسل کرنا جب کہ لو پھیل چکے اور بچھی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ یا لطیف یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین۔ بخر یعنی گندہ دہنی کی بو بھی بدبو کا علاج تو امراض فم مین مذکور ہوچکا **جلد کی بدبو کا علاج** جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوتی ہو پہلے بذریعہ استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو بنظر اپنی کیفیت کے اور نیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنی غذا سے جید الکیفیت مقدار مناسب اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب نظافت اور ازالہ درک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو۔ نہار منھ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ بہاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلقنت یعنی پل برنگ الیضاً کرفس اور حشیشہ اور بلیون۔ جو چیز ادرار بول کرتی ہے خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہے جیسے ہلیون بدبوی جلد کو نقیع مشمش یعنی خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن پر آب الآس اور جس پانی مین شب یمانی اور سیوس اور طبیخ نمام اور فنج اور فودنج اور مرزنجوش یا کبھی برگ بید ملا ہو اسیطرح بیخ آس کی جو پسا ہوا اور خصوصاً صندل کی تمریخ اور سعد اور فقاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

خاص کر سکے اور مرزنجوش اور شاہسفرم اور سعفو برگ اترج اور پوست اترج اور اسکی چھلکہ اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے ایضاً اقراص ورد ہمراہ سک کے ایضاً مناسب ہیں اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن ہمراہ وغیرہ اور مرکی اور صبر اور روغن آس اور روغن گل **فصل بیان میں صنان کی** اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہے صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ صنان لقیہ سے اوسی منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس آدمی کی خلقت ہوتی ہے اسطرح کہ وہ لقیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جلد مین نفوذ کر گیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہین ہے البتہ صنان کی پیدائش مناسب اور اولی یہ ہے کہ اوس مادہ سے منسوب کیجاے جو انسان مین مستحیل بہ منی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان بن جاتا ہے — علاج صنان کا بعد تنقیہ کے بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو یہ ہے کہ توتیا اور مرداسنگ مربی سے کرین اور اقلیمیا مغلوبہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مر اور سافج اور گلسرخ ہر واحد ایکجزو توتیا اور مرداسنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کی ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین ایضاً ورد احمر اور سک اور سنبل اور سعد اور مر اور شب ہر واحد سے دس جزو لیکر قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور نطوخ کے استعمال کرین **فصل صفت ایک ذرور کی** جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جاے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہے سعد اور سافج فقاح اذخر میوہ شامیہ جو یونانی زبان کا مشہور ہے ہر واحد دس درہمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درہمی سعد اور فقاح اذخر اور سافج کو شراب ریحانی مین تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کر لین اور پیسین پھر اوس گلسرخ اور اطراف آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین ایضاً کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والون کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہای سلیخہ ہر واحد تین درہمی قسط اظفار سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درہمی شاخہای مرزنجوش سنبل سوریہ ہر واحد چار درہمی یونانی زبان کی اسکو شراب مین حل کر کے باقی ادویہ کو آب تمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جو مذکور ہو چکا **اور دوا ہے** جو پسینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے دارچینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنی وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قیملیس بھی کہتی ہین) چرک اسرب پسیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد نصف اوقیہ خشک شدہ دانتین آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کر کے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز کی بوی بد کا بیان** اور ریح کی عفونت کا بیان ہے اور اوسکا علاج ان تینون چیزون مین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے اشتر غار اور لہسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور بعضے کے استعمال سے کبھی یہی اثر ہے مگر جو دست سقمونیا اس اثر کو دور کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کی دفع کرتی ہین جیسے لسیپنا اور پنیا کو بدبو کرتی ہے اور براز کی بو سے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب براز کی بدبو کو دور کرتی ہے **فصل بیان مین**

پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کے جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے بھی ہین **ایضاً** مدرات جیسے بلیون وغیرہ کہ رائحۂ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہوچکا

فصل قمل و صبیان کے بیان مین

جو مادہ رطب ایسا ہے کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی اور شئے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہوکر بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو متحلل ہوکر وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلائے طبقات مین محتبس ہو جاتا ہے کہ اوس سے خزاز اور حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اوسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوسمین رداءت کمتر ہے اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہے اور نہ اوسمین بسرعت عفونت زائد و در ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوسمین قبول حیات کی بھی ہے تب عطا کنندۂ حیات کی موہبت سے اوسپر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل یعنے سپید جون پیدا ہوکر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بنکر یہ مادہ خارج ہوجاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ سے قمقم بڑے بڑے جانور چیچڑے چیچڑی یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صبیان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ایسے جیسے الکموں کے بھی معین ہوتی ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کی طرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی کبھی صفائی بدن کا میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسامات کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دے کر مستحیل کردے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ متعفنہ کا استحالہ نہ ہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہے علاج قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع نہ ہو اور تھوڑے ہی چلے جائین اونکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کرا کے اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر مذکور بھی ہوچکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہاوے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کپڑے بدل بدل کر پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین کبھی شرب دوائی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے افسنتین کو طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اوسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی تجربہ کرنی لازم ہے منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض۔ کے ایضاً برگ حماض بھی اور اوسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ ریحان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ بزرکتان یا قصب الذریرہ اور دار چینی اور روغن قرطم یعنے کڑھ نافع ہے اور مانع تولد

فیمل ہے اور روغن ترب عجیب الاثر ہے پوست سلیخہ اور زراوند اور عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور رتمام او جعدہ اور انیسون اور مشکطرامشیع
تخم انجرہ اور مرزنجوش قردمانا ترکیب جیسے شیاف مامیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے
سب کو یکجا کر کے طلا کریں دھونی کی ادویہ میں طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہے اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج
جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر سے مرارات یعنے تلخ چیزین جس وقت غسولات میں پڑیں نہایت عمدہ ہیں۔ بخورات میں تبخیر
کندش اور میویزج کی ہرتال کے ساتھ اور خصوصاً سماک کے ہمراہ اور گندھک منجملہ قوی دواؤں کے یہ دوا ہے میویزج اور زرنیخ
سرخ اور بورہ ان سب کو سرکہ اور زیت میں پیسکر سر پر طلا کریں اور خربق سپید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل۔
رائی اور کندش و فاوانا پیسکر تھوڑا سا سرکہ اوپر ڈالیں اور پارہ اسی مرکب میں پیسکر کشتہ کر ڈالیں یہ دوا قوی الاثر ہے اسطرح
وہ دوا جو مرکب ہو گندھک اور ہرتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے ایضاً کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران
تلخہ گاو اتنا کہ جسمیں یہ دوا مخلوط ہو جاوے یہ طلا بھی قوی ہے ایضاً قطران جنطیانا اور ہرتال اور روغن سوسن ایضاً میویزج اور برگ
دفلی اور شب یمانی ایضاً حمام میں شیاف مامیثا ایک جزو بورہ نصف جزو قسط ایک جزو نشاستہ ہموزن سب اجزا کے اور بعد
خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کریں سرکہ ملا کر یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہیں انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی
لینے مثل کندش اور میویزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہیں **چوتھا
مقالہ** اون احوال کے بیان میں جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہیں اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہے **فصل
ہزال یعنی لاغری کے دور کرنیکا بیان** (۱) لاغری بدن میں بوجہ نہونے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے
پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذاے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن میں پیدا ہی نہیں ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳)
یا فقط تدبیر غذاے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا ہو لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ میں دو احتمال ہیں ایک تو ظاہر
تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا النسخہ (علی ما عداہ کا ہے وہ بظاہر درست نہیں ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس
تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کریں کہ خون جید پیدا نہو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے
جو غذا میں تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ میں یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ میں ضعف
پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا بسبب
سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام مطلق
بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کی جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت
بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع میں جذب غذاے معتدل بھی نہیں ہوتا ہے (۶) یا سبب
لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن میں پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بغض اور نفرت ہے یعنی اوسے قبول کر کے
تغذیہ بدن نہیں کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ [illegible] اپنی ضعیفی سے
(۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب
ہوتا ہے اور قوت کبد میں ضعف اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعنی کیڑے اندر

تمام شد مقالہ چہارم از کتاب الزینۃ

بدن مین پڑکے جریان غذا سے اعضا کو روکتے ہین اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی رداءت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات تہ بہ تہ لپٹہ اور منطبق ہو جاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جو گرداگرد مسامات کے کسی اخلاط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی ہے اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کردیا ہے لہذا یبس و خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسنے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہین باقی نرہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنی اپنی علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے پٹی وغیرہ کی پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندھی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے ۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کہانے کے عادی ہوتے ہین اونکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جسقدر غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضات سریعہ کے فوراً متحلل ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ مین ٹھہر نہین سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنے رنج اور افکار مین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے ۔ جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہین اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین اونپر فربہی کا عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض ابقاء قوت اور بمدارات ضعف کی ہو سکتی ہے کہ اگر غذاے کثیر کا استعمال ہو تحمل کر سکین اور ہضم ہو جاے ۔ جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تمدید یعنے کہنچاو اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن مین ہے جسکی جلد نرم ہو ۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نکرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہین ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کہانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے ۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے ۔ ایسی تدبیر کرنی جس سے غذا سے اعضا محتبس ہو جاے اور نفوذ اعضا مین نکر سکے اور محتبس ہو کر غذاے مذکور متعفن ہو جاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے ۔ فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ اونہین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کی حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ مقام پر مفصل مذکور ہوگا ۔ جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہو جاے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہو کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب دس گانہ مذکورہ بالا مین سے کونسا امر باعث لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کرین اور ازالۂ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا ہی

اقتصار کرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہے کہ وہ متحلل ہو جاتا ہے اور جزو بدن نہیں ہوتا ہے (۳) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ میں کسل اور سستی آگئی ہے اوسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتے سے ڈھیلے بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہے۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکیں اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لاویں اور جاذب کریں اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونوں اعضا کے جانبین مختلف ہوں مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایاں موٹا ہو اوسوقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ میں نیچے کی طرف سے پٹی باندھیں مگر بندش پٹی کی ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسی قدر کہ مسامات میں تنگی پیدا کرکے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاویگی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کریں خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کریں جو درد اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور میں گرمی آجاوے ترک کریں اور پھر جب گرمی مٹ جاوے مالش کریں (ع) اگر مسامات کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کریں۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان میں بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور امتحان کے لازم ہے جو بذریعہ مسخنات ماکول یا مشروب کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کریں اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات میں تنگی بوجہ حرارت کی ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہوں۔ بہتر ہے طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اوس عضو کی مالش کریں بعد ازاں اوسپر محمّر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھیں (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کریں (۵) اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کریں اور سارے دیدان نکالڈالیں اونھیں ادویہ سے جو باب دیدان میں مذکور ہو چکی ہیں اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاونوں پر سولانا اور سایہ میں ٹھہرانا اور نشاط یعنے دلخوش کن امور سے ہر وقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات پلانا چاہیے کہ یہ جملہ تدابیر بحد سے مقوی قوائے طبعیہ ہیں کہ تصرف طبعی کو تغذیہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی ہر سبب اسباب فربہی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شیریں اور طعام جید الکیموس جو قوی اور مقویہ قوت جاذبہ ہو کہ منہضم ہو جاسکے مسمن بدن ہے جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اوسمیں قوت لحمی مختبس ہو جاتی ہے اور گوشت سخت پیدا کرتی ہے۔ اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہل یعنے ڈھیلا اور متنفش یعنے پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے جو پلپلا ہوتا ہے۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہے اسیطرح گوشت چوزہ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہے اسیطرح لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر نہانیوالے کو جگر میں سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بنفسہ فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنے پتھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ ازروے خلقت کے ہیں اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہوں اونکو مرض سدہ اور حصات میں مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سبب آب وہی

بعد غذا کے حمام کرنے کی مضرت

یہ حکم ضرر کا عام نہین ہے۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہے کہ مفتحات سدد جگر جو معروف اور مشہور ہے اونکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کنجبین ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہین تاانیکہ ثقل مذکور زائل ہو جاے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اولے طعام کے وقت ہو کہ غذا منحدر ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلافصل اسباب فربہی سے ہے۔ کیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیون کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون۔

واجب ہے کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنے جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکی سواے چند اشیاے غذا کے کہ اونکے ہضم استحمام مضر ہے۔ محرورین کے واسطے دوغ جو شیخ وہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے۔ منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا بٹھی کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہے (چنانچہ ابتدای صفحہ ماقبل مین مذکور ہو چکا اور بٹھی کی بندش نیچے عضو کی کرنی چاہیے اگر سوے عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب ہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہے اوسوقت بندش بٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین اوسوقت بندش بٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بریاضت ہین۔

ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور بطی ہو یعنے دیر مین کیجاے اور معتدل حد اعتدال پر ہو اور دلک سریع کی جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت باعتدال واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جاے اور مالش کی حد اسیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یابس یعنے سوکھی مالش کرا کے بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب و ہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کی مالش وغیرہ سے لگاے جاتے ہین۔ جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان مین لاے استعمال کرین کہ پتلا ہو جاے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جاے استعمال کرتے ہین کہ چمٹ جاے اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے چھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کے سبب برودت عارض ہوئی ہو اوسے بھی زائل کرتی ہے اور لزوجت اور خشونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر موسعت مسامات ہو جاتی ہے گویا کہ مستحیل ہو گئی جزو عضو کیطرف کر اوس سے جدا نہین ہوتی۔ جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین تو واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور جاڑون مین دو مرتبہ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی چسپیدگی عضو مین بسہولت ہوتی ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ ہمیشہ تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم

ادھر اسکو لگایا اور ادھر جب سرد ہو گئی چھوڑ الیا۔ کبھی زفت کو لگانے سے پہلے دلک سریع اور خفیف جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلاء زفت کرتے ہین۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اوسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصًا اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہو جاے اور پھول جاے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگاوین جس وقت منجمد ہو جاے اور سرد ہو دفعتًہ چھوڑ الینا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر لنبع بھی ہو ڈالا جاے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین۔ آبہاے کبریتی اور قفری یعنے پانی زمین ہاے بے گیاہ کو یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا اطراف بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا۔ جسکو بوے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر۔ بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہے جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر پیدا نہ کرے گھبرانا اور نا امید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہاے سخت سے دلک اور مالش کرنا چاہیے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اوسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگاے کبھی سواے مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہے۔ اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے ذکر کرنے مین غذا معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پا جاتا ہے اور فربہی آنے مین مادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصًا کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ متناولہ اور حقنہاے مناسبہ کو بیان کرین۔ کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا مین معین ہون اور جس غذا کا معدہ مین کچھ ز امعا مین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصًا جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد بعد ازان اوس غذا کو لیجاکر تا عضو مہزول مین درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے کھنگنی وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت بہتر اشیا ہین۔ ترتیب حبیدار بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر چنے کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دو جوزات تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پئین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے ایضًا ایک رطل آرد سپید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکی قرص بنالین اور صبح شام کھایا کرین۔ یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر ملالین جو ہو اوسکی نصف عنزروت سپید

ہموزن سبکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کریں بیس درہم تک ترتیب جو منسوب ہے حکیم کندی کی طرف چہارم کیلیجہ بار بلیحم بیدا نجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوسمین ڈالین جتنا زیادہ آٹا اوسمین گوندھ سکے گوندھین اور پھر اوسکے قرص برابر یعنے ٹکیان بنالین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا ہو اوسکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترتیب جید جو لاغری مٹی کی خورش اور سدہ ہائے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنے مرض بیلیہ سے پیدا ہوا اوسکے واسطے یہ نسخہ ہے ۔ زبیب جید لیکر اوس سے بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجاوے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید اور ایک کف ابوا ین اور ایک کف دست برابر شکر اور ایک کف دست صعتر ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب تر ہے نہار بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبید قوی اوسکے اوپر بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گذر جائین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوسپر تین رطل نبید ٹھنڈی تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی فراخون مین تاثیر عجیب کی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے ایضاً کبر اور تخم خشخاش احمر چہار چند مقدم اور حلبہ اور کبر اور کبر با اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹ کر مسکہ مین جوش دین لگ اوسپر پاین آرد نخود بھی اضافہ کرین اور ہر روز تین مثقال درہم تک تناول کرین اور ہمراہ اوسکے روغن زرد یعنی دودھ اور شکر ڈال کر حسو پختہ کرین اور اوپر اسکے تناول کے استحکام خفیف بھی کرنا چاہیے ایضاً مغاث پچاس درہم خرنوب بیس درہم کبر چالیس درہم زرنباد تین درہم چہارمین اور سوم حصہ مجموع کے تخم حلبہ اور اسیقدر یعنے ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سفید پانی اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درہم پیسے کے دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونکا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کرین اور یہ فربہی آور کی تفصیل مین منتخب بھی کبوب ہین اور روٹیان دو والی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے اور کسیلا ہماہ نفع نفخ مین کہ سویق کے نفخ کو دور کرتا ہے اور جب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور حلبہ اور دیگر ادویہ جو محرک منی ہون جیسے بلبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے گویا اسکا خاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد لیکر [illegible] کہ خشک کرین اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بسبب [illegible] واسطے محرورین کے دوغ رائب حلو یعنے میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح بستہ نہ ہوا ہو اور نہ اوسمین ترشی ہو [illegible] اوسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور وہ ہنیت اوپر آرہی تھی اوسیوقت اوسکی جھاگ [illegible] تاکہ بوجہ [illegible] کے سریع النفوذ ہو ایسے میٹھے کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جاوے اور تین گھنٹہ صبر کرے تاکہ یہ خوب ہضم ہو جاوے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو جو فربہ مزاج کی غذا ہین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت غذا استحمام کرے [illegible] غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا اسا نبیذ رقیق اور صافی بہ قدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے نکل کر غذا [illegible] تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے [illegible] کو لیکر دودھ مین ترکر دے ایک شبانہ روز تک اور پھر [illegible] دودھ [illegible] اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ مین پروردہ کرین یہ بھی جائز ہے اوسکو لیکر

بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش مدقوق اور گندم اور جو بریان بنائی ہوئی یہ سب اشیا ہر واحد دقیقیں ۱۲ درہم اور بادام مذکور پانچ درہم سبکو جمع کر کے پیسین پھر روزانہ اوس مین سے بیس درہم لیکر تغیر تازہ یا روغن مناسب یا گھی پر بھونین اور شوربا کو پانی ڈالیں بعد ازان آبزن مین استحمام کرین اسقدر کہ متحمل ہو **الضا** روغن حلیبا ایک رطل پانی میں نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جلجاوے اوسمین ایک وقیہ قند ملا کر اور ایک وقیہ روغن زرد اضافہ کر کے اور روغن کنجد اسیقدر ڈالکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بنا کر تناول کرین **الضا** آرد نخود اور باقلی اور جو اور چاول سبکو ہموزن لیکر مثل مقشر خشخاش سپید سونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزائے مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جزو شکر دو حصہ طیار کرین پھر بکرے کے دودھ مین اور صبح کو تناول کرین **الضا** بھنگ کو پہلے پانی مین شبانہ روز تر کرین بعد ازان پانیمین جوش کرین اوسکے بعد پانی اوسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ مین سوکھائین اور بعد خشک ہونے کے ایک ہنڈی مین بھر کر تنور مین کسی اینٹ پر رکھکر نکالیں تا حب رنگ تھی سرخ ہوجاوے گویا کہ گدر خراشیدہ دوائے مذکور کو ہنڈی سے نکالکر پیسین اور اسمین سے دو مثقال اوس مقیت سنینے روٹی مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہے اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دوائے عجیب** بھنگ کو پانی مین بطور سابق تر کر کے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور مسکہ اوپر اوسکے چھڑکین اور اسقدر بریان کرین کہ پیسنے کے قابل ہوجاوے پھر بعد پیسنے کے چہار وزن اوسکے لوز مقشر اور اسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور ہر وقت سونے کے پانچ درہم تناول کرین۔ یہی مغز لین اور لاغر آدمی انکو کلیجی و عنب الثعلب اور کاہو اور توت اور گوشت تیتر یہ سب اشیا مسمن بھی اور انکے لیے ہین۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہو گئے ہین انکو علاج مرطب کی (جنکا بیان مرض دق مین ہم کر چکے ہین) حاجت ہوگی **ازین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والون کے واسطے ہے۔ حریق سپید تودری کا بیج تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب الصنوبر چار درہم شد بنجان بزر انجرہ عاقرقرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک کول پہلے نخود کو دودھ مین بھگوئین کہ پھول جاوے بعد ازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل سویق کے پیسین اور سب اجزا کو یکجا کرین اور آٹھ مغز روغن گاو اوسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نخود ہر واحد ایک جزو کسیلا دو جزو زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جزو سبکو پیس کر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن اوسکے شکر سپید اضافہ کرین اور ہر روز مثل سفوف کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربائے روغن دار مین ڈالکر قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب الحصین** کے واسطے کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ بہرکہ جسمین ترشی ہو ڈالین اور تین قدح اوسکی تناول کرین صبح اور شام یعنی رات کو سونے کے وقت اور ہر روز ایک قدح پیا کرین اور اوسکے بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن بہتر یہ سویق مین ڈالکر زیادہ نافع ہے کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر اوسمین حرارت زیادہ ہے۔ ازین قبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہو گئے ہین اونکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر مدقوقین سے کرنا چاہیے اوسکے بعد وہ تدابیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہے اور جن لوگون ہمراہ یبس کے برودت بھی ہو لازم ہے کہ دق ہرم یعنی دق شیخوخت کا علاج کیا جاوے حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر اوسمین تھوڑا اسا گندہ بہروزہ شہد ملاکے اور حقنہ ہائے مرکبہ اعنی اوسکے بادے کہ

مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہاں بھی لکھتا ہوں حقنہ فربہ بکرے کی سری لیکر خوب صاف کریں اور اوسکے بعد خوب کوٹ ڈالیں اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اوس پر اضافہ کریں بعد ازاں گندم اور ارزن اور نخود اوبلے ہوئے ہر ایک چہارم رطل اسطرح لیں کہ پہلے ان حبوب کو پانی میں خوب ملائیں اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالیں اور پھر سبکو پکائیں تنور میں تاانکہ خوب گل جاوے اور سری بھی گل جاوے اور سبکو چھانیں اور شوربا پر روغن دار تین اوقیہ اور سم دو اوقیہ رقیق لوز اور اگر دو جوز تین ہر واحد ایک اوقیہ بڑھا کر احتقان کریں اور فوراً اوسی حالت سے سو رہیں **فصل تسمین عضو عضو کی** جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاؤں ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا۔ ہر عضو کی فربہی ممکن وہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی۔ البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اوس عضو کیطرف جذب کریں اور اوسی عضو میں ٹھیرا دیں اور غذا کو بطرف طبع عضو ہذا کے پھیر دیں کہ مناسبت پیدا ہو جاوے۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر بخشونت سے پھر ادویہ محمرہ پھر دلک محمر پھر دلک قوی کرنے سے اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ حلق بری کو جو کہ بہائے سرخ میں قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہیں اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا البتہ تبھی اس تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاوے اور اسی عضو کیطرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہاں سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجاوے اور دوسری طرف کی بند کیجاوے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہیں بعض اعضا کو اعمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات میں اسکا بیان ہو چکا ہے۔ اطبائے کہا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہوں لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالیں اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ میں ہے اور سخت ہو گیا ہو اوسی کاٹ ڈالیں پس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تقلص یعنے سمٹا پن اوسکا جاتا رہیگا۔ **فصل فربہی کے عیوب کا بیان** حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیوں قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہضت یعنی برخاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق میں ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کی حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کی ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فربہ آدمیوں میں نسیم ہوا جیسا سمجھنا ہے پہونچنے نہیں پاتی کہ اوسکے مزاجوں میں فساد آ جاتا ہے (اور ہمیشہ خواہ اکثر اونکی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف بر آمد ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعتہً اوس سے نکلتا ہے کہ انکو قتل کرتا ہے اور اثنائے راہ اونکی میں آ کے خون مہلک کے خواہ اوس سے کسیقدر ضیق النفس اور خفقان اونمیں عارض ہوتا ہے۔ پس ایسی حالت میں انکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ ردوں حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہیں۔ اور جو فربہ کہ حد بالغ فربہی کو پہونچ گئے ہو اونہیں موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتدا سے سن میں فربہ ہوئے ہیں کہ اونکی رگیں بہت باریک

اوتنگ ہو جاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کو بھی ہوسکتے ہین ذرب یعنی اسہال کا مرض اونکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین ۔ بھوک اور پیاس پر بالکل اونھین صبر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ روح مین اونکے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پر غالب ہے اور خون مین کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے ۔ کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچیگا مگر یہ کہ بارد مزاج ہوجاے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع اونمین کمتر ہوتی ہے اور منی بھی اونمین کم پیدا ہوتی ہے یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہوجاتی ہین تو اسقاط جنین کردیتی ہین اور شہوت بھی اونمین ضعیف تر ہوتی ہے ۔ ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر اونکا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہوکر اونکے اعضا تک غالبا نہین پہونچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ جس کی قوت اونکی ضعیف ہو فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دیتے مین اونکے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہوجاتی ہے اور بعد تحریک کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور بڑی عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہے پھر گر دوائی مسہل نے کسیقدر تحلیل بھی کیا سوای ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا اسلیے کہ حار غریزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے ۔ اور ہمنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت مین وہی ہے جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصا سن پیری مین اگرچہ کد اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کی مانع ہوتی ہے مگر اوسکو ہمراہ جو دلایل رطوبت کے ہوتے ہین اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنے کی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلا غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدیدہ کرنا ۔ اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو یا از قسم غذاء خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہین رہتی اونکو خبز خشکار اور [illegible] دینی ممکن ہو اور لازم ہے کہ توابل حارہ اونکی غذائین بروقت پکانے کے زیادہ ڈالی جائین ۔ اون لوگون کی تقلیل غذا بسبب زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہوسکے علاوہ اون اوصاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہے خصوصا یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک ہی قسم ہو یعنی بدفعات نہ دیا جاے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات خفیفہ اور درشتی سے بدن اونکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہیئین کپڑے خشونت دار اور کھر کھرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہ ہواے گرم کثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہوجائین اور بدن متخصف ہوکر پیچھے سمٹ کر قشعریرہ پیدا ہو اور وہ مولس قبول غذا نکریگا اور تحلیل معتدل سے اونکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلیل مقدمہ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا ہیہ اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلیل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلیل پیدا ہوگا ۔ اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام ہے اسلیے کہ جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے ۔ جو مزاج سدت فربہی کا کسی بدن مین ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا اصلاح تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ صورت فربہی کی ہو تو اوسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر غذا کا از حد فربہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور ہر وقت ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین ۔ واجب ہے کہ اونپر تحمل ریاضات سخت اور درشت کا اور استفراغات کرایا جاوے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنی مین معین ہے ۔ (۱) اول اثر یہ ہے کہ خلط بدن کو ترقیق پیدا کرنا اور اتفاقاً دیتے لبستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی معرض تحلیل مین آجاتی ہے (۲) دوم اثر یہ ہے کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) سوم اثر یہ ہے کہ خون مین ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہین ہوتا ہے اور وہ ادویہ ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین جو ادویہ جالیہ ہمارے اصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہین ۔ گو وہ ادویہ معتدلہ نہونی چاہیئن کہ جب مختلط بہ غذا ہوجائین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور توجہ مواد کی رواقع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نکلنے سکین ۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ حلیہ پیدا ہو اور غذا اگرچہ اور اسوقت اونکا فعل اولی ترجیح ہوتا ہے ۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط کرین سوای جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے صادر ہون ۔ یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت در حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہین بعض عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے حنظلیانا اور تخم سداب زراوند مدحرج فطراسالیون جعدہ سنبل روس مین بھی قوت لاغر کرنے کی ہے جو لطف قوت کر باکے ۔ اور الک مشمول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسیطرح تخم کرفس ۔ اور زاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہے مرزنجوش بھی مجرب ہو لاغری پیدا کرنے مین مترجم ایک نبات ہندی جو بنام چیٹ چیٹ مشہور ہے اور کہین کہین انجھا جھاڑا بھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ جاتی ہین اوسکے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ ضعیف چلہ کشی لیتے ہین او سوء ہضم کلی مین مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یاد رکھنا مترجم سے درج ترجمہ ہوتی ہے الحق مرکبات ادویہ صفت دوا سے مرکب زراوند مدحرج ایکدرہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم سکے حنظلیا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الاناعی ہر واحد تین درہم سداب دو یہ ایک خوراک ہے دوا سے قوی بیخ قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیر ان سب کو بوزن ایکدرہم لیکر استعمال کرین ایضاً تخم ناخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر یک جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو کل معجون ایک جز مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے ۔ ادویہ ملطفہ ہین سے سرکہ او مری نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو او جسکے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہے کہ سرکہ سے پرہیز کرے ۔ نہار او جو کہ شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اوسکو تبول ذکر کرینگے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کسلمند ہو جاتی ہے اور عروق کو خوگری ہو جاتی ہے کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہے اوسکے حرکت سے اوسے خالی کر دیتی ہین اور بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ ملینہ کو ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جاسکے۔ نہایت ادویہ ملینہ کی ہو جائیگی۔ منجملہ ادویہ منحفہ یعنے لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ ملح الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے۔ دواے کرکم اور معجون فلافلی اور سکنجبین بلیغا اور انقردیا اور دوولک اور آثاناسیا اور امروسیا اور اطریفل صغیر طلا کرنا دواؤن کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور اونمین ادویہ مین کسیقدر سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادھان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہے استعمال کرنی چاہیین۔ واجب ہے کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہوائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اسکی پایدار ہو نہ اینکہ فقط جذب پر اکتفا کرے اوس استحمام سے تحلیل نہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً اغتذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اوسکے بعد غذا اسکے یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے

فصل تہزیل اعضاے خاصہ

جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس مرض مین بھی اونھین احوال اور شروط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق کے باب مین مذکور ہو چکے اور اعانت معینات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین و تبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہون پر جدھر سے غذا اوس عضو کی طرف آتی ہے اور رباطات کی بندش اور بر وقت رباطات کو اونھین مسالک پر رکھنا نہ کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہے نسخہ اسکا قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے۔ یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے ایضاً طین حر اور بازو دونون کو پیس کر ایک وزن شہد ملا کر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز تک سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بفصل سوس ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین

فصل بیان مین داحس کے

(ہماری زبان مین لسبھری داحس کو کہتے ہین) داحس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی جڑ مین پیدا ہوتا ہے اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدید اوسمین ہوتا ہے اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہے اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی داحس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہے اوسوقت اونگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شدت ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرورت ہے علاج مین داحس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اورام کا ہے یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہو چکا یہان بھی کرنی ضرور ہے ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہے کہ اونگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ تدبیر شدید النفع ہے اور شیاف ماشرا اثیدامیون وافر النفع ہے خصوصاً ہمراہ نخالہ یعنی سبوس کے ہمراہ سویق جو کے اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے طیار کیا جاسے وہ بھی نافع ہے افیون تنہا یا اسپغول میں جو سرکہ میں نکالا گیا ہے وہ بھی زیادہ نافع ہے بارہ گونہ ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح حضض ہمراہ چربی گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رکتا ہے تنہا حضض جید النفع ہے اور اسی طرح سماق اور برادہ عاج اور اقاقیا جسکو چاہیں ہمراہ سکنجبین کے ضماد کریں اسی طرح مازو شہد میں ملا کر یہ بھی استحکام مرض کو مانع ہے اور ہمیشہ آب سرد میں اوسکو ڈبوے رہیں اور تسکین درد کی واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے اور لعاب اسپغول ایسے وقت میں بھی نافع ہے یا مازو اور پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب میں یا جالا میں گوندھ کر ضماد کریں اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمیں لگنے نہ پائے اور کندر رسائیدہ تنہا یا اوسکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب میں پختہ کر کے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم گوشت دار ہے **دوائے قوی داخس** صبر اور گلنار اور کندر اور مازو و شہد ملا کر استعمال کریں یہ کچھ واجب نہیں ہے کہ مبردات ادویہ پر اختصار کریں اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ تھکا کر ایک ہی جگہ ٹھہرا دینگی اسی سبب سے درد میں شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری داخس میں پائی جاتی ہے اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بہتر روغن گرم میں ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور مکرر اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے۔ زمانہ وسط یعنی تزید میں کندر پیسکر داخس پر رکھنا چاہیے یا زنگار الاسہے کا اور کلونجی یہ بھی ایسی ہی ہے ایضاً لعابات ملینہ اور چربیاں اسی طرح قرصہائے انزروت اور موسا سس اور چربی گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہو جاے پھر اوسپر تخم مرو اور بزر قطونا دودھ میں ملا کر رکھنا چاہیے۔ اور قریب یا انتہا کے اور جب مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت میں گوندھ کر ضماد کریں اس سے درد میں تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جاے اوسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلایش اوسمیں ہے خارج ہو جاے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزوں کا ضماد کریں جو قوابض ہیں جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنی بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی ایسے میں مفید ہے اور جب متقرح ہو جاے پس صبر کا استعمال بہتر ہے اور دوا سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملا کر اور انزروت کے کپڑے میں جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف سے چھوڑایا کریں اور جو گوشت ناخون چھوڑ دیا کرے اوسکو کاٹ ڈالا کریں مرہم جید جسکو فولس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جزو زنگار نصف جزو شہد میں ملا کر مرہم طیار کریں ایضاً مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو و توبال نحاس زنگار شہد ملا کر داخس پر لگا دیں اور خوب باندھ کریں پانی اور تیل سے بچائیں مرہم جید زاج سوختہ کندر ہر واحد ایک جزو زنگار نصف جزو مازو العفص ملا کر مرہم طیار کریں اور داخس پر رکھیں اور بیشتر جب تاکل اور سڑنا داخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال خلندلقون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سوکھا دیگی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داخس متقرح ہو اور سے بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اونگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کر چکے تھے

ف دوبارہ بیان ذکر کردیا ہے **فصل اذوان اظفار اور شگافتگی ناخونوں کے بیان مین** اور تقشر اظفار اور جرب اظفار بیان ہے یہ اعراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین - جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونیکی ایسی ہے کہ اجزا اوسکے جدا جدا ہونیکی نوبت پہونچے اور گوشت ناخون سے اوسکو لگاؤ پیدا ہو جاوے اور چبھنے کی ایذا ہونے لگے اوسکو اذوان اظفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہوا اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کی یہ ہین کہ اشراس بیخ خنثی کو نمک خمیر کے ساتھ دردی شراب ملا کر ضماد کرین یا بصل الفار کو بریان کرکے ضماد روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کرکے خوب استواری سے بند کرین اور حرف اور نمک خوب کوٹکر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور قور ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس اور نمک اور دردی شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل تشنج اور تعفن اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے** یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اوسکے عروض سے ناخن پلٹ بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قالع سے نیچے اوکھیڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ بدکیفیت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخون بدقطع اور بدنما ہو جاتا ہے اسلیئے جو غذا حصہ مین ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورۂ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اوسکا ہونے نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہو جاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوش اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتا ہے اور ورم شدید پیدا ہو کر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاوے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہو گئے ہون جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے - جو شخص شیلاج کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکو ناخن برابر ہو جاوینگے - اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کردیا ہے اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اوسکی پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو - اسیطرح ضماد کرنا نفل فقاع کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کردینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاوے ناخن کو درست کرین - صمغ سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے - بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جاوے وہ بھی تلیین کردیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہین تا اینکہ ناخن نرم ہو کر آمادہ ہمواری اور درستی ہو جاوے **فصل حیلہ ناخن اوکھیڑنے کی** یعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہو جاوے اور سب طرح کے عیوب

[illegible] *

اوسمین پیدا ہون اوسیو اوکھیڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاے۔ صمغ ہو ولیکن جو ناخن کہ خراب ہے اور درد بھی دیتا ہے کرتا ہے اوسمین چند روز اسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہوجاے پھر کینچی وغیرہ سے اوسکی جڑ کو اوکھاڑین کہ اوس سے خون کثیر ہوگا اوسکے بعد لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لہسن کی بندش کرین کہ اسی طرح وہ گر جائیگا۔ ہمیشہ زیت خشخاش کی تضمید بھی اگر اوس ناخن کو تھوڑی سی تاثیر سے آوے ستو بلکہ دیتی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین اگر بساکر چربی کے ساتھ اگر پیسکر ضماد کرین۔ قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی کینچ یعنے لومڑی ہے ایضاً دقیق بلوط اور تافسیا اور زرنیخ اور رازیانج سب کو سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین ایضاً زرنیخان یعنے سرخ اور زرد ہرتال اور زرد گندھک اور علک البطم سرکہ ملاکر ضماد و طلا کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے

فصل مراعات اونگلہاے گذشتہ اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جاتا ہے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نپاے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نجاے اور اوسکو اسیطرح حال پر چھوڑ کر بھول جائین گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی نہین ہے بہت مناسب اور مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کردے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت کے منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپا دین اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کی طرف سے ہو دور ہی اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور انگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوسکو حال ہی ایک وکابل بے خبر ہو جائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا

فصل ناخن کے برص کا بیان اور اوسکا علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملاکر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کے دور کردیگی اسیطرح تخم کتان ہمراہ حرف کو اسیطرح تذدی سوختہ ہرتال سرخ اور زرنیخ سنگ تازہ اس غرض مین عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور عرق السماک بھی عجیب ہے اور بہت اثر کرتی ہے اور بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہے

فصل زردی جو ناخن پر آجاتی ہے مازو اور سنگریزہ اور بط کی چربی طلا کرین خواہ ملحہ گاؤ ملاکر استعمال کرین یا جیر بایک پیس کر سرکہ ملاکر طلا کرین

فصل رضی اظفار کوفتہ ہوجانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو ملکر دہتی جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان طلیات کا استعمال کرین پھر اگر بعد اسکے انتشار پیدا ہوگیا ہے یا جو پھٹ ناخون تک پہونچا ہے اوسمین انتشار در آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج مرہم مشہورہ اور قیر وطلیات سے کرنا چاہیے

فصل خون مردہ ناخون کے نیچے کسی صدمہ کوفتگی وغیرہ سے اگر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے اوسکا علاج دقیق کرسنہ ملاکر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہو بلکہ دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ آسانی ناخن کو چاک کرین اور چاک اور بیچ مین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکل جاے اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملادینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور ورم نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسکو دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑگئی ہو ناخن کو ہلا کر یا چاک کر کے نرمی سے ریم کو نکالدین اور بدستور پھر اوسکو درست کرکے باندھ دین یہ چاک کرنا گوشت تک نہ پہونچے ورنہ درد شدید ایسا پیدا ہوگا کہ اس سے زیادہ ایذا ہوگی بلکہ جو بدلی ورم ہو اسکو بچاے ایک چھوٹا سا خنث پہونچتی ہے اوسیقدر شگاف دینا چاہیے اور ہرگز مرہم روغن لیپ وغیرہ ازان اوپر لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم سلیقون ہے فقط والحمد للہ رب العالمین۔

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین خلف الصدق مترجم +

لائق حمد و ثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق سے ہے کہ جسنے قانون مکونات ما فی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا ۔ کالبد حیوانی کو طبائع مختلفہ و عناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسای عقلای جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہے ہر چند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر آسمان پیما سے علم تشریحات و کشف اسرار ابدان مین بڑی بڑی موشگافیان کین دقتین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہے جس جگہ انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف عجز و قصور ہون و ملائک درک کوائف قدرت قادر قدیر سے معذور رہے چہ جائے انسان ضعیف البنیان بہرحال (ع) خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ٭ سزاوار صلوۃ بیحد و سلام بیعد ذکر وہ ذات مقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض روحانی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکے ادنے خدام و نسخہ نویس مطلب فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے ۔ صدہا مردے صدائے قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ درود و سلام اوس حضرت کے آل عظام و اصحاب کبار پر ہے کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی و اجرائے احکامات ربانی مین کمال جد و جہد کی اور جان و مال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ تبلیغ و زلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بیغایلہ غرض و عوض بفحوای فرمان واجب الاذعان كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان اسقام ضلالت و مریضان آلام غوایت نے شفای کلی پائی صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ اجمعین ۔ بعد ماہران فن طبابت و کاملان علم و حذاقت و شائقان علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہے محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم ہین ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول حکماء دانشمند ہر چند علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضور دل بحیثیت تامہ ادا نہین ہو سکتی ۔ اس صورت مین علم ابدان یعنے علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہے کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہے ہر چند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی و فارسی و اردو و ہر اسم یا ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی و حسن نیتی مالک مطبع ہے ہمیشہ سے ہمت اوسکی مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہے و فائدہ رسانی عام خلائق مد نظر ہے چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم ابو علی بن سینا** کہ باتفاق حکما و اطبای زمانہ کی بہت معتبر اور مستند ہے اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہے ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اردوے معلی مین فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید غلام حسنین صاحب نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب ہے یعنے قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین سابق طبع ہوا ہے جلد ثانی مفردات مین

جلد ثالث معالجات مین وجلد رابع جمیات مین جلد خامس قرابادینات ومرکبات مین جلد سوم معالجات کا ایک ثلث کا تہ ہی بعد فراغ و اتمام ترجمہ یہہ جلد سوم بھی چھپکر ملاحظہ شائقین مین گذریگا جلد چہارم یعنی کتاب ہذا مشتمل ہے سات فن۔ اول مین اسو فصلین ہین فصل پہلی مین پانچ مقالے ہین۔ فن دوسرا ابیشین یعنی پیشین گوئی وشناخت احوال امراض اور احکا مین اسس فن مین دو مقالے ہین۔ فن تیسرا اورام و بثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین۔ فن چوتھا تفرق و انفصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر و کسر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین فن چھٹا کے بیان مین اور اسمین پانچ مقالے ہین۔ فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجلی بیان زینت کا ہے اور اس فن مین جاتہ مین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک مرض کا بیان بتشریح وبسط تمام مذکور ہے بامعان نظر اگر غور کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکے فہم و ادراک سے فہوم وعقول حکماے متقدمین وعلماے ماہرین عاجز و قاصر رہی اور اسکے مطالب دقیقہ و مقاصد زکیہ کو اونکے اذہان عالیہ نہ پہنچ سکے چہ جاے اطباے درجہ اوسط وادنے جنکو مہارت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ آرب کر سکین ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادۂ عام و اظہار کمال ملحوظ ومد نظر ہوتا ہے جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منطوی کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اوسیقدر اوس شخص کے علم وفضل کا شہرہ ہو اور بلاد و زمان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زماننا اوسقدر زمانہ ہوا فوق ضروریات خورد و نوش سے فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ وسامان باعث استعمال نہ وہ ذوق وشوق ورجحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہے کہ نتیجہ وثمرہ اوسکا حاصل ہو مین مقصود اصلی وعلت غائی اون اساتذہ وعلماء وفضلا کی اور نام ونشان اونکا بالکل صفحۂ عالم سے اوٹھا جاتا تھا لہذا اگر ایسے عاقل و دانا اے کامل ہر علم و فن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ ولیل چال دقت وفہم وعقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ ہونا اولے اور انسب ہے بنابرین علے ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب بعمدہ طور سے ہوتا بنابراں عوام و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک کتاب کا اختصار و انتخاب و ترجمہ ہوکر طبع ہوا و اشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ جاوید ہوا بالفعل یہ کتاب نایاب بکمال حسن وصفائی ولطافت زیبائی واہتمام مہتمان وکارگزاری عرقریزی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک و دور **منشی نولکشور** مین بصحت لائق و فائق سید **محمد علی** صاحب خلف الرشید حضرت مترجم کا نسخہ مبیضہ بخط روشن و واضح ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۹ء مطابق ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۶ ہجری چھپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسند خاطر ومقبول عالم ہو بمنہ وکرمہ

بعون صناع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

اکنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ

مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد چہارم حمیات

ترجمہ قانون شیخ بوعلی سینا

۱۲۹۶

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع متین مطبوع جہان ہوئی

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ بسلسلہ وار فروخت کو لیے موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب طب اردو فارسی و عربی و لغت درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب طب اردو

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ بیچ ملکی مصنفہ حکیم قاضی الہی بخش

رسالہ زبدۃ المفردات - نظم بارق مولفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ بلیغ -

زبدۃ الحکمت فصل رابع مین ادویہ جڑی بوٹیون کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم قمر علی رئیس تہرا

سفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض کے نسخے مولفہ سید فضل علی ہومیوڈاکٹر -

علاج الغربا - اسکی کوڑیان کی دوا ایسی کام کرتی ہی مترجمہ حکیم غلام امام -

ترجمہ طب اکبر - یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہر ایک مطلب دقیق کو صاف محاورہ زبان اردو مین لکھا ہے تمام تاریخی اسکا سلطان العلاج ہے مترجمہ حکیم محمد حسین -

قانون عشرت - عموماً ہر قسم تپ کا علاج خصوصاً تپ دق و تپ مزمن کا مصنفہ حکیم عشرت حسین -

تحفۃ الاطبا - اسم بامسمی ہے مولفہ حکیم سید مشرف حسین متخلص بہ خستہ مرادآبادی -

قرابادین شفائی - اردو مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان صاحب مرادآبادی -

قرابادین ذکائی - فارسی مصنفہ حکیم ذکاء الصمد خان صاحب اردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -

انیس الاطبا - تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی

مجربات اکبری - اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی موہانی -

طب نبوی - جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ مرزا نواز اکبر القدیر

رموز الحکمت - اون علامتون کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے آل نیک بآسانی معلوم ہوتا ہے اور اوسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی -

معالجات احسانی - دلائل تشخیص ہر امراض اور اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی -

علاج الامراض - اردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان -

رسالہ قارورہ - شناخت رنگ قوام و رائحہ بول مین عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام یحیی -

مرکبات احسانی - بطور قرابادین ہر مرض کی تشخیص مع ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -

اکسیر القلوب - ترجمہ اردو و شرح مفرح القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم -

عجالہ مسیحی - معالجہ امراض وبائی و مسمومی مولفہ حکیم سید محمد علی -

کیمیاے عناصری - ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم -

تشریح الاجسام - علاج اقسام پھوڑا پھنسی مولفہ سید افضل علی ڈاکٹر -

مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہمقالب ہے اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے لکھا ہے

ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی - کلیات و معالجات طب مین اعلے درجہ کی کتاب جو زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسمٰعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی جرجانی تھی اوسکا ترجمہ اردو مین جناب مستطاب حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم مین فرمایا تین جلد مین -

۱ - حصہ اول و دوم و سوم و چہارم - یکجائی

۲ - جلد پنجم و ششم و ہفتم - یکجائی -

۳ - جلد ہشتم و نہم و دہم - یکجائی -

تریاق مسموم - اوس نسخے کے متعلق اقسام سانپون کے علاج مین مع اونکی شکلین اور تصاویر اور مقام و پیدایش کے مولفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد -

ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس - بوعلی سینا کے جلد اول کلیات فن طب مین مترجمہ مولوی غلام حسنین -

شفاء الامراض - مخصوص ہر ہر عضو کے امراض کا علاج مولفہ حکیم محمد نور کریم -

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

صفحہ — مضمون

۲ کتاب چہارم حمیات اسمین سات فن ہین۔
〃 فن اول مین پانچ مقالے ہین۔
〃 مقالہ پہلا فن پہلا مشتمل ہے ۳۱ فصل پر۔
〃 فصل اول عام حمیات کا بیان۔
۴ فصل دوم اوقات اربعہ حمیات کا بیان۔
۶ فصل ۳۔ پہچان اوقات مرض کا بیان۔
۸ فصل ۴۔ بیان حمیات یومیہ بطریق کلیہ۔
۹ فصل ۵۔ بیان علامات خاص حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین۔
۱۰ فصل ۶۔ بیان انتقال حمی یوم کا۔
۱۱ فصل ۷۔ معالجہ بطور عام حمیات یومیہ کا۔
۱۲ فصل ۸۔ بیان اصناف حمیات یومیہ کا۔
〃 فصل ۹۔ بیان حمی یوم غمی کا۔
۱۳ فصل ۱۰۔ بیان حمی یوم ہمیہ کا۔
〃 فصل ۱۱۔ بیان حمی یوم فکریہ کا۔
〃 فصل ۱۲۔ بیان حمی یوم غضبیہ کا۔
۱۴ فصل ۱۳۔ بیان حمی یوم سہریہ کا۔
〃 فصل ۱۴۔ بیان حمی یوم نومی وراحتی کا۔
〃 فصل ۱۵۔ حمی یوم فرحیہ کا بیان۔
〃 فصل ۱۶۔ حمی یوم فزعیہ کا بیان۔
۱۵ فصل ۱۷۔ حمی یوم تعبی کا بیان۔
〃 فصل ۱۸۔ حمی یوم استفراغی کا بیان۔
۱۶ فصل ۱۹۔ حمی یوم وجعیہ کا بیان۔
〃 فصل ۲۰۔ حمی یوم غشیہ کا بیان۔
〃 فصل ۲۱۔ حمی یوم جوعیہ کا بیان۔
〃 فصل ۲۲۔ حمی یوم عطشیہ کا بیان۔
۱۷ فصل ۲۳۔ حمی سدریہ کا بیان اور علامات۔
۱۹ فصل ۲۴۔ حمی تخمی امتلائی کا بیان۔

صفحہ — مضمون

۲۱ فصل ۲۵۔ حمی ورمی کا بیان اور علامات۔
۲۲ فصل ۲۶۔ حمی یوم قشفیہ کا بیان۔
〃 فصل ۲۷۔ حمی حریہ کا بیان اور علامات۔
۲۳ فصل ۲۸۔ حمی استحصافیہ جو سردی سے ہوتی ہے۔
〃 فصل ۲۹۔ حمی استحصافیہ جو قابض پانی سے ہوتی ہے۔
۲۴ فصل ۳۰۔ حمی یوم شرابیہ کا بیان۔
〃 فصل ۳۱۔ حمی یوم غذائیہ کا بیان۔
〃 مقالہ دوسرا فن پہلا کتاب چہارم سے اسمین ابتدا حمیات عفونت سے کرکے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا۔
〃 بحث حمیات عفونت کی عام طور پر۔
۲۸ بیان علامات حمیات عفونت کا عام طور پر۔
۲۹ علامات حمی لازمہ کا بیان۔
〃 چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان۔
۳۰ اعراض حمیات کی دلائل کا بیان۔
۳۱ نافض اور برد اور قشعریرہ اور تکسر کا بیان۔
۳۲ عام طور کا معالجہ حمیات عفونت کا۔
۳۸ محمومین کے غذا دینے کا بیان۔
۴۱ بیان قانون آب سرد اور سکنجبین پلانے کا۔
۴۲ معالجہ حمیات حادہ کا۔
۴۴ جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتے ہین اونکا بیان۔
〃 لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر۔
۴۵ تدبیر افراط عرق کی حمیات مین۔
۴۶ رعاف زائد کی تدبیر۔
〃 تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو۔
۴۷ اسہال مفرط کی تدبیر۔
〃 پیاس کی تدبیر۔

صفحہ — مضمون

۴۷ سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر۔
〃 تدبیر بیداری مفرط کی۔
〃 درد شکم کے رفع کی تدبیر۔
〃 خشونت زبان کے دفع کرنے کی تدبیر۔
۴۸ ہچکی اگر درمیان آوے تو اوسکی تدبیر۔
〃 درد سر اگر محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر۔
۴۹ کھانسی جو محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر۔
〃 بطلان شہوت طعام محموم کی۔
〃 بولیموس جو محموم کو عارض ہو۔
〃 سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو۔
۵۰ شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو۔
〃 غشی جو محموم کو عارض ہو۔
〃 ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو۔
〃 شدت کرب جو محموم کو عارض ہو۔
〃 دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو۔
〃 برد اطراف جو محموم کو عارض ہو۔
〃 بیان عام حمی صفراوی کا۔
۵۱ غب مطلق کا بیان اور اوسکو طریطاؤس [illegible]
۵۲ فرق میان غب خالص اور غیر خالص کے۔
〃 غب لازم کا بیان۔
۵۳ غب خالص کا علاج۔
۵۵ غب غیر خالص کا علاج۔
۵۶ حمی محرقہ جسکا نام قاؤسوس ہے۔
۵۸ علاج تپ محرقہ کا۔
〃 حمی دموی کا بیان۔
۶۳ حمی بلغمیہ کا بیان۔
〃 علامات بلغمیہ دائرہ کے۔
۶۵ علامات بلغمی لازم کے۔

صفحہ	مضمون
۶۵	چند حمیات جو اکثر از قسم بلغمی تپ کے معدود ہیں
،،	حمی برودت اندرونی اور گرمی جسم ظاہر ہیں
۶۶	جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی ہو
۶۷	تپ جسمین اندر باہر دونون جگہہ گرمی سردی ہو
،،	حمی غشی خلطی کا بیان
۶۸	حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیان
،،	بیان حمی لیلی و نہاری اقسام بلغمی کا اور علاج تپ بلغمی کا
۶۹	نسخہ دواے تربد کا
۷۱	قرص جو تپ بلغمی قدیم مزمن ہو اور شدت لرزہ کو مستعمل ہوتا
۷۲	زیادتی سدے کا تدارک
،،	تدارک اسہال مفرط کا
۷۳	علاج حمی بلغمیہ لازم کا
	علاج انقیالوس اور لیفوریا کا
	علاج حمی غشیہ خلطیہ کا
	علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا
	تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی
	ربع دائرہ کا بیان
،	بیان اون نسخجات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج ہوتی ہے
،	حب خفیف نافع وجع سر یا گر پانچ و تین ایک تیہ استعمال
	تغذیہ اصحاب ربع اور علاج ربع لازمہ کا
	حمی خمس اور سدس و سبع و عشیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوار ہی کہتے ہیں
	علاج اصناف حمیات اقسام مذکورہ کا
	حمی دق کا علاج
	علامات دق کے
	علامات ذبول کے اور علاج
	ادویہ مبردہ کا بیان
	بیان اون ویہ کا جنسے مدقوق کو مزاجمین ترطیب پیدا ہو تغذیہ اصحاب دق

صفحہ	مضمون
۹۲	تدارک احوال تابع دق کا بیان
،،	دق شیخوخت کا بیان
۹۳	علاج دق شیخوخت کا
،،	حمیات وبا کا بیان
۹۴	علامات حمی وبائی
۹۵	علامات وبائی کا بیان
،،	علاج حمی وبائی کا
۹۶	طریقہ احتراز کا وبا سے
۹۷	چیچک کا بیان
۹۹	علامات ظہور جدری کے
۱۰۲	بیان حفاظت و رعایت کا جدری حصبہ سے
۱۰۳	طریقہ دفع نشانات جدری کا
،،	حمیات ورمی کا بیان
۱۰۴	ذکر علامات و احکام حمیات اورام کا
۱۰۵	ذکر علاج حمیات ورمیہ کا
،،	حمیات مرکبہ کا بیان
۱۰۷	ذکر شطر الغب کا
،،	علامات شطر الغب کے
۱۰۹	شطر الغب کے علاج کا بیان
۱۱۰	فن دوسرا پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت احوال و احوال کے اور احکام بحران کے بیان
۱۱۱	مقالہ پہلا بحران کا بیان طرق استدلال
۱۱۴	قول کلی علامات بحران کے ذکر میں
۱۱۷	علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحران میں
۱۱۸	تفصیل علامات ترکیب کی بحرانات فوقانیہ سے
،،	حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہیں اور کون خاص
۱۱۹	علامات میل مادہ کے سینے کی طرف
،،	علامات میلان مادہ کے اعضاے بول کی طرف
۱۲۰	علامات میلان مادہ طرف براز کے

صفحہ	مضمون
۱۲۰	علامات ادرار بحران کی جو بطریق رحم ہو
،،	علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کے
،،	علامات بحران کے جو بذریعہ اسہال ہو
۱۲۱	علامات انتقال کی بطرف اسافل جسم کے
،،	علامات انتقال اعلےٰ کی طرف
،،	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف
،،	علامات بحران خارجی کے
۱۲۲	بیان احکام خراجات کا
۱۲۳	علامات وقوع تشنج کے
،،	علامات واقع ہونے لرزے کے
،،	علامات دلالت بحران جید
،،	علامات دلالت بحران ردی
۱۲۴	احکام اون علامات کے جو دلالت بحران ردی پر کرتے ہیں
،،	علامات نضج و احکام علامات نضج
،،	احکام علامات بر سبیل اطلاق
،،	ذکر علامات جیدہ کا
۱۲۵	احکام علامات ردیہ کے
،،	ذکر علامات ردیہ کا
،،	ذکر اون علامات کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں
۱۲۶	علامات ردی جو باعتبار رو و سر کے ماخوذ ہیں
۱۲۷	علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہیں
،،	علامات ردیہ جو آنکھ میں پائے جائیں
۱۲۸	علامات جو ناک سے متعلق ہیں
،،	علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں
،،	علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہیں
،،	علامات جو زبان اور منہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں
۱۲۹	علامات ماخوذہ بحالات حلق و مری و قصبہ
،،	علامات فم معدہ
،،	علامات ماخوذہ اعضاے تنفس

صفحہ مضمون

۱۲۹ علامات جو رنگون کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین
،، علامات ردیہ استرخاے بدن اور بری طرح لیٹنے کے
۱۳۰ علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین۔
،، علامات جو جلد سے ماخوذ ہین۔
،، علامات ماخوذہ شکم و نواحی شراسیف۔
۱۳۱ علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین۔
،، علامات ردیہ جو قضیب اور خصیتین کے حال سے معلوم ہوتی ہین
،، دریافت علامات بواسطہ رحم۔
،، علامات اطراف بدن۔
،، علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین۔
،، علامات جو ہاتھونکے سون سے دریافت ہون۔
۱۳۲ علامات باعتبار درد۔
،، علامات جو زور زور دہ بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین
،، علامات بحالات عقل۔
،، علامات بحرکات مریض۔
،، علامات ماخوذہ جمائی و انگڑائی۔
،، علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھائی دین
،، علامات ماخوذہ بھوک و پیاس۔
۱۳۳ ذکر اون احکام کا جو بیقانی استدلال پر محمول ہین
،، علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین۔
،، علامات جو پھوڑون پھنسیون سے ماخوذ ہین۔
۱۳۴ علامات جو لرزہ سے ماخوذ ہین۔
،، حکم استفراغ کا۔
،، احکام پسینے کے۔
،، بیان وجہ زیادتی عرق کا۔
،، بیان اعضا کا جنمین عرق زیادہ اور جنمین کم آتا ہے
،، بیان اوقات کا جنمین عرق زیادہ برآمد ہو یا کم۔
۱۳۵ ذکر اون ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو
،، وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے۔

صفحہ مضمون

۱۳۵ علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین۔
۱۳۶ علامات ماخوذہ نبض۔
،، احکام نکسیر پھوٹنے کے۔
۱۳۷ دلائل ماخوذہ رعاف۔
،، دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین۔
،، احکام براز کے۔
،، علامات ماخوذہ براز
۱۳۸ احکام متعلقہ قے۔
،، علامات ماخوذہ قے۔
،، بیان احکام متعلقہ بول۔
،، علامات مبنی قلت و کثرت بول۔
۱۳۹ علامات ماخوذہ رقت بول۔
،، علامات ماخوذہ بول کدر و غلیظ القوام۔
،، علامات ماخوذہ رنگ بول۔
،، علامات سیاہی بول بوقت حمیات۔
۱۴۰ علامات ماخوذہ حمرت بول با امراض حادہ۔
۱۴۱ علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین۔
،، علامات احوال باجتماع چند دلائل لون قوام وغیرہ
۱۴۲ علامات ردیہ ماخوذہ بخروج بول۔
،، علامات ردیہ جو بول مین پائے جاتے ہین۔
،، علامات ردیہ اجناس مختلفہ۔
۱۴۴ علامات طول مرض کے۔
،، علامات اسکی کہ مرض بذریعہ بحران تنقیہ ہوگا یا بطریق تحلیل
۱۴۵ احکام نکس کے۔
،، علامات نکس ہونے کے۔
،، اسباب موت کے۔
۱۴۶ اقسام موت بوقوع حمیات و علامات کیفیت موت مریض
۱۴۷ علامات موت بغیر بحران کے۔
،، بیان اون حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگونکو لاحق ہون

صفحہ مضمون

۱۴۸ تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے۔
۱۴۹ غذا ناقہ کی۔
۱۵۰ حرکات امراض کا بیان۔
،، مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دوسری بحران کی ابتداء مرض مین اور اول حساب بحران کا
،، سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا۔
۱۵۵ مناسبات ایام بحران کے۔
۱۵۶ ایام بحران واقع فی الوسط کا بیان۔
،، قوت و ضعف ایام واقع فی الوسط۔
۱۵۷ بیان ایام نیک و بد بترتیب بحران خواہ ایام انذار
،، بیان اون لوگون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول لینے بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران
،، ایام انذار کا بیان۔
۱۵۸ معرفت ایام بحران بروقت اشکال کے۔
۱۵۹ بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے۔
۱۶۰ فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین— اور اسمین تین مقالے ہین۔
،، مقالہ پہلا اورام حارہ اور فاسدہ کا بیان۔
،، بیان اورام اور بثور کا۔
۱۶۱ فلغمونی کا بیان اور علاج
۱۶۲ حمرہ کا بیان۔
۱۶۵ نملہ جاورسیہ کا بیان۔
،، علاج نملہ کا۔
۱۶۶ علاج جاورسیہ نملہ کے اقسام مین۔
،، حمرہ اور نار فارسی کا بیان۔
۱۶۷ علاج نار فارسی اور حمرہ کا۔
۱۶۸ نفاطات اور نفاخات کا بیان اور علاج۔
۱۶۹ دوائے مرکب کا بیان۔
،، دوائے مجرب قدما و دوائے متاخرین۔

صفحہ	مضمون
۱۶	شری کا بیان۔
رر	علاج شری کا۔
۱۷	اکلہ و فساد عضو و فرق میان غنغرانا و سفاقلوس کی
ر	معالجات۔
۱۷	طواعین کا بیان۔
۱۷	طواعین کا علاج۔
ر	فصل اول اورام کے بیان مین جو غدد مین پیدا ہون
۱۷۱	خراجات حارہ کا بیان۔
۱۷	دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔
ر	دلائل تفتیح و علامات تفتیح۔
ر	احکام مدہ کے۔
	باطنی پھوڑے کے دلائل۔
۱۱	دلائل تفتیح خراج باطنی کے۔
	دلائل جو قریب پھوٹنے پھوڑے اندرونی کے پیدا ہوتے ہین
	ظاہر کے پھوڑون کا علاج۔
۱	تدبیر تفتیح پیدا کرنا اور حیلہ انفجار کا ظاہری پھوڑون مین
	تدبیر ظاہری پھوڑون کی بعد تفتیح کے۔
	پھوڑون کی شگافتہ کرنے والی دوا۔
	اندرونی پھوڑون کی تدبیر۔
	داحیس کا بیان اور علاج۔
	توثہ کا بیان اور علاج۔
	مقالہ تیسرا۔ اورام باردہ کا بیان۔
	ورم رخو بلغمی کا بیان اور علاج۔
	سلع کا بیان اور علاج۔
	غدد کا بیان اور علاج۔
	ثبور غددیہ کا بیان اور علاج۔
	فوخیلا کا بیان اور علاج۔
	خنازیر کا بیان۔ اور علاج۔
	اورام صلبہ کا بیان اور علاج۔
۱۹۱	صلابت مفاصل کا بیان۔
رر	مسامیر کا بیان۔
رر	سرطان کا بیان۔
۱۹۲	سرطان کا علاج۔
۱۹۳	تدبیر اسہال کی۔
رر	بیان ادویہ موضعیہ کا۔
۱۹۴	اورام ریحی و نفاخات عضل کا بیان و علاج۔
۱۹۵	عرق مدنی کا بیان اور علاج۔
۱۹۶	مقالہ تیسرا۔ جذام کے بیان مین۔
رر	ماہیت جذام اور اوسکے سبب کا بیان۔
۱۹۹	جذام کا علاج۔
۲۰۳	ادویہ مرکب جو مجذوم کو نافع ہین۔
۲۰۴	صفت معجون سلاجہ ہندی از قسم برزجلی۔
رر	صفت احراق فولاد کی۔
۲۰۵	صفت سلاجہ صغری۔
رر	صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو۔
رر	صفت طلا کی واسطے جذام کے۔
رر	غذا مجذومین کی۔
۲۰۶	فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان علاوہ جبر کے
	اور اسمین چار مقالے ہین۔
رر	مقالہ پہلا۔ جراحات اور زخمون کا بیان۔
رر	بیان عام تفرق اتصال کا۔
رر	مجمل بیان جراحات کا۔
۲۰۷	بیان عام جراحات لحمیہ کا۔
۲۰۹	ادویہ منبت لحم و ادویہ خاتمہ و اکالہ کا بیان۔
۲۱۰	زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے۔
رر	تدبیر اون زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو
رر	جراحات احشا ظاہری باطنی کی تدبیر کلی کا بیان
۲۱۴	کیفیت جراحات کو بندش کی۔
۲۱۶	ادویہ ملحمہ جراح کی۔
رر	ادویہ مدملہ جراحت وغیرہ کی۔
۲۱۷	مرہم کتان۔
۲۱۸	صفت مرہم جو مشائخ کو مفید ہے۔
رر	ادویہ منبت لحم خراج و قروح۔
۲۱۹	جراحت سحاج کا بیان۔
۲۲۰	مقالہ دوسرا سحج اور رض اور فسخ اور
	سقطہ و صدمہ و نزف الدم کا بیان
رر	فسخ اور ہتک کا بیان اور علاج۔
۲۲۲	پتھر لگنے اور دیوار گرنے کا صدمہ۔
۲۲۳	صفت دوای مرکب سے اقراص۔
رر	صدمہ اور ضربہ جو شکم اور احشا مین پہونچے۔
۲۲۴	حال اوس شخص کا جو کوٹھری اور زینہ سے مارا جای۔
رر	اونچی کا بیان۔
رر	موزی وغیرہ کی رگ کٹ لگنے کا بیان۔
۲۲۵	ذبح اور ذخ اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور
	ہڈی کی کرچ چبھنا۔
۲۲۷	زہر مین بجھے ہوئے تیرون کی تدبیر۔
۲۲۸	ادویہ جاذبہ و ادویہ جو اندر و مرکب۔
رر	قانون علاج آگ سے جلنے کا۔
رر	ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول۔
۲۲۹	ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم۔
رر	دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا۔
رر	پانی سے جل جانا۔
رر	نزف الدم اور حبس دم کا بیان۔
۲۳۱	قانون علاج نزف الدم کا۔
۲۳۵	بیان ادویہ بسیطہ و مرکبہ بقوت حبس نفس الدم۔
۲۳۶	مقالہ تیسرا۔ قروح کے بیان مین۔
رر	بیان عام قروح کا۔

نمبر صفحہ	مضمون
۲۳۸	علامات موت سریع مع الفصل والاکل۔
۲۴۰	قانون علاج قروح کا۔
۲۴۴	علاج قروح صدیدیہ کا۔
۲۴۵	علاج قروح وسخہ کا۔
//	علاج قروح غائرہ وکہوفہ ومخابی کا۔
۲۴۶	قروح کے کیڑون کا علاج۔
//	قروح مین گوشت پیدا کرنیکی تدبیر۔
۲۴۷	دوای جدید جمیع قروح کی۔
//	علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا۔
//	علاج قروح متعفنہ ردی کا۔
۲	علاج قروح عسیرۃ الاندمال و قروح جرودیہ۔
	دوای جدید وصفت مرہم ذہبی۔
۲۵۱	علاج نواصیر و داء الجلد و نکا جسکو سپیدہ کہتے ہین
۲۵۲	جراحات پر گوشت زائد کا بیان۔
۲۵۳	تدبیر قروح جو بعد اندمال کے پھول جاتی ہین۔
۲۵۴	بعد قروح اچھے ہو چکنیکے جو نشانات باقی ہون۔
//	مقالہ چوتھا۔ پٹھے اور ہڈیون کا تفرق اتصال۔
//	فصل بیان جراحات و اجسام عصبانی و قروح عصبانیہ کا
۲۵۵	قانون علاج تفرق اتصال عصب کا۔
۲۵۸	ادویہ جراحات عصب و قروح عصب کے۔
۲۵۹	اورام عصبی بحالت جراحت۔
//	پٹھہ کا کوفتہ او پیچ جانا اور بیکار ہونا۔
۲۶۰	حکم عصب فاسد کا۔
//	عصب کا سخت ہونا اور بیحس ہو جانا۔
۲۶۱	ریح شوکہ و فساد استخوان کا بیان۔
//	علامات فساد استخوان کے۔
۲۶۲	صفت نشر عظم فاسد کی۔
//	ہڈی کی ایک صورت ہے پوست جو قروح متعفنہ [illegible]
//	ہڈی کا ٹوٹ جانا۔

عدد صفحہ	مضمون
۲۶۳	فن پانچوان جبر کی بابت اور اسمین تین مقالے ہین
//	مقالہ پہلا۔ خلع کا بیان۔
//	بیان عام خلع کا۔
۲۶۴	علامات خلع کا مع علامات میل۔
//	مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدون خلع کے۔
//	علاج میل اور خلع کا۔
۲۶۵	علاج طول المفصل کا۔
۲۶۶	جبڑی کا اوترجانا۔
//	چنبر گردن کا اوترجانا۔
۲۶۷	منکب کا اوترجانا۔
۲۶۸	علامت عضد کے اوترجانے کی۔
۲۶۹	شانے کا اوترجانا۔
//	چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوترجانا اور علاج۔
۲۷۰	مرفق کا اوترجانا اور علاج۔
//	مفصل رسغ کا اوترجانا۔
۲۷۱	اونگلیون کا اوترجانا اور اوسکی علامات۔
//	انفکاک رسغ کی ہڈیون کا۔
//	مہرہ گردن کا اوترجانا اور ٹل جانا۔
۲۷۳	عصعص کے اوترجانے کا بیان۔
۲۷۴	ورک کا اوترجانا۔ مع علامات و علاج۔
۲۷۶	خلع رکبہ کا بیان۔ و علاج۔
//	رضفہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈبہ ہے۔
//	پاشنہ پا کا جو کعب کے نزدیک ہے اوترجانا۔
۲۷۷	قدم کی ہڈیون کا اوترجانا۔
//	مقالہ دوسرا۔ قواعد کلیہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے اعضا کا بیان۔
//	بیان عام ٹوٹ جانے کسر کا۔
۲۷۹	اقسام انجبار اور فساد انجبار کے۔
۲۸۰	قواعد کلیہ جبر اور رباط کے۔

صفحہ	مضمون
۲۸۴	تعصیب مجبور کا بیان۔
۲۸۵	رباطات اور زوائد کا بیان۔
۲۸۶	بندش کی کیفیت کی تفسیر و تفصیل۔
۲۸۸	کیفیت بندش کا بیان۔
۲۸۹	تفصیل کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اوسکی۔
۲۹۰	کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر۔
۲۹۱	کسر عظم کا بیان۔
//	کسر کیواسطے کون کونسے طلا وغیرہ مفید ہین۔
//	طلا مانع ورم اور دفع خارش۔
۲۹۲	بیان طلاؤن کا جو دشبذ مین صلابت پیدا کرتے ہین
//	بیان تدبیر تعدیل دشبذ کا مع صفت مرہم جدید
۲۹۳	بیان ایسی چیزون کا جو استحکام پیدا کرین۔
//	استعمال آب گرم اور روغن کا۔
//	مجبور کے تغذیہ کا بیان اور تنقیہ کا۔
۲۹۴	صفت غذای موافق جسکا استعمال بوقت انجبار کیا جاوے
//	مقالہ تیسرا عضو کی ٹوٹ جانے کے بیان مین۔
//	بیان عام قحف کی ٹوٹ جانے کا۔
۳۰۰	لحی کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۲	چنبر گردن کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۳	کتف کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۴	استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا۔
//	پسلیون کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۵	بوجہ کسر جو جو حوادث پیدا ہوتے ہین۔
//	عضد کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۶	ساعد کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۷	رسغ کا ٹوٹ جانا۔
//	انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا۔
//	چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۸	ران کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون
۳۰	فلکہ کا ٹوٹ جانا۔
//	ساق کا ٹوٹ جانا۔
//	کعب کا ٹوٹ جانا۔
//	پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا۔
۳	پاؤن کی انگلیون کا ٹوٹ جانا۔
-	فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم مشروبہ کا بیان اور اس فن میں پانچ مقالے ہیں۔
	مقالہ پہلا سموم مشروبہ کا علاج۔
	بیان عام سموم مشروبہ پیچھے کا اور علاج انھین سموم کا عام طریقہ سے۔
	بیان عام سموم مشروبہ کا۔
	استدلال اقسام سموم پر۔
	علامات ردیہ کا بیان۔
	قانون علاج زہر خوردہ کا۔
	نسخہ تریاق طین مختوم کا۔
	ادویہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے۔
	مجملا بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا۔
	بیان مرتک و برادہ رصاص اسفیداج کا۔
	بیان چونہ شنگرف و سنکھیا و برادہ آہن خبث الحدید و زنگار و چونے کا مع علاج۔
	بیان آب صابون زاج و شب کا مع علاج۔
	بیان مجمل سموم نباتیہ کا اور علاج۔
	بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں۔
	مجمل بیان ادویہ سمیہ باردہ از قسم نباتات۔
	مقالہ دوسرا سموم حیوانی کا بیان۔
	جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہیں۔
	قسم دوسری جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے۔
	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔
	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔

صفحہ	مضمون
۳۳۱	مقالہ تیسرا تدبیر عام نہش یعنی کاٹنے سے جانورں کے جو زہر پیدا ہوتا ہے۔
//	ابتدائی قول نہوش کے بیان میں۔
۳۳۳	ادویہ مشترکہ بعد کاٹنے حیوانات کے۔
۳۳۴	طلاؤن کا بیان۔
//	ایسی طلاؤنکا بیان جنکے بدن میں لگانے سے ہوام پاس نہ آسکیں۔
۳۳۵	طرد ہوام بالکلیہ کا بیان۔
۳۳۶	درندہ جانورون کی ہلاک کرنیوالی چیزیں۔
//	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔
//	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔
//	بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے۔
//	کھٹملون کے بھگانے کی تدبیر۔
//	پسو اور جھینگر کے بھگانے کی تدبیر۔
//	تیوے کے بھگانے کی تدبیر۔
//	چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا۔
//	چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر۔
۳۳۷	مکھی کے بھگانے کی تدبیر۔
//	شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر۔
//	کنکھجورے کے بھگانے کی تدبیر۔
//	دیمک کے بھگانے کی تدبیر۔
//	سوس کے نکالنے کی تدبیر۔
//	اقسام سانپ کے۔
۳۲۹	باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان۔
//	علامت اسکی کہ آیا کہ سانپ کے کاٹنے کی۔
//	حربان کا بیان۔
//	علامات کاٹنے اوس سانپ کے جسکا نام خرطافس ہے اور یہ سانپ افعی کی قسم میں ہے۔
//	علامات اوس سانپ کے کاٹنے کے جسکا نام [illegible]

صفحہ	مضمون
	اور یہ بھی سجا گر کی قسم میں ہے۔
۳۳۹	بزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان۔
۳۴۰	مقرنہ کا بیان اور علاج۔
//	بیان اوس سانپ کا جسکا نام اودلیس اور کدوسوزروس ہے۔
۳۴۱	آذریس کا بیان۔
//	بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا۔
//	علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے۔
۳۴۲	بیان تمام مشہور باتون مجربہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگون نے لکھے ہیں۔
//	ضمادات جو باہر سے لگائے جاتے ہیں۔
//	بیان اون سانپون کا جو کل مسامات سے خون جاری کر دیتے ہیں جیسے [illegible]
۳۴۳	حیہ سیلنسہ کا بیان اور علاج۔
۳۴۴	[illegible] جسے درد ہمیوس [illegible] کہتے ہیں۔
//	بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقاسیہ طالی ہے۔
//	حیہ رقشا جسکے رنگ مختلف ہوں۔
//	حیہ مارسالیس کا بیان۔
۳۴۵	فیخریوس کا بیان۔
//	اکمودرولیس اور لواعورسی کا بیان۔
//	افعی ہمرس کا بیان۔
//	اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کی ایذا دیتے ہیں نہ بسبب زہر کے۔
//	تنین و [illegible] اژدہے کا بیان۔
۳۴۶	دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان۔
//	دار و شرورون وغیرہ کا بیان۔
//	مقالہ چوتھا آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کا بیان اور علاج۔
//	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔

صفحہ	مضمون
۳۴۷	آدمی کو آدمی کاٹے اوسکا بیان اور علاج۔
،،	پلا ہوا کتّا جو دیوانہ نہ ہوا اور بھیڑیے کا کاٹنا۔
،،	دیوانہ کتّا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی کیفیت
۳۴۸	باقیماندہ حیوانات دیوانہ شدہ کا بیان۔
،،	احوال جو دیوانہ کتّے کے کاٹنے سے ہوں۔
۳۴۹	عجائب احوال۔
،،	فرق دیوانے کتّے کے کاٹنے اور باؤلے حیوان کے کاٹنے میں۔
۳۵۱	صفت مسہل جدید۔ مع نسخہ دیگر۔
۳۵۲	ادویہ مشروبہ۔
	ادویہ مرکبہ۔
	نسخہ دواء ذراریح کا۔
۳۵۱	نسخہ مختصر دواء ذراریح کا۔
۳۵۴	علاجات جہت جذب سمیت و توسیع زخم
،،	پانی پانے کا طریقہ خونخوار
،،	چیتا اور پاڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور اونکے پنجوں کے زخموں کا علاج۔
،،	تمساح کے کاٹنے کا بیان۔
،،	بندر کے کاٹنے کا علاج۔
۳۵۵	بلی کے کاٹنے کا علاج۔
،،	نیولے کے کاٹنے کا علاج۔
،،	سوغالی کے کاٹنے کا علاج۔
،،	مقالہ پانچواں۔ حشرات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان۔
۳۵۶	لسع حشرات کا بیان۔
،،	اصناف عقرب کے۔
،،	اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہوتے ہیں۔
۳۵۷	تریاقات جدید و مجرب۔
۳۵۸	مشروبات و اطلیہ و اضمدہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۵۹	فصل بیان میں عقرب جرارہ کے۔
،،	بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا۔
۳۶۰	رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں۔
۳۶۲	تمام اقسام مشروبات کے۔
،،	لیشب کا بیان اور علاج۔
،،	عنکبوت کا بیان اور علاج۔
۳۶۳	دو حیوان غیر معلوم اور چار جبروان کا حیوان۔
،،	موعرتنیا کا بیان۔
،،	قملۃ النسر کا بیان۔
،،	طبوع اور حرزۃ الطین کا بیان۔
،،	زنابیر کا بیان اور علاج۔
۳۶۴	فصل۔ بیان میں نحل کے کاٹنے کے۔
،،	فصل۔ اور فرمالی جیونٹی کے بیان میں۔
،،	فصل۔ سام ابرص و عظایہ کا بیان۔
،،	فصل۔ اربعہ و اربعون کا بیان۔
۳۶۵	فصل۔ سالاسندرا کے کاٹنے کا بیان۔
،،	فصل۔ سولوقندریون بحری و بری کا بیان۔
،،	فصل۔ دریائی بچھو کا بیان۔
،،	فصل۔ مینڈک دریائی کا بیان۔
،،	فصل۔ جملہ دریائی ہوام کا بیان۔
،،	فن ساتواں۔ کتاب الزینت۔
،،	مجمل بیان زینت کا اور اوسمین چار مقالہ ہین۔
،،	مقالہ پہلا۔ شعر یعنی بالون کا بیان۔
،،	فصل اول۔ ماہیت شعر کا بیان۔
۳۶۶	فصل دوم۔ بالالات شعر کا بیان۔
۳۶۷	فصل سوم۔ بیان ادویہ موافق شعر۔
۳۶۸	فصل چہارم۔ ادویہ موافق اشعار ابرو۔
۳۶۹	فصل پنجم۔ بالوں کی دراز کرنے والی ادویہ
،،	فصل۔ ثبات موئے و قوی کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۷۰	قرلیطون کا نسخہ۔
۳۷۱	ادویہ حواجب کے واسطے۔
،،	فصل بیان میں داء الثعلب و داء الحیہ حفظ کے واسطے
۳۷۴	فصل بال تراشنے والی ادویہ کا بیان۔
،،	فصل علاج جو شخص چونے سے جل گیا ہو۔
۳۷۵	فصل نورہ کی بو کھونے کی تدبیر۔
،،	فصل بالوں کی اوگنے کی روکنے والی دوا۔
،،	فصل مجعدات شعر کا بیان یعنی گھونگریالی بال بنانے کی ادویہ۔
،،	فصل۔ بالوں کی سرخ ہونے کی بیان میں۔
،،	فصل۔ تشقیق شعر کا بیان۔
،،	فصل۔ باریک کرنے والی بالوں کی ادویہ۔
،،	فصل۔ جوانی اور پیری کا بیان۔
۳۷۶	فصل۔ بیان اون چیزوں کا جو دیر میں پیری کو آنے دیتی ہیں۔
،،	صفت معجون معتدل جدید کی۔
۳۷۷	فصل۔ بیان لطوخات مانع پیری۔
	فصل۔ خضابات کا بیان۔
۳۷۸	فصل۔ بالوں کی سیاہ کرنے والی ادویہ کا بیان۔
۳۷۹	صفت خضاب جدید۔
۳۸۰	فصل غالیہ کے بیان میں۔
۳۸۱	فصل اون ادویہ کا بیان جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرتی ہیں۔
،،	فصل مبیضات کا بیان۔
،،	فصل۔ تدارک احوال جید جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہیں۔
۳۸۲	فصل حناء کے بیان میں۔
،،	فصل ادویہ لمبیہ خضاب کی۔
،،	فصل خضاب قوی کی ادویہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۸۴	فصل ۔ دوا مستخرجہ اطباء جدید ۔
//	مقالہ دوسرا ۔ احوال جلد بنظر رنگ ۔
//	فصل ۔ بیان مین اون اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین ۔
//	فصل ۔ رنگ کو زرد کرنے والے اسباب ۔
//	فصل ۔ اون اشیا کا بیان جو رنگ کو اچھا کرتی ہین ۔
۳۸۵	فصل ۔ بیان حفظ جلد کا دھوپ اور ہوا اور تپش سے ۔
//	فصل ۔ آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کردینا ۔
۳۸۶	فصل ۔ چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان
//	فصل ۔ خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان ۔
۳۸۹	فصل ۔ وشم اور اوسکی دوا کا بیان ۔
//	فصل ۔ دشنام وحمرہ مفرطہ کا بیان ۔
//	فصل ۔ بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے ۔
۳۹۰	فصل ۔ علاج بہق اسود کا ۔
۳۹۱	فصل ۔ علاج وضح اور برص کا ۔
۳۹۵	رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہین ۔
//	غذا مبروص کی ۔
//	علاج برص اسود کا ۔
۳۹۶	مقالہ تیسرا ۔ اون امراض اور عوارض کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین ۔
//	فصل ۔ سعفہ کے بیان مین ۔
۳۹۷	فصل ۔ ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی ۔

صفحہ	مضمون
۳۹۸	فصل ۔ قوبا کا بیان ۔
//	قوبا کا علاج ۔
//	معالجات موضعیہ ۔
۳۹۹	فصل ۔ ثبور لبنیہ کا بیان ۔
//	فصل ۔ جرب اور حکہ کا بیان ۔
۴۰۰	علاج جرب کا ۔
۴۰۱	دوائے قوی جرب مزمن کی ۔
۴۰۳	فصل ۔ حصف کا بیان ۔
۴۰۴	فصل ۔ بنات اللیل کا بیان ۔
//	فصل ۔ ثالیل کا بیان ۔
۴۰۶	فصل ۔ تقرن کا بیان ۔
//	فصل ۔ تشقق کا بیان ۔
۴۰۷	ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج ۔
//	پانؤن کو پھٹ جانے کا علاج ۔
۴۰۸	فصل ۔ ہاتھونکو پھٹ جانے کا علاج ۔
//	اونگلیونکی گھائیونکو پھٹ جانے کا علاج ۔
//	فصل ۔ تفرح قطاۃ ۔
//	رائحہ منکرہ کا علاج ۔
//	جلد کی بدبو کا علاج ۔
۴۰۹	فصل ۔ بیان مین صنان کے ۔
//	فصل ۔ صفت ایک غمرہ کی جسکی استعمال سے بدن خوشبو ہوجاے ۔
//	فصل ۔ بول وبراز کی بوی بد کا بیان ۔
۴۱۰	پیشاب کی بدبو کا بیان ۔
//	فصل ۔ قمل وصئبان کا بیان ۔

صفحہ	مضمون
۴۱۱	مقالہ چوتھا ۔ امراض متعلق بدن واطراف بدن کا بیان ۔
//	فصل ۔ لاغری دور کرنے کا بیان ۔
۴۱۸	فصل ۔ تسمین عضو عضو کی ۔
//	فصل ۔ فربہی کے عیوب کا بیان ۔
۴۱۹	فصل ۔ لاغر کرنیکی تدبیر ۔
۴۲۱	فصل ۔ تہزیل اعضای جزئیہ ۔
//	فصل ۔ داخس کا بیان اور علاج ۔
۴۲۲	دوای مزیل داخس ۔
۴۲۳	فصل ۔ اذان اظفار اور [illegible] کے بیان مین ۔
//	فصل ۔ تشنج وتعفن اظفار کا بیان اور علاج ۔
//	فصل ۔ حیلے ناخن او [illegible] ۔
۴۲۴	فصل ۔ مراعات اور نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جما ہے ۔
//	فصل ۔ ناخن کے برص کا بیان اور علاج ۔
//	فصل ۔ زردی جو ناخن پر آجاتی ہے ۔
//	فصل ۔ رخنی اظفار کا بیان ۔
//	فصل ۔ خون مردہ زیر ناخن کا علاج ۔
//	اختتام کتاب ہذا ۔
۴۲۵ و ۴۲۶	خاتمۃ الطبع ۔

ترجمہ اردو وارث ساگر۔ بیدک میں انتخاب کتاب جس میں شخص ذاتی کے جس نسخے کو آزمایا مجرب پایا مترجمہ پنڈت بہاری لال ملازم مطبع۔

مجموعہ میزان الطب۔ اردو رسالہ بحران وغیرہ مفصلہ ذیل اردو

۱۔ میزان الطب اردو۔ ۲ رسالہ بحران

۳ طب عزیزی ۴۔ رسالہ دلائل النبض

۵ رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی صادق علی۔

مختص بہ علاج بہائم وطیور

علاج المواشی عمدہ معالجات بہائم وطیور کو رسالہ ڈاکٹر جی ایچ ڈی ہیلن صاحب کا ترجمہ مترجمہ مولوی الہی بخش

علاج احسانی۔ موسومہ بہ دوا البہائم والطیور اس میں علاج بہائم وطیور کے مجرب نسخے اور [illegible] حکیم احسان علی وکیل

زینت الخیل مع تصاویر اشکال اقسام اسپ ور انکے امراض کا علاج وشناخت حسن وقبح گھوڑوں سب مولفہ منشی محمد مہدی۔

ایضاً۔ رنگین مع تصاویر۔

فرسنامہ۔ معالجہ اسپ میں مولفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی۔

لغت
مختص بمفردات طب

میزان الادویہ۔ اردو جسمیں ہر ایک دوا کی ماہیت طبیعت۔ مضر۔ مصلح۔ بدل۔ قدر شربت۔ افعال وخواص کمال بسط وشرح سے لکھے ہیں یہ معالجہ تعداد ادویہ مترجمہ حکیم محمد نور کریم دو جلدمیں۔

مجموعہ میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ فرہنگ نصیریہ۔ مخزن الادویہ۔ یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین شیرازی و حکیم تالیف محمد حکیم احمد علی عظیم آبادی ہے۔

ضروری الطب۔ مولفہ حکیم مہتاب رائے جلد اول میں نام دوا اور اسکے مفرد مصلح کا بیان ہے

مقالات احسانی۔ مفردات کا بیان مصنفہ حکیم احسان علی وکیل۔

طب فارسی

اکسیر اعظم۔ چار جلد میں جامع کلیات ومعالجات طب ہے مولفہ حکیم محمد اعظم خان المخاطب بحکیم ناظم جہان [illegible] کتاب [illegible] ولی کی

[illegible] مولفہ [illegible] اعظم [illegible] باقی

خلاصۃ التجارب۔ [illegible] مدونہ حکیم بہاء الدولہ [illegible]

ایضاً۔ مطبوعہ جدید۔

مجربات اکبری محشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان معروف بحکیم ارزانی۔

تکشیف الحکمت۔ مصنفہ حکیم سلیم الدین خان

کفایہ منصوری۔ مع رسالہ چوب چینی مشہور کتاب معالجہ وتشریح میں مصنفہ حکیم منصور بن حکیم محمد یوسف۔

ضیاء الابصار۔ مصنفہ حکیم محمود خان۔

مجربات رضائی۔ معالجہ امراض ضعف باہ و مثانہ میں مولفہ حکیم سید رضا حسین۔

دستور العلاج۔ مصنفہ حکیم سلطان علی خراسانی

میزان الطب محشی مشہور کتاب طب کی ہے مع رسائل ذیل تصانیف مختلف۔

۱۔ میزان الطب محشی مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی

۲۔ رسالہ دلائل النبض۔

۳۔ رسالہ دلائل البول۔

۴۔ رسالہ بحران مع جدول ایام بحران

انیس الاطبا۔ مصنفہ مولوی محمد صادق علی

طب اکبر۔ بڑی مستند کتاب طب میں تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مطب علویخان۔ نسخے نادر ممتحن کا مجموعہ از حکیم علوی خان۔

مفرح القلوب۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مجالۂ نافعہ۔ مصنفہ حکیم محمد شریف خان

اہم العلاج۔ غریب رسالہ ہے حاوی تراکیب [illegible] محمد دولت نور الدین محمد جہانگیر [illegible] حکیم امان اللہ فیروز جنگ

طب یوسفی۔ مع [illegible] رسائل [illegible]

۱۔ رسالہ نبض۔

۲۔ قارورہ۔

۳۔ رسالہ ستہ ضروریہ۔

۴۔ رسالہ مقطعات یوسفی۔

۵۔ رسالہ ماکول ومشروب۔

۶۔ قصیدہ۔ در حفظ الصحت۔

۷۔ رسالہ [illegible]۔

زاد غریب۔ غربا اور مسافرین کے لیے نادر نسخے تدابیر معالجہ ہر موسم کی رعایت سے کوڑی کی دوا لاکھوں کا فائدہ بخشتی ہے مصنفہ حکیم صادق علیخان

قرابادین قادری ۔ تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی ۔

علاج الابدان ۔ رسالہ غریب المفاد جسمین علاج الامراض انسانی کا خود انسان مین موجود بسند نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولفہ حکیم عبد الحق

کنز الاسرار ۔ معالجات اسرار طب کا مبدا ر ظہور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مرادآبادی

بہج الحذاقت ۔ تصنیف حکیم قدرت احمد

رسالہ تحفۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ خاص امراض وبائی کا علاج اور اوسکے اسباب علامات کا بیان تصنیف حکیم سید افضل علی المخاطب بہ شفاء الدولہ ۔

رموز الحکمت ۔ مصنفہ مولوی رجب علی مدرس اول فارسی کا ۔

علاج الامراض ۔ مولفہ حکیم محمد شریف خان مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ ۔

رسالہ ارادۃ سواء الطریق لطالب المنابہج التحقیق تحقیقات طب کا بطور مباحثہ ڈاکٹری و یونانی لکھا ہے

رسالہ دافع المیمنہ و نافع البریۃ فی احکام التخمیہ اصحاب التخمۃ والبطنۃ تنقیحات تخمہ یعنی ہیضہ کا بیان ہے اور اوسکا علاج ہے ۔

لغات مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت طبیعت مضرات مصلحات بدل قدر شربت افعال و خواص مشرح لکھے اور اوسکے ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر بالاستیعاب تمام و کمال بعنوان پسندیدہ چھپی ہے تصنیف حکیم سید محمد حسین علوی ۔

ناصر المعالجین ۔ یہ ملخص ہے مخزن الادویہ کا جلد اول ہے نام ہر دوا کا اردو و فارسی و عربی تشریح ماہیت و طبیعت و افعال و خواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ اطبا کو ایسی کتاب سفر حضر مین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے مولفہ حکیم ناصر علی غیاثپوری ۔

مفردات ناصری ۔ بصفت بالا اور مزید علیہ یہ ہے کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ افضل

اختیارات بدیعی ۔ مفردات طبیہ اور مرکبات مین بڑی معتبر کتاب ہے ۔

۱۔ مقالہ مین مفردات ادویہ کا بیان مع اونکی ماہیت طبیعت افعال خواص اور اوسکی [illegible]

۲۔ مقالہ مین مرکبات طبیہ کے [illegible] نسخہ مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری

معدن الشفاء ۔ سکندر شاہی مہمات الطب یونانی و ہندی ہے ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت مضر و مصلح و بدل مقدار شربت افعال و خواص بہ تطبیق ہندی کے لکھے ہین و جن دواؤنکا نام عربی فارسی مین تھا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہوہ خان نے تالیف کی ۔

میزان الادویہ ۔ و الفاظ الادویہ فرہنگ لفظیہ مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم نور الدین محمد عبداللہ شیرازی حکیم [illegible]

طب عربی

النفیسی کی تشریح موجز شرح حامل المتن مصنفہ نفیس بن جمال الدین المتطبب درسی معتبر کتاب طب کی ہے ۔

اقسرائی ۔ شرح موجز کی کہ خود تلخیص شیخ الرئیس بوعلی سینا ہے یہ مشہور درسی ہے اعلے درجہ کے ذی استعداد کو بہت مفید و کارآمد ہے ۔

کامل الصناعہ ۔ مقالہ اول و دوم از تصنیف علی بن العباس مشہور و معروف کتاب فن طب کی ہے ۔

موجز ۔ ملخص قانون طب مصنفہ علاء الدین علی بن الحزم القرشی مشہور کتاب متن متین فن طب مین ہے

قانونچہ ۔ مع رسالہ قبریہ از تصنیفات حسین [illegible] اسہال [illegible] مین [illegible]

شرح اسباب ۔ فن طب مین اعلے درجہ کی کتاب ہے حکمائے حذاقت پیشہ فطانت اندیشہ کی درس مین مستند و مقبول مصنفہ افلاطون زمان ارسطوی دوران نفیس و فرید دوران ثانی شیخ بوعلی سینا حکیم نفیس بن ہے قوت و استعداد طریقہ علاج و تشخیص مین طبیبون کو مدد دیتی ہے معالجات میں و نافع کتاب دو جلدون مین تمام ہے ہر جلد علیحدہ علیحدہ عمدگی و صفائی سے منقول نسخہ قدیم زمانہ شاہی سے طبع ہوئی

CALL No. { ٦١٠
ا٣١٢ق ش
ACC. No. ٨٢٠٦٢

AUTHOR ابن سینا

TITLE قانون الشیخ مع شرح مقدمہ (مؤلفہ) حسین
حصہ چہارم

TIME

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—
1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.